قرآنِ کریم

کی سورتوں کا شانِ نزول

تالیف

علامہ ابوالتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

پروگریسو بکس

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل کرنے کے لئے

"PDF BOOK فقہ حنفی"

چینل کو جوائن کریں

http://T.me/FiqaHanfiBooks

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

قرآنِ کریم

کی سورتوں کا شانِ نزول

تالیف

علامہ ابوالتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

بار اول .... مئی 2017ء

پرنٹرز .... آصف صدیق، پرنٹرز

تعداد 1100/-

ناشر .... چوہدری غلام رسول ۔ میاں جواد رسول
میاں شہزاد رسول

قیمت .... =/روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو ۱۲ گنج بخش روڈ لاہور
فون 042-37112941

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست

عنوانات	صفحہ
ابتدائیہ	35
پہلا پارہ	
سورۃ الفاتحہ	37
شانِ نزول	37
سورۃ البقرہ کا اجمالی شانِ نزول	38
سورۃ البقرہ کی آیات کا شانِ نزول	39
محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر	39
بغض کی آگ	39
ہدایت کے بدلے گمراہی	40
نیک نیت	41
یہود و منافقین کی تردید	41
حق بات سے چشم پوشی	42
قبولِ حق سے محرومی	43
عمل کا دارومدار ایمان پر ہے	44
علماء یہود کا فریب	45
توریت شریف میں تحریفِ یہود	46
یہود کی خوش فہمی	46
دنیاوآخرت کی رسوائی	47
اللہ عزوجل کی لعنت	48
عداوتِ جبرائیل علیہ السلام	48
رسالتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چشم پوشی	51

عنوانات	صفحہ
علماء یہود کی بدعہدی	52
یہود کی تردید وسلیمان علیہ السلام کی تایید	52
راعنا کو بجائے اُنْظُرْنَا کی تعلیم	53
یہود کی منافقانہ چال	53
یہود کے اعتراض کا قرآنی جواب	54
یہود کے بے ڈھنگے مطالبات	55
عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ	56
یہود ونصاریٰ کا باہمی اختلاف	56
یہود ونصاریٰ کی انجیل وتوریت کی تکذیب	57
دنیا میں رسوائی	58
مشرق ومغرب سب اللہ کا ہے	59
باطل عقیدے	60
بے ڈھنگا مطالبہ	60
تلاوت قرآن کا فیض	61
مبارک پتھر	62
ایمان کی دولت	62
دین یہودیت کی تردید	63
دین ابراہیمی کی تائید	63
اسلام ہی حق ہے	64

دوسرا پارہ

تحویل قبلہ کی تائید	65
تحویل قبلہ سے قبل نماز کا حکم	66
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم	66
شہدا زندہ ہیں	67
اللہ عزوجل کی نشانی	68
علماء یہود کی خیانت	68

عنوانات	صفحہ
اللہ ایک ہے	69
تمام عالم کا ایک ہی رب عزوجل	69
من مانی حرمت	70
ضد اور ہٹ دھرمی	71
علماء یہود کے دو چہرے	72
یہود و نصاریٰ کا باطل گمان	72
قصاص کا حکم	73
وراثت کا حکم	74
دعائیں قبول کرنے والا	75
امت پر آسانی	76
سفیدی اور سیاہی کا ڈورا	76
مالِ ناحق نہ کھاؤ	77
دلکش جواب	78
اپنے ہاتھوں ہلاکت	79
احرام کے احکام	80
پرہیزگاری کا توشہ	80
ایام حج میں تجارت	81
بری رسم کا خاتمہ	82
خیالِ باطل	83
جھوٹے دعوے	83
استقامت کے پہاڑ	84
صرف اسلام کا راستہ	85
ڈروالوں کا مرتبہ	86
مسلمانوں کی تسکین خاطر	87
راہِ خدا میں خرچ کرنے کا انداز	88
ماہِ حرام کا حکم	89

عنوانات | صفحہ

عنوانات	صفحہ
رحمتِ الٰہی کے مستحق	90
شراب اور جوئے کی ہلاکتیں	91
صدقہ دینے کی رغبت	91
یتیموں کے احکام	92
مشرکہ عورتوں سے نکاح کی ممانعت	92
مومنہ لونڈی کی فضیلت	93
حائضہ کے احکام	94
میں ہلاک ہو گیا	94
بھلائی کی قسم	95
ظلم کی قسم	96
مطلقہ کی عدت	96
طلاق کا کھیل	97
اسلام کا پہلا خلع	98
اللہ کی حدیں	98
حد سے نہ بڑھو	99
شریعت کو کھیل نہ بناؤ	100
نصیحت	100
بغیر صحبت طلاق پر مہر	101
نمازوں کی نگہبانی	102
بیوہ اور مطلقہ کے لئے وصیت	102
مردے زندہ کرنا	103
جو اللہ کو قرضِ حسن دے	104

تیسرا پارہ

عنوانات	صفحہ
معافی اور رضا	105
مضبوط گرہ	106
دو گروہ	106

عنوانات	صفحہ
راہِ خدا میں خرچ	107
ناقص صدقہ ناقص ثواب	109
اعلانیہ صدقہ بہتر یا پوشیدہ	109
مشرکین کو صدقات	110
اصحابِ صفہ	111
انعام کی بشارت	112
سود کی حرمت	113
قرض دار کو مہلت	114
معاہدہ نامہ	114
دستاویز کا حکم	115
صحابہ کی تعریف	116
وسوسوں پر گرفت نہیں	116
❀سورۃ آلِ عمران	117
الوہیت کا تقاضا	117
دلوں کا ٹیڑھا پن	119
کفار کو ذلت آمیز شکست	120
سب سے بڑی گواہی	121
اللہ کے نزدیک اسلام ہی دین ہے	122
اسلام کے متعلق کج بحثی	123
یہود کا اعتراض	124
حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبی خبریں	125
کفار سے دوستی کی مذمت	127
اسلام سے بے رخی	127
قرآنی تردید	128
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کہاوت	129
دینِ حنیف	130

عنوانات	صفحہ
نیک بخت بادشاہ	130
باطل ترغیب	132
یہود کی سازش	132
یہودی کی بد دیانتی	133
جھوٹی قسموں کا عذاب	134
یہود و نصاریٰ کی تحریف	136
یہود و نصاریٰ کی تردید	136
دینِ اسلام سے بیزاری	137
ہدایت سے محروم	138
قبولیتِ توبہ	139
اسلام کو کھیل بنالیا	139
اسلام کو معمولی سمجھ لیا	140

چوتھا پارہ

قرآن کی تکذیب	141
مسلمانوں کا قبلہ افضل ہے	142
پُر تاثیر الفاظ	143
عداوت محبت میں بدل گئی	144
اسلام سب سے بہترین دین	145
یہود کے بڑے عالم کا قبولِ اسلام	145
اسلام قبول کرنے والوں کی مدح	146
حضرات صحابہ علیہم الرضوان کی حمایت	147
مشرکین مکہ کی خوش فہمی	147
یہود سے میل جول کی ممانعت	148
اللہ عزوجل کی مدد و نصرت	148
توبہ کی توفیق	150
سود کی ممانعت	151

عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ
گناہوں کا کفارہ	152
گناہ پر ندامت	152
اونچا تو صرف اللہ ہی ہے	154
افواہ	155
مسلمانوں کی ہمتیں توڑنے کی کوشش	156
مسلمانوں کا رعب و دبدبہ	157
صحابہ کا غور کرنا	158
نزولِ سکینہ	159
اخلاقِ کریمانہ کی تعریف	160
مالِ غنیمت	161
مخلصین و منافقین میں فرق	162
شہداء کا اکرام	163
صحابہ کی اطاعت	164
عارضی فتح	165
مشرکین کی ایذاء رسانی	166
کفار اور یہود کی خوش فہمی	167
غیبوں پر خبردار	168
بخل کی نحوست	169
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لئے تائید اور گواہی	169
علماء یہود کا جھوٹ	170
دل آزار باتیں	171
علماء یہود اور منافقین کی جھوٹی خوشی	173
عالم میں غور و تدبر	174
نیکی ضائع نہیں جاتی	175
آخرت کی مہمانی	175
قبولِ اسلام پر بشارت	176

❁سورۃ النساء	
سرتسلیم خم	177
بیویوں کے حقوق	177
متولی کے لئے احتیاطیں	178
وراثت کے حصہ دار	179
وارثوں کے حقوق	180
پیٹ میں آگ	180
وراثت کا مال	181
کلالہ کی میراث	182
مقبول توبہ	183
بیوہ کے حقوق	184
ظالم شوہر	184
جاہلانہ دستور	185
باپ دادا کی منکوحہ	186
	186

پانچواں پارہ

لونڈی کے احکام	188
بے ڈھنگی دلیل	189
کمائی سے حصہ	190
قبول اسلام پر حصہ میراث	191
مرد افسر ہیں عورتوں پر	192
مالی اور علمی بخل	192
منافقین کا اسلام کے خلاف ورغلانہ	193
شراب کی حرمت	194
تیمم کے احکام	195
اسلام کے خلاف بہکانا	195
نبی ﷺ کی تکذیب	196

عنوانات	صفحہ
شان نزول	197
یہود ونصاریٰ کا گھمنڈ	198
اسلام مٹادینے کا عہد	198
یہود کے اعتراضات کو جوابات	200
کعبہ مشرفہ کی کلید برداری	200
بارگاہ رسالت میں فیصلہ	201
حق وباطل میں فرق کرنے والے	203
بے جا تاویلیں	204
پارہ منافقین کی نشاندہی	204
بارگاہ نبوت کا فیصلہ	205
شمع رسالت کے پروانے	206
عاشق صادق	207
جہاد کا حکم	208
منافقین کا جہاد سے پس وپیش	209
جھوٹا اظہار افسوس	209
یہود کا حضور ﷺ سو اظہار مخالفت	210
منافقین کی شورشیں	211
منافقین کی منافقت	211
منافقین کا فساد	212
منافقین کا فریب	213
منافقین کی چالبازی	214
غلط فہمی کے سبب مسلمان کا قتل	215
مرتد کا عبرت ناک انجام	217
مومن کا قتل	218
غزوہ بدر سے محرومی	220
مدینہ منورہ ہجرت سے انکار	221

عنوانات	صفحہ
اچھی نیت کی برکت	221
نمازِ خوف	223
غیبی طاقت	224
مسلمانوں کی ہمت افزائی	225
بارگاہ رسالت سے یہودی کے حق میں فیصلہ	226
سازش بے نقاب	227
توبہ کی ترغیب	228
طعمہ کی بدبختی	229
مغفرت کا پروانہ	229
مشرکین اور یہود ونصاریٰ کے باطل خیالات	230
مومن کی نیکیاں مقبول	231
میراث کا حکم	232
شوہر کی زیادتی	233
قلبی میلان	234
سزا وجزا کے منکر	234
بارگاہ رسالت میں مقدمہ	235
تمام رسولوں اور کتابوں پر ایمان	236
بنی اسرائیل کا وطیرہ	236
کفار سے دوستی کی ممانعت	237

چھٹا پارہ

عنوانات	صفحہ
بری بات کا اعلان اللہ کو پسند نہیں	238
یہود ونصاریٰ کی مذمت	239
یہود ونصاریٰ کے بے جا مطالبے	239
علمائے یہود کے دوراہب	240
موسیٰ علیہ السلام کا خصوصی ذکر	241
رسالت وکتاب کی تکذیب	241

عنوانات	صفحہ

یہود ونصاریٰ کا غلو	242
قابل فخر لقب	243
سورۃ المائدہ	243
شیطان کی زبان	244
مشرکین عرب میں رواج	245
حلال شکار	245
شبہ کا ازالہ	247
بدلہ لینے کی خواہش	247
کفار و یہود کے برے ارادوں کی خبر	248
زانی کی سزا	249
نجران کے عیسائیوں کا باطل عقیدہ	250
یہود ونصاریٰ کا باطل گمان	251
یہودی راہب مکر گئے	251
عہد خلافی	252
چوری کی تہمت	254
ابن صوریا کا اعتراف	254
دربار رسالت میں مقدمہ	256
یہود کا ظالمانہ رواج	257
یہودی پادریوں کی چال	258
دربار رسالت کا فیصلہ	258
یہود ونصاریٰ سے دوستی کی ممانعت	259
مسلمانوں سے دوستی ومحبت کا حکم	260
بظاہر مسلمان درحقیقت کافر	261
اذان ونماز کا مذاق	261
یہود کا انکار	262
یہود کی منافقت	263

عنوانات	صفحہ
گستاخانہ کلمات	264
حفاظت کی ذمہ داری	265
دین سے بیزاری ولاتعلقی	265
نجران کے عیسائیوں کا جھوٹا عقیدہ	266
یہود ونصاریٰ کا جھوٹا فخر	267
نجاشی بادشاہ کا قبولِ اسلام	267

ساتواں پارہ

نجاشی بادشاہ اور درباریوں کی تعریف	270
نجاشی بادشاہ کے ستر اصحاب	271
تارک الدنیا ہونے کی مذمت	272
غلط فہمی کی قسم	273
شراب پر پابندی	274
شراب اور جوئے کی حرمت	275
اللہ عزوجل کی طرف سے امتحان	275
حالتِ احرام میں شکار	276
گندا مال	277
رسول اللہ ﷺ کی غیبی خبریں	278
مومنین کا رنج اور افسوس	279
امانت میں خیانت	280
سورۃ الانعام	281
مشرکین کی ہٹ دھرمی	282
قریش کے سرداروں کی بیہودہ بکواس	282
کفارِ مکہ کی بکواس	283
کفار کی طرف سے شرک کی دعوت	283
قریش کے سرداروں کی بک بک	284
کفارِ مکہ کا تلاوتِ قرآن پر تبصرہ	285

عنوانات	صفحہ
دولتِ اسلام سے محرومی	285
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب	286
کفار کی زبان درازی	287
کفارِ مکہ کو تین بیہودہ مطالبات	288
کفار کا فقراء مسلمانوں کے ساتھ بیٹھنے سے انکار	288
کفار کا جھوٹا گھمنڈ	289
رب عزوجل کا ذمہ کرم	290
عذابِ الٰہی کا مطالبہ	291
کفار کی بیہودہ گوئی	292
کفار سے معاملات	292
بت پرستی کی دعوت	293
یہودی عالم کی معزولی	294
جھوٹا دعویٰ نبوت	295
زمین نے نعش باہر پھینک دی	295
کفار کا غرور و تکبر	296
کفارِ عرب کے بیہودہ عقیدے	297
کفار کا گستاخانہ مکالمہ	297
مشرکین کی جھوٹی قسم	298

آٹھواں پارہ

عنوانات	صفحہ
سردارانِ قریش کا ازراہِ تمسخر مطالبہ	300
کفارِ مکہ کی سازش	301
مشرکین مکہ کی بھونڈی اٹکلیں	302
تقویٰ اختیار کرنے کا شوق	302
علانیہ و خفیہ گناہ	303
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ	303
خیالِ فاسد	304

عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ
اللہ کے مال میں سے بتوں کا حصہ	305
اہلِ عرب کی قبیح و مذموم حرکت	306
کفارِ عرب کا جاہلانہ دستور	307
رسم جاہلیت	307
بے سروپا دستور و رواج	308
جانوروں کی حرمت کا شرعی قاعدہ	309
یہود کا جاہلانہ عقیدہ	310
کفارِ عرب کا جھوٹا دعویٰ	310
یہود و نصاریٰ کے مختلف فرقے	311
دینِ باطل کی دعوت	311
عذاب کی ذمہ داری	312
سورۃ الاعراف	312
اہلِ عرب کی بیہودہ سوچ	313
کفار کی بیہودہ رسم	313
مسلمانوں پر بے جا اعتراض	314
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری وصال	314
نواں پارہ	
یہود کا باطل عقیدہ	315
یہود کی جھوٹی تعریفیں	316
شانِ نزول	316
ابوجہل کی جاہلانہ بات	317
کفارِ مکہ کی خوش فہمی	317
کفار کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بکواس	318
قریش کے سرداروں کا قیامت کے بارے میں سوال	319
منافق کی بیہودہ بات	319
مشرکین عرب کا بھونڈا حربہ	320

عنوانات	صفحہ
غصہ کی حالت میں حکم الٰہی	321
امام کے پیچھے قراءت منسوخ	321
کفار مکہ کا تکبر	321
❁ سورۃ الانفال	322
مال غنیمت کی تقسیم	322
غزوہ بدر	323
نصرت الٰہی	325
بارش فتح کا پیش خیمہ	326
واقعہ فتح بدر	327
مدد الٰہی عزوجل	329
کفار مکہ و اہل کتاب منافقین کی بیہودہ باتیں	330
غیبی خبر	331
غزوہ بدر	331
توبہ قبول ہوگئی	332
اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر	333
نضر ابن حارث کی بیہودہ بکواس	335
اپنے حق میں بددعا	336
کفار عرب کا قبیح اور برا طریقہ	337
اسلام دشمنی	337
مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہا	338

دسواں پارہ

مال غنیمت کی ابتداء	339
کفار مکہ کو شکست فاش	340
کفار کو ذلت آمیز شکست	340
حالت کفر پر موت	341
عہد خلافی	342

عنوانات	صفحہ
کفار کو تین گروہ	343
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام	344
جہاد کی ترغیب	346
جنگ کا سامنا	347
بدر کے قیدیوں کے لئے مشورہ	347
غیب کی خبر	349
مہاجرین وانصار میں بھائی چارہ	350
❀سورۃ التوبہ	351
کفار کی بدعہدی	351
معاہدہ کی پاسداری	352
معاہدہ توڑنے کی ترغیب	353
بدعہدی	353
مسلمانوں کو خوشخبری	354
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی تردید	355
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت	356
اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت	357
واقعہ حنین	358
نزول واقعہ غزوہ حنین	358
مسلمانوں کو تسلی واطمینان	360
جنگ کا حکم	360
یہود کی جماعت کا گستاخانہ مطالبہ	361
اہل عرب کا غلط دستور	362
اہل عرب کا باطل فیصلہ	362
غزوہ عسرت	363
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہجرت	365
منافقین پر غزوہ تبوک دشوار	369

عنوانات	صفحہ

منافقین کے جھوٹے حیلے بہانے	369
منافقین کی دروغ گوئی	370
جد ابن قیس کا جھوٹا بہانہ	370
منافقین کو شدید رنج وغم	371
بے حکم لوگ	372
گستاخِ رسول قوم	372
دستِ مبارک سے تقسیم	373
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء رسانی	374
منافقین کی جھوٹی قسمیں	375
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کو پہچانتے ہیں	376
منافقین کی زبان درازی	377
گستاخانہ بک بک	378
منافقین کی ناپاک سازشیں	379
مال کی نحوست	380
منافقت پر قائم	381
صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے اللہ عزوجل کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بس	382
عبداللہ بن ابی منافق	384
منافقین کا جھوٹا عذر	384
ایک ہزار منافقین کی سچی توبہ	385
منافقین کے جھوٹے حیلے بہانے	386
معذور کے لئے جہاد میں رخصت	387
جذبہ جہاد	388
عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ستر (70) ساتھی	388

گیارھواں پارہ

منافقین کی جھوٹی عذر تراشیاں	390
منافقین کے عیوب کا پردہ چاک	391

عنوانات	صفحہ
دیہاتی قبائل کی تعریف	392
جہاد سے محرومی پر ندامت	392
خطا کا کفارہ	393
توبہ کی شاندار قبولیت	394
جہاد سے غیر حاضری پر شرمساری	394
مسجد کی آڑ میں اسلام دشمنی	395
نفع بخش تجارت	397
کفار کے لئے دعائے مغفرت ممنوع	398
مواخذہ کا خوف	399
توبہ پر ستائش	400
شوقِ علمِ دین	402
گمان کی تردید	402
سورۃ یونس	403
نبوت و رسالت کی تکذیب	403
اپنی ہلاکت کی دعا	404
کفارِ مکہ کا ترمیم شدہ قرآن کا مطالبہ	404
نضر بن حارث کا باطل گھمنڈ	405
قرآن کی تکذیب	405
عذاب کا مطالبہ	406
کفار کا مسکین مسلمانوں کو دھمکانا	407
علمِ مصطفیٰ ﷺ کا انکار	407
سورۃ ھود	408
مسلمانوں کے خلاف بغض و عداوت	408
اوّل و آخر ہے اللہ	409
بارھواں پارہ	
شانِ نبوت میں گستاخی	410

عنوانات	صفحہ
آخرت میں کوئی حصہ نہیں	410
قبول اسلام پر یہودیوں کی تنقید	412
نومسلم صحابی کی ندامت وتوبہ	412
سورۃ یوسف کا شان نزول	413
خدا کا کلام	413

تیرھواں پارہ

فرشتے نبی کیوں نہ ہوئے	414
سورۃ الرعد	414
عذاب کے طلبگار	415
دربارالٰہی کا گستاخ	416
ابوجہل کی نت نئی سازشیں	418
رب عزوجل کے نام پر اعتراض	419
کفار کے منہ مانگے معجزات	420
مکہ میں موجود پہاڑوں کو ہٹانے کا مطالبہ	421
کفار کا بیہودہ اعتراض	421
سورہ ابراھیم	422
قرآن کا عربی میں ہونے پر اعتراض	423

چودھواں پارہ

ڈروالوں کے لئے جنت	424
دنیاوی باتیں	424
خدمتِ دین کے لئے مال کی طلب	425
بارگاہِ رسالت میں بدکلامی کا انجام	426
سورۃ النحل	427
کفار مکہ کی دل لگی	427
دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار	427
گمراہ کرنے کا انجام	428

عنوانات	صفحہ
بہکانے پر مامور	428
مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار	429
دین کی خاطر ہجرت	430
نبوت کا انکار	430
دو غلام	431
کفار کی وعدہ خلافیاں	432
مشرکین مکہ کا نسخ پر اعتراض	433
کفار کے قرآن پر بے جا اعتراضات	433
ایمان پر قلبی استقامت	434
بھوک کا عذاب	435
مشرکین مکہ کی غلط بیانیاں	436
کفار مکہ کی وحشیانہ بربریت	436

پندرھواں پارہ

شب معراج، درجات و مراتب رفیعہ کا ظہور	438
رب کی رحمت کا انتظار	438
رحمت عالم ﷺ کا جود و کرم	439
اولاد کا قتل	440
مشرکینِ عرب کی بدعقیدگی	440
فرشتہ حائل	441
مشرکینِ مکہ کی بدکلامیاں اور ایذا رسانیاں	441
شدید قحط سالی	442
شیطان کی پوجا	442
کفار مکہ کے مطالبوں کا ردّ	443
بارگاہِ نبوت میں تین مطالبات	443
مشرکینِ عرب کی نامرادی	444
قرآن کی مثل	444

عنوانات	صفحہ
کفارِ قریش کی ضد اور عناد	445
ابوجہل کی دروغ گوئی	446
مشرکین کی گستاخیاں	447
❁ **سورۃ الکہف**	447
نزولِ وحی میں تاخیر	447
سردارانِ قریش کا تکبر	448
سولھواں پارہ	
یہود کا آیاتِ قرآنی پر اعتراض	449
❁ **سورہ مریم**	449
مرنے کے بعد زندگی کے منکر	449
مالدار کفار کا گھمنڈ و تکبر	450
مرنے کے بعد زندہ اٹھنے کا منکر	450
❁ **سورہ طٰہٰ**	451
پہاڑوں کا حال	451
نبی ﷺ کی تلاوتِ قرآن	451
سترھواں پارہ	
❁ **سورۃ الانبیاء**	452
منکرینِ بعث	452
بخت نصر کا عذاب	452
دشمنِ رسول کا ضلال و عناد	453
ابوجہل کی جہالت	453
عذاب کی جلدی	454
تین سو ساٹھ بت	454
❁ **سورۃ الحج**	455
منافقت	455
اللہ کی صفات میں گستاخی	455

عنوانات	صفحہ
ناحق زیادتی پر دردناک عذاب	456
زمانہ جاہلیت	457
صحابہ پر تشدد	457
شیطان کا مکر	458
پسند کی جگہ	458
مشرکین کا قتال	459
شریعت کے قواعد	459

اٹھارواں پارہ

عنوانات	صفحہ
❁سورۃ المومنون	460
قحط سے نجات	460
اصحاب رسول سے کفار کا تمسخر	461
❁سورۃ النور	461
بدکار مشرکہ سے نکاح کی ممانعت	461
لعان کا حکم	462
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق قرآن کی گواہی	463
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قسم	465
داخلے کی اجازت	465
غلام کی کتابت	466
کنیزوں کی بارگاہ رسالت میں عرض	466
یہودی سچا، منافق جھوٹا	467
امن کی تمنا	468
گھر میں داخل ہونے کی اجازت	469
معذور کو رخصت	469
مہمان کا انتظار	470
منافقین کا خطبہ سننے سے گریز	471

عنوانات	صفحہ
❁ سورۃ الفرقان	471
کفار کا غرور	471
انیسواں پارہ	
دوستی پر ندامت و پچھتاوا	472
❁ سورۃ الشعراء	472
کفر پر افسوس	473
بیسواں پارہ	
قیامت آنے کا وقت	474
❁ سورۃ القصص	474
مومنین اہلِ کتاب	475
ابوطالب کا ایمان نہ لانا	475
نبوت کا شرف	476
شہر ابراہیمی چھوڑنے کا ملال	476
❁ سورۃ العنکبوت	477
کفار کی سخت ایذائیں	477
کفر و شرک پر والدین کی حکم عدولی	478
اکیسواں پارہ	
پتھروں کی بارش	479
اللہ روزی دیتا ہے	479
❁ سورۃ الروم	480
سو اونٹ کی شرط	480
❁ سورہ لقمان	481
لھو ولعب کی چیزیں	481
اللہ کی ذات وصفات پر اعتراض	482
یہود علماء کا اعتراض	482
قیامت میں زندہ ہوجانے پر شبہ	483

عنوانات	صفحہ
قیامت کا علم	483
❁ سورۃ السجدہ	484
نبی کریم ﷺ کے ہمراہ عشاء کی ادائیگی	484
کافر، مومن کے برابر نہیں	484
❁ سورۃ الاحزاب	485
حضور سید عالم ﷺ کو ناگوار خاطر	485
دو دل	485
زمانہ جاہلیت کا جاہلانہ دستور	486
مومنین کا استقلال	487
دنیوی مال ومتاع کے مقابل آخرت	487

بائیسواں پارہ

عنوانات	صفحہ
مومنہ کے لئے بڑا اجر وثواب	489
نکاح کا پیغام	490
حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے متعلق وحیِ الٰہی	490
رب کی رضا میں راضی	491
مومنین پر مہربان	492
کاشانہ اقدس کے آداب	492
پردے کا حکم	493
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں منافقین کی بدگوئی	493
قیامت کے متعلق سوالات	494
❁ سورہ سبا	494
کفار کی تکذیب پر حضور ﷺ کی تسکین خاطر	494
❁ سورہ فاطر	495
مشرکین کا قبیح افعال کو بھلائی جاننا	495
❁ سورہ یٰسین	496
ابوجہل کی ناپاک سازش ناکام	496

عنوانات | صفحہ

عنوانات	صفحہ
لوحِ محفوظ	497

تیئسواں پارہ

عنوانات	صفحہ
کفار کا مسخرہ پن	498
کلامِ الٰہی کی تکذیب	498
کفار کی بعث سے متعلق بحث وتکرار	499
❁ سورہ ص	499
وحدانیت کا انکار	500
❁ سورۃ الزمر	500
راتوں کا قیام	501
ایمان کی خبر	501

چوبیسواں پارہ

عنوانات	صفحہ
مومن کو اللہ کافی ہے	502
اللہ کی رحمت سے اُمید	503
❁ سورۃ المومن	503
منکر بعث کا ردّ	503
گمراہی کی دعوت	504
کفار کے شب و روز نئے مطالبات	504
❁ سورہ حم السجدۃ	504
زوجیت کا شرف	505

پچیسواں پارہ

عنوانات	صفحہ
قیامت کی تکذیب	506
قرابت کی محبت	506
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جذبہ ایمان	507
رب کی دعوت	507
❁ سورۃ الزخرف	508
عیسیٰ بن مریم کی مثال	[illegible]

عنوانات	صفحہ
خدا کی طرف بیٹیوں کی نسبت	509
سورۃ الجاثیہ	509
کلام الٰہی کی شان میں گستاخی	509
گستاخانہ کلے	509
مشرکینِ مکہ کی بڑی خوش فہمی	510
چھبیسواں پارہ	
احوال قیامت سے باخبر	511
حق کے منکر	512
راہب کی گواہی	513
سورہ محمد	513
اللہ اور اس کے محبوب کا پیارا شہر	514
صحابہ کا شوقِ جہاد	514
گناہ کا نقصان	515
اہلِ تیہ	515
سورۃ الفتح	515
سورۃ فتح نازل ہونے کی خوشی	515
قریشِ مکہ کا خوف	516
معذور کا حکم	517
خواب کی تصدیق	517
سورۃ الحجرات	518
شریعت کی حد بندی	518
ثقلِ سماعت کا عذر	518
بارگاہِ رسالت میں صحابہ کی احتیاط	519
بارگاہِ رسالت میں پکارنے کے آداب	519
خبر کی تحقیق	520
مسلمانوں میں صلح کا حکم	520

عنوانات	صفحہ
ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑانے کا حکم	521
نبی زادی اور نبی کی زوجہ	522
غیبت و بدگمانی کی ممانعت	522
نیک بخت حبشی غلام	523
اسلام کی آڑ میں دھوکہ	524
اخلاص پر قسم	524
۞ سورہ ق	525
بارگاہِ الٰہی میں یہود کی گستاخی	525
ستائیسواں پارہ	
۞ سورۃ الذریت	526
مسلمانوں کو وعظ و نصیحت	526
۞ سورۃ النجم	526
خود کو پرہیزگار نہ بتاؤ	527
حق کی نامکمل ادائیگی	527
۞ سورۃ القمر	527
کفار کی شکست کی پیشگی اطلاع	528
قدرتِ الٰہی کے منکر	528
۞ سورۃ الرحمٰن	528
الرحمٰن	528
یہود کے قول کا بطلان	529
۞ سورۃ الحدید	529
پہلا شخص	530
ہنسی کا کفارہ	530
کفار کا خیال باطل	531

اٹھائیسواں پارہ

عنوانات	صفحہ
⊛سورۃ المجادلہ	532
ظہار کا حکم	532
قسمِ الٰہی عزوجل	533
یہود اور منافقین کی دل آزار سرگوشیاں	534
مجلس میں جگہ کشادہ کرنے کا حکم	534
بارگاہِ رسالت میں عرض گزاری کا ادب	535
منافقین اور یہود کی دوستی	536
شیطان کی آنکھوں والا	536
⊛سورۃ الحشر	537
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف معاہدہ	537
درختوں کے کاٹنے اور جلانے میں اختلاف	538
زمانہ جاہلیت کا طریقہ	539
صحابی کا ایثار	539
⊛سورۃ الممتحنہ	540
اہل بدر کی بخشش کا پروانہ	540
کفار مکہ کے ایمان لے آنے کی غیبی خبر	542
مشرکہ ماں سے حسنِ سلوک کا حکم	542
نو مسلمہ اور مرتدہ کے مہر کا حکم	543
⊛سورۃ الصف	543
منافقین کا جھوٹا وعدہ	543
اللہ کا پسندیدہ عمل	544
⊛سورۃ الجمعہ	544
یہودیوں کا گمانِ فاسد	544
تجارت سے بہتر	
	545

عنوانات | صفحہ

عنوانات	صفحہ
❁ **سورة المنافقون**	545
شانِ رسالت میں بیہودہ کلامی	545
اہل وعیال کی آزمائش	547
❁ **سورة الطلاق**	547
حالتِ حیض میں طلاق	548
قید سے آزادی کا وظیفہ	548
حاملہ کی عدت	549
❁ **سورة التحريم**	549
ازواجِ مطہرات کی دلجوئی کی خاطر	549

انتیسواں پارہ

عنوانات	صفحہ
❁ **سورة الملك**	551
مشرکین کی حماقت	551
❁ **سورة القلم**	551
سردارانِ قریش کا مطالبہ	551
ولید بن مغیرہ کے دس عیوب	552
کفار مکہ کے بارے میں تردید	552
شر سے حفاظت	553
❁ **سورة المعارج**	553
مستحقِ عذاب کون؟	553
کلامِ الٰہی کے متعلق کفار کی تکذیب اور استہزاء	554
❁ **سورة المزمل**	554
جھرمٹ مارنے والے	554
❁ **سورة المدثر**	555
بالاپوش	555

عنوانات	صفحہ
ماں واولاد میں کمی	556
کلامِ الٰہی کا انکار	556
کفارِ مکہ کا بھونڈا مطالبہ	557
❁ سورۃ القیامہ	557
خیالِ فاسد	558
نزولِ قرآن کے وقت حضور ﷺ کا انداز	558
❁ سورۃ الدھر	558
بے مثال سخاوت	559
دعوتِ اسلام سے روکنے کی سازش	559
❁ سورۃ مرسلٰت	559
منی کا غار	560

تیسواں پارہ

عنوانات	صفحہ
اہل مکہ کو دعوتِ توحید	561
❁ سورۃ النازعٰت	561
کفارِ مکہ کا مذاق	561
❁ سورہ عبس	562
نابینا کا اِکرام	562
❁ سورۃ التکویر	562
جن یا شیطان	562
❁ سورۃ المطففین	563
پیمانہ میں خیانت	563
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان	563
❁ سورۃ الانشقاق	563
سجدۂ تلاوت	564

عنوانات | صفحہ

عنوانات	صفحہ
❁سورۃ الطارق	564
قدرتِ الٰہی کی نشانی	564
❁سورۃ الاعلیٰ	564
باغ کے عوض درخت	565
❁سورۃ الفجر	565
یتیم کی حق تلفی	565
❁سورۃ البلد	566
طاقت وزور سب فانی ہے	566
❁سورۃ اللیل	566
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اسلام پر استقامت	567
گراں قیمت کا غلام	568
❁سورۃ الضحیٰ	568
کفار کا طعن	568
❁سورۃ العلق	569
غیبی خندق	569
ابوجہل کی خام خیالی	569
❁سورۃ القدر	570
شب قدر	570
❁سورۃ العصر	570
مومن نقصان میں نہیں	571
❁سورۃ الماعون	571
رب سے بے خوفی	571
❁سورۃ الکافرون	572
قریش کی دعوتِ شرک	572

صفحہ	عنوانات

❁ **سورۃ اللھب**	572
گستاخِ رسول کی سزا	573
❁ **سورۃ اخلاص**	573
کفارِ عرب کو قرآنی جواب	573
❁ **سورۃ الفلق**	574
❁ **سورۃ الناس**	574
جادو کا توڑ	574

❁❁❁❁❁

ابتدائیہ

بلاشبہ قرآن پاک رفتہ رفتہ تھوڑا تھوڑا بقدر ضرورت تقریباً 23 سال میں چند طریقوں سے نازل ہوا۔ احادیث کریمہ سے ثابت ہے کہ رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل امین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سارا قرآن سنایا کرتے تھے۔ جبکہ بعض آیتیں تو دو دو بار بھی نازل ہوئیں جیسے سورۃ فاتحہ وغیرہ۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا نزول کئی طریقوں سے ہوا لیکن احکام اس نزول سے جاری فرمائے جاتے تھے جو بذریعہ جبرائیل امین تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا تھا۔ قرآن کریم بتدریج نازل ہونے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ تاکہ مسلمان کو احکام قرآن پر عمل آسان ہو کیونکہ یکدم سارے احکام پر عمل مشکل ہوتا ہے الغرض قرآن پاک کا ایک بڑا حصہ وعظ و نصیحت اور پچھلی امتوں کے واقعات سے متعلق نازل ہوا تاکہ ان گزشتہ قوموں کے احوال سے سبق حاصل کیا جائے اس کے علاوہ قرآن پاک کا بعض حصہ وہ ہے جو کسی واقعہ یا حادثے یا سوال کے جواب میں نازل ہوا۔ کہیں اس میں مسلمانوں کے لئے احکامات نازل کئے گئے اور کہیں اس میں مسلمانوں کو زندگی گزارنے کے طریقے و آداب سکھائے گئے۔ کہیں اس میں رب العالمین عزوجل نے رحمت اللعالمین سے محبت و الفت و تسکین خاطر کا اظہار فرمایا تو کہیں قرآن پاک جا بجا محبوب رب العالمین کی نعت بیان کی گئی۔ غرضیکہ آیات اسباب، شان نزول سے واقفیت ان آیات کا پس منظر سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہے اور آیات کا پس منظر سمجھنے سے اس کی تفسیر کا سمجھنا دشوار نہیں رہتا۔ اسی سبب سے اسباب شان نزول کو علم تفسیر میں خاص مقام حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کرام نے شان نزول پر خاص توجہ فرمائی۔ علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں: ''علماء نے اس موضوع پر مشتمل کتابیں تالیف کی چنانچہ اس سلسلے میں سب سے پہلی تصنیف علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو امام بخاری علیہ الرحمہ کے استاد محترم ہیں۔ (الاتقان 1/34)

علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ الکافی مزید تالیفات و تصنیفات کا ذکر کرتے ہوئے ابوالحسن علی بن احمد واحدی (متوفی 148) کی تالیف کو سب سے مشہور و معروف تالیف قرار دیتے ہیں۔

(البرہان فی علوم القرآن 17)

خود علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ الکافی نے بھی اس موضوع پر ایک شاندار کتاب تحریر فرمائی جسکا نام لباب النقول فی شان نزول رکھا۔ یہ کتاب مستطاب اپنی مثال آپ ہے۔ فقیر نے بھی بزرگوں کے نقش پر چلنے کی خواہش رکھتے ہوئے ایک ادنیٰ سے کوشش اسی ضمن میں تالیف کرنے کی کوشش کی ہے۔ گو کہ علم کی کمی اور فقیہانہ مہارت ناپید ہونے کے سبب مجھ حقیر پر تقصیر کو یہ جرات زیب تو نہیں دیتی مگر اپنے رحیم وکریم رب عزوجل سے اچھا گمان رکھتے ہوئے بزرگوں کے پیچھے پیچھے چلنے کے جذبے نے قلم اٹھانے پر اکسایا کہ شاید یہ اُدنیٰ سی دینی خدمت مجھ خطا کار کیلئے ذریعہ نجات بن جائے۔ چنانچہ زیر نظر تالیف ''بنام اسباب شان نزول'' آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں اگر کوئی کمی یا غلطی پائیں تو یقیناً یہ فقیر ہی قصوروار ہے اور اس میں جو بھی خوبی پائیں وہ علماء اہلسنت کے فیض وبرکات کا ثمر ہے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ اور اپنے پیاروں بالخصوص میرے پیر ومرشد کے صدقے مجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہوجائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر حقیر پر تقصیر ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر مدنی

پہلا پارہ

سورۃ الفاتحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ۠

ترجمہ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو (کے لیے) جو مالک سارے جہان والوں کا، بہت مہربان رحمت والا، روز جزا کا مالک، ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں، ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان (انعام) کیا، نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

شانِ نزول

اس کے نزول کے بارے میں تین اقوال ہیں ایک یہ کہ یہ مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پہلے نازل ہوئی بلکہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے سورۃ فاتحہ ہی نازل ہوئی چنانچہ اس کا واقعہ کچھ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جب میں تنہائی میں بیٹھتا ہوں تو غیبی آواز سنتا ہوں کہ کوئی کہتا ہے کہ پڑھو۔ اس کی خبر ورقہ بن نوفل کو دی گئی جو کہ حضرت خدیجہ کے رشتے میں بھائی تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اب جب کبھی یہ آواز آئے تو آپ اطمینان سے سنتے رہیں چنانچہ پھر جب حضرت جبرائیل علیہ سلام خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ پڑھیے بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے سورۃ الفاتحہ نازل ہوئی دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سورۃ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوئی مگر اس پر اعتراض یہ آتا ہے کہ نماز مکہ مکرمہ میں شب معراج میں فرض ہو چکی تھی اور نماز میں اس سورت کا پڑھنا لازم ہے اب اگر یہ سورت مدنی تسلیم کر لی جائے تو پھر مسلمانوں نے اتنے روز نماز میں کیا پڑھا۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہ سورت ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں اور

ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں دوبارہ نازل فرمائی گئی اس لیئے اس کو سبع مثانی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ سات آیات ہیں اور دو مرتبہ نازل ہوئی ہیں دوبارہ نازل ہونے میں حکمت یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس کی شان معلوم ہو جائے۔سورۃ الفاتحہ مکی بھی ہے اور مدنی بھی کیونکہ یہ ہجرت سے قبل بھی نازل ہوئی اور ہجرت کے بعد بھی دوبارہ نازل ہوئی۔(تفسیر نعیمی)

سورت البقرہ کا اجمالی شان نزول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورت البقرہ کی مختلف آیات کے شان نزول بیان کرنے سے پہلے اس پوری سورت کے نازل ہونے کا اجمالی شان نزول پیش خدمت ہے۔جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں رونق افروز تھے تو وہاں صرف مشرکین وبت پرستوں کا سامنا تھا مگر جب آپ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ جلوہ افروز ہوئے تو یہاں یہودیوں اور عیسائیوں کی آبادی پائی یہاں یہودیوں کا بڑا زور تھا اور عبداللہ بن ابی گویا منافقوں کا سردار تھا آپ ﷺ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر قیام فرما ہوئے اور دعوتِ اسلام شروع کی آپ ﷺ کی اس دعوت حق سے لوگ متاثر ہونا شروع ہوئے اور دائرہ اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے مگر سوائے سعادتمندوں کے باقی سب بغض وحسد اور تعصب کے سبب ہٹ دھرمی پر اتر آئے اور اسلام دشمنی پر آمادہ ہو گئے یہ لوگ اپنے علم کے سبب اطراف مدینہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے لہذا اکثر عرب کے جہلا بھی ان کے ساتھ ہو گئے اور پھر یہود ونصاریٰ جو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف کمر بستہ رہتے تھے وہ بھی اسلام دشمنی میں ایک ہو گئے۔عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھی بظاہر مسلمان ہو گئے تھے مگر درحقیقت دل سے کافروں کے ساتھ تھے لہذا در پردہ ان کفار کی مدد پر آمادہ رہتے یعنی مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں چار محاذوں کا سامنا تھا علمائے یہود، علمائے نصاریٰ، جہلا مشرکین اور منافقین یہ لوگ مسلسل دین اسلام کی راہ میں مشکلات کھڑی کرنے مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کے متعلق شکوک وشبہات ڈالنے اسلام قبول نہ کرنے دینے اور خفیہ سازشوں اور ایذاء پہنچانے کے درپے رہتے چنانچہ حکمت الٰہی کے تقاضے کے تحت یہ سورت نازل فرمائی گئی تاکہ ان چاروں فرقوں کی سرکوبی ہو جائے اور لوگوں کے دلوں سے اسلام کے متعلق شکوک وشبہات دور کیے

جائیں لہٰذا مدینہ منورہ پہنچتے ہی یہ سورت نازل ہونا شروع ہوگئی۔ (تفسیر نعیمی)

سورۃ البقرہ کی آیات کا شان نزول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

(پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 6)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے، چاہے تم انہیں ڈراؤ، یا نہ ڈراؤ، وہ ایمان لانے کے نہیں۔

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر

یہ آیات کریمہ ابولہب اور ابوجہل وغیرہ ان کفار کے حق میں نازل ہوئی جو علم الٰہی میں کافر تھے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ایمان نہ لانے سے رنجیدہ خاطر ہوئے تھے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں رب تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی کہ نہ آپ کی تبلیغ میں کچھ کمی ہے نہ ہمارے کلام میں کچھ نقصان یہ جو ایمان سے محروم ہیں یہ خود ان کی محرومی و بدنصیبی ہے آپ اس پر غمگین ورنجیدہ خاطر نہ ہوں۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

(پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 8)

ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن (یوم آخر) پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔

بغض کی آگ

مدینہ منورہ میں عبداللہ بن ابی نامی ایک شخص تھا جس کی لوگ بہت عزت کرتے تھے قریب تھا کہ اسے وہاں کا سردار بنا دیا جاتا لیکن اس سے پہلے ہی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے اور

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت حق سے متاثر ہو کر لوگوں کے دل ایمان کی طرف مائل ہونے لگے۔ لوگوں کا بدلتا رجحان اور اپنی اجارہ داری ختم ہوتے دیکھ کر وہ بغض و عناد کی آگ میں جلنے لگا اور مسلمانوں کا سخت دشمن ہو گیا مگر اس نے اپنی اسلام دشمنی کسی پر ظاہر نہ ہونے دی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر میں نے مسلمانوں کی مخالفت کی تو لوگوں کے دلوں میں رہی سہی عزت بھی خاک میں مل جائے گی چنانچہ منافقانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے بظاہر مسلمان ہو گیا مگر حقیقت میں اپنی اسلام دشمنی پر ڈٹا رہا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

(پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 16)

ترجمہ کنزالایمان: یہ لوگ جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے (ناواقف تھے)۔

ہدایت کے بدلے گمراہی

اس آیت کریمہ کے نزول کے بارے میں تین رائے ہیں ایک یہ کہ یا تو یہ آیت کریمہ ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو مومن بننے کے بعد کافر ہو کر مرتد ہو گئے دوسرے یہ کہ یا پھر یہ آیت کریمہ ان یہود کے حق میں نازل ہوئی جو پہلے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے مگر جب نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو منکر ہو گئے بعض مجاہر کافر اور بعض منافق بن گئے تیسرے یہ کہ یا پھر یہ آیت کریمہ ان تمام کفار کے حق میں نازل ہوئی جو عقل رکھنے کے باوجود اللہ کی طرف سے قائم کردہ دلائل اور ہدایت کا راستہ دیکھ لینے کے باوجود ضد و ہٹ دھرمی پر قائم رہے اور گمراہ ہو گئے اور روشنی و ہدایت سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔

(تفسیر خزائن القرقان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾

(پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 19)

ترجمہ کنزالایمان: یا جیسے آسمان سے اترتا پانی کہ ان میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں، کڑک کے سبب، موت کے ڈر سے اور اللہ (اپنے علم وقدرت سے) کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔

نیک نیت

منافقین مدینہ میں سے دو شخص کفار کی طرف بھاگے کہ راستے میں بارش ہوگئی سخت گرج اور چمک کا عالم تھا ان اشخاص کا حال یہ تھا کہ جب گرج ہوتی تو کان پھٹ جانے کے خوف سے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیتے اور جب چمک ہوتی تو اس کی روشنی میں چلنے لگتے پھر جب اندھرا چھا جاتا تو رک جاتے اس معصیت کے عالم میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم جو حضور ﷺ کو چھوڑ کر مشرکین کی طرف بھاگے ہیں تو شاید ہمارے اس گناہ کے سبب ہم پر یہ مصیبت نازل ہوئی ہے۔ اگر اللہ خیر وعافیت کے ساتھ سویرا کردے ہم بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر دامن اسلام تھام لیں گے چنانچہ ان کی نیک نیتی پہ اللہ عزوجل نے ان پر کرم فرمایا اور انہیں اس مشکل سے نجات عطا فرمائی پھر انہوں نے ایسا ہی کیا اور سچے مخلص مومن بن گئے اور ایمان پر قائم رہے چنانچہ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں اسی بارش کا ذکر فرمایا گیا اور منافقین کی حالت پر اس واقعہ کو منطبق فرمایا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّ يَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ (پارہ 1۔ سورۃ البقرۃ آیت نمبر 26)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر۔ تو وہ جو ایمان لائے، وہ تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق (سچ) ہے رہے کافر، وہ کہتے ہیں ایسی کہاوت میں اللہ کا کیا مقصود ہے، اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے۔ اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے۔

یہود ومنافقین کی تردید

سیدنا عبداللہ ابن عباس نے فرمایا کہ جب قرآن کریم میں مکڑی کے جالوں سے بتوں کو تشبیہ دی گئی تو

یہود کہنے لگے کہ اگر قرآن اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہوتی تو اس میں مکڑی کے جالوں جیسی حقیر اور ادنیٰ چیزوں کا ذکر نہ ہوتا ایسی حقیر مثالیں پیش کرنا اللہ کی شان کے خلاف ہے چنانچہ ان یہود کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض علماء نے فرمایا کہ جب قرآن پاک میں منافقین کی روش کو آگ اندھیریوں گرج چمک سے تشبیہ دی گی تو منافقین زبان طعن دراز کرنے لگے اتنی عظیم شان والے رب عزوجل کو ان مثالوں کی کیا ضرورت پیش آگئی یہ ہرگز اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتاب نہیں ہوسکتی بعض علماء کا فرمانا ہے کہ یہ طعنہ مشرکین دیا کرتے تھے لہذا اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی شان نزول سے متعلق یہ تمام رائے یوں اکٹھی ہوسکتی ہیں کہ جب یہود منافقین و مشرکین تینوں ہی کتاب اللہ سے متعلق ایسے بے ہودہ شبہات و اعتراضات کر چکے تو پھر ان سب کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ (پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 41)

ترجمہ کنزالایمان: اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اتارا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو اور مجھ ہی سے ڈرو۔

حق بات سے چشم پوشی

یہ آیت کریمہ کعب بن اشرف اور دوسرے رؤسا اور علماء یہود کے حق میں اتری یہ لوگ اپنی قوم کے جاہل طبقے سے بڑی بڑی رقمیں وصول کرتے تھے اور ان کی ہونے والی پیداور میں اپنے حصے بھی مقرر کر رکھے تھے جاہل عوام کی نگاہ میں ان کی بڑی قدر و منزلت تھی علماء یہود کو اس بات کا شدید خطرہ درپیش تھا کہ اگر ہم توریت میں نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفات سے لوگوں کو آگاہ کر دیں یا خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں تو ہماری قوم بھی ایمان لے آئے گی اور ہماری یہ مفت کی آمدنی اور بڑی بڑی رقمیں جو ہمیں ملتی ہیں یہ سب ہاتھ سے جاتی رہیں گی چنانچہ انہوں نے دنیاوی مال کے لالچ میں توریت کو بدل ڈالا جب لوگ ان سے پوچھتے کہ توریت میں نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا نعت و صفات بیان فرمائی گئی ہیں تو وہ چھپا جاتے اور عوام کو بے خبر رکھتے ایک روایت کے مطابق ایک مرتبہ کعب بن اشرف نے علماء یہود سے پوچھا کہ تمھاری نبی

آخری الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا رائے ہے؟ علمائے یہود بولے کہ وہ اللہ کے سچے نبی ہیں اس پر کعب کہنے لگا کہ اگر تم اس کے برخلاف کہتے تو میں تمھیں انعام دیتا یہ سن کر علماء یہود بولے کہ یہ تو بنا سوچے سمجھے ہمارے منہ سے نکل گیا ہمیں ذرا غور کرنے کی مہلت دو کعب بن اشرف بولا اچھا سوچ لو چنانچہ علماء یہود اس مجلس سے نکلے اور توریت میں موجود حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت وصفات نکال دیں اور اس کی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ صفات منسوب کر دیں جو دجال سے متعلق تھیں پھر واپس آکر کعب سے آکر بیان کر دیں چنانچہ کعب نے خوش ہو کر ہر ایک کو چار سیر جو اور چار چادریں بطور انعام دیں چنانچہ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن تفسیر خزائن العرفان تفسیر روح البیان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ (پارہ 1۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 44)

ترجمہ کنز الایمان: کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

قبولِ حق سے محرومی

مسلمانوں نے اپنے رشتہ دار علماء یہود سے پوچھا کہ دین اسلام کے متعلق تم کیا کہتے ہو یہ دین سچا ہے یا نہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ دین حق اور قرآن حق ہے تم اس پر قائم رہو مگر وہ خود اس پر ایمان نہ لائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور مشہور روایت کے تحت یہود عرب نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی خبریں دیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا نبی مانتے تھے مگر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر دینے والے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی ہدایت کرنے والے بغض وحسد میں مبتلا ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر ہو کر ایمان نہ لائے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی نیز یہ کہ علماء یہود ان غریب یہودیوں سے جن سے کچھ مال ملنے کی امید نہ تھی انھیں تو خفیہ طور پر مشورہ دیتے تھے کہ نبی آخری الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے نبی ہیں تم ان پر ایمان لے آؤ جبکہ امیر یہودیوں سے کیونکہ مال و دولت ملنے کا لالچ تھا اور ان سے آمدنی حاصل ہوتی تھی انھیں نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے روکتے اور کہتے کہ ان میں آخری نبی ہونے کی بعض علامتیں ہیں اور بعض نہیں لہٰذا ابھی ایمان

نہ لاؤ خوب غور وفکر کرلو انھیں منع کرنے کا سبب یہ تھا کہ اگر یہ امیر یہودی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آتے تو ان علماء یہود کی قدر ومنزلت ان کے خیال کے مطابق دو کوڑی کی ہو کر رہ جاتی اور ان سے حاصل ہونے والی آمدنی ان کے ہاتھوں سے نکل جاتی چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر نعیمی وتفسیر خزائن العرفان وتفسیر روح البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِیۡنَ هَادُوۡا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِـِٕیۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۲﴾ (پارہ 1-سورۃ البقرہ آیت نمبر 62)

ترجمہ کنز الایمان: بیشک ایمان والے نیز یہودیوں اور نصرانیوں اور ستارہ پرستوں میں سے وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔

عمل کا دارومدار ایمان پر ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں اسلام قبول کرنے سے قبل ایمان کی تلاش میں سرگرداں پھرتے رہے عیسائی راہبوں سے بھی ملے اور یہود عابدوں کے پاس بھی گئے بلکہ بعض کے اقوال کے مطابق یہ وہ صحابی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض حواریوں سے بھی مل چکے ہیں اس لئے عیسیٰ علیہ اسلام کے تابعی بھی ہوئے الغرض جب دین اسلام کی تلاش کرتے کرتے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے تو وہاں ایمان کی دولت کو پالیا اور مشرف بہ اسلام ہو گئے پھر انہوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودی عابدوں کی سخت عبادت وریاضت انکے کمالات واستدراج کے متعلق عرض کی تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ کتنی ہی سخت عبادت وریاضت کریں جب تک اسلام قبول نہ کریں گے ان کی وہ تمام عبادتیں اور نیک کام رائیگاں ہیں بغیر ایمان کچھ قبول نہیں چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید فرمائی گئی نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کریمہ کے نزول کے متعلق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ یہ آیت تمھارے اور تمھارے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی ہے جو عیسیٰ علیہ اسلام کے دین پر اس حالت میں مرے کہ ہماری تشریف آوری سے بے خبر ہو تو وہ سچ پر ہے لیکن جو

ہمارا نام اور ہماری تشریف آوری کا سن کر بھی ایمان نہ لائے وہ ایمان سے محروم اور ہلاکت پر ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، وتفسیر عزیزی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَوَلَا یَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ﴿۷۷﴾

(پارہ 1۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 77)

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔

علماء یہود کا فریب

یہود کی جماعت کے کچھ یہودی زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں صحابہ کرام علیھم الرضوان سے ملتے اور کہتے تھے کہ تمہارے نبی سچے ہیں اور تمہارا دین اسلام سچا ہے ہم تمہارے دین اور تمہارے نبی پر ایمان لائے الغرض یہ یہود فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق ہونے اور توریت شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وصفات موجود ہونے کی گواہی دیتے لیکن جب وہ وہاں جاتے تو علماء یہود ان یہودیوں کو خوب ڈانٹتے اور ملامت کرتے اور انھیں دین اسلام سے باز رکھنے کی کوشش کرتے چنانچہ ان لوگوں کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ یَکۡتُبُوۡنَ الۡکِتٰبَ بِاَیۡدِیۡهِمۡ ثُمَّ یَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِیَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ فَوَیۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا کَتَبَتۡ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ وَیۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۷۹﴾ (پارہ 1۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 79)

ترجمہ کنزالایمان: تو خرابی (بربادی) ہے ان کے لئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں تو خرابی (بربادی) ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی (بربادی) ان کے لئے اس کمائی سے۔

توریت شریف میں تحریف یہود

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر علماء یہود کو سخت تشویش لاحق ہوئی کہ اگر لوگوں نے نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ خوبیاں اور اوصاف وہ حلیہ مبارک پایا جو توریت شریف میں مذکور کی گئی ہیں تو لوگ فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں گے اور اس طرح ہماری قدر و منزلت جو لوگوں کی نگاہ میں ہے وہ ختم ہو جائے گی ہماری سرداری چھن جائے گی اور ان لوگوں سے حاصل ہونے والی آمدنی بند ہو جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے توریت شریف میں موجود نبی آخری الزمان کی صفات اور حلیہ مبارک کو تبدیل کر دیا اور توریت شریف کی تحریف کر ڈالی جب لوگ ان علماء یہود سے پوچھتے کہ توریت شریف میں نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا صفات بیان فرمائی گئی ہیں اور کیا حلیہ بیان فرمایا گیا ہے تو علماء یہود انھیں تبدیل و تحریف شدہ توریت لاکر سنا دیتے اور کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت میں یہ صفات اور حلیہ بیان فرمایا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان صفات و حلیہ کے مطابق نہیں لہٰذا وہ نبی آخری الزماں نہیں ہو سکتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۞

(پارہ ۱۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 81)

ترجمہ کنزالایمان: اور بولے ہمیں تو آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے (کچھ) دن۔ تم فرمادو کیا خدا سے تم نے کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ کرے گا یا خدا پر وہ بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

یہود کی خوش فہمی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یہود کا یہ عقیدہ تھا کہ ہمیں دوزخ میں صرف اتنے دن رہنا ہوگا جتنے دن ہمارے باپ داداؤں نے گوسالہ پرستی کی ہے یعنی بچھڑے کی پوجا کی ہے اور اس کی مدت کیونکہ چالیس دن تھی لہذا ہمیں صرف چالیس دن دوزخ کا عذاب دیا جائیگا اس کے بعد ہم

عذاب سے چھوٹ جائیں گے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِیَارِهِمْ٘ تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِؕ وَ اِنْ یَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْكُمْ اِخْرَاجُهُمْؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۸۵

(پارہ1۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 85)

ترجمہ کنزالایمان: پھر یہ جو تم ہو اپنوں کو قتل کرنے لگے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو ان کے وطن سے نکالتے ہو ان پر مدد دیتے ہو (ان کے مخالف کو) گناہ اور زیادتی میں اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو بدلا دے کر چھڑا لیتے ہو اور ان کا نکالنا تم پر حرام ہے تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں (اعمال) سے بے خبر نہیں۔

دنیا و آخرت کی رسوائی

توریت شریف میں بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ نہ ہی وہ آپس میں قتل قتال کریں گے اور ایک دوسرے کو وطن سے نکال لیں گے جو بنی اسرائیل کسی کی قید میں ہو اسے مال دے کر آزاد کرائیں گے اسرئیل نے توریت شریف میں دیے گئے اس عہد کو پورا کرنے کا وعدہ اقرار کیا اور گواہ بھی ہو گئے مگر وعدہ پر قائم نہ رہے اور اس سے پھر گئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْۙ وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْاۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ٘ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ (پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 89)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا انکے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے (انکار کر بیٹھے) تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔

اللہ عزوجل کی لعنت

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل یہود اپنی دعاؤں اور حاجات کی تکمیل کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ اختیار کر لیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے وسیلہ سے کامیابی پاتے تھے یہاں تک کہ جنگ وجدال کے موقعہ پر بھی یہی کہتے کہ اللھم افتح علینا انصرنا بالنبی الدی یعنی اے اللہ ہمیں اپنے نبی امی کے صدقے وطفیل فتح ونصرت عطا فرما لیکن جب نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو بہی لوگ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ اور صدقے سے دعائیں مانگا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر ہو گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ (پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 97-98)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرما دو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو اس (جبریل) نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتا اور ہدایت وبشارت مسلمانوں کو۔ جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا۔

عداوتِ جبرائیل علیہ السلام

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق دو روایات ہیں ایک تو یہ کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد یہود کی ایک جماعت اپنے سردار ابن صوریا کے ساتھ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں حاضر ہوئی ان کا سردار ابن صوریا نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا کہ توریت شریف میں آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفات وعلامات بیان فرمائی گئی ہیں ہم انہیں دیکھنا چاہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تحقیق کرلو، وہ بولا آپ کے سونے کی کیا حالت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہماری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا وہ بولا آپ نے سچ فرمایا نبی آخری الزماں کی یہ علامت ہے پھر بولا اب میں آپ سے وہ باتیں پوچھوں گا جو صرف نبی ہی جانتا ہے کوئی اور نہیں جانتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پوچھو تو وہ بولا کہ بتایئے کیا وجہ ہے کہ بچہ کبھی ماں کی شکل پر ہوتا ہے اور کبھی باپ کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بچہ باپ اور ماں دونوں کی منی سے تخلیق ہوتا ہے جس کی منی اوپر ہو یا جس کی منی رحم میں پہلے داخل ہو یا جس کی منی زیدہ اور غالب ہو بچہ اس کی شکل پر ہوتا ہے ابن صوریا بولا ٹھیک اب یہ بتایئے کہ بچے کے جسم کا کون سا عضو باپ کی منی سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہڈی اور پٹھے باپ کی منی سے اور گوشت خون بال ناخن ماں کی منی سے وہ بولا ٹھیک اب یہ بتایئے کہ جنتیوں کو جنت میں سب سے پہلے کون سی غذا کھانے کے لیے دی جائیگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مچھلی اور بیل کا گوشت صوریا بولا ٹھیک بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمین کی روٹی پھر ابن صوریا نے پوچھا کہ یعقوب علیہ السلام نے کون سی غذا تھی جو اپنے اوپر حرام فرمائی تھی اور یہ بھی بتائیں کہ کیوں فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یعقوب علیہ اسلام عرق النساء کے مرض میں مبتلا تھے آپ نے منت مانی تھی کہ یا اللہ مجھے اس مرض سے شفا عطا فرما تو میں اپنی پسندیدہ اور مرغوب غذا یعنی دودھ اور اونٹ کا گوشت بھی اپنے اوپر حرام کرلونگا صوریا بولا کہ اب ہمیں آخری بات اور بتادیجئے تو میں بمشول اپنی جماعت کے آپ پر ایمان لے آؤنگا آپ یہ بتادیجئے کہ آپ پر وحی کون فرشتہ لاتا ہے اور کون سا فرشتہ ہے جو آپ کا رفیق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر اور تمام پیغمبروں پر حضرت جبرائیل عیہ السلام ہی وحی لائے اور وہی میرے اور تمام پیغمبروں کے رفیق رہے اس پر ابن صوریا بولا کہ ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے کیونکہ جبرائیل ہم یہود کا پرانا دشمن ہے ہاں اگر میکائیل علیہ اسلام آپ پر وحی لاتے تو پھر ہم آپ پر ایمان لے آتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ انہوں نے آپ سے کیا دشمنی کی جو تم انہیں اپنا دشمن سمجھتے ہو تو صوریا بولا ایک تو یہ کہ نبوت ورسالت ہمیشہ سے ہمارے خاندان میں رہی مگر اب انہوں نے یہ عہدہ بنی اسمٰعیل کے سپرد کردیا دوسری یہ کہ ہمارے باپ دادوں پر طرح طرح کے عذابات یہی لے کر آئے پھر یہ کہ ہمارے پیغمبروں نے بخت نصر کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی کہ وہ شخص بیت المقدس کو ویران اور بنی اسرئیل کو ہلاک کرے گا چنانچہ ہمارے باپ دادوں نے اسے قتل کرنے کے لئے چند قاتل روانہ کیے جنہوں

نے اس بچے پر قابو پالیا لیکن پھر جبرائیل نے ہی اس بچے کو بچالیا جس نے پھر ہماری قوم کو ہلاک وقتل کر ڈالا یہ جبرائیل کی دشمنی نہیں تو اور کیا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

تفسیر کبیر میں ایک روایت یہ بھی بیان ہوئی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اکثر یہودیوں کے مدرسے میں تشریف لے جاتے اور وہاں ان کا وعظ سنتے ایک دن جب آپ رضی اللہ عنہ اس مدرسے پہنچے تو علماء یہود جو وہاں موجود تھے آپ کو دیکھ کر خوش آمدید کہنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کو محبوب رکھتے ہیں کہ آپ کے علاوہ کوئی اور صحابی ہمارے وعظ سننے یہاں نہیں آتا غالبا آپ بھی ہم سے محبت کرتے ہیں اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے یہودیو اس غلط فہمی میں نہ رہو کہ میں تمھارے وعظ ونصیحت سننے یہاں آتا ہوں نہ ہی مجھے تم سے کچھ محبت ہے جو یہاں آتا ہوں اور نہ ہی مجھے اپنے دین سے متعلق کچھ شکوک و شبہات اور تمھارے دین سے کچھ میلان ورغبت ہے جو میں یہاں میں چلا آتا ہوں بلکہ میرے آنے کی وجہ تو یہ ہے کہ میں تمھاری کتابوں سے اپنی کتاب قرآن مجید کی حقانیت اور اپنے نبی آخری الزماں ﷺ کے حق ہونے اور ان کے فضائل سن کر اپنا ایماندار اور مضبوط تر قوی تر کرتا ہوں اور الحمد اللہ دن بدن میرا ایمان بڑھتا ہی چلا گیا تم پر افسوس کہ تم کتنے محروم وبدنصیب ہو جو قرآن کی حقانیت اور نبی آخری الزماں ﷺ کے فضائل پڑھ کر اور جان کر بھی ان پر ایمان نہیں لائے اس پر علماء یہود بولے کہ جبرائل ہمارے دشمن ہیں ہمارے باپ داداؤں پر ساری مصیبتیں اور عذاب یہی لے کر آئے جبکہ میکائیل ہمارے دوست ہیں کہ وہ ہم پر بارش اور رحمت لے کر آتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے ان یہود سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ جبرائیل اور میکائیل علیہم السلام بارگاہ الہٰی میں کیا درجہ رکھتے ہیں وہ بولے دونوں ہی بارگاہ الہٰی میں مقرب ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم سے زیادہ بے عقل کون ہے کہ تم یہی نہیں جانتے کہ جب دونوں ہی اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہیں تو پھر جو ان میں سے ایک کا بھی دشمن ہو گا وہ یقینا اللہ عزوجل کا بھی دشمن ہو گا پھر آپ رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کے لیے روانہ ہوئے ابھی راستے میں ہی تھے کہ حضور پرنور ﷺ پر یہ آیت نازل ہونا شروع ہوئی چنانچہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر اللہ نے تیرے کلام کی موافقت فرمائی؛ ہوسکتا ہے کہ یہ دونوں واقعات اس آیت کی شانِ نزول ہوں۔

(تفسیر عزیزی، تفسیر روح البیان، تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾

(پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 99)

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں اتاریں اور ان کے منکر نہ ہوں گے مگر فاسق لوگ۔

رسالتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے چشم پوشی

ابن صوریا جو یہود کا سردار مانا جاتا تھا اس نے ایک موقع پر نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نہ ہی ہمارے پاس کوئی ایسی چیز لے کر آئے جسے ہم پہچانتے اور نہ ہی آپ پر کوئی ظاہری اور واضح آیت یا نشانی نازل ہوئی جسے ہم دیکھ لیتے چنانچہ جواباً یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک روایت کے مطابق حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر یہودیوں سے فرمایا کہ اے یہودیوں پہلے ہم مشرک تھے اور تم اہل کتاب تھے تم نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و صفات بیان کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خبریں سناتے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفات سن کر نبی کریم آپ کی تشریف آوری سے قبل ہی ان کے شیدائی بن گئے پھر جب وہ تشریف لائے تو تم ان اعلیٰ شان والے نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے مگر تم ان کی شان وصفات ونعت بیان کرنے کے باوجود ان پر ایمان لانے سے محروم رہے آخر کیوں تو یہود بولے کہ ان میں وہ علامات وصفات موجود نہیں جو نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی توریت شریف میں بیان فرمائی گئی ہیں لہٰذا ہم انہیں کیسے نبی آخرالزماں مان لیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ممکن ہے کہ یہ دونوں واقعات ساتھ ہی ہوئے ہوں اور ان دونوں سے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہو ایک طرف ابن صوریا نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہو اور ساتھ ہی دوسری طرف معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہودیوں سے یہ دریافت فرمایا ہو چنانچہ ان دونوں واقعات پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

(پارہ ۱۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 100)

ترجمہ کنزالایمان: اور کیا جب کبھی کوئی عہد کرتے ہیں ان میں کا ایک فریق اسے

پھینک (توڑ) دیتا ہے بلکہ ان میں بہتیروں (اکثر) کو ایمان نہیں۔

علماء یہود کی بدعہدی

ایک مرتبہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے بڑے عالم مالک ابن یوسف اور اس کی جماعت عہد و پیماں کی یاد ہانی کرائی جو توریت میں نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے متعلق ان سے لئے گئے تھے تو ابن صیف ان عہد و پیماں سے صاف مکر گیا اور بولا کہ توریت میں ہم سے کوئی ایسا عہد نہیں لیا گیا چنانچہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ (پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 102)

ترجمہ کنزالایمان: اور اس کے پیرو ہوئے (پیروی کی) جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانہ میں اور سلیمان نے کفر نہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

یہود کی تردید و سلیمان علیہ السلام کی تائید

علماء یہود نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہوئے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سلیمان علیہ السلام کو نبی کہتے ہیں حالانکہ وہ تو صرف جادوگر تھے چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد سے لے کر نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک تک یہی مشہور رہا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جادوگر تھے (معاذ اللہ) اور اسی جادو کے زور سے آپ علیہ اسلام اتنی بڑی سلطنت کے مالک ہوئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان یہود کی تردید اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تائید کے لیے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ (تفسیر کبیر تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ (پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 104)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! راعنا (رعایت کریں) نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

راعنا کو بجائے اُنْظُرْنَا کی تعلیم

صحابہ کرام جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تعلیم فرمارہے ہوتے تو اگر صحابہ کرام دوبارہ وہ بات سننا یا سمجھنا چاہتے تو راعنا یارسول اللہ کہتے یعنی یارسول اللہ ہماری رعایت فرمایئے دوبارہ ارشاد فرمادیجئے مگر لفظ راعنا کے ایک برے معنی بھی نکلتے تھے اور یہود اس لفظ کو برے معنوں کے لئے استعمال کرتے اور اپنی اس چال بازی پر خوش ہوتے کہ ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گستاخی کرنے کا نادر موقعہ مل گیا ایک دن حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہود کی زبان سے یہ لفظ سن کر غصے میں فرمایا کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو اگر اب تم نے یہ لفظ منہ سے نکالا تو میں تمھیں قتل کردونگا اس پر یہود بولے کہ آپ ہم پر ناراض ہوتے ہیں جبکہ آپ کے مسلمان بھی یہی لفظ استعمال کرتے ہیں پہلے ان کو منع کریں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں لفظ راعنا کہنے کی ممانعت نازل ہوئی اس کی جگہ لفظ اُنظرنا کی بارگاہ رسالت میں کہنے کا حکم دیا گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان تفسیر عزیزی وتفسیر کبیر)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ (پارہ 1۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 105)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

یہود کی منافقانہ چال

یہود کی ایک جماعت میں مسلمانوں سے اپنے بغض وعداوت کو چھپا کر ان سے پیار و محبت و دوستی و خیر خواہی کا اظہار کرتی اور اپنی محبت بھری باتوں سے انھیں اپنی طرف مائل کرنا چاہتی چنانچہ ان یہود کے جھوٹ کا پول کھولنے اور مسلمانوں کو یہود کی اس منافقانہ چال سے خبردار رکھنے کے لیے یہ آیت کریمہ

نازل ہوئی ۔ (تفسیر جمل اور تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰیَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَیۡرٍ مِّنۡهَاۤ اَوۡ مِثۡلِهَا ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۝ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ ۝ (پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 106)

ترجمہ کنزالایمان: جب کوئی آیت منسوخ فرمائیں یا بھلادیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی حمایتی نہ مددگار۔

یہود کے اعتراض کا قرآنی جواب

یہود و مشرکین مسلمانوں کو ورغلاتے تھے کہ کیا تمھیں حیرت نہیں ہوتی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج کسی کام کا حکم دیتے ہیں پھر کل اس سے منع کردیتے ہیں اور اس کی جگہ کوئی دوسرا حکم دیتے ہیں جیسے پہلے زانی کے لئے سزا تجویز کی کہ انھیں زبانی طور پر تکلیف دو انھیں برا بھلا کہو پھر یہ حکم واپس کرلیا اور نیا حکم جاری کیا کہ زانی کو ان کے گھر میں قید کردو پھر دوبارہ اس حکم کو تبدیل کر کے ہمیں نیا حکم دے دیا کہ انھیں سو کوڑے مارو وغیرہ تو معلوم ہوا کہ یہ احکامات رب کی طرف سے نہیں ہوئے بلکہ خود انکے اپنے بنائے ہوئے ہیں بے خبری میں کبھی کوئی حکم دیتے ہیں پھر اپنی بے خبری پر شرمندہ ہو کر دوسرا حکم دیتے ہیں (معاذ اللہ) چنانچہ ان یہود و مشرکین کے اس بیہودہ اعتراض کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح البیان و تفسیر احمدی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَمۡ تُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ تَسۡـَٔلُوۡا رَسُوۡلَكُمۡ كَمَا سُئِلَ مُوۡسٰى مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَمَنۡ یَّتَبَدَّلِ الۡكُفۡرَ بِالۡاِیۡمَانِ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ۝ (پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 108)

ترجمہ کنزالایمان: کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا سوال کرو جو موسیٰ سے پہلے ہوا تھا اور جو ایمان کے بدلے کفر لے وہ ٹھیک (سیدھا) راستہ بہک گیا۔

یہود کے بے ڈھنگے مطالبات

اس آیت کے شان نزول کے بارے میں چند روایات ہیں ایک تو یہ کہ ایک مرتبہ یہود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کرنے لگے کہ آپ ہمارے لیے ایسی کتاب لائیے جو آسمان سے وقفے وقفے سے نہیں بلکہ ایک ہی بار نازل ہوئی ہو ہم ایسی کتاب پر ایمان نہ لائینگے جس کے احکام بدلتے رہتے ہوں، بعض روایات کے مطابق ایک بار عبداللہ ابن امیر مخزومی قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں آپ پر ایک شرط پر ایمان لاؤنگا وہ یہ کہ پہلے آپ زمین سے پانی کے چشمے جاری کر کے دکھائیں یا آپ کے کھجور و انار کے باغات ہوں یا پھر آپ ایک سونے کا گھر رکھتے ہوں یا آپ ہمیں آسمان پر چڑھ کر دکھائیں یا پھر اللہ کی طرف سے میرے متعلق لکھا ہو کہ اے عبداللہ ابن امیہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے رسول ہیں تو ان کی پیروی کر پھر قریش کی جماعت نے کہا کہ یہ سب تو بڑے مطالبے ہیں آپ انہیں رہنے دیں بس اتنا ہی کریں کہ ہمیں موسیٰ علیہ السلام کی طرح ایک بار ہی ایک مکمل کتاب لادیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک اور روایت ہے کہ ایک مرتبہ قریش کی ایک جماعت نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ وہ صفاؤ مروہ کو سونے اور چاندی کا بنا دو چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بعض نے فرمایا کہ بعض مسلمان جو ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے انہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مطالبہ کیا کہ جس طرح مشرکین کے ایک سے زیادہ معبود ہیں اسی طرح ہمارے بھی چند معبود ہونے چاہئے اور بعض لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور امتحان معجزات مانگا کرتے تھے ان کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان تفسیر کبیر وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 81)

ترجمہ کنزالایمان: بہت کتابیوں نے چاہا کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں (لوٹا دیں) اپنے دلوں کی حسد (جلن) سے بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے تو تم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلبہ

جنگ احد کے بعد مخلص ابن عماز وراء اور زید بن قیس اور دیگر یہود عمار بن یاسر اور حضرت حذیفہ ابن یمان سے کہنے لگے کہ اگر تم سچے ہوتے تمہارا دین سچا ہوتا اور تمہارے نبی سچے ہوتے تو تمھیں اس جنگ میں ہر گز شکست نہ ہوتی اس لیے تمھیں چاہیے کہ تم واپس ہمارے دین میں لوٹ آؤ اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے نزدیک عہد شکنی اور بے وفائی کرنا کیسا ہے وہ بولے کہ سخت برا ہے تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی یہ عہد کر چکا ہوں کہ مرتے دم تک اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کبھی ہرگز منہ نہ موڑوں گا اور نہ ہی کبھی اپنے دین اسلام سے پھروں گا یہود بولے اب تو عمار کا واپس لوٹ آنا ممکن نہیں پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بولے کیا تم ہم سے تعلق رکھو گے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اللہ کی واحدانیت پر اور اس کے نبی کی نبوت و رسالت پر اور قرآن کے حق ہونے کعبہ شریف کے قبلہ ہونے اور مسلمانوں کے بھائی ہونے پر ایمان رکھتا ہوں اس پر یہود بولے کہ موسیٰ کے رب کی قسم تمہارے دل تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت سے مغلوب ہو گئے پھر دونوں صحابہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس واقعے کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا اور کامیاب ہوئے۔ (تفسیر نعیمی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۗ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

(پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 111-112)

ترجمہ کنزالایمان: اور اہل کتاب بولے، ہرگز جنت میں نہ جائے گا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو یہ ان کی خیال بندیاں (خیالی باتیں) ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔ ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا منہ جھکایا اللہ کے لئے اور وہ نیکوکار ہے تو اس کا نیگ (اجر و ثواب) اس کے رب کے پاس ہے اور انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔

یہود و نصاریٰ کا باہمی اختلاف

ایک مرتبہ یہود مدینہ اور بخران کے عیسائی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوئے اور آپس میں مناظرہ

کرنے لگے اور ایک دوسرے کو جھوٹا اور غلط ثابت کرنے لگے یہودیوں کا کہنا تھا کہ جنت میں صرف یہودی داخل ہونگے اور عیسائی یہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے سوا جنت میں کسی کا داخلہ نہیں ہوسکتا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح البیان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

(پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 113)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں اور نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں، اسی طرح جاہلوں نے ان کی سی بات کہی تو اللہ قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں جھگڑ (اختلاف کر) رہے ہیں۔

یہود ونصاریٰ کی انجیل وتوریت کی تکذیب

یہود مدینہ اور نجران کے عیسائی بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے ایک دوسرے سے مناظرہ کرنے لگے کہ ایک یہودی عالم رافع ابن حرملہ عیسائیوں سے کہنے لگا کہ تم عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا پیغمبر اور انجیل کو اللہ کی کتاب مانتے ہوں جبکہ نہ عیسیٰ اللہ کے پیغمبر ہیں اور نہ انجیل اللہ کی کتاب ہے لہٰذا تم بے دین ہو اور تمھارا دین باطل ہے پھر عیسائیوں میں سے ایک عیسائی بولا کہ بے دین تو تم خود ہو کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا نبی اور توریت کو اللہ کی کتاب ہونے پر ایمان رکھتے ہو جبکہ نہ ہی موسیٰ اللہ کے پیغمبر ہیں نہ ہی توریت اللہ کی کتاب الغرض یہود ونصاریٰ آپس میں خوب جھگڑے اور ایک دوسرے کے دین کو باطل کہنے لگے اس پر حضور پر نور ﷺ نہ خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ توریت وانجیل ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں اور تمھارا یہ حال ہے کہ تم ان کی تکذیب کرتے ہو چنانچہ آپ ﷺ کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر عزیزی وتفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآىٕفِیْنَ ؕ۬ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ (پارہ 1۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 114)

ترجمہ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام خدا لئے (ذکر خدا کیے) جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب۔

دنیا میں رسوائی

اس کے شانِ نزول کے متعلق بہت سی روایات ہیں ایک تو یہ کہ عیسائیوں کا ایک بادشاہ جس کا نام خطیوس تھا اس نے یہود سے جنگ کی اور ان کا قتل عام کیا بچوں کو قید کیا بیت المقدس کی بے حرمتی کی اسمیں مردار ڈالے اور اس میں سور ذبح کیے توریت شریف کو جلا دیا الغرض خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور مبارک تک بیت المقدس اسی طرح ویران رہا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فتح کبریٰ کے بعد بیت المقدس کو آباد کیا وہاں اذان و نمازیں شروع فرمائیں چنانچہ اس بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق یہ آیت بخت نصر کے متعلق نازل ہوئی کہ اس نے یہود سے جنگ و جدل کے بعد بیت المقدس پر قبضہ کر کے اس کو ویران کر دیا اس کی بے حرمتی کی بعض نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ مکہ کے مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی کہ انہوں نے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو مسجد حرام میں نماز و عبادت سے روکا اور مسلمانوں کو عمرہ کرنے کے اجازت نہ دی حتیٰ کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر بھی اپنے دروازے پر سے نماز پڑھنے پر پابندی لگائی یہاں تک کہ انہوں نے وہاں سے ہجرت کر لی ایک اور روایت کے مطابق تحویل قبلہ کے بعد مدینہ کے یہودی کعبہ معظمہ کے دشمن ہو گے اور وہ مسلمانوں کو کعبہ معظمہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے روکنے لگے۔

(تفسیر روح البیان تفسیر کبیر تفسیر القرآن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾

(پارہ ۱، سورۃ البقرہ آیت نمبر 115)

ترجمہ کنزالایمان: اور پورب پچھم (مشرق ومغرب) سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے بیشک اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

مشرق ومغرب سب اللہ کا ہے

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے مطابق بہت سی روایات ہیں ایک تو یہ کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سفر میں تھے کہ رات آگئی چنانچہ قبلہ کا صحیح رخ معلوم نہ ہو سکنے کے سبب جس کا جس طرف گمان جما اس نے اسی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی جب صبح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس واقعہ کی خبر دی گئی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک روایت کے مطابق یہ آیت کریمہ مسافر کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ سفر کی حالت میں اپنی سواری پر نفل نماز پڑھ سکتا ہے اگرچہ اس کی سواری کا رخ کسی طرف بھی ہو اسی حالت میں اسکے نفل کی ادائیگی درست ہے ایک تیسری روایت کے مطابق ایک بار صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی کریم رؤف ورحیم سے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کس طرف منہ کر کے دعا مانگا کریں، کیا جس طرح نماز کا قبلہ ہے اس طرح دعا کا بھی کوئی قبلہ ہے جس طرف ہم منہ کر کے دعا مانگیں تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک اور روایت کے مطابق یہ آیت کریمہ نماز خوف کے متعلق نازل ہوئی ہے کہ جس وقت جنگ کی حالت ہو اور دشمن کے حملے کا خوف ہو تو اس حالت میں جس طرف منہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں ایک قول یہ بھی ہے کہ تحویل قبلہ کے بعد یہود مسلمانوں کو طعنہ زنی کرتے تھے کہ تمہارا دین کتنا عجیب ہے جس کا کوئی قبلہ ہی مقرر نہیں کبھی بیت المقدس کو قبلہ مقرر کیا جاتا ہے کبھی کعبہ مقدسہ کو قبلہ بنایا جاتا ہے چنانچہ ان کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک روایت کے مطابق ایک وقت ایسا بھی تھا جس میں مسلمانوں کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ جس طرف چاہیں اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں خواہ بیت المقدس کی طرف یا خانہ کعبہ کی طرف یہ آیت کریمہ اس وقت کی ہے۔

(تفسیر کبیر تفسیر احکام القرآن وتفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿۱۱۷﴾

(پارہ ۱۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 117)

ترجمہ کنزالایمان: نیا پیدا (ایجاد) کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اور جب کسی بات کا حکم فرمائے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

باطل عقیدے

یہود کا عقیدہ تھا کہ حضرت عزیز علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں جبکہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے تھے اور مشرکین عرب فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے کیونکہ وہ خدائی کاموں پر مقرر ہیں اور کسی کو دکھائی نہیں دیتے چنانچہ وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں ان تمام کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ لَوۡلَا یُکَلِّمُنَا اللّٰہُ اَوۡ تَاۡتِیۡنَاۤ اٰیَۃٌ ؕ کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ مِّثۡلَ قَوۡلِہِمۡ ؕ تَشَابَہَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ ؕ قَدۡ بَیَّنَّا الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾

(پارہ ۱۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 118)

ترجمہ کنزالایمان: اور جاہل بولے اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا یا ہمیں کوئی نشانی ملے ان سے اگلوں (پہلوں) نے بھی ایسی ہی کہی ان کی سی بات ان کے اُن کے دل ایک سے (یکساں) ہیں بیشک ہم نے نشانیاں کھول دیں یقین والوں کے۔

بے ڈھنگا مطالبہ

یہ آیت کریمہ رفیع ابن خزیمہ کے متعلق نازل ہوئی جس نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ اللہ سے فرمادیں کہ وہ ہم سے کلام کر کے ہمیں بتائے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں چنانچہ اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۠ (پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 121)

ترجمہ کنزالایمان: جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہئے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی زیاں کار (خسارہ پانے والے) ہیں۔

تلاوتِ قرآن کا فیض

نبی کریم رؤف ورحیم کے ہجرت فرمانے سے قبل بعض صحابہ حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے اور وہاں کے بادشاہ نجاشی اور انکے ساتھیوں کو قرآن سنا کر انھیں دین اسلام کی طرف راغب کر لیا تھا جب نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو مہاجرین صحابہ بھی مدینہ منورہ آگئے کیونکہ انھیں اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم سے دور رہنا گوارہ نہ تھا ان کے ساتھ بتیس اہل حبشہ اور آٹھ شامی راہب بھی تھے یہ اہل حبشہ اور شامی اہل کتاب قرآن پاک سن سن کر اور اپنی کتابوں میں نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفات اپنی کتابوں میں پڑھ کر اسلام اور داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے دلدادہ ہو گئے تھے اور ایمان لا کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان وتفسیر نعیمی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًاؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّىؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (پارہ 1۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 125)

ترجمہ کنزالایمان: اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع (لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ) اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسماعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف کرنے والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع وسجود والوں کے لئے۔

مبارک پتھر

آیت کے اس جزو واتخذوا سے معلی تک کا شان نزول یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر مقام ابرھیم نامی پتھر دکھایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی جب یہ اتنا معظم پتھر ہے تو ہم اسے معلی کیوں نہ بنالیں کہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر کعبہ کو رخ کر کے نماز پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر مسلک وتفسیر احمدی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (پارہ1۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 131)

ترجمہ کنزالایمان: جبکہ اس سے اس کے رب نے فرمایا گردن رکھ (خود کو رب کے سپرد کر) عرض کی میں نے گردن رکھی (رب کے سپرد کیا) اس کے لئے جو رب ہے سارے جہان کا۔

ایمان کی دولت

یہود کے بہت بڑے عالم حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جب ایمان لے آئے تو انہوں نے اپنے دو بھتیجوں مہاجر اور سلمہ کو دعوت اسلام پیش کی اور ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے توریت میں نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر دی ہے جو اولاد اسمٰعیل میں سے ہونگے اور جن کا نام احمد ہوگا اور یہ بھی فرمایا کہ ان پر ایمان لانے والا ہدایت پائے گا اور جو ان پر ایمان نہ لائے گا ملعون ہوگا آپ رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کے ایک بھتیجے سلمہ تو ایمان لے آئے لیکن آپ کے دوسرے بھتیجے مہاجر نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان، تفسیر روح البیان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ (پارہ1۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 133)

ترجمہ کنزالایمان: بلکہ تم میں کے خود موجود (کیا تم اس وقت حاضر) تھے جب یعقوب کو موت آئی جبکہ اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد کس کی پوجا کرو گے بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء (باپ دادا) ابراہیم واسمٰعیل واسحاق کا ایک خدا اور ہم اس کے حضور گردن رکھے (حکم کے تابع) ہیں۔

دینِ یہودیت کی تردید

یہود کا کہنا تھا کہ یعقوب علیہ السلام اپنی وفات کے وقت اپنی اولاد کو یہ وصیت فرما گئے تھے کہ تم ہمیشہ دینِ یہودیت پر قائم رہنا چنانچہ ان کے اس بیان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن وتفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۳۵ (پارہ1۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 135)

ترجمہ کنزالایمان: اور کتابی بولے یہودی یا نصرانی ہو جاؤ راہ (ہدایت) پاؤ گے تم فرماؤ بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین لیتے (پیروی کرتے) ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرکوں سے نہ تھے۔

دینِ ابراہیمی کی تائید

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ یہود کے سردار مسلمانوں سے بولے کہ موسیٰ علیہ اسلام وہ نبی ہیں جو تمام انبیاء سے افضل ہیں اور ان پر نازل کی گئی کتاب توریت شریف تمام کتابوں سے افضل کتاب ہے اور دین یہودی تمام دینوں میں سچا دین ہے تم اس دین کو قبول کرلو ایسے ہی عیسائیوں نے بھی مسلمانوں کو عیسیٰ علیہ السلام کو افضل قرار دیتے ہوئے اور قرآن وتوریت کا انکار کرتے ہوئے اور عیسائیت کو سچا مذہب بتاتے ہوئے عیسائی مذہب قبول کرنے کی دعوت دی چنانچہ ان دونوں یہود ونصاریٰ کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (الخزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝۱۳۹ (پارہ2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 139)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی اور ہماری کرنی (ہمارے اعمال) ہمارے ساتھ اور تمہاری کرنی (تمہارے اعمال) تمہارے ساتھ اور ہم نرے اسی (خالص اللہ) کے ہیں۔

اسلام ہی حق ہے

یہود مسلمانوں سے کہتے تھے کہ ہماری ہی کتاب توریت سب سے پہلی کتاب ہمارا قبلہ، ہمارا دین قدیم اور سارے انبیاء علیہم السلام ہم بنی اسرئیل میں سے ہیں اگر محمد ﷺ نبی ہوتے تو یقیناً ہم میں سے ہوتے عرب کے مشرکین میں سے نہ ہوتے چنانچہ ان کی اس بات کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی)

دوسرا پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝

(پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 142)

ترجمہ کنزالایمان: اب کہیں گے بیوقوف لوگ، کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو، ان کے اس قبلہ سے، جس پر تھے تم فرما دو کہ پورب پچھم (مشرق ومغرب) سب اللہ ہی کا ہے، جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے۔

تحویل قبلہ کی تائید

یہود ومشرکین مکہ یا منافقین تبدیلی قبلہ پر سخت معترض تھے اور انھیں قبلہ کی تبدیلی سخت ناگوار گزری تھی چنانچہ انکے اعتراضات کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝

(پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 143)

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا (حق سے باطل کی طرف لوٹ جاتا) ہے۔ اور بیشک یہ بھاری (ناگوار) تھی مگر ان پر، جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت (برباد) کرے بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان۔

تحویل قبلہ سے قبل نماز کا حکم

تبدیلی قبلہ کے حکم سے قبل جب بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جاتی تھی اس زمانے میں جن صحابہ کرام نے وصال فرمایا تو ان کے رشتہ داروں نے تحویل قبلہ کے بعد ان کی بیت المقدس کی طرف پڑھی گئی نماز کا حکم دریافت کیا تو اس پر اس آیت کا یہ حصہ وما کان اللہ نازل فرمایا گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

(پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 144)

ترجمہ کنزالایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا (چہرہ اٹھانا) تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کوتکوں (اعمال) سے بے خبر نہیں۔

خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ مسلمانوں کا قبلہ کعبہ معظمہ ہو چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی امید پر بار بار نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے کہ کوئی حکم نازل ہو چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے مطابق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تحویل قبلہ کا حکم ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز ہی کعبہ کی طرف رخ انور فرمالیا صحابہ رضی اللہ عنہ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے کعبہ معظمہ کی طرف رخ کر لیا ایک روایت یوں بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ کعبہ معظمہ کو ہمارا قبلہ بنا دیا جائے جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی میں تو رب کے احکام پر مامور ہوں البتہ آپ رب کے بندہ محبوب ہیں آپ دعا فرمایئے اور آپ کی رضا چاہتا ہے یہ کہہ کر جبرئیل علیہ السلام آسمان پر تشریف لے گئے چنانچہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم منتظر نگاہوں سے آسمان کی طرف نگاہ فرمایا کرتے تھے تب یہ آیت

کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان تفسیر روح البیان تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝

(پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 154)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

شہدا زندہ ہیں

جنگ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی جبکہ کفار کا لشکر ۱۰۰۰ کے قریب تھا مسلمان بے سروسامان جبکہ کفار ہر طرح سے اسلحے سے لیس کثیر ساز وسامان کے ساتھ میدان جنگ میں موجود تھے مگر پھر بھی مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور کفار کو ذلت آمیز شکست کا منہ دیکھنا پڑا اس جنگ میں ۱۴ مسلمان شہید ہوئے اس جنگ کے بعد مسلمان اپنے شہید ساتھیوں کے متعلق کہتے تھے کہ ہمارے فلاں فلاں ساتھی اس جنگ میں مارے گئے جبکہ منافقین یہ کہتے پھرتے تھے کہ ان مسلمانوں کی دیوانگی اور کم عقلی تو دیکھو کہ بے سروسامانی کی حالت میں اتنی بڑی جماعت سے ٹکرا جاتے ہیں اور صرف اپنے نبی کی خوشنودی کیلئے اپنی قیمتی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝

(پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 158)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے (ان کے درمیان طواف) کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف (اپنی خوشی) سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔

اللہ عزوجل کی نشانی

پچھلے زمانے میں اساف نامی ایک شخص اور نائلہ نامی ایک عورت نے کعبہ معظمہ میں ایک دوسرے کو بد نیتی سے چھوا تو قہر خداوندی ان پر نازل ہوا اور دونوں کو پتھر کا کر دیا گیا اور بطور عبرت اساف کو کوہ صفا پر اور نائلہ کو کوہ مروہ پر رکھ دیا گیا تاکہ لوگ انہیں دیکھ کر عبرت حاصل کریں اور اس مقدس مقام پر گناہ سے باز رہیں کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جاہلیت کا دور آیا تو لوگوں نے ان کی پرستش شروع کر دی وہ جب بھی صفا و مروہ کے درمیان دوڑتے تو بطور تعظیم و ادب انہیں بھی چھو لیتے مسلمانوں کو صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا ناگوار ہوا کیونکہ اس میں بت پرستوں اور انکی بت پرستی کی مشابہت محسوس ہوتی تھی چنانچہ ان کی تسلی کیلئے یہ کریمہ نازل ہوئی بعض مفسرین کے قول کے مطابق یہود و نصاریٰ مسلمانوں پر اعتراض کیا کرتے تھے کہ ایک طرف تم توحید کا دعویٰ کرتے ہو اور دوسری طرف بت پرستی کرتے ہو تو ان کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر تفسیر خزائن العرفان تفسیر عزیزی و تفسیر نعیمی وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَیَّنُوْا فَاُولٰٓىٕكَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۰﴾ (پارہ2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 160)

ترجمہ کنزالایمان: مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں (اپنے اعمال درست کریں) اور ظاہر کریں تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان۔

علماء یہود کی خیانت

حضرت معاذ بن جبل اور اسعد بن معاذ اور خارجہ ابن زید نے علماء یہود سے کچھ توریت کے بعض احکامات دریافت کئے جس پر انہوں نے وہ احکامات چھپائے اور نہ بتائے ایک اور روایت کے مطابق ایک انصاری ثعلبہ ابن عنمہ نے اپنے ایک یہودی دوست سے نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات و علامات سے متعلق دریافت کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر تمہاری کتابوں میں موجود ہے تو اس نے صاف انکار کر دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر درمنثور)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ (پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 163)

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔

اللہ ایک ہے

ایک مرتبہ کفار نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کرنے لگے کہ آپ اپنے رب کی ذات و صفات کا ذکر کریں تا کہ ہم آپ کے رب اور اپنے معبودوں میں فرق کر سکیں چنانچہ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں رب تعالیٰ کی ذات وعام صفات کا تذکرہ فرمایا گیا یہ آیت کریمہ ذات وصفات کے بیان میں اول درجے کی ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ (پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 164)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات ودن کا بدلتے آنا (رات دن کا بدلنا) اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا (ہرا بھرا کر دیا) اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان وزمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے (اس کے حکم سے کام پر لگے ہیں) ان سب میں عقلمندوں کے لئے ضرور نشانیاں ہیں۔

تمام عالم کا ایک ہی رب عزوجل

مشرکین نے جب توحید و وحدانیت سے متعلق آیت سنی تو از راہ تعجب بولے کہ اتنی بڑی دنیا کے لئے صرف ایک ہی رب کیسے کافی ہو سکتا ہے آپ ہمیں کوئی قوی دلیل دیجئے تو ان کے اس اعتراض کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسرے قول کے مطابق قریش نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ آپ اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ کوہ صفا کو سونے کا بنادے تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے چنانچہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو رب نے فرمایا ہم آپ کی دعا پوری کردینگے مگر اس کے باوجود اگر یہ لوگ ایمان نہ لائے اور کفر پر ہی قائم رہے تو پھر ان پر ایسا عذاب نازل فرمائیں گے جو کسی کو نہ دیا ہوگا تو نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مولیٰ کریم میں ایسی نشانی نہیں چاہتا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی و تفسیر در منثور)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۡ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 168-169)

ترجمہ کنزالایمان: اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو (پیچھے نہ چلو)، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، وہ تو تمہیں حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں۔

من مانی حرمت

عرب کے مشرکین کا یہ دستور تھا کہ کچھ جانور اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیا کرتے تھے اور ان کی سواری اور گوشت وغیرہ یا ان سے کوئی بھی فائدہ لینے کو اپنے اوپر حرام جانتے تھے چنانچہ ان کے اس فعل کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض روایات میں آیا ہے کہ عبداللہ بن سلام اور ان کے دیگر ساتھی ایمان لے آنے کے باوجود دور جاہلیت کی مانند اونٹ کا گوشت اپنے اوپر حرام جانتے تھے کیونکہ اسلام سے قبل ان کے دین یہودیت میں اونٹ کا گوشت حرام تھا چنانچہ انکے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض روایات کے مطابق بنو ثقیف اور بنی عامر اور خزاعہ کے کچھ لوگوں نے کھجور پنیر اور دیگر لذیذ چیزیں اپنے اوپر حرام کرلی تھیں وہ یہ سمجھتے تھے کہ ترک دنیا یعنی دنیا کی نعمتوں سے خود کو محروم رکھنے پر اجر و ثواب عطا کیا جاتا ہے چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی و تفسیر کبیر)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ
لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ (۱۷۰) وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ
لَا یَعْقِلُوْنَ (۱۷۱) (پارہ2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 171)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان سے کہا جائے اللہ کے اتارے پر چلو تو کہیں بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں نہ ہدایت اور کافروں کی کہاوت (مثال) اس کی سی ہے جو پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ و پکار کے سوا کچھ نہ سنے بہرے، گونگے، اندھے تو انہیں سمجھ نہیں۔

ضد اور ہٹ دھرمی

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو دعوت اسلام پیش کی اور انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا تو وہ بولے کہ ہم تو اپنے باپ داداؤں کے دین کو نہ چھوڑیں گے اور اس پر قائم رہیں گے کیونکہ ہمارے باپ دادا ہم سے زیادہ دانا اور واقف تھے چنانچہ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر درمنثور و تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ یَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًاۙ اُولٰٓىٕكَ مَا
یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ ۖۚ
وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (۱۷۴) (پارہ2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 174)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی اتاری کتاب اور اس کے بدلے ذلیل (حقیر، بہت تھوڑی سی) قیمت لے لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

علماء یہود کے دو چہرے

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل علماء یہود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات وصفات وعلامات لوگوں کو بتایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا وہ ہم میں سے ہونگے چنانچہ لوگ ان کی بہت عزت کیا کرتے انھیں نذرانے اور تحفے دیا کرتے تھے ان کی خدمت کیا کرتے تھے علماء یہود کی یہ قدر ومنزلت اس لیے تھی کہ لوگ انھیں بزرگ جانتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انہی میں سے ہونگے الغرض علماء یہود لوگوں سے خوب مال ودولت تحائف ونذرانے وصول کیا کرتے تھے مگر جب نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرئیل کے بجائے بنی اسمٰعیل میں تشریف لائے تو انہیں اپنی آمدنی بند ہوجانے اور تحائف اور نذرانے رک جانے اور اپنی قدر ومنزلت لوگوں کی نگاہ میں کم ہوجانے کا خدشہ لاحق ہوا چنانچہ انہوں نے توریت میں موجود نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات وعلامات اور حلیہ مبارک مین تبدیلی کردی اور کہا کہ وہ نبی آخرالزماں نہیں جس کا زکر توریت میں ہے وہ تو ابھی آئیں گے اور ہماری قوم میں سے ہی ہونگے یہ اس سبب سے کہا کہ لوگ آخری نبی آنے کے منتظر رہیں اور انھیں تحائف ونزرانے دیتے رہیں چنانچہ ان کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر درمنثور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَ السَّآىٕلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ

(پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 177)

ترجمہ کنزالایمان: کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصلی نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے (قیدیوں، مقروضوں، غلاموں کو آزادی دلانے) میں۔

یہود ونصاریٰ کا باطل گمان

یہود کے نزدیک بیت المقدس کا مشرقی حصہ قبلہ مقرر تھا جبکہ نصاریٰ نے بیت المقدس کے مغربی حصے کو

اپنا قبلہ بنا رکھا تھا اور ان دونوں کا یہ گمان تھا کہ ہمارا قبلہ درست ہے چنانچہ اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ لینا درست ہے لہٰذا ان دونوں فریق کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ فَاتِّبَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 178)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوں تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی۔ تو بھلائی (نرمی و مہربانی) سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا، یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

قصاص کا حکم

اس آیت کریمہ کے شانِ نزول کے متعلق چند روایات ہیں:

مدینہ منورہ کے دو قبیلے اوس اور خزرج تھے ان میں سے ایک قبیلہ اپنے مال و دولت عزت اور انفرادی قوت کے لحاظ سے دوسرے سے زیادہ تھا چنانچہ اس نے قسم کھائی کہ ہم اپنے غلام کے قتل کے بدلے دوسرے قبیلے کے آزاد کو اور عورت کے بدلے مرد کو اور اپنے ایک مرد کے بدلے دوسرے قبیلے کے دو کو قتل کریں گے اسلام سے قبل بڑے لوگ غریبوں اور چھوٹے لوگوں پر یونہی ظلم کیا کرتے تھے چنانچہ یہ معاملہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا تو یہ آیت کریمہ نازل کی گئی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ دین موسوی میں قتل کا بدلہ قتل ہی تھا نہ ہی قصاص کے احکامات تھے نہ ہی مقتول کے لواحقین معاف کرنے کا حق رکھتے تھے جبکہ دین عیسوی میں معاف کر دینے کا حق تو تھا مگر قصاص کا حکم نہ تھا جب کہ کفار عرب کبھی تو خون کے بدلے خون کرتے اور کبھی خون کے بدلے مال لیتے مگر دونوں میں زیادتی کرتے تھے کہ بڑے آدمی کے قتل کے عوض کئی قتل کئے جاتے یا حق سے زیادہ مال وصول کیا جاتا جبکہ غریب

کے قتل بدلہ نہایت معمولی ہوتا چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت کے مطابق یہ آیت حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقعہ پر آئی۔

(تفسیر خزائن العرفان، تفسیر کبیر، تفسیر منثور)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۚ ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۞ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 180)

ترجمہ کنزالایمان: تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور (شریعت کے مطابق) یہ واجب ہے پرہیز گاروں پر۔

وراثت کا حکم

اسلام سے قبل کفار کا یہ حال تھا کہ وہ نام ونمود کی بہت چاہ رکھتے تھے اپنے جینے مرنے میں نام ونمود کا لحاظ رکھتے تھے یہاں تک مرتے وقت بھی اپنی تمام جائداد و مال وغیرہ کسی ادارے وغیرہ کے نام کر جاتے کہ میرے بعد یہ مال فلاں ادارے کو ملے تا کہ میرا نام میری دریا دلی میری سخاوت لوگ یاد رکھیں اور رشتہ داروں کو مال دینے سے کتراتے تھے کہ مال اندر ہی اندر تقسیم ہو جائے گا اور میرا نام بھی نہ ہو سکے گا چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۞

(پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 186)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں (اپنی رحمت سے) دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہئے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ (ہدایت) پائیں۔

دعائیں قبول کرنے والا

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے بارے میں چند روایات ہیں:

صحابہ کرام علیہم الرضوان ایک مرتبہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عشق الٰہی سے مغلوب ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمارا رب کہاں ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی دوسری روایت کے مطابق ایک اعرابی حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمارا رب قریب ہے کہ ہم اس سے مناجات کریں یا دور ہے کہ ہم اسے پکاریں تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک غزوہ میں صحابہ کرام بلند آواز سے نعرہ تکبیر لگاتے تھے تو حضور پر نور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ سمیع وقریب کو پکارتے ہو تو آپ ﷺ کی تصدیق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خیال رہے کہ حضور پر نور ﷺ کا منشا یہ تھا کہ ہم چپکے سے دشمن پر جا پڑیں اور وہ گھبرا کر ہتھیار ڈال دیں اور بغیر خون خرابہ کے فتح حاصل ہو جائے مگر جب صحابہ کرام نے جب بلند آواز سے نعرے لگائے تو آپ ﷺ نے اپنی منشا کے سبب منع فرمایا ورنہ ذکر بالجہر ممنوع نہیں یہ ممانعت موقع کے لحاظ سے تھی)۔

ایک اور قول کے مطابق صحابہ کرام نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کی کہ ہم رب عزوجل سے کس وقت دعا کیا کریں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، تفسیر درمنثور، تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ (پارہ2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 187)

ترجمہ کنزالایمان: روزہ کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس (صحبت کے لیے) جانا تمہارے لئے حلال ہوا وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس، اللہ نے جانا (ازل میں) کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے (اللہ سے بدعہدی کرکے) تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو۔

امت پر آسانی

اگلی شریعتوں میں افطار کے بعد سے عشاء تک کھانا پینا اور عورتوں سے جماع کرنا حلال تھا مگر بعد نماز عشاء یہ تمام باتیں حرام ہو جاتی تھیں یہاں تک کہ شروع اسلام میں بھی یہی حکم رہا اسی دوران ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام بعد نماز عشاء اپنی بیویوں سے جماع کر بیٹھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب غسل کیا تو رونے لگے اور اپنے کو ملامت کرنے لگے پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں اپنے خطا کار نفس کی ملامت کرتا ہوں میں نے عشاء کے بعد اپنی بیوی سے جماع کرلیا ہے حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر تمہارا یہ کام نہ تھا اس پر کچھ حضرات صحابہ بھی کھڑے ہو کر معذرت خواہ ہوئے کہ ہم سے بھی یہ خطا ہوئی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر و تفسیر در منثور وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ (پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 187)

ترجمہ کنزالایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا (صبح کی سفیدی) سیاہی کے ڈورے (رات کی سیاہی) سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ (صحبت نہ کرو) جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔

سفیدی اور سیاہی کا ڈورا

اسلام کے شروع میں رمضان کی راتوں میں سونے سے پہلے پہلے کھانے پینے کی اجازت تھی مگر سونے کے بعد یا عشاء کے بعد کھانا پینا وغیرہ سب حرام ہو جاتا تھا چنانچہ ایک صحابی صرمہ ابن قیس رضی اللہ عنہ جو سخت محنتی آدمی تھے اور دن بھر محنت کرتے تھے ایک مرتبہ ماہ رمضان میں روزہ کی حالت میں دن بھر محنت مشقت

کر کے شام کو گھر آئے اور افطار کے لیے کھانا مانگا زوجہ محترمہ کھانا پکانے میں مصروف ہو گئیں یہ لیٹ گئے اور انہیں تھکن کے سبب نیند آ گئی جب زوجہ محترمہ کھانا تیار کر کے آئیں تو دیکھا کہ آپ سو رہے ہیں آپ نے نیند سے بیدار کیا تو انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ اب کھانا شرعی لحاظ سے حرام ہو چکا تھا چنانچہ انہوں نے اسی حالت میں دوسرا روزہ بھی رکھ لیا جس کے سبب کمزوری بہت بڑھ گئی اور دوپہر کو غش آ گیا چنانچہ ان کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفید اور کالے ڈورے دنیادی دھاگے سمجھا لہٰذا میں نے سیاہ و سفید دھاگے اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر انہیں دیکھتا جب صبح خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ واقع سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تب تو تمھارا تکیہ بڑا فراخ ہے یعنی وہ ڈورے جو یہاں مراد ہیں تمھارے تکیے کے نیچے نہیں آ سکتے سفید دھاگے سے دن کی سفیدی اور سیاہ دھاگے سے رات کی سیاہی مراد ہے چنانچہ لفظ من الفجر نازل ہوا۔ اس اجازت کے مل جانے کے بعد صحابہ کرام حالت اعتکاف میں بھی عورتوں سے صحبت کر لیا کرتے تھے کہ رات ہونے پر گھر چلے جایا کرتے بعد صحبت غسل کر کے مسجد میں آ جایا کرتے تھے چنانچہ اعتکاف کے متعلق احکام نازل ہوئے۔

الغرض اس آیت کے مختلف جزو کے مختلف شان نزول روایات کئے گئے ہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان تفسیر کبیر تفسیر روح البیان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَآ إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٨﴾ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 188)

ترجمہ کنزالایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھا لو جان بوجھ کر۔

مالِ ناحق نہ کھاؤ

حضرت عبدان حضرمی اور حضرت امراء القیس کندی میں زمین کا کچھ تنازعہ تھا انہوں نے یہ مقدمہ بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا جس میں حضرت عبدان مدعی تھے اور حضرت امراء القیس مدعا علیہ چونکہ حضرت عبدان کے پاس کوئی گواہ نہ تھا لہٰذا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امراء القیس کو قسم کا حکم ارشاد فرمایا اور کچھ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ وَ لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی ۚ وَ اْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ (پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 189)

ترجمہ کنزالایمان: تم سے نئے چاند (شروع چاند) کو پوچھتے ہیں تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت (پچھلی دیوار) توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیز گاری ہے، اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح (کامیابی) پاؤ۔

دلکش جواب

اس آیت کے دو حصے ہیں جس کے شان نزول ہیں ایک شان نزول یسئلونك سے والحج تک کا ہے اور دوسرا شان نزول لیس البر سے تفلحون تک کا ہے۔

پہلے حصے کا شان نزول یہ ہے کہ ایک بار حضرت معاذ بن جبل اور ثعلبہ ابن غنم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاند کا کیا حال ہے کہ ایک جیسا نہیں رہتا شروع تاریخوں میں باریک ہوتا ہے پھر بڑھنا شروع ہوتا ہے۔اور بڑھتے بڑھتے پورا مکمل ہو جاتا ہے پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے اور گھٹتے گھٹتے پہلے کی طرح باریک ہو جاتا ہے۔چنانچہ ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

دوسرے جزو کا شان نزول یہ بیان کیا گیا کہ دور جاہلیت میں حج کا احرام باندھ کر لوگ اپنے گھر دروازے سے داخل نہ ہوتے تھے بلکہ خیموں کے پیچھے اور مکانوں کے چھت توڑ کر گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے تھے البتہ بنی قریش و بنی خزاعہ اور بنی عامر و بنی ثقیف کے لوگ دروازے سے ہی آنا جانا رکھتے۔مگر ان کے علاوہ اگر کوئی اور دروازہ سے آمد و رفت رکھتا تو یہ اسے فاجر و گناہ گار کہتے تھے۔ایک مرتبہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت رفاعہ انصاری حالت احرام میں دروازے سے نکلے تو لوگ حضرت رفاعہ کو فاجر کہنے لگے تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم دروازے سے کیوں نکلے تم تو بنی قریش سے نہیں ہو تو انہوں نے عرض کیا کہ میں بھی قریش ہی سے ہوں کیونکہ آپ کے دین پر ہوں اور آپکا غلام ہوں اور غلام کا شمار مولیٰ کے ساتھ

ہے چنانچہ ان کے اس دلکش جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر درمنثور، تفسیر خزائن العرفان، وتفسیر احمدی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ ۚۖۛ وَ اَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۹۵﴾ (پارہ2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 195)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں، ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔

اپنے ہاتھوں ہلاکت

اس آیت کریمہ کے شان نزول میں دو روایات ہیں:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پے در پے فتوحات اسلامیہ کے سبب جب اسلام خوب پھیلا تو ہم نے باہم یہ طے کیا کہ اب تک تو ہم دین اسلام کی ترویج واشاعت میں لگے رہے اور اپنے گھر بار کاروبار سے بے توجہی برتتے رہے لیکن اب جبکہ دین اسلام کی خوب ترویج واشاعت ہو چکی تو اب ہمیں چاہیے کہ گھر بار کاروبار کی فکر کریں اور اپنی باقی ماندہ زندگی بال بچوں میں گزاریں چنانچہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

جب مسلمان عمرہ قضا کی غرض سے مکہ شریف روانہ ہوئے تو مفلس ونادار صحابہ کی ایک جماعت خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس فریضہ کی ادیگی کے لئے مال وتوشہ نہیں رکھتے پھر کیونکر یہ فریضہ ادا کریں چنانچہ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح البیان، تفسیر کبیر تفسیر احمدی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اَتِمُّوا الۡحَجَّ وَ الۡعُمۡرَۃَ لِلّٰہِ ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡہَدۡیِ ۚ وَ لَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَکُمۡ حَتّٰی یَبۡلُغَ الۡہَدۡیُ مَحِلَّہٗ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ بِہٖۤ اَذًی مِّنۡ رَّاۡسِہٖ فَفِدۡیَۃٌ مِّنۡ صِیَامٍ اَوۡ صَدَقَۃٍ اَوۡ نُسُکٍ ۚ

(پارہ2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 196)

ترجمہ کنزالایمان: اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو پھر اگر تم روکے جاؤ (دشمن یا بیماری کے سبب) تو قربانی بھیجو جو (آسانی سے) میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے (قربانی کی جگہ ذبح کے بعد) پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے (جو سر منڈائے دور نہ ہو) تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی۔

احرام کے احکام

یعلیٰ ابن امیہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام جعرانہ میں رونق افروز تھے تو ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس حالت میں حاضر خدمت ہوا کہ جبہ پہنے اور خوشبو لگائے ہوئے تھا حالانکہ یہ محرم تھا مگر لاعلمی میں سلا ہوا کپڑا اور جو خوشبو استعمال کئے ہوئے تھا وہ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کس طرح عمرہ ادا کروں اس کے دریافت کرتے ہی یہ آیت نازل ہوئی۔

یعلیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے کافی عرصہ سے خواہش تھی کہ وحی کو نازل ہوتے دیکھوں چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ وحی کا نزول دیکھنا چاہتے ہو تو آؤ میں تمہیں دکھاؤں یہ فرما کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور سے چادر مبارک اٹھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خراٹے لے رہے ہیں اور منہ مبارک میں کچھ جھاگ سے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حالت ختم ہوئی اور وحی کا نزول ہو چکا تو ارشاد فرمایا کہ سائل کہاں ہے سائل حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا اپنا جبہ اتار دے اور خوشبو کو دھو ڈال یعنی بغیر خوشبو بغیر سلے ہوئے کپڑے پہن لے اور جو حج میں کرتا ہے وہ عمرہ میں کر۔ (تفسیر درمنثور)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾

(پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 197)

ترجمہ کنزالایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری (بھیک مانگنے اور لوٹ مار سے بچنا) ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔

پرہیزگاری کا توشہ

بعض یمنی لوگوں کا یہ حال تھا کہ وہ بغیر کسی سامان واسباب کے حج کے لیے نکل پڑتے اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر توکل کرنے والے ہیں اور اس کے مہمان ہیں کیا وہ ہمیں نہ کھلائے گا پھر یہ لوگ مکہ مکرمہ پہنچ کر اپنی

ضروریات پوری کرنے کیلئے لوگوں سے سوال کرنا شروع کردیتے بلکہ بعض اوقات تو مانگنے پر نہ ملنے کی وجہ سے لوٹ مار خیانت بھی کرلیتے چنانچہ ان کے لیے یہ آیت کریمہ کا یہ حصہ نازل ہوا۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 198)

ترجمہ کنزالایمان: تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو، تو جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو مشعر حرام (مزدلفہ میں ایک پہاڑ) کے پاس اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بیشک اس سے پہلے تم بہکے ہوئے تھے۔

ایام حج میں تجارت

اس کے شان نزول میں چند روایات ہیں:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگ ایسے تھے کہ جو حج کے زمانے میں تجارت سے بچتے تھے یہاں تک کہ عبدالضحیٰ چاند دیکھتے ہی بازاروں کا رخ بھی نہ کرتے تھے اور حج میں تجارت کرنے والے حاجی کو کہا کرتے تھے کہ یہ حاجی نہیں داجی ہے یعنی کمائی کرنے والا بلکہ بعض لوگوں کا تو یہ حال تھا کہ وہ حج کہ زمانے میں یہ سوچ کر مہمانوازی کمزوروں کی مدد اور لوگوں کی حاجت روائی وغیرہ سے رکے رہتے کہ یہ صرف حج کا زمانہ ہے اس میں کوئی اور کام نہ کرنا چاہیے چنانچہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے تحت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ یہ لوگ کرایہ پر اونٹ چلانے کا کام کرتے ہیں بعض لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ تمھارا حج ہی نہیں ہوتا تو کیا واقعی ایسا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت عالی میں ایک ایسا ہی سوال پیش کیا گیا تھا جس پر یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ زمانہ حج میں تجارت مزدوری اور کرایہ کا کاروبار جائز ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ عرب کے بڑے بڑے بازاروں میں زمانہ حج میں کاروبار کیا جاتا تھا اور اسی پر گزر اوقات تھی پھر اسلام کی تشریف آوری کے بعد لوگ اپنے جزیہ تقوی کے سبب حج میں تجارت و کاروبار کو

گناہ سمجھنے لگے اور اس بارے میں بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں دریافت کیا تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
(تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی و بخاری وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝

(پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 200)

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

بری رسم کا خاتمہ

اہل عرب کا یہ دستور تھا کہ جب وہ حج سے فارغ ہو جاتے تو ایک جلسہ منعقد کرتے جس میں نظم و نثر کی صورت میں اپنے باپ داداؤں کے فضائل و مناقب اور اپنی بھی خوبیاں اور اوصاف بیان کرتے چنانچہ اس کیلئے کافی پہلے سے غزلیں قصیدے لکھ کر تیار کرتے تھے ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ وہ دوسرے سے بڑھ چڑھ کر نہ صرف اپنے باپ دادوں کے فضائل اور قصیدے بیان کرے بلکہ اپنے علمی جوہر اور کمالات سے بھی دوسروں کو پست کر دے جیسے کہ امراء القیس کے قصیدے چنانچہ اس بری رسم کے خاتمے کیلئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر درمنثور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 203)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے (تھوڑے) دنوں میں جو تو جلدی کر کے دو دن میں (رمی کر کے مکہ معظمہ) چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے (تیسرے

دن تیرہویں ذی الحجہ کو بھی ٹھہر جائے) تو اس پر گناہ نہیں پرہیزگار (گناہ سے بچنے والے) کے لئے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا (اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا) ہے۔

خیالِ باطل

بعض مفسرین تحریر فرماتے ہیں کہ بعض اہل عرب ایسے تھے جو سمجھتے تھے کہ منیٰ میں تین دن ٹھہرنا ضروری ہے لہٰذا جب کوئی بارہویں ذی الحجہ کو لوٹ آتا تو اسے گناہ گار جانتے تھے جبکہ بعض کا خیال اس کے برعکس تھا ان کا کہنا تھا کہ بارہویں ذی الحجہ کو لوٹ آنا ضروری ہے اگر کوئی تیرہویں تک وہاں ٹھہرا رہا تو گناہ گار ہو گا چنانچہ ان دونوں کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان وتفسیر احمدی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 206-204)

ترجمہ کنز الایمان: اور بعض آدمی وہ ہیں کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے اور اپنے دل کی بات پر اللہ کو لائے (گواہ بنائے) اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو (سخت دشمن) ہے، اور جب پیٹھ پھیرے تو (کوشش کرتا ہے کہ) زمین میں فساد ڈالتا پھرے اور کھیتی اور جانیں (نسل) تباہ کرے اور اللہ فساد سے راضی نہیں اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو اسے اور ضد چڑھے گناہ کی (ضد میں اور گناہ کرے) ایسے کو دوزخ کافی ہے اور وہ ضرور بہت برا بچھونا (ٹھکانہ) ہے۔

جھوٹے دعوے

یہ تینوں آیت اخنس ابن شریف منافق کے حق میں نازل ہوئیں یہ بہت تیز زبان شاطر و چالاک ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی باتوں میں فصاحت و بلاغت بھی رکھتا تھا اور بارگاہِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے اسلام محبت کے بلند و بانگ دعوے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھرتا تھا اور قسمیں کھا کھا کر اپنی سچائی کا یقین دلاتا تھا مگر درحقیقت اسلام کا پکا مخالف اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن تھا اور درپردہ مسلمانوں کے خلاف سازشوں

اور فتنہ وفساد میں مشغول رہتا تھا اس نے کئی مرتبہ مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ان کے جانور ہلاک کرڈالے اور ان کے کھیتوں کو آگ لگادی جب بعض مسلمانوں نے اس کو عار دلائی کہ اللہ سے ڈرو اور فتنہ وفساد سے باز آجاتو بجائے ماننے کے شرمندہ ہونے کے وہ اور بھی ضد اور ہٹ دھرمی پر آمادہ ہوگیا چنانچہ اس کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔(تفسیر خزائن العرفان، تفسیر کبیر، تفسیر روح البیان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 207)

ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا (دیتا) ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

استقامت کے پہاڑ

اس کے شان نزول کی کافی روایات ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت صہیب ابن سنان اور حضرت عمار بن یاسر اور ان کی والدہ سمیہ اور حضرت بلال اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ ہجرت کی غرض سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے ابھی راستے میں ہی تھے کہ مشرکین مکہ نے انہیں آلیا حضرت خباب رضی اللہ عنہ تو موقع پاکر وہاں سے بچ نکلے مگر حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو ان مشرکوں نے بے دردی سے شہید کردیا اور حضرت سمیہ رضی اللہ عنہ کے دونوں پاؤں دو اونٹوں کے پیروں سے باندھ کر ان اونٹوں کو مختلف سمتوں میں ہانک دیا اور یوں انہیں نہایت بے دردی سے شہید کردیا گیا جبکہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ جو کہ سو برس کے ضعیف العمر شخص تھے مگر بڑے ماہر تیر انداز تھے انہوں نے اپنا تیر وکمان نکالا اور فرمایا کہ اے قریش مکہ جب تک کہ میرے پاس ایک تیر بھی موجود ہے تم میرے قریب بھی نہیں آسکتے میں ایک ایک تیر سے تمہارے کئی کئی آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتاردوں گا جب تیر ختم ہوجائیں گے تو تلوار لے کر تمہاری پوری جماعت کا صفایا کردونگا میں بوڑھا آدمی ہوں اگر چلا جاؤں تو تمہیں کچھ نقصان نہ ہوگا اور میرے رہنے سے تمہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا ہاں البتہ اگر تم مجھے چھوڑ دو اور مدینہ منورہ جانے دو تو میں تمہیں اپنے مدفون مال کا پتہ بتادونگا جو بہت زیادہ ہے تم وہ سب لے لو اور مجھے جانے دو چنانچہ مشرکین مکہ اس بات پر راضی ہوگئے لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے مدفون مال کا پتہ

انھیں بتا دیا اور مدینہ منورہ آ گئے جب آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ پہنچے تو سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اے صہیب تم نے تو بڑے فائدے کا کاروبار کیا صہیب رضی اللہ عنہ نے حیرت سے پوچھا کون سا کاروبار تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا تم وہاں کفار کو اپنا مال دے کر اپنی جان بچائی اور یہاں تمھاری اس تجارت کی تعریف میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی معلوم ہوا کہ یہ آیت کریمہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی تعریف میں نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق جس رات نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کا ارادہ فرمایا تو اپنے بستر مبارک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لٹایا اور خود ہجرت کے لیے روانہ ہو گے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جذبہ جانثاری کی تعریف میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک اور روایت کے مطابق جب کفار مکہ نے جب حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تو ان کی لاش کو سولی پر سے اتارنے کے لئے حضرت زبیر ابن عوام اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا یہ دونوں حضرات اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر روانہ ہو گے اور وہاں پہنچ کر لاش اتارنے میں کامیاب ہو گئے چنانچہ ان دونوں حضرات کی تعریف میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، تفسیر روح البیان، تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 209)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو (اس کے سارے احکام مان لو) اور شیطان کے قدموں پر (پیچھے) نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، اور اگر اس کے بعد بھی بچ لو (پھسلو سیدھے راستے سے) کہ تمہارے پاس روشن حکم آچکے، تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

صرف اسلام کا راستہ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور ان کے بعض رفقاء اسلام قبول کرنے کے بعد بھی شریعت موسوی

کے بعض احکام پر عمل پیرا رہے یعنی ہفتہ کے دن کی تعظیم کرتے اس دن شکار نہ کرتے اونٹ کے دودھ اور گوشت کے استعمال سے بچتے کیونکہ ان کا یہ خیال تھا کہ دین اسلام میں یہ چیزیں محض جائز ہیں مگر ان پر عمل ضروری نہیں جبکہ توریت میں ان چیزوں کی سختی سے مخالفت آئی ہے لہٰذا اگر ہم ان چیزوں سے باز رہیں تو اس میں اسلام کی مخالفت بھی نہ ہوگی اور دین موسوی پر عمل بھی ہو جائے گا چنانچہ انھیں اس عمل سے روکنے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض کے مطابق منافقین کو دورنگی یا دہرے عمل سے روکنے کے لیے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بعض کا کہنا ہے کہ یہ آیت کریمہ یہود کو دعوت اسلام دینے کے لیے نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان تفسیر کبیر)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۲۱۲

(پارہ2۔سورۃ لبقرہ آیت نمبر 212)

ترجمہ کنزالایمان: کافروں کی نگاہ میں دنیا کی زندگی آراستہ کی (خوشنما کر کے دکھائی) گئی اور مسلمانوں سے ہنستے (مذاق کرتے) ہیں اور ڈر والے ان سے اوپر (بلند وحادی) ہوں گے قیامت کے دن اور خدا جسے چاہے بے گنتی (بے شمار) دے۔

ڈر والوں کا مرتبہ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو جہل اور دیگر سرداران قریش غریب مسمانوں جیسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ وحضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ وغیرہ کا مذاق اڑایا کرتے تھے کہ اگر خدا ان سے خوش اور ہم سے ناراض ہوتا تو انھیں غریب و نادار اور ہمیں امیر کیوں رکھتا چنانچہ ک پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک دوسری روایت کے مطابق جب امیر مسلمان مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں پہنچ کر غربت و ناداری میں مبتلا ہو گئے کیونکہ اپنا سارا مال واسباب وجہ نداد مکہ مکرمہ میں ہی چھوڑ آئے تھے چنانچہ رؤسا یہود ان کا تمسخر اڑاتے اور انھیں بے وقوف و بے عقل کہتے کہ ان کو دیکھو کیسے بے وقوف ہیں کہ صرف دین کی خاطر مال و دولت پر ٹھوکر مار کر غربت کو گلے لگا لیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت مقاتل نے فرمایا کہ عبداللہ بن ابی منافق اور اسکے ساتھی غریب مسمانوں کا ان

کی غربت کے سبب مذاق اڑاتے اور انہیں بے عقل کہتے جبکہ خود کو عقلمند سمجھتے چنانچہ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، وتفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ (پارہ2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 214)

ترجمہ کنزالایمان: کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد (حالت) نہ آئی پہنچی انہیں سختی اور شدت (بیرونی واندرونی تکلیف) اور ہلا ہلا (جھنجوڑ) ڈالے گئے یہاں تک کہ (بے قرار ہوکر) کہہ اٹھا رسول اور اس کے ساتھ ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے۔

مسلمانوں کی تسکین خاطر

غزوہ احزاب کے موقعہ پر مسلمان سخت مصیبت اور پریشانی کا شکار تھے ایک طرف شدید سردی اور بھوک کی شدت اور بے سروسامانی دوسری طرف سخت ترین دشمن کا سامنا جو سامان حرب سے لیس تھے پھر مسلمانوں کا اس حالت میں خالی پیٹ پر پتھر باندھ کر خندق کی کھدائی کا مرحلہ یہ تمام صورت ایسی تھی کہ امکان تھا کہ مسلمان ہمت ہار جائیں تو اس موقعہ پر مسلمانوں کی ڈھارس بندھانے کے لیے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان ہجرت کے موقعہ پر اپنا گھر بار، کاروبار مال و دولت سب کچھ چھوڑ کر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ پہنچے تو یہاں کے یہودیوں نے مسلمانوں کو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اور ان کے خلاف خفیہ سازشیں شروع کردیں مسلمان ویسے ہی لٹے پٹے اور اپنا وطن گھر بار کاروبار چھوڑ کر آئے تھے یہی غم ان کے لیے بہت تھا اس پر یہود کی عداوتوں نے انھیں ہر صدمے سے دوچار کردیا تب آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر خزائن العرفان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

(پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 215)

ترجمہ کنز الایمان: تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں، تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لئے ہے اور جو بھلائی کرو بیشک اللہ اسے جانتا ہے۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا انداز

حضرت عمرو بن جموح بہت بوڑھے مالدار صحابی تھے انہوں نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خرچ کروں اور کس پر خرچ کروں تو ان کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک دوسری روایت کہ مطابق سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے پاس ایک دینار ہے اسکا کیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جان پر خرچ کرو اس نے عرض کیا دو دینار ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے گھر والوں پر خرچ کر پھر عرض کیا تین ہیں ارشاد فرمایا اپنے خادم پر خرچ کر عرض کیا چار ہیں ارشاد فرمایا اپنے ماں باپ پر خرچ کر عرض کیا پانچ ہیں فرمایا اپنے رشتے داروں پر خرچ کر عرض کیا چھ ہیں ارشاد فرمایا راہ خدا میں خرچ کر چنانچہ اسی کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر تفسیر روح المعانی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَ اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَ لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ (پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 217)

ترجمہ کنز الایمان: تم سے پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنے کا حکم تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام سے روکنا، اور اس کے بسنے

والوں کو نکال دینا اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد قتل سے سخت تر ہے اور ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے (اگر یہ طاقت رکھیں)۔

ماہِ حرام کا حکم

ہجرت کے دوسرے سال غزوہ بدر سے دو ماہ قبل حضور پرنور ﷺ نے اپنے پھوپھی زاد بھائی حضرت عبداللہ ابن جحش رضی اللہ عنہ کو آٹھ صحابہ کے ہمراہ ان کا سردار بنا کر کفار کی خبر لانے کے لیے روانہ فرمایا ساتھ ہی ایک فرمان بھی لکھ کر دیا اور تاکید فرمائی کہ ابھی نہ پڑھنا دو دن کا راستہ طے کر لو تو پھر پڑھنا چنانچہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے ارشاد مبارک پر عمل کرتے ہوئے دو دن بعد فرمان مبارک کھولا تو اس میں تحریر تھا کہ تم بطن نخلہ جا کر قریش کے قافلے کی خبر لاؤ اور جو ساتھ جانا چاہے اسے ساتھ لے جاؤ جو نہ جانا چاہے اسے جانے پر مجبور نہ کرو چنانچہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان مبارک اپنے ساتھیوں کو پڑھ کر سنا دیا وہ سب آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جانے پر آمادہ تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہو گئے جب منزل قرح پہنچے تو اتفاقاً حضرت سعد ابن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان کا اونٹ گم ہو گیا چنانچہ اس لئے تلاش کرنے کی غرض سے یہ دونوں حضرات یہیں رک گئے اور باقی چھ حضرات عبداللہ بن جحش کے ساتھ روانہ ہو گئے جب بطن نخلہ پہنچے جو مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان واقع ہے تو جمادی اُخریٰ کی آخری تاریخیں تھیں کچھ عرصہ کے بعد قریش کا ایک تجارتی قافلہ جب طائف سے تجارتی سامان کے ہمراہ یہاں سے گزرا تو حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے باہم مشورہ کیا کہ آج جمادی آخریٰ کی آخری تاریخ ہے اگر آج ہم نے اس قافلے پر حملہ نہ کیا تو شام کو جب رجب کا چاند ہو جائیگا اور چونکہ اس ماہ میں جنگ حرام ہے لہٰذا پھر ہم جنگ نہ کر سکیں گے چنانچہ انہوں نے باہم طے کر کے قریش کے اس تجارتی قافلے پر حملہ کر دیا اور عمرو بن حضرمی کو قتل کر دیا اور باقی دو کو گرفتار کر لیا اور مال غنیمت لے کر بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو گئے مگر انہیں یہ خبر نہ ہو سکی کہ جب انہوں نے قریش کے تجارتی قافلے پر حملہ کیا تو اس دن رجب کی پہلی تاریخ تھی مگر وہ اس دن جمادی آخریٰ کی تیس تاریخ سمجھتے چنانچہ کفار کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے شور برپا کر دیا کہ مسلمانوں نے اس حرمت والے مہینے کی بھی پرواہ نہ کی اور جنگ کرنے اور خون بہانے سے نہ رکے جب اس کی اطلاع نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہم نے تمھیں جنگ کرنے نہیں بلکہ کفار کی خبر لانے کے لئے روانہ کیا تھا پھر تم نے جنگ کیوں کی۔ آپ ﷺ

نے مالِ غنیمت بھی قبول نہ فرمایا اور ان دونوں قیدیوں کے متعلق بھی کچھ حکم ارشاد فرمایا؛ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ بہت نادم اور شرمندہ ہوئے اور خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے نادانستگی میں یہ غلطی ہوئی ہم نے اس دن جمادی آخری کی تیس تاریخ سمجھ کر حملہ کیا ہمیں چاند ہونے کی خبر نہ ہوسکی چنانچہ ان کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح البیان، تفسیر درمنشور)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓىٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾ (پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 218)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھر بار چھوڑے (ہجرت کی) اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الٰہی کے امیدوار (امید رکھتے) ہیں، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

رحمتِ الٰہی کے مستحق

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق بعض لوگ قیاس آرئیاں کرنے لگے کہ جو انہوں نے غلط فہمی میں جمادی آخری سمجھ کر جنگ کی انہیں رجب کے چاند ہونے کا علم نہ ہوسکا اس لئے انہیں کچھ گناہ تو نہ ہوا البتہ انہیں جہاد کا ثواب نہیں دیا جائے گا۔ چنانچہ اس خیال کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جبکہ دوسری روایت کے مطابق جب حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جنگ میں ہم پر کچھ گناہ تو ہوا لیکن کیا ہم ثواب سے محروم رہ گئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، تفسیر کبیر، تفسیر روح البیان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ ؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ (پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 219)

ترجمہ کنزالایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں، تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا (بڑھ کر) ہے۔

شراب اور جوئے کی ہلاکتیں

جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو دیکھا کہ یہاں تو شراب اور جوا لوگوں میں بہت رائج ہے چنانچہ حضرت عمر اور حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہما خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شراب اور جوئے کے بارے میں حکم ارشاد فرمایئے کیونکہ شراب عقل کو برباد کرنے والی ہے اور جوا مال کو تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ﴿۲۱۹﴾ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 219)

ترجمہ کنزالایمان: تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو فاضل بچے (ضرورت سے بچا ہو) اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم غور کرو۔

صدقہ دینے کی رغبت

ایک روایت کے مطابق جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مقدار بھی ارشاد فرمایئے کہ ہم کس قدر مال راہ خدا میں خرچ کریں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت معاذ بن جبل و حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہما بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم غلام بھی رکھتے ہیں اور ہمارے بال بچے بھی ہیں ہم ان پر کس قدر خرچ کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَ اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 220)

ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے (اسلامی) بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے

والے (فسادی) کو سنوارنے (اصلاح کرنے) والے سے، اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا (یتیموں کے مال کے متعلق)، بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

یتیموں کے احکام

عرب میں یہ رواج تھا کہ یتیموں کے مال کھا جانے میں احتیاط نہ کی جاتی تھی لہذا جب انہیں یہ حکم پہنچایا گیا کہ جو لوگ یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں چنانچہ اس وعید کو سن کر مسلمان بہت ڈر گئے اور پھر ان کے مال کی اسطرح احتیاط کرنے لگے کہ نہ ان کے مال سے کچھ کھاتے نہ پیتے چنانچہ وہ کھانا پورا خرچ نہ ہوتا اور بچ جاتا مسلمان پھر بھی اس کھانے کو ہاتھ نہ لگاتے چنانچہ وہ بچا ہوا کھانا سڑ جاتا تو پھر اسے پھینک دیتے چنانچہ اس پریشانی کی شکایت بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی گئی اور حضرت عبد اللہ بن رواد رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی احتیاط لوگوں پر پریشانی ہے ڈر ہے کہ وہ اس احتیاط کے پیش نظر یتیموں کی پرورش چھوڑ دیں گے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 221)

ترجمہ کنزالایمان: اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں۔

مشرکہ عورتوں سے نکاح کی ممانعت

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ جو ایک بہادر صحابی تھے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا تا کہ وہ وہاں پر موجود ضعیف مسلمانوں کو کسی تدبیر کے ساتھ نکال لائیں جو ہجرت نہ کر سکے تھے۔ وہاں ایک مشرکہ عورت بھی رہتی تھی جس کا نام عناق تھا وہ زمانہ جاہلیت سے ہی حضرت ابو مرثد رضی اللہ عنہ سے والہانہ محبت رکھتی تھی اور حسین و جمیل اور مالدار تھی جب اسے معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے ہیں تو وہ آپ کے پاس آئی اور ملاپ کی خواہش کرنے لگی آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اے عناق اب میں مسلمان ہوں اور اسلام میں زنا کی ہرگز اجازت نہیں یہ سن کر اس نے آپ سے نکاح پر اصرار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں اب اپنے آقا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہوں جو حکم وہ ارشاد فرمائیں گے وہی کروں گا چنانچہ جب آپ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے تو سب ماجرا عرض کر دیا اور نکاح کی بابت دریافت کیا

تب آیت کریمہ کا پہلا جملہ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ نازل ہوا۔

(تفسیر احمدی، تفسیر خزائن والعرفان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ (پارہ2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 221)

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتی (پسند) ہو۔

مومنہ لونڈی کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن کسی غلطی پر اپنی حبشی لونڈی کو تھپڑ مار دیا لیکن پھر بہت نادم ہوئے اور شرمندہ ہو کر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور پورا واقعہ عرض کر دیا تو نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی کے متعلق دریافت فرمایا کہ وہ کیسی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ وہ توحید ورسالت کا ماننے والی اور نماز وروزے کی پابند ہے۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ وہ تو مومنہ ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ خدا کی قسم میں اسے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لاؤں گا پھر انہوں نے جو کہا ویسا ہی کیا اس پر لوگوں نے انہیں طعنے دیئے کہ فلاں فلاں حسین ومالدار مشرکہ عورتوں کو چھوڑ کر ایک حبشی لونڈی سے نکاح کر لیا تب آیت کریمہ کا دوسرا جملہ نازل ہوا۔

(تفسیر احمدی، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ (پارہ2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 222)

ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی (صحبت) نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا (فرج میں جائز جہتوں سے)،

بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کواور پسند رکھتا ہے ستھروں (پاک ہونے والوں) کو۔

حائضہ کے احکام

عرب کے یہود ومجوس کا یہ وطیرہ تھا کہ وہ حائضہ عورتوں سے نہ صرف نفرت کرتے تھے بلکہ انھیں ان کے ساتھ کھانا پینا سونا ان سے بولنا ان کی طرف دیکھنا حتیٰ کہ ایک ساتھ ایک مکان میں رہنا بھی پسند نہ کرتے تھے جبکہ عیسائیوں کا حال اس کے برعکس تھا وہ تو حائضہ عورتوں سے مجامعت سے بھی دریغ نہ کرتے تھے اور مشرکین عرب یہود کے طریقے پر عمل پیرا تھے چنانچہ ایک دفعہ حضرت ثابت ابن حراح اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر حیض کے احکام کے بارے میں عرض کی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر درمنثور تفسیر المعانی تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۠ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ (پارہ2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 223)

ترجمہ کنزالایمان: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں، تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور اے محبوب بشارت دو ایمان والوں کو۔

میں ہلاک ہو گیا

یہود عرب کا کہنا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کے ساتھ پیچھے سے فرج میں جماع کرے تو اس حمل سے بھینگا بچہ پیدا ہوگا یہی عام اہل عرب کا بھی خیال تھا چنانچہ ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو گیا میں اسی طرح صحبت کر بیٹھا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ (پارہ2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 224)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ (بار بار اس کی قسمیں کھاؤ) احسان اور پرہیز گاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کرلو، اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

بھلائی کی قسم

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ رضی اللہ عنہ بشیر ابن نعمان کے نکاح میں تھی ان دونوں زوجہ وشوہر کچھ ناچاقی ہوگئی جس کے سبب ان کی زوجہ اپنے بھائی عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہا کے گھر آ گئیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے قسم کھالی کہ نہ میں کبھی اپنے بہنوئی کے گھر جاؤں گا نہ اپنی بہن اور ان کے درمیان صلح کراؤنگا چنانچہ جب کچھ عرصہ بعد حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ رضی اللہ عنہ سے صلح و اتفاق کرنا چاہا تو لوگوں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان کے درمیان صلح کا راستہ استوار فرمادیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں قسم کھاچکا ہوں کہ ان میں صلح نہ کراؤں گا لہٰذا اب یہ کام نہیں کرسکتا چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی حضرت مسطح رضی اللہ عنہ ایک غریب ونادار شخص تھے ان کا تمام خرچ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی اٹھاتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ان کے اور حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ ناراضگی ہوگئی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قسم کھالی کہ آئندہ ان کا خرچ نہ اٹھاؤنگا معاملہ یہ تھا کہ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں کی کچھ حمایت کی تھی لہٰذا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان سے ناراض ہوگئے کہ میری بیٹی کو تہمت لگانے والوں کا ساتھ دیتے ہیں جبکہ میری بیٹی ان کی بھتیجی بھی ہے یہ کیسے رشتہ دار ہیں کہ میری بیٹی سے کوئی ہمدردی نہیں چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، تفسیر روح المعانی وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

(پارہ 2۔ سورۃ البقرۃ آیت نمبر 226-227)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس (قریب نہ) جانے کی انہیں چار مہینے کی مہلت ہے، پس اگر اس مدت میں پھر آئے (رجوع کرلے) تو اللہ بخشنے والا

مہربان ہے اور اگر چھوڑ (طلاق) دینے کا ارادہ پکا کر لیا تو اللہ سنتا جانتا ہے۔

ظلم کی قسم

زمانہ جاہلیت میں جب لوگ اپنی عورتوں سے مال کا مطالبہ کرتے اور وہ دینے سے منع کرتیں تو بطورسزا ان عورتوں کے پاس تین سال یا اس سے بھی زائد عرصہ تک نہ جانے کی قسم کھالیتے تو انھیں پریشان کرنے کیلئے یونہی چھوڑ دیتے کہ نہ ان کے پاس آتے نہ انھیں طلاق دیتے کہ وہ کسی سے نکاح ہی کر لیں اس طرح وہ شوہر والی ہوتے ہوئے بھی بیوگی کی سی زندگی گزارتیں چنانچہ اس ظلم کی ممانعت پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض روایات میں آیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ایلاء یعنی عورت کے پاس نہ جانے کی قسم بھی یعنی شوہر بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھالیتا اور برسوں اس سے علیحدہ رہتا اسے خرچ و نان نفقہ سے بھی محروم رکھتا اور یوں عورت ماں باپ پر بوجھ بن کر پریشان ہو کر محنت مزدوری یا دوسروں سے سوال کر کے اپنی ضروریات پوری کرتی چنانچہ اس آیت کریمہ میں اس ظلم سے ممانعت فرمائی گئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، تفسیر احمدی، تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍؕ وَ لَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًاؕ وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۪ وَ لِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ۠

(پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 228)

ترجمہ کنزالایمان: اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں (نکاحِ ثانی سے) تین حیض تک اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا (حمل یا حیض) اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے (رجوع کرنے) کا حق پہنچتا ہے اگر ملاپ چاہیں اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق (مثل اسی کے) اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے، اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

مطلقہ کی عدت

حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا کا فرمانا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں طلاق کی عدت مقرر نہ تھی

عہد رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میرے شوہر نے طلاق دے دی اس وقت تک عدت کے احکام نازل نہ ہوئے تھے چنانچہ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر درمنثور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ

(پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 229)

ترجمہ کنزالایمان: یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

طلاق کا کھیل

زمانہ جاہلیت میں بعض لوگوں کا یہ حال تھا کہ وہ اپنی بیویوں کو محض پریشان اور تنگ کرنے کے لیے اسے طلاق دے دیتے تھے اور جب عدت ختم ہونے کا وقت ہوتا تو رجوع کر لیتے اور اس رجعت کی کوئی حد نہ تھی خواہ عمر بھر کتنی ہی طلاقیں دے دیتے پھر رجوع کر لیتے چنانچہ ایک عورت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی اور عرض گزار ہوئی کہ میرے شوہر نے مجھ سے کہا ہے کہ میں تجھے طلاق دیتا رہونگا اور رجوع کرتا رہونگا جب بھی عدت ختم ہونے لگے گی میں رجوع کرلونگا یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش رہیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس کے متعلق دریافت کیا تو آیت کریمہ کا یہ پہلا جملہ نازل ہوا۔ (تفسیر درمنثور، تفسیر کبیر، تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۲۹ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 229)

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں روا (حلال) نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں (شرعی حقوق) قائم نہ کریں گے پھر اگر تمہیں

خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ (معاوضہ) دے کر عورت چھٹی لے (جان چھڑا لے)، یہ اللہ کی حدیں (قوانین) ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

اسلام کا پہلا خلع

حضرت جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہا حضرت ثابت بن قیس کے نکاح میں تھیں مگر اپنے شوہر کو سخت ناپسند کرتی تھیں ایک بار بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر اپنے شوہر کی شکایت پیش کی اور ان کے پاس نہ جانے کا ارادہ کر لیا تب نبی کریم ﷺ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور تمام واقعہ بیان فرمایا تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی زوجہ کو ایک باغ دیا تھا اگر یہ میرے ساتھ رہنے پر راضی نہیں اور مجھ سے علیحدگی چاہتی ہیں تو پھر وہ باغ مجھے واپس کر دیں میں انھیں آزاد کر دونگا، چنانچہ جمیلہ رضی اللہ عنہا نے بخوشی اس بات کو قبول کر لیا کہا کہ مجھے منظور ہے بلکہ میں کچھ مال زائد بھی دونگی تب آیت کریمہ کا باقی حصہ ولا یحل سے آخر تک نازل ہوا اسلام میں یہ پہلا خلع تھا۔

(تفسیر خزائن العرفان، تفسیر روح البیان، تفسیر درمنثور وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٢٣٠﴾ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 230)

ترجمہ کنزالایمان: پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے، پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں (رجوع کر لیں) اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں (قائم رکھیں) گے اور یہ اللہ کی حدیں (قوانین) ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں (سمجھداروں) کے لئے (تاکہ اس پر عمل کریں)۔

اللہ کی حدیں

حضرت عائشہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ حضرت رفاعہ ابن وہب کے نکاح میں تھیں انھوں نے اپنے

زوجہ حضرت عائشہ کو تین طلاقیں دے دیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عدت گزار کر عبدالرحمن ابن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا کچھ دن بعد بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر اپنے شوہر کے نامرد ہونے کی شکایت کی آپ ﷺ نے فرمایا کیا واپس رفاعہ سے نکاح کرنا چاہتی ہو انہوں نے عرض کی ہاں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر درمنثور تفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ (پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 231)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے (عدت کا اخیر وقت آ پہنچے) تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ روک لو یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر (نقصان) دینے کے لئے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔

<u>حد سے نہ بڑھو</u>

ثابت ابن سیار انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی لیکن جب ان کی عدت کے دن پورے ہونے کے قریب ہوئے تو دو تین دن پہلے ان سے رجوع کر کے پھر طلاق دے دی تا کہ وہ دوبارہ عدت کریں اور اس دوران کسی دوسرے سے نکاح نہ کر سکیں چنانچہ اسی مخمصہ میں نو ماہ کا عرصہ گزر گیا تب یہ آیت کریمہ کا پہلا حصہ ظلم نفسہ تک نازل ہوا۔ (تفسیر درمنثور، تفسیر نعیمی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا٘ وَّ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

(پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 231)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنا لو (کہ عمل نہ کرو) اور یاد کرو اللہ کا

احسان جو تم پر ہے اور وہ جو تم پر کتاب اور حکمت اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

شریعت کو کھیل نہ بناؤ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگوں کی یہ عادت تھی کہ وہ کسی سے کہہ دیتے کہ میں نے اپنی بیٹی تیرے نکاح میں دی وہ کہتا میں نے قبول کی پھر بعد میں کہتے کہ ہم نے تو دل لگی یا مذاق میں ایسا کہا تھا یونہی کچھ لوگ اپنے غلاموں کو آزاد کر دیتے یا اپنی بیویوں کو طلاق دے دیتے اور بعد میں مذاق یا دل لگی کا بہانہ کر دیتے تھے تب یہ آیت کریمہ کا دوسرا جملہ اخیر تک نازل ہوا۔ (تفسیر در منثور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِؕ ذٰلِكَ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اَطْهَرُؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

(پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 232)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد (عدت) پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں جب کہ آپس میں موافق شرع (شریعت کے مطابق) رضامند ہو جائیں یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

نصیحت

حضرت معقل ابن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن جمیلہ کا نکاح اپنے چچازاد بھائی عبداللہ ابن عاصم رضی اللہ عنہ سے کر دیا اتفاقاً کسی بات پر دونوں میاں بیوی کی آپس میں ناچاقی ہو گئی اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کو طلاق دے جس کا حضرت معقل رضی اللہ عنہ کو بہت صدمہ ہوا عدت گزارنے کے بعد جب عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ واپس جمیلہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کا ارادہ ظاہر فرمایا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے قسم کھالی کہ اب میں اپنی بہن جمیلہ کا نکاح ہرگز تم سے نہ کرونگا مگر ان کی ہمشیرہ رضی اللہ عنہا ان سے نکاح کرنا چاہتی تھیں تب یہ آیہ

کریمہ نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت معقل رضی اللہ عنہ طلب فرما کر یہ آیت کریمہ سنائی تو انھوں نے رب کی اطاعت میں اپنا سر تسلیم خم کر دیا اور اپنی بہن کا نکاح دوبارہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

ایک اور روایت کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی چچازاد بہن کو ان کے شوہر نے طلاق دی پھر جب عدت گزر گئی تو دوبارہ ان ہی سے نکاح کا ارادہ ظاہر فرمایا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا جبکہ ان کی چچازاد بہن اپنے سابقہ شوہر سے دوبارہ نکاح کی خواہش مند تھی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر احمدی، تفسیر روح المعانی، م تفسیر خزائن العرفان تفسیر کبیر تفسیر احمدی وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 236)

ترجمہ کنزالایمان: تم پر کچھ مطالبہ (مواخذہ) نہیں تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر کر لیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو (جوڑا) دو مقدور والے پر اس کے لائق (حسبِ وسعت) اور تنگدست پر اس کے لائق حسب (حیثیت) دستور کچھ برتنے کی چیز (جوڑا) یہ واجب ہے بھلائی والوں (پرہیزگاروں) پر۔

بغیر صحبت طلاق پر مہر

ایک انصاری صحابی نے قبیلہ بنی حنیفہ کی ایک عورت سے نکاح کیا جبکہ کچھ مہر مقرر نہ ہوا تھا بغیر صحبت اپنی زوجہ کو طلاق دے دی چونکہ اس سے پہلے ایسی طلاق کبھی واقع نہ ہوئی تھی لہٰذا اس کے احکام کے بارے میں تردد ہوا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ (پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 239-238)

ترجمہ کنزالایمان: نگہبانی (حفاظت) کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب (اطاعت) سے پھر اگر خوف (دشمن یا درندے وغیرہ) میں ہو تو پیادہ (پیدل) یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے۔

نمازوں کی نگہبانی

ایک قوم عمارت و مکانات بنانے میں اسقدر مشغول ہو گئی کہ ان کی توجہ اپنی مساجد کو آباد کرنے کی طرف نہ رہی چنانچہ انکے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر احمدی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى
الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ
مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَى
الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾

(پارہ 2۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 240-42)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ جائیں، وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان نفقہ دینے کی بے نکالے (بغیر نکالے) پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا، اور اللہ غالب حکمت والا ہے، اور طلاق والیوں کے لئے بھی مناسب طور پر نان و نفقہ ہے، یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر، اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لئے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو (تم سمجھو)۔

بیوہ اور مطلقہ کے لئے وصیت

حضرت حکیم بن حارث رضی اللہ عنہ جو طائف میں مقیم تھے جب انھیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ ہجرت فرما جانے کی اطلاع ملی تو انہوں نے بھی وہاں سے مدینہ منورہ ہجرت کا ارادہ کر لیا اور مع اپنی بیوی بچوں اور والدین کے رخت سفر باندھا لیکن ابھی راستے ہی میں تھے یا مدینہ منورہ پہنچے ہی تھے کہ اچانک وفات پا گئے چونکہ صاحب ثروت اور مالدار شخص تھے لہٰذا ان کے مال کے متعلق بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش

کیا گیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر احمدی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۖ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۗ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ (پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 243)

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے (طاعون کی) موت کے ڈر سے، تو اللہ نے ان سے فرمایا مرجاؤ پھر انہیں (اس وقت کے نبی کی دعا سے) زندہ فرمادیا، بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔

مردے زندہ کرنا

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز ادا فرما رہے تھے اس دوران دو یہودی آپس میں کچھ بات چیت کر رہے تھے بعد فراغت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم آپس میں کیا باتیں کر رہے تھے وہ کہنے لگے کہ ہم حزقیل علیہ السلام اور ان کے زندہ کرنے کے معجزے کا تذکرہ کر رہے تھے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ ہم نے قرآن پاک میں نہ ہی حزقیل علیہ اسلام کا ذکر سنا نہ ہی ان کے مردہ زندہ ہونے کے متعلق کوئی ذکر پایا مردے تو حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے ہی زندہ کیے ہیں وہ یہودی بولے کہ کیا قرآن پاک میں یہ آیت نہیں **ورسل من انفسهم عليك** (النساء ۱۶۴) کہ ہم نے بہت سے پیغمبروں کے قصے بیان نہ فرمائے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے عرض کیا یہ بھی ان ہی پیغمبر میں سے ہیں اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر در منثور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۗ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ (پارہ 2۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 245)

ترجمہ کنزالایمان: کوئی جو اللہ کو قرض حسن (خوش دلی کے ساتھ) دے تو اللہ اس کے لئے بہت گنا بڑھادے اور اللہ تنگی اور کشایش کرتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پھر (لوٹ) جانا۔

جو اللہ کو قرضِ حسن دے

حضرت ابو الاحداح رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس دو باغ ہیں اگر میں ان میں سے ایک اللہ کی راہ میں صدقہ کردوں تو کیا پھر مجھے جنت میں اس جیسا باغ ملے گا ارشاد فرمایا ہاں پھر عرض کی کیا میری زوجہ بھی میرے ساتھ اس باغ میں ہونگی ارشاد فرمایا ہاں پھر عرض کیا میرے بچے بھی میرے ساتھ ہونگے ارشاد فرمایا ہاں پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان دو باغوں میں سے ایک باغ جسکا نام حنفیہ تھا صدقہ کردیا آپ اسی باغ میں رہتے تھے چنانچہ باغ پر پہنچ کر اپنی زوجہ کو آواز دی کہ اے ام الدحداح آؤ یہاں سے چلیں میں نے اس باغ کا اپنے رب سے سودا کرلیا ہے اب یہ باغ ہمارا نہیں ہے آپ رضی اللہ عنہ کی نیک زوجہ نے فرمایا کہ آپ نے بہترین خریداری سے بہترین نفع بخش سودا کیا ہے اس پر آیت کریمہ من ذالذی سے ترجعون تک نازل ہوئی ایک دوسری روایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت کریمہ کمثل حبہ انبت الخ (البقرہ ۲۶۱) نازل ہوئی جسمیں مسلمانوں کو صدقہ کا بدلہ سات سو گناہ یا اس سے بھی زیادہ ملنے کی خوشخبری سنائی گئی تو تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ یا اللہ میری امت کو اور زیادہ بدلہ عطا فرما تو پھر یہ آیت کریمہ من ذالذی الخ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر در منثور)

تیسرا پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا (پارہ 3۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 253)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے۔

معافی اور رضا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا وہاں حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت امیر معاویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی حاضر خدمت تھے اسی اثناء میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی وہاں حاضر خدمت ہوئے نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم علی سے محبت کرتے ہو تو انہوں نے عرض کی جی ہاں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب تمہارے اور ان کے درمیان جنگ ہوگی آپ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ پھر اس جنگ کے بعد کیا ہوگا، تو ارشاد فرمایا معافی اور رضا اس پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی رضینا بقضاء اللہ چنانچہ تب یہ ولو شاء اللہ۔ الخ نازل ہوا۔ (تفسیر در منثور)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (پارہ 3۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 256)

ترجمہ کنزالایمان: کچھ زبردستی (جبر) نہیں دین میں بیشک خوب جدا (ظاہر) ہوگئی ہے نیک راہ (ہدایت) گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بڑی محکم گرہ (مضبوط رسی) تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں، اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

مضبوط گرہ

حضرت حصین رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے عیسائی تھے وہ ایک مرتبہ تجارت کی غرض سے مدینہ منورہ آئے تو حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے انہیں پکڑ لیا اور ان سے فرمایا کہ جب تک تم ایمان نہ لے آؤ گے میں تمہیں ہرگز نہیں چھوڑوں گا انہوں نے انکار کی بلا آخر یہ مقدمہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا حضرت حصین رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کیسے گوارا کرلوں کہ میرے گوشہ جگر جہنم میں جائیں اور میں دیکھتا رہوں چنانچہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ایک دوسری روایت کے مطابق قبل اسلام انصار میں یہ دستور تھا کہ جن عورتوں کے بچے زندہ نہ رہتے تھے وہ نذر مان لیا کرتی تھیں کہ یا اللہ اگر ہمارا بچہ زندہ رہا تو ہم اسے یہودی کر دینگے پھر اگر انکے یہ بچے زندہ رہتے تو وہ اسے یہودی ہی رہنے دیتے مگر پھر جب اسلام تشریف لایا اور وہاں سے قبیلہ ابن نصیر کو جلاوطن کیا گیا تو ان میں انصار کی ایسی یہودی اولاد بھی تھی چنانچہ انصار نے چاہا کہ وہ اپنی اولاد کو ملک بدر نہ ہونے دیں اور اپنے پاس ہی رکھیں تو انہیں اسلام قبول کرنے پر مجبور کرنے لگے اس موقعہ پر پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔(تفسیر درمنثور تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـــُٔھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (پارہ 3۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 257)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ والی (مددگار) ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں (باطل) سے نور (حق) کی طرف نکالتا ہے،اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور (حق) سے اندھیریوں (باطل) کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا۔

دو گروہ

اس کے شان نزول کے متعلق کئی روایات ہیں ایک روایت کے مطابق یہ آیت مرتدین کے متعلق نازل ہوئی دوسری روایت کے مطابق قبل از اسلام کچھ لوگ تو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے مگر کچھ ان کے انکاری تھے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انکاری یعنی مشرکین تو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان لے آئے اور بعض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

ماننے والے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لا کر در پردہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی انکاری ہو گئے چنانچہ ان دونوں گروہوں کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک اور روایت کے مطابق بعض اہل کتاب نبی آخری الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے سے قبل ان کی آمد کی بشارتیں لوگوں کو سنایا کرتے تھے اور بعض جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری ہوگئی تو محض حسد و جلن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور بعض عیسائی اپنے نصرانی مذہب پر قائم تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ایمان لے آئے ان دونوں گروہوں کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بعض روایات کے مطابق یہ آیت ہر کافر اور ہر مومن کے متعلق نازل ہوئی۔ (تفسیر بیضاوی، تفسیر کبیر، تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۝ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ وَ اللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ۝

(پارہ 3۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 263)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے (دینے کے بعد) نہ احسان رکھیں (جتائیں) نہ تکلیف (طعنہ) دیں ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم، اچھی بات کہنا (نرمی سے منع کر دینا) اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا (جتانا) ہو اور اللہ (تمام صدقات سے) بے پرواہ حلم والا ہے۔

راہِ خدا میں خرچ

غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک سو اونٹ مع سامان حرب کے راہ خدا میں پیش کئے اور مزید اعلان فرمایا کہ جس غازی کے پاس سامان حرب نہ ہو تو میں اسے مزید فراہم کروں گا اس کے علاوہ مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کی قلت تھی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بیر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تب پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے دعائیں فرمائیں کہ یا اللہ میں عثمان سے

راضی ہوں تو بھی راضی ہو جاتی کہ دعا کرتے کرتے صبح ہو گئی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی یونہی حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس آٹھ ہزار درہم تھے جس میں سے چار ہزار درہم تو انہوں نے گھر والوں کے لئے چھوڑ دیئے اور چار ہزار درہم بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر کر دیئے تو نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعا فرمائی کہ اللہ تمھارے خرچ کئے ہوئے اور گھر رکھے ہوئے مال میں برکت دے چنانچہ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بعض روایات کے مطابق ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کھانے کو کچھ نہ تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے بحالت مجبوری اپنی زوجہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہ کی قمیص چھ درہم میں فروخت کر دی ابھی راستے میں ہی تھے کہ ایک سائل مل گیا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ درہم اس سائل کو عطا فرما دیئے پھر کچھ ہی دور گئے تھے کہ ایک شخص ملا جو اونٹنی بیچ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وہ اونٹنی قرض میں خرید فرمائی اور آگے بڑھے کہ اونٹنی کا ایک خریدار مل گیا جس نے کافی رقم دے کر اونٹنی خرید لی جس سے آپ رضی اللہ عنہ کو بہت نفع حاصل ہوا پھر آپ رضی اللہ عنہ رقم لے کر اس شخص کی طرف روانہ ہوئے جس سے قرض میں وہ اونٹنی خریدی تھی مگر تلاش کے باوجود وہ شخص کہیں نظر نہ آیا تب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر تمام معاملہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ سائل جس سے تم نے درہم صدقے کئے تھے وہ داروغہ جنت رضوان تھے اور جس نے اونٹنی فروخت کی تھی وہ میکائیل علیہ السلام اور اونٹنی خریدنے والا جبرئیل علیہ السلام تھے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان روح المعانی تفسیر کبیر تفسیر روح البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٢٦٧﴾ (پارہ 3۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 267)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور تمہارے لئے زمین سے نکالا (زمینی پیداوار) اس میں سے جو ہم نے اور خاص ناقص (ردی چیز) کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی (درگزر) نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ (خیرات سے) بے پرواہ سراہا گیا (مستحق حمد) ہے۔

ناقص صدقہ ناقص ثواب

بعض لوگوں کا یہ وطیرہ تھا کہ اپنے خرموں کے دو حصے کر لیتے عمدہ الگ اور ردی الگ جب کوئی صدقہ لینے والا ان کے پاس آتا تو ردی خرمے اسے دے دیتے اور عمدہ خرمے اپنے گھر کیلئے رکھ لیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

دیگر روایات کے مطابق ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو بعض لوگوں نے ردی خرموں کے خوشے حاضر خدمت کئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بعض روایات کے مطابق بعض انصاری صحابی ردی خرموں کے خوشوں کو مسجد نبوی میں ٹانگ دیا کرتے تھے تاکہ غریب ونادار اہل صفہ اسے کھالیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ان ردی خرموں سے کچھ خرموں کو جھاڑ کر فرمایا کیا ان کا صدقہ کرنے والا ناقص ثواب ہی چاہتا ہے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح المعانی تفسیر، در منثور، تفسیر کبیر وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

(پارہ 3۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 271)

ترجمہ کنزالایمان: اگر خیرات اعلانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں (مٹیں) گے، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

اعلانیہ صدقہ بہتر یا پوشیدہ

جب آیت کریمہ **وما انفقتم من نفقة** (بقرہ ۲۷۰) نازل ہوئی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ جب اللہ ہر صدقہ کے بارے میں جانتا ہے تو پھر اعلانیہ صدقہ بہتر ہے یا پوشیدہ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۝ (پارہ 3-سورۃ البقرۃ آیت نمبر 272)

ترجمہ کنزالایمان: انہیں راہ (ہدایت) دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں، ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے، اور تم جو اچھی چیز (راہِ خدا میں) دو تو تمہارا ہی بھلا ہے اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی (رضا) چاہنے کے لئے، اور جو مال دو تمہیں (اس کا بدلہ) پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے جاؤ گے۔

مشرکین کو صدقات

اس کے شانِ نزول کے متعلق چند روایات ہیں:

ایک مرتبہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی والدہ اور دادی ان کے پاس اپنی کچھ حاجت لے کر آئیں یہ دونوں مشرکہ تھی آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم بے دین ہو میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے جب تک نہ پوچھ لوں تمھیں کچھ نہ دوں گی پھر جب آپ رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں مشرکہ ماں اور دادی پر صدقہ کا حکم دیا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق بعض صحابہ کی بنی نضر و بنی قریضہ سے قربت داری تھی یہ انصار انھیں اپنے صدقات نہ دیتے تھے اور ان سے کہتے تھے کہ جب تک تم اسلام قبول نہ کرو گے ہم یہ صدقات تمھیں نہ دیں گے چنانچہ پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ قبل از اسلام مسلمانوں کی یہود سے رشتہ داریاں تھیں چنانچہ وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرتے اور انکی مدد کیا کرتے تھے مگر جب یہ مسلمان ہو گئے تو اب انہیں یہودیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا یا ان کی مدد کرنا ناگوار ہوا اور انہوں نے ان سے اپنا ہاتھ روک لیا تا کہ یہود اسلام لے آئیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک روایت کے مطابق مسلمان پہلے عام فقرائے مدینہ پر صدقہ کیا کرتے تھے اور ان کے مومن یا کافر ہونے کا لحاظ نہ کرتے تھے لیکن جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو صدقات دینے سے منع فرما دیا تا کہ یہود اسلام لانے پر مجبور ہو جائیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ لَا یَسْــٴَـلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۷۳﴾

(پارہ 3۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 273)

ترجمہ کنزالایمان: ان فقیروں کے لئے جو راہ خدا میں (جہاد، طلب علم، تبلیغ دین وغیرہ کے سبب) روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے (دنیوی کاروبار یا حصول معاش کے لیے) نادان (ناواقف آدمی) انہیں تونگر (غنی) سمجھے (ان کے سوال سے) بچنے کے سبب تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے۔

اصحاب صفہ

مسجد نبوی کہ قریب ایک چبوترہ تھا جسکا نام صفہ تھا وہاں تقریباً پانچ سو کے قریب فقراء ونادار مہاجرین رہتے تھے جنکی نہ ہی بیبیاں تھی نہ بال بچے نہ گھر نہ کوئی دنیوی سامان نہ کوئی کاروبار یہ مسجد میں ہی حاضر رہتے نماز روزہ وتلاوت میں مشغول رہتے تھے لشکر اسلام کہ ساتھ جہاد میں شرکت کرتے انہیں اصحاب صفہ کہا جاتا تھا انکی غریب ونا داری کا یہ حال تھا کہ ان میں سے بعض کے پاس تو ستر چھپانے کیلئے پورا لباس بھی موجود نہ تھا چنانچہ ان کے متعلق آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں ان اصحاب صحابہ کو صدقہ وخیرات کرنے کی رغبت دی گئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ (پارہ 3۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 274)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان کا نیگ (انعام) ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

انعام کی بشارت

اس آیت کریمہ کے نزول کے متعلق چند روایات ہیں:

جب للفقرء الذین الخ (بقرہ ۲۷۳) نازل ہوئی تو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دن میں اصحاب صفہ پر بہت سے دینار صدقہ کیے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رات میں ایک وسق (یعنی ساٹھ صاع اور ہر صاع تقریبا چار کلو یعنی کل تقریبا چھ من) کھجوریں اصحاب صفہ پر صدقہ کیں تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک دوسری روایات کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار دینار (ایک لاکھ روپے سے زیادہ) صدقہ کیا دس ہزار دینار رات میں دس ہزار دن میں دس ہزار خفیہ دس ہزار اعلانیہ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس صرف چار درہم ہی تھے جو آپ رضی اللہ عنہ نے صدقہ کئے ایک دن میں ایک رات میں ایک پوشیدہ ایک اعلانیہ پھر نبی کریم ﷺ نے اس کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ اپنے آپ کو وعدہ الٰہی کا حقدار بنانے کے لیے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا لک ذالک چنانچہ ان کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک اور روایت کے مطابق بعض صحابہ نے جہاد کی نیت سے گھوڑے پالے تھے جن کی دن رات خدمت اور دیکھ بھال کرتے تھے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کو اس وقت سامان جہاد فراہم کیا جبکہ اس کی اشد ضرورت تھی چنانچہ ان کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن تفسیر کبیر تفسیر خزائن العرفان تفسیر بیضاوی تفسیر مدارک تفسیر ابن عباس تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝

(پارہ 3۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 278-79)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو پھر اگر ایسا نہ کرو (سود کو نہ چھوڑو) تو یقین کرلو (خوب جان لو) اللہ اور اللہ کے رسول

سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال (جو بطور قرض دیا تھا) لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو۔

سود کی حرمت

اس آیت کریمہ کے چند شان نزول روایت کیے گئے ہیں:

کفار مکہ کے پاس سود کا بہت رواج تھا پھر جب ان کفار نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا اور سود کی حرمت کے متعلق احکام سنے تو ان کی یہ خواہش ہوئی کہ آئندہ تو سود سے بچیں گے مگر جو پچھلا ہے کم از کم وہ تو وصول کر ہی لیں چنانچہ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق قبیلہ بنی ثقیف کے چار بھائی تھے جو بنی مغیرہ کو سود پر قرض دیا کرتے تھے جب طائف کی فتح کے بعد یہ چاروں بھائی مسلمان ہو گئے تو انہوں نے بنی مغیرہ سے اپنا پچھلا سود مانگا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم ہرگز نہ رہیں گے کیونکہ اسلام میں سود حرام ہو چکا ہے چنانچہ یہ مقدمہ حضرت عتاب ابن اسید کے پاس پیش ہوا تو حضرت عتاب رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ لکھ کر روانہ کیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سود کی حرمت نازل ہونے سے قبل کچھ کھجوریں سود پر قرض دی تھیں جب مقروض نے اپنے باغ کے پھل توڑے تو انہوں نے کچھ لے لیے اور کچھ باقی رہے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عباس اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما شرکت میں تجارت کرتے تھے اور سود کا لین دین بھی کیا کرتے تھے ان حضرات کا مقروض پر بہت مال تھا چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر تفسیر خازن تفسیر روح المعانی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ (پارہ 3۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 280-81)

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر قرض دار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک، اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا (معاف کر دینا) تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو اور ڈرو اس دن سے

جس میں اللہ کی طرف پھرو (اس کی بارگاہ میں حاضر ہو) گے، اور ہر جان کو اس کی کمائی (اعمال کی جزا) پوری بھر دی جائے گی (پورا بدلہ دیا جائے گا) اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

قرض دار کو مہلت

جب پچھلی آیت نازل ہوئی اور سود کی ممانعت آ گئی تو ان چاروں بھائیوں نے جن کا تعلق بنو ثقیف سے تھا کہا کہ ہم اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی طاقت نہیں رکھتے ہم سود لینے سے توبہ کرتے ہیں البتہ صرف اپنا اصل قرض ہی لیں گے چنانچہ پھر وہ بنی مغیرہ کے پاس گئے اور بولے کے ہم نے سب سود معاف کیا البتہ ہمارا اصل قرض ہمیں ادا کر دو جس پر انہوں نے تنگدستی کا عذر کیا اور کہا کہ ہمیں کچھ مہلت دو آمدنی ہوتے ہی سب سے پہلے تمہارا قرض اتاریں گے لیکن ان ثقفی بھائیوں نے انکار کر دیا اور فوراً ادیگی کا مطالبہ کیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر تفسیر روح المعانی تفسیر احمدی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ

(پارہ 3۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 282)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین (ادھار) کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہئے۔

معاہدہ نامہ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ بیع سلم کے بارے میں نازل ہوئی کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے والوں کو پھلوں میں بیع سلم کرتے ملاحظہ فرمایا کہ دو دو تین تین سال پہلے غلہ کی خرید و فروخت کرتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع کو جائز رکھا مگر ساتھ ہی اس بات کا پابند کیا کہ معیاد اور وزن پہلے سے طے کر لیا جائے۔

(تفسیر در منثور)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَایَعْتُمْ ۪ وَ لَا یُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّ لَا شَهِیْدٌ ؕ۬ وَ اِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ یُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

(پارہ 3۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 282)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب خرید وفروخت کرو تو گواہ کرلو اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے، نہ گواہ کو (یا، نہ لکھنے والا نقصان پہنچائے نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق (گناہ) ہوگا، اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے، (دنیوی قوانین) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

دستاویز کا حکم

جب آیت کریمہ **ولا یاب کاتب** نازل ہوئی تو بعض لوگ معاملہ کرتے وقت کاتب کے پاس آکر دستاویز لکھوانے کی خواہش کرتے تو کاتب ٹال دیتا اور کہتا کہ میں اس وقت مصروف ہوں تم کسی اور کاتب سے لکھوالو جب یہ لوگ اس سے کہتے کہ دستاویز لکھنا تو حکم الٰہی ہے پھر تم کیوں اس سے بچتے ہو اور انکار کرتے ہو یہاں تک کہ پھر وہ لوگ اس کاتب سے دستاویز لکھوا کر ہی دم لیتے جس سے کاتب سخت دشواری میں آگئے تب یہ جملہ **ولا یضار** الخ نازل ہوئی۔ (تفسیر درمنثور تفسیر روح المعانی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝ (پارہ 3۔سورۃ البقرہ آیت نمبر 285)

ترجمہ کنزالایمان: رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے (کہ بعض کو مانیں اور بعض کو نہیں) اور عرض کی کہ ہم نے سنا (یقین کیا) اور مانا (بخوشی تیری اطاعت کریں گے) تیری معافی (مغفرت عطا) ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا (لوٹنا) ہے۔

صحابہ کی تعریف

جب آیت کریمہ وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ یُحَاسِبۡکُمۡ بِهِ اللّٰهُ فَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی ایک جماعت بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام احکام کی اطاعت پر راضی ہیں اور ہم مطیع و فرمانبردار رہیں گے لیکن ہمارے دل میں وسوسوں اور خطرات سے گھرے ہیں ان پر گرفت ہوگئی تو نجات کیسے ممکن ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم بنی اسرئیل کی طرح کہنا چاہتے ہو کہ ہم نے سن تو لیا مگر مانیں گے نہیں تب حضرات صحابہ رضی اللہ عنہ معذرت کرنے لگے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں ان حضرات صحابہ کی مطیع و فرمانبردار اور سچے مسلمان ہونے کی خبر دی گئی۔ (تفسیر خازن تفسیر درمنثور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡهَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ (پارہ 3۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 286)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر (طاقت کے مطابق)، اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا (نیک عمل کیے) اور اسکا نقصان ہے جو برائی کمائی (بداعمال کیے) اے رب ہمارے! ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں (تیرا حکم ماننے میں کوتاہی ہو) یا چوکیں (بلا ارادہ گناہ کر بیٹھیں) اے رب ہمارے! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ (سخت احکام و سزاؤں کا) جیسا تو نے ہم سے اگلوں (پہلی امتوں یہود و نصاریٰ) پر رکھا تھا۔

وسوسوں پر گرفت نہیں

جب آیت کریمہ وان تبدوا الخ نازل ہوئی تو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہ کی ایک جماعت بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ ظاہری احکام پر تو عمل پیرا ہیں مگر ہمارے دلی خطرات ہمارے اختیار میں نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح البیان تفسیر درمنثور تفسیر خازن)

سورۃ آل عمران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمّٓ ۟ۙ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۟ؕ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ ۟ۙ مِنْ قَبْلُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ۬ (پارہ3۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 2-3)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں آپ زندہ اوروں (تمام جہاں) کا قائم رکھنے والا، اس نے تم پر یہ سچی کتاب اتاری اگلی (پہلے نازل شدہ) کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل اتاری، لوگوں کو راہ دکھاتی (ہدایت کے لیے) اور فیصلہ (حق و باطل میں فرق کرنے والا) اتارا۔

الوہیت کا تقاضا

ایک مرتبہ نجران کے عیسائیوں کی ایک جماعت بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئی جس میں تین اس قوم کے بڑے پیشوا تھے ایک کا نام عبدالمسیح لقب عاقب تھا۔

یہ اپنی قوم کا سردار تھا جس کی رائے کے بغیر عیسائی کوئی کام نہیں کرتے تھے دوسرے کا نام ایہم تھا یہ اپنی قوم کا افسر مال تھا جس کے ذمہ ساری قوم کی خورد نوش اور رسد کا انتظام تھا تیسرے کا نام ابوحارثہ ابن علقمہ تھا جو نصاریٰ کے تمام علماء پادریوں کا بڑا پیشوا تھا روم کے بادشاہ اس کے علم اور دینی عظمت کی وجہ سے ان کا بڑا ادب واحترام کرتے تھے اور اس کے لیے جائیدادیں زمینیں وقف کی تھیں اور کینسے بنائے تھے یہ ہی اس جماعت کا سردار اعظم تھا جب یہ لوگ نجران سے چلے تو ابوحارثہ خچر پر سوار ہوا اور اس کا بھائی کرز ابن علقمہ اس کے ساتھ تھا اچانک ابوحارثہ کا خچر پھسلا کرز نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر کہا کہ وہ ہلاک ہوں کیونکہ اس زمانے میں پھسلتے وقت دشمنوں کو بددعا دیا کرتے تھے ابوحارثہ نے کہا کہ خبردار وہ کیوں ہلاک ہوں تو ہلاک ہو کرز نے کہا کیوں؟ ابوحارثہ نے کہا کہ وہ سچے نبی ہیں یہ وہ ہی آخر الزمان پیغمبر ہیں جن کا اب تک انتظار تھا کرز نے کہا کہ تم ان پر ایمان کیوں نہیں لاتے ابوحارثہ بولا کہ ہمارے بادشاہوں نے ہمیں بہت جائدادد ے رکھی ہے اگر ان پر ایمان لے آئیں تو سب کچھ چھن جائے گا یہ بات کرز کے دل میں بیٹھ گئی آخر کار کچھ عرصہ بعد کرز نے اپنے پچیس ساتھیوں کے ساتھ مسلمان ہو گئے خیر یہ لوگ سفر کر کے مدینہ منورہ پہنچے جب مسجد نبوی میں حاضر ہوئے تو عصر کی

نماز کا وقت تھا یہ لوگ عمدہ اور قیمتی پوشاکیں پہن کر بڑے شان وشوکت سے حضور ﷺ سے مناظرہ کرنے آئے تھے صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم نے آج تک ایسی شان وشکوہ والی جماعت نہ دیکھی تھی انھیں مسجد نبوی میں اتارا گیا جب ان کی نماز کا وقت آیا تو انہوں نے وہاں ہی نماز شروع کر دی حضور ﷺ نے فرمایا انہیں اپنی نماز پڑھ لینے دو چنانچہ انہوں نے مشرق کی طرف نماز پڑھی (خازن وروح البیان وغیرہ) پھر حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم ایمان لاؤ وہ بولے کہ ہم تو آپ سے پہلے ایمان لا چکے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹے ہو تمہیں اسلام لانے سے چند باتیں روکتی ہیں تم عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہو خنزیر کھاتے ہو وغیرہ وغیرہ ان میں سے کوئی بولا کہ واقعی وہ خدا کے بیٹے تھے ورنہ بتاؤ ان کے باپ کون ہیں؟ بعض نے کہا کہ وہ تیسرے خدا تھے دیکھو قرآن شریف میں بھی خلقنا انزلنا وغیرہ جمع کے صیغے فرمائے گئے ہیں اور جمع کم از کم تین پر بولی جاتی ہے اگر خدا ایک ہوتا تو ہر جگہ واحد کا صیغہ ہی ہوتا بعض بولے کہ نہیں ان میں خدائی اثر ایسے حلول کئے ہوئے تھے جیسے پھول سے رنگ وبو کیونکہ ان میں خدائی کے کام ظاہر ہوئے انہوں نے مردے زندہ کئے انہوں نے اندھوں اور کوڑھوں کو اچھا کیا انہوں نے مٹی سے پرندے بنا کر ان میں روح پھونک دی یہ کام وہی کر سکتا ہے جس میں خدائی ہو حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم تو جانتے ہو کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے وہ بولے ہاں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا رب حی لا یموت ہے اس کیلئے موت ناممکن اور عیسیٰ علیہ السلام پر موت آنے والی ہے انہوں نے کہا ہاں پھر فرمایا کہ رب بندوں کا حقیقی کارساز محافظ اور روزی دینے والا ہے وہ بولے ہاں حضور ﷺ نے فرمایا کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایسے ہیں انہوں نے کہا نہیں پھر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر آسمان وزمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں انہوں نے اقرار کیا تو فرمایا کیا عیسیٰ علیہ السلام بھی بغیر تعلیم الٰہی کچھ جان سکتے ہیں وہ بولے نہیں حضور ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام حمل میں رہے پیدا ہونے والے کی طرح پیدا ہوئے بچوں کی طرح کھاتے پیتے تھے انسانی عوارضات بھی رکھتے تھے انہوں نے اقرار کیا حضور ﷺ نے فرمایا پھر وہ الٰہ کیسے ہیں اس پر وہ سارے خاموش ہو گئے تب سورۃ آل عمران کی کچھ اوراسی (۸۰) آیتیں نازل ہوئیں۔ (تفسیر کبیر تفسیر خازن تفسیر خزائن العرفان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ

الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَأْوِيلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○

(پارہ 3۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 7)

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں (جس میں بالکل شبہ نہیں) وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے (جس کے معنی ومقصود واضح نہیں) وہ جن کے دلوں میں کجی ہے (ٹیڑھا پن) وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں (واضح آیات کو چھوڑکر) گمراہی چاہنے (گمراہ کرنے) اور اس کا (غلط) پہلو ڈھونڈنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو (صحیح معنی) اللہ ہی کو معلوم ہے اور (کامل) پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

دلوں کا ٹیڑھا پن

اس آیت کریمہ کے نزول کی چند روایات ہیں ایک یہ کہ ایک مرتبہ نجران کے عیسائی نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل سن کر عرض گزار ہوئے کہ آپ کے قرآن نے بھی عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ فرمایا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں تو وہ بولے بس پھر تو ہمارا دعویٰ سچا ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

دوسری روایت کہ مطابق ایک بار یہود کا سردار ابو یاسر ابن اخطب اپنی یہود جماعت کے ساتھ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس پاک کے پاس سے گزرا اس وقت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ بقرہ کی آیات الم ذالک الکتاب الخ تلاوت فرما رہے تھے ابو یاسر اپنے بھائی حیی ابن اخطب کے پاس آیا اور یہی آیت پڑھ کر سنائی پھر ایک جماعت کو لے کر حاضر خدمت ہوا اور کہنے لگا کہ ہم جس دین کی عمر اکہتر برس ہی ہو ہم اس دین کی پیروی کیسے کریں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ بات کیسے کہتے ہو تو بولا کہ آپ کی یہ آیت نازل ہوئی الف کا عدد ایک لام کے تیس اور میم کے عدد چالیس کل اکہتر عدد ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عمر اکہتر سال ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ بولا اب تو معاملہ آگے بڑھ گیا کہ یہ تو ایک سو اکسٹھ ہو گئے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المص، الر، وہ بولا اب تو بات اور مزید آگے بڑھ گئی کہ اب تو دو سو اکہتر عدد ہو گئے ہمیں نہیں جانتے کہ کسے مانیں کیسے نہ مانیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت کے مطابق عیسائیوں کا کہنا تھا کہ رب فرماتا ہے نحن خلقنا کم (واقعہ ۵۶) نحن قدرنا یعنی ہم جمع کا صیغہ ہے اور جمع کم از کم تین کے لیے آتی ہے تو معلوم ہوا کہ خدا تین ہیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی در منثور ابن جریر تفسیر احمدی تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ۝ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ (پارہ3۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 12-13)

ترجمہ کنزالایمان: فرمادو، کافروں سے کوئی دم جاتا ہے (عنقریب) کہ تم (مسلمانوں سے) مغلوب ہوگے اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بہت ہی برا بچھونا (ٹھکانا)، بیشک تمہارے لئے نشانی تھی دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ پڑے، ایک جتھا (گروہ مسلمان) اللہ کی راہ میں لڑتا اور دوسرا کافر کہ انہیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دونا سمجھیں (مسلمان دگنی تعداد میں نظر آتے)، اور اللہ اپنی مدد سے زور (قوت) دیتا ہے جسے چاہتا ہے بیشک اس میں عقلمندوں کے لئے ضرور دیکھ کر سیکھنا (نصیحت حاصل کرنا) ہے۔

کفار کو ذلت آمیز شکست

ایک روایت کے مطابق جب جنگ بدر میں کفار کو ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود مدینہ کو جمع کر کے ان سے ارشاد فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور ایسی ذلت و مصیبت اٹھانے سے پہلے ہی اسلام کے دامن میں آجاؤ جیسی ذلت و مصیبت جنگ بدر میں کفار کو پیش آئی۔

جبکہ تم یہ بات بخوبی جانتے ہو اور اپنی کتابوں میں پڑھ چکے ہو کہ میں سچا نبی ہوں اس پر یہود بولے کہ کفار قریش کا حال تو یہ تھا کہ جنگی مہارت نہ رکھتے تھے اگر ہمیں جنگ کی صورت پیش آئی تو پتہ چل جائیگا کہ ہم فن جنگ میں کتنے ماہر ہیں اور جنگ میں لڑنے والے کیسے ہوتے ہیں تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت کے مطابق جب یہود مدینہ کو جنگ بدر میں کفار قریش کی ذلت آمیز شکست کی خبر ہوئی تو

وہ آپس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کہنے لگے کہ وہ اللہ کے سچے نبی ہیں اور ان کا ہی ذکر ہم نے ہماری کتاب توریت میں کیا گیا ہے چنانچہ ہمیں ان کی پیروی کرنا چاہیے ان میں سے بعض کہنے لگے کہ ابھی کوئی فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرو یہ شکست وفتح اتفاقی بھی ہوسکتی ہے ابھی اور جنگوں میں دیکھو کہ کیا ہوتا ہے پھر جب جنگ احد میں مسلمانوں کو بظاہر شکست سے دوچار ہونا پڑا تو یہود کی ہمتیں اور بڑھیں یہاں تک کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیے گئے معاہدے کو توڑ ڈالا پھر ان کا سردار کعب بن اشرف اپنی جماعت کے ساتھ کفار قریش کے پاس پہنچا اور انہیں یہ رائے دی کہ تم باہر سے مسلمانوں پر حملہ کرو ہم مدینہ سے ان پر حملہ کرتے ہیں تو مسلمان ہمارے بیچ پس کر رہ جائیں گے اس پر کفار مکہ بولے کہ تم تو اہل کتاب ہو اگر تم عین وقت پر مسلمانوں سے جا ملے تو ہم کہاں جائیں گے تو کعب بولا کہ ہم یقین دلاتے ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں کرینگے چنانچہ کفار مکہ نے اس سے کہا کہ اگر تم ہمارے بتوں لات ومنات کے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھالو تو ہم تمہارا یقین کرلینگے لہٰذا کعب نے کفار کی بات مانتے ہوئے ایسا ہی کیا اور کہا کہ دین اسلام ہم دونوں کی راہ میں رکاوٹ ہے پہلے اسے اپنے راستے سے ہٹالیں پھر ہم آپس میں لڑیں یا نہ لڑیں دیکھا جائے گا چنانچہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان تفسیر خازن)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (پارہ 3۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 18)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہوکر (انصاف کے ساتھ) اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

سب سے بڑی گواہی

روایت کے مطابق شام کے یہودی علماء میں سے دو جب مدینے منورہ آئے اور انہوں نے مدینہ منورہ کو دیکھا تو آپس میں کہنے لگے کہ نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر مبارک کی جو صفت کتاب میں موجود ہے وہ اس شہر میں پائی جاتی ہے پھر جب بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک سراپا اقدس اور اخلاق کریمانہ کو دیکھا تو توریت کے مطابق پایا اور نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان لیا کہ آپ ہی نبی

آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر عرض گزار ہوئے کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں میں ہی ہوں پھر عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم احمد ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں میں ہی ہوں پھر عرض گزار ہوئے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا صحیح جواب دے دیا تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں گے کہ آپ ہی نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے بڑی گواہی کون سی ہے تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جسے سن کر دونوں یہودی عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے اور مسلمان ہو گئے۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ○ (پارہ 3۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 19)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ کے یہاں (نزدیک) اسلام ہی دین ہے اور پھوٹ (اختلافات) میں نہ پڑے کتابی مگر (بعد) اس کے کہ انہیں علم آچکا اپنے دلوں کی جلن (حسد) سے اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

اللہ کے نزدیک اسلام ہی دین ہے

ایک روایت کے مطابق یہود اور عیسائیوں نے اپنے دین کا نام اسلام سے بدل کر یہودیت و نصرانیت رکھ لیا یہود ان کے خدا کا نام تھا اور ناصرہ عیسائیوں کے وطن کا نام تھا غرض یہ کہ جب یہود اور عیسائیوں نے نبی آخر الزماں کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر کے اپنے اپنے دین کے نام بدل دیئے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق یہود و نصاریٰ دونوں کا دعویٰ تھا کہ ہمارا دین عمدہ و اعلیٰ ہے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں ان دونوں کے باطل دعوؤں کا رد کیا گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ

اَلْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۠ (پارہ3۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 20)

ترجمہ کنزالایمان: پھر اے محبوب! اگر وہ تم سے حجت (اسلام کے بارے میں کج بحثی) کریں تو فرمادو میں اپنا منہ (اپنی ذات) اللہ کے حضور (اس کی اطاعت میں) جھکائے (رب کے سپرد کر چکا) ہوں اور (وہ) جو میرے پیرو ہوئے اور کتابیوں اور اَن پڑھوں (عرب کے مشرکین) سے فرماؤ کیا تم نے گردن رکھی (اسلام لائے) پس اگر وہ گردن رکھیں (اسلام لے آئیں) جب تو راہ (ہدایت) پاگئے اور اگر منہ پھیریں (اسلام سے) تو تم پر تو (تمھارا کام تو) یہی حکم پہنچا دینا ہے اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

اسلام کے متعلق کج بحثی

ایک روایت میں آیا ہے کہ جب یہود و نصاریٰ نے یہ آیت **ان الدّین عند اللہ الاسلام** (آل عمران ۱۹) سنی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارا دین بھی اسلام ہے اور ہم اسی دین پر ہیں یہ یہودیت اور نصرانیت نام تو ہمارے نسب کے نام ہیں ہمارے دین کے نام نہیں ہمارا دینی کوئی اختلاف نہیں بلکہ آپس میں صرف نسبی اختلاف ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّ غَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝۲۴ فَكَیْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ۫ وَ وُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝۲۵ (پارہ3۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 23-25)

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا (غور نہیں کیا) جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ وہ ان کا فیصلہ (کتاب اللہ کے مطابق) کرے پھر ان میں کا ایک گروہ اس سے روگرداں ہو کر پھر جاتا ہے (اس کے حکم سے منہ پھیر لیتا ہے) یہ جرأت انہیں اس لئے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دنوں (تھوڑے ہی

دن) اوران کے دین میں انہیں فریب دیا اس جھوٹ (جھوٹے عقیدوں) نے جو باندھتے تھے تو کیسی ہوگی جب ہم انہیں اکٹھا کریں گے اس دن (قیامت) کے لئے جس میں شک نہیں اور ہر جان کو اس کی کمائی (اعمال کا بدلہ) پوری بھر (پوری پوری) دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

یہود کا اعتراض

روایت میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ یہود کے مدرسے میں تشریف لے گئے اور یہود کو اسلام کی دعوت دی وہ بولے اے محمد ﷺ آپ کس دین پر ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دین ابرہیمی پر وہ بولے مگر ابراہیم علیہ السلام تو دین یہودیت پر تھے پھر آپ ﷺ نے یہودیت کیوں اختیار نہیں کی جبکہ آپ ﷺ کا کہنا ہے کہ آپ ﷺ دین ابراہیمی پر ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ توریت لاؤ ابھی معلوم ہو جائے گا مگر یہود اس پر رضامند نہ ہوئے اور انکاری ہو گئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

دیگر روایات کے مطابق خیبر کے یہود میں سے کسی مالدار یہود اور یہودن نے زنا کیا تو توریت میں زنا کی سزا رجم مقرر تھی یعنی سنگسار کرنے کا حکم تھا مگر چونکہ یہ دونوں مال دار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے لہٰذا یہود کو یہ بات ناگوار گزری اور اس کی سزا پر اعتراض ہوا انہوں نے چاہا کہ کسی طرح یہ دونوں اس سزا سے بچ جائیں چنانچہ یہ مقدمہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر کیا گیا کہ شائد آپ ﷺ رجم کی سزا نہ سنائیں غالباً انہوں نے قرآن پاک کا یہ حکم سن لیا ہوگا جس میں زانی اور زانیہ کو سو کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا ہے انھیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہ سزا کنوارے زانی کی ہے شادی شدہ کی نہیں شادی شدہ زانی کی سزا قرآن میں بھی رجم ہی مقرر کی گئی ہے چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں یہ مقدمہ لے کر آئے تا کہ مجرم موت کی سزا سے بچ جائیں مگر نبی کریم ﷺ نے حکم قرآن انھیں رجم کی سزا ہی سنائی جس پر یہودی غصے میں بھر گئے اور کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے یہ فیصلہ سنا کر ظلم کیا ہے زانی کی سزا یہ نہیں ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے توریت لے آؤ جو اس میں ہوگا فیصلہ اسی پر ہوگا وہ بولے ٹھیک ہے چنانچہ توریت لائی گئی یہود کا ایک بڑا عالم دین صوریا توریت میں آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر اس عبارت کو چھوڑ کر آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا چنانچہ عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ جو پہلے یہود کے بڑے عالم دین تھے اور اب اسلام لا چکے تھے انہوں نے ابن صوریا کا ہاتھ ہٹا کر آیت رجم پڑھ دی اور بارگاہ اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ابن صوریا نے اس آیت کو چھپا لیا تھا اس پر یہود کو سخت ذلت کا سامنا کرنا پڑا اور دونوں یہودی زانی مرد اور عورت نبی

کریم ﷺ کے حکم سے سنگسار کردیئے گئے اور یہود سخت معترض اور ناراض ہوئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان تفسیر کبیر تفسیر خازن وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

(پارہ 3۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 26-27)

ترجمہ کنزالایمان: یوں عرض کر، اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے چھین لے، اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے، بیشک تو سب کچھ کرسکتا ہے تو دن کا حصہ رات میں ڈالے (دن کو رات میں داخل کرے) اور رات کا حصہ دن میں ڈالے (رات کو دن میں داخل کرے) اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی (بے حساب) دے۔

حضور دانائے غیوب ﷺ کی غیبی خبریں

غزوہ خندق کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے خندق کی کھدائی کا حکم فرمایا چنانچہ صحابہ کرام نے حکم کی تکمیل فرمائی اور کھدائی میں مصرف ہوگئے آپ ﷺ نے ہر چالیس گز زمین کے حصے پر دس صحابہ کو مقرر فرمایا چنانچہ زمین کے جس حصے پر حضرت عمرو بن عوف حضرت سلمان فارسی حضرت حذیفہ ابن یمان اور دیگر چھ صحابی کھدائی کررہے تھے وہاں زمین میں ایک پتھر آگیا اور کسی صورت میں نہ ٹوٹا چنانچہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں یہ معاملہ پیش کیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے خود کدال دست مبارک میں لی اور حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خندق میں اتر گئے جیسے ہی اس پتھر پر ایک چوٹ ماری تو اس سے ایک تیز سفید روشنی نکلی سب نے تکبیر کہی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس وقت حیرہ کے محل دکھائے گئے پھر آپ ﷺ نے اس پتھر پر دوسری چوٹ ماری تو پھر ویسی ہی روشنی نمودار ہوئی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے شام کی زمین دکھائی گئی پھر آپ ﷺ نے پتھر پر تیسری چوٹ ماری تو ویسی ہی چمک ظاہر ہوئی اور پتھر ٹوٹ گیا نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر صنعاء کے محل ظاہر ہوئے اور جبرئیل نے خبر دی کہ میری اُمت ان سب پر سلطنت ہوگی مسلمانوں نے خوش ہو کر حمد کی جس پر منافقین ہنسے اور آپس میں تمسخرانہ کہنے لگے کہ مسلمانوں کو دیکھو ان میں باہر نکل کر کنارے سے لڑنے کی طاقت و ہمت تو ہے نہیں جب ہی اپنے بچنے کیلئے خندق کھود رہے ہیں اور خواب حیرہ اور کسریٰ کی سلطنت کے دیکھ رہے ہیں حیرہ اور صنعا جیسی مضبوط سلطنتوں پر قبضے کی امید لگائے بیٹھے ہیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بعض روایات کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمانوں کو ملک فارس و روم کو فتح کرنے کی خوشخبری سنائی تو منافقین طنزاً کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ و مدینہ پر قناعت کرنے کے بجائے مزید فارس و روم کی طمع رکھتے ہیں کہاں یہ اور وہ بڑی بڑی مضبوط و محفوظ طاقتور سلطنتیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

دیگر روایات میں آیا ہے کہ یہود کا کہنا تھا کہ جنہوں نے نبوت کو بنی اسرئیل سے بنی اسمٰعیل میں منتقل کر دیا ہم ان کی ہم ان کی اطاعت ہرگز نہ کرینگے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر تفسیر خازن تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(پارہ 3۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 28-29)

ترجمہ کنزالایمان: مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ (تعلق) نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو (کچھ خوف ہو) اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا (لوٹنا) ہے، تم فرما دو کہ اگر تم اپنے جی کی بات (دل کے ارادے) چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب معلوم ہے، اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور ہر چیز پر اللہ کا قابو ہے۔

کفار سے دوستی کی مذمت

روایت میں ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے جنگ خندق کے موقعہ پر بارگاہ اقدس ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پانچ سو یہودی میرے حلیف ہیں اگر آپ اجازت فرمائیں تو دشمن سے مقابلے کے لیے ان کی مدد لے لی جائے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بعض روایات کے مطابق حضرت حاطب ابن ابی بلیقہ رضی اللہ عنہ کبھی کبھی کفار مکہ سے محبت کا اظہار کیا کرتے تھے چنانچہ انھیں اس سے منع فرمایا گیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی دیگر روایات میں ہے عبداللہ بن منافق اور اس کے ساتھی یہود و مشرکین سے محبت رکھتے ان سے میل ملاپ رکھتے اور مسلمانوں کی خفیہ خبریں انھیں پہنچاتے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن تفسیر خزائن العرفان تفسیر کبیر تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (پارہ 3۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 31-32)

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے، فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں (اطاعت سے) تو اللہ کو خوش (پسند) نہیں آتے کافر۔

اسلام سے بے رخی

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کا گزر قریش کی ایک جماعت پر سے ہوا انہوں نے وہاں اپنے بت گاڑے ہوئے تھے وہ اپنے ان بتوں کو سجاتے جاتے تھے اور ان کو سجدہ بھی کرتے جاتے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اے جماعت قریش تم اپنے جد امجد ابرہیم علیہ السلام کے دین کی مخالفت میں لگے ہوئے ہو اور ان بتوں کو پوجتے ہو تو قریش بولے کہ ہم تو ان بتوں کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں اور ہم ان کے ذریعے اللہ کا قرب پالیں چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور روایت میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کعب بن اشرف یہودی اور اس کے پیر کاروں کو اسلام کی دعوت دی تو وہ بولے ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس

کے پیارے ہیں ہمیں تمھاری پیروی اور تمھارے دین کی کیا حاجت ہے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بعض کے مطابق نجران کے عیسائی جب الوہیت مسیح کے مسئلہ میں دلائل سے عاجز آ گئے تو ناچار بولے کہ ہم تو عیسیٰ علیہ السلام میں یہ صفات اللہ کی محبت کے حاصل کرنے کیلئے ثابت کرتے ہیں تا کہ اس کے ذریعے ہمیں محبت الٰہی نصیب ہو جائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

(تفسیر خازن تفسیر خزائن العرفان تفسیر کبیر تفسیر روح البیان وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَۙ۝ ذُرِّیَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌۚ۝ (پارہ 3۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 33-34)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اولاد اور عمران کی آل کو سارے جہاں سے یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے (بعض ان کے بعض سے ہیں) اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

قرآنی تردید

یہود کا کہنا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم و اسحٰق و یعقوب علیھم السلام کی اولاد میں سے ہیں اور ان ہی کے دین پر ہیں چنانچہ ان کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض کے مطابق عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا یا خدا کہا کرتے تھے چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن تفسیر خزائن العرفان تفسیر روح المعانی تفسیر نعیمی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۝ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ۝ فَمَنْ حَآجَّكَ فِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِیْنَ۝

(پارہ 3۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 59-61)

ترجمہ کنزالایمان: عیسیٰ کی کہاوت (مثال) اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے، اے سننے والے! یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں نہ ہونا، پھر اے محبوب! جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں (جھگڑیں) بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں، پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کہاوت

جب نجران کے عیسائیوں کا وفد بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو ان کے سردار عاقب اور عبدالمسیح نے خدمت اقدس میں عرض کی آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اس کا کلمہ ہیں جو کنواری مریم کی طرف رب تعالیٰ کی طرف سے القاء کئے گئے تھے یہ سن کر نجران کے وفد کے لوگ غصے میں بھر گئے اور معترض ہو کر کہنے لگے کیا آپ نے کسی ایسے بندے کو دیکھا ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہو عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ کے پیدا ہونا ان کے ابن اللہ ہونے کی دلیل ہے چنانچہ اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن وتفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ مَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾

(پارہ 3۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 64-65)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ، اے کتابیو! ایسے کلمہ (ایسی بات) کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں،

اے کتاب والو! ابراہیم کے باب میں کیوں جھگڑتے ہو توریت وانجیل تو نہ اتری مگر ان کے بعد (پھر ابراہیم عیسائی یا یہودی کیسے ہو گئے) تو کیا تمہیں عقل نہیں سنتے ہو۔

دین حنیف

جب نجران کے عیسائیوں اور مدینہ منورہ کے یہودیوں کا آپس میں مناظرہ ہوا عیسائیوں کا کہنا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام عیسائی تھے اور یہودیوں کا دعویٰ تھا کہ ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے چنانچہ جب جھگڑا طول پکڑ گیا تو دونوں فریق بارگاہ رسالت ﷺ میں اپنا مقدمہ لے کر حاضر خدمت ہوئے اور آپ ﷺ سے فیصلہ چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں کا ہی دعویٰ غلط ہے ابراہیم علیہ السلام نہ تو عیسائی تھے نہ یہودی بلکہ وہ تو دین حنیف پر تھے اور مسلمان تھے اور ہم ان کے ہی دین پر ہیں اگر تم ان کی پیروی چاہتے ہو تو اسلام قبول کر کے مسلمان ہو جاؤ تو یہود بولے کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کو رب مان لیں جیسے عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کو رب مانتے ہیں پھر عیسائی بولے آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے متعلق ویسا ہی عقیدہ رکھیں جیسا یہود عزیر علیہ السلام کے لیے رکھتے ہیں چنانچہ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَٰهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۗ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٨﴾ (پارہ 3۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 68)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے (اتباع کرنے والے) اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا ولی اللہ ہے۔

نیک بخت بادشاہ

ایک مرتبہ سرداران یہود نبی کریم ﷺ سے کہنے لگے کہ اے محمد ﷺ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ہم ابرھیم علیہ السلام سے نہایت قرب رکھتے ہیں کیونکہ وہ بھی یہودی تھے ہم بھی یہودی ہیں اور آپ کا انکار محض حسد کے بناء پر ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی)

ایک روایت میں آیا ہے کہ جب کفار مکہ کی ایذا رسائیوں کے سبب مسلمان ہجرت کر کے حبشہ کی طرف گئے اور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو کفار قریش جلن اور حسد میں مبتلا ہو گئے کہ مسلمان ہجرت کر کے ہماری دسترس سے نکل گئے اور چین وسکون میں آ گئے چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ کسی طرح حبشہ کے

بادشاہ نجاشی کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکائے تاکہ وہ مسلمانوں کو اپنے ملک میں رہنے کی اجازت نہ دے چنانچہ پہلے تو کفار نے بادشاہ کی طرف اپنا وفد بھیجا جس نے بادشاہ سے کہا کہ آپ نے جن لوگوں کو اپنے ملک میں رہنے کی اجازت دی ہے وہ سخت فتنہ پرور فسادی لوگ ہیں اوران کے تکبر کا یہ حال ہے کہ وہ کبھی بھی آپ کو سجدہ نہ کرینگے یقین نہ آئے تو انہیں بلا کر دیکھ لیں لہٰذا آپ انہیں ہمارے حوالے کردیں تاکہ ہم انہیں قتل کر دیں اور لوگوں کو ان کے فتنوں سے بچالیں۔

چنانچہ بادشاہ نے ان مہاجرین کو اپنے دربار میں بلایا جب یہ حضرات صحابہ دربار میں داخل ہوئے تو بغیر سجدہ کئے بادشاہ کے سامنے آکھڑے ہوئے بادشاہ نے پوچھا کہ تم نے مجھے سجدہ کیوں نہ کیا تم میرے دربار کی توہین کے مرتکب ہوئے ہو تو حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے سر صرف اپنے خالق و مالک کے سامنے جھکتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں جو آپ کو تخت و تاج عطا فرمانے والا ہے پھر نجاشی بادشاہ نے سوال کیا کہ قریش مکہ نے تم لوگوں کی شکایتیں بھیجی ہیں ان کے بارے میں کیا کہتے ہو تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم غلام نہیں آزاد لوگ ہیں اور نہ ہی ہم کوئی جرم یا خون کر کے بھاگے ہیں ہاں ان کے نزدیک ہمارا جرم یہ ہے کہ ہم شرک و بت پرستی کے بجائے اللہ واحد تعالیٰ کو اپنا رب عزوجل ماننے والے ہیں نجاشی نے پوچھا تمھارا دین کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا کہ دین اسلام اور نبی آخری الزمان ﷺ کی تعلیمات کا ذکر فرمایا پھر نجاشی نے کہا اچھا اپنا قرآن ہمیں بھی سناؤ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سورۃ عنکبوت سورہ روم اور سورہ کہف کی تلاوت فرمائی جس سے سن کر نجاشی بادشاہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کفار مکہ نے جب یہ منظر دیکھا تو نجاشی بادشاہ کو بھڑکانے کیلئے کہا کہ اے بادشاہ یہ لوگ آپ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ بی بی مریم کو برا بھلا کہتے ہیں نجاشی بادشاہ نے اس بابت حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں سورہ مریم تلاوت فرمائی نجاشی اوران کے تمام درباریوں پر وجد طاری ہو گیا اور زار و قطار رونے لگے نجاشی نے کہا کہ رب کی قسم حضرت مسیح علیہ السلام کی بھی یہی تعلیم تھی پھر کہا تم لوگ دین ابراہیمی پر ہو میرے ملک میں تمھارے لیے امن ہے اس کے بعد کفار قریش کو ان کے ہدیے واپس کر کے واپس مکہ بھیج دیا ادھر حبشہ میں یہ معاملہ ہوا اور ادھر مدینہ منورہ میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن وتفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ (پارہ 3۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 69)

ترجمہ کنزالایمان: کتابیوں کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کردیں، (اسلام سے بھٹکادیں) اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں (اپنی گمراہی بڑھاتے ہیں) اور انہیں شعور نہیں۔

باطل ترغیب

ایک مرتبہ یہود کے سرداروں نے حضرت عمار و حذیفہ اور ابن جبل رضی اللہ عنہ کو یہودیت کی دعوت دیتے ہوئے یہودی بن جانے کی رغبت دلائی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر و تفسیر روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ (پارہ 3۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 72)

ترجمہ کنزالایمان: اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا وہ جو ایمان والوں پر اترا صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ شاید وہ پھر جائیں (اسلام چھوڑ دیں)۔

یہود کی سازش

خیبر کے علماء یہود نے باہم مشورہ کیا کسی طرح مسلمانوں کو دین اسلام سے بہکا دیا جائے اور دین اسلام سے متنفر کر دیا جائے چنانچہ انہوں نے یہ سازش تیار کی کہ یہود کی ایک جماعت صبح اسلام قبول کرے اور شام کو اسلام سے پھر جائے اور مرتد ہو جائے اور باقی مسلمانوں کو وسوسوں اور شکوک و شبہات میں مبتلا کرے اور ان سے کہے کہ ہم تو حق کے طالب ہیں اس لیے حق کی تلاش میں اسلام قبول کر بیٹھے مگر جب ہم نے اپنی کتابوں سے نبی آخری الزماں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا موازنہ کیا تو انھیں اپنی کتاب سے ہٹ کر پایا یہ وہ پیغمبر نہیں جن کی صفت ہماری کتاب میں ذکر کی گئی ہے لہٰذا مسلمان ان کی پُرفریب باتوں سے دھوکا کھا جائیں اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ یہ لوگ تو حق کے طلبگار ہیں۔

ضدی اور ہٹ دھرم نہیں اور یہ تو اہل کتاب علماء میں سے ہیں اور انہوں نے کوئی تو خرابی دین اسلام میں

دیکھی ہوگی جو اسلام قبول کر کے پھر اسلام چھوڑ دیا چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق جب کعبہ معظمہ کو مسلمانوں کا قبلہ مقرر کیا گیا تو یہود کو بہت ناگوار گزرا چنانچہ یہود کا سردار کعب بن اشرف اور مالک بن سیف نے تحویل قبلہ سے متعلق وسوسوں اور شکوک شبہات میں مسلمانوں کو مبتلا کرنے کے لئے یہ سازش کی کہ صبح نماز مسلمانوں کے ساتھ کعبہ کی طرف رخ کر کے پڑھ لو اور شام کو اپنے قبلہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لو اور مسلمانوں کو بتا دو کہ ہم نے اپنی کتابوں میں قبلہ کی تبدیلی کا کوئی ذکر نہیں پایا لہٰذا ہم اس نئے قبلے کو نہیں مانتے حالانکہ حقیقت تو یہ تھی کہ ان کی کتابوں میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفت موجود تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امام القبلتین ہونگے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے اور پڑھائینگے مگر یہ حقیقت جانتے ہوئے بھی ان یہود نے جانتے بوجھتے یہ جھوٹ بولا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی تفسیر خازن تفسیر کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

(پارہ 3۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 75-76)

ترجمہ کنزالایمان: اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اس کے پاس ایک ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا کر دے گا اور ان میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اس کے پاس امانت رکھے تو وہ تجھے پھیر کر (واپس) نہ دے گا مگر جب تک تو اس کے سر پر کھڑا رہے (مطالبہ کرتا رہے) یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان پڑھوں کے معاملہ میں ہم پر کوئی مؤاخذہ (پکڑ) نہیں اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے (بولتے) ہیں ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا عہد پورا کیا اور پرہیزگاری کی اور بیشک پرہیزگار اللہ کو خوش (پسند) آتے ہیں۔

یہودی کی بددیانتی

ایک قریشی نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس بطور امانت بارہ سو اوقیہ یعنی اڑتالیس ہزار دینار

رکھوائے پھر جب اس نے کچھ عرصہ بعد اپنی رقم مانگی تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بلا تامل وہ رقم اس کو واپس کردی یونہی ایک دوسرے شخص نے فخاص یہودی کے پاس ایک اشرفی بطور امانت رکھوائی پھر جب وہ اس سے اپنی اشرفی مانگنے گیا تو فخاص یہودی نے صاف انکار کر دیا کہ مجھے کوئی اشرفی نہ دی تھی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق ایک شخص نے زمانہ کفر میں ایک یہود کو قرض دیا پھر جب وہ شخص ایمان لا کر مسلمان ہو گیا تو اسلام لانے کے بعد یہودی کے پاس اپنا قرض مانگنے گیا تو یہودی نے قرض واپس کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ چونکہ تم ہمارے دین سے پھر گئے ہو اور بے دین ہو گئے ہو اس لیے میں تمھارا قرض اس وقت تک واپس نہیں کرونگا جب تک تم اسلام چھوڑ نہیں دیتے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (پارہ 3۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 77)

ترجمہ کنزالایمان: جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (اور جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں) آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر (رحمت) فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے، (کفر و گناہوں سے) اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

جھوٹی قسموں کا عذاب

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق چند روایات درج ذیل ہیں:

روسائے یہود و علمائے یہود جن میں کعب بن اشرف حیی ابن اخطب ابورافع کنانہ ابن ابی حقیق وغیرہ نے توریت کے عہد کو توڑا اور اس میں موجود نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات کو چھپایا اور توریت کی آیت کو بدل دیا اور جھوٹی قسمیں کھائیں کہ یہ آیات رب کی طرف سے نازل شدہ ہیں اور ان کی یہ بدعہدی اس سبب سے تھی کہ انھیں حاصل ہونے والی آمدنی رک نہ جائے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

یہود کا کہنا تھا کہ اگر ہم مسلمانوں کا مال غصب کر لیں تو ہم کو کوئی گناہ نہ پہنچے گا کیونکہ یہ حکم الٰہی ہے ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اشعث بن قیس کندی رضی اللہ عنہ کا ایک شخص سے زمین کا تنازعہ چل رہا تھا جب جھگڑا بڑھا تو مقدمہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی سے فرمایا کہ اپنا گواہ پیش کرو وہ عرض گزار ہوا میرے پاس تو کوئی گواہ نہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ چنانچہ وہ قسم کھانے کیلئے تیار ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور وہ قسم کھانے سے باز رہے اور زمین مدعی کے حوالے کردی۔

ایک روایت میں آیا کہ ایک شخص بازار میں مال فروغت کرنے آیا ایک گاہک نے اس چیز کی کچھ قیمت لگائی تو اس شخص نے قسم کھائی کہ رب کی قسم تجھ سے پہلے تو ایک گاہک اس کی زیادہ رقم دے رہا تھا مگر میں نے اس کو نہ دیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک روایت کے مطابق اپنا مال فروخت کرنے کی خاطر جھوٹی قسمیں کھانے والے تاجر کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض کے مطابق ایک مرتبہ حضرموت اور امرء القیس کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا چنانچہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقدمہ پیش کیا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا کہ اپنا کوئی گواہ پیش کرو انہوں نے جواب دیا کہ میرے پاس تو کوئی گواہ نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیک ہے پھر امرء القیس قسم کھائیں حضرمی عرض گزار ہوئے کہ پھر تو امرء القیس میری زمین لے لینگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنے بھائی کا مال غصب کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھائے گا تو وہ اپنے رب عزوجل سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا رب اس سے ناراض ہو گا امرء القیس عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو کوئی سچی قسم بھی نہ کھائے اور اپنا مال چھوڑ دے تو ارشاد فرمایا اس کے لیے جنت ہے تو آپ نے عرض کی حضور گواہ رہیے میں نے زمین چھوڑ دی اور حضرمی کو دے دی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن تفسیر خزائن العرفان احکام القرآن تفسیر روح المعانی تفسیر کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

الْکِذْبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ3۔سورۃ آلِ عمران آیت نمبر 78)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر (موڑ کر اصل عبارت بدل دیتے ہیں) کتاب میں میل (ملاوٹ) کرتے ہیں کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں، اور وہ کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں، اور اللہ پر دیدہ و دانستہ (جان بوجھ کر) جھوٹ باندھتے ہیں۔

یہود و نصاریٰ کی تحریف

یہود و نصاریٰ نے توریت و انجیل میں اپنی طرف سے تبدیلیاں کیں اور اپنی طرف سے اپنی آسانی کے لیے جو چاہا ملا دیا چنانچہ ان علماء یہود و نصاریٰ کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی مثلاً کعب بن اشرف مالک ابن صیف حیی ابن اخطب ابو یاسر بن عمرو شاعر وغیرہ علماء یہود و نصاریٰ۔ (تفسیر خزائن العرفان تفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰکِنْ کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْکِتٰبَ وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ وَلَا یَاْمُرَکُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِکَةَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا اَیَاْمُرُکُمْ بِالْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (پارہ3۔سورۃ آلِ عمران آیت نمبر 79-80)

ترجمہ کنزالایمان: کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے (پجاری) ہو جاؤ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے (دیندار) ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھیرا لو، کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو لیے۔

یہود و نصاریٰ کی تردید

نجران کے عیسائیوں کا کہنا تھا کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کو اس لیے رب مانتے ہیں کیونکہ خود انہوں نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم انہیں رب مانیں تب ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق بعض یہود و عیسائیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم

سے یہی چاہتے ہیں کہ ناہم آپ کو رب مانیں اور آپ کی عبادت کریں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا کی پناہ نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں نہ ہی میں نے ایسا کوئی حکم دیا ہے اور نہ ہی میرے رب نے مجھے اس کا حکم دیا ہے اور اس لیے بھیجا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بعض کے مطابق ایک شخص بارگاہ نبوت ﷺ سے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ جیسا ہم آپ پر سلام کرتے ہیں ویسا ہی دوسروں کو بھی کرتے ہیں تو کیوں نہ ہم آپ ﷺ کو سجدہ کرلیا کریں تا کہ آپ ﷺ کی شان وعظمت کا قوی طور پر اظہار ہو اور دوسروں سے نمایاں وممتاز ہو تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات کسی کے لیئے جائز نہیں کہ وہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرے البتہ تمھیں چاہیے کہ اپنے نبی کی تعظیم کرو تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک روایت میں ہے کہ یہود کا یہ کہنا تھا کہ کوئی شخص بھی بزرگی اور درجہ میں ہمارے ہم پلہ نہیں ہوسکتا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

(تفسیر کبیر تفسیر خزائن العرفان تفسیر روح المعانی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ (پارہ 3۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 83)

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین چاہتے ہیں اور اسی کے حضور گردن رکھے (اس کے تابع حکم) ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے مجبوری سے اور اُسی کی طرف پھیریں گے (لوٹائے جائیں گے)۔

دین اسلام سے بیزاری

ایک بار اہل کتاب کے دو گروہوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کا دعویٰ تھا کہ ہمارا دین دین ابراھیمی سے نزدیک تر ہے جب جھگڑے نے طول پکڑا تو مقدمہ بارگاہ نبوت ﷺ میں پیش کیا گیا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم دونوں ہی دین ابراھیمی سے دور ہو تمھارا دین ابراھیمی سے کیا واسطہ تمھارے عقائد واعمال تو دین ابراھیمی کے ہرگز مطابق نہیں تم دین ابراھیمی سے کیسے نزدیک تر ہو سکتے ہو اس پر وہ بولے کہ ہمیں آپ کا فیصلہ منظور نہیں اور ہم ہرگز آپ کا دین قبول نہیں کریں گے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر وتفسیر خازن وتفسیر روح المعانی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٨٥ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٨٦

(پارہ 3۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 85-86)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (نقصان اٹھانے والوں) سے ہے، کیوں کر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لاکر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں (دیکھ چکے تھے) اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

ہدایت سے محروم

اس کے شانِ نزول کے مطابق چند روایات درج ذیل ہیں:

یہود و نصاریٰ نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعائیں کیا کرتے تھے لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت سنایا کرتے تھے اور خود بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے شدت سے منتظر تھے مگر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو حسد و جلن کا شکار ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر بیٹھے چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت کریمہ کیف یھدی اللہ قوما الخ نازل ہوئی۔

ایک روایت کے مطابق بارہ اشخاص جن میں ابو عامر راہب حارث ابن سوید انصاری طعمہ ابن مبارک بھی شامل تھے اسلام سے پھر کر مرتد ہو گئے اور کفارِ مکہ سے جا ملے پھر انہوں نے اہلِ مدینہ کے پاس خطوط لکھ کر پوچھا کہ کیا ہماری توبہ قبول ہو سکتی ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن و تفسیر خزائن العرفان تفسیر کبیر تفسیر روح المعانی)

بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ دونوں واقعات ان دونوں آیات کا شانِ نزول ہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ ان دونوں واقعات پر صرف پچھلی آیت کیف یھدی اللہ الخ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا ۫ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۸۹﴾

(پارہ 3۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 89)

ترجمہ کنزالایمان: مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور آپا سنبھالا (عقائد و اعمال درست کیے) تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

قبولیت توبہ

جب بارہ اشخاص کے مرتد ہونے کا واقعہ ہوا جس میں حضرت حارث بن سوید انصاری بھی شامل تھے تو کفار مکہ سے مل جانے کے بعد حضرت حارث بن سوید انصاری رضی اللہ عنہ کو سخت شرمندگی اور اپنے مرتد ہو جانے پر شدید پچھتاوا ہوا چنانچہ انہوں نے اپنی قوم کے پاس پیغام بھیجا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے معلوم کرو کہ میں اپنے کئے پر سخت نادم و شرمندہ ہوں تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے چنانچہ ان کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ (پارہ 3۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 90)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک وہ جو ایمان لا کر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی ہیں بہکے ہوئے (کامل گمراہ)۔

اسلام کو کھیل بنالیا

یہود موسیٰ علیہ السلام پر تو ایمان لے آئے مگر اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی کتاب انجیل کا انکار کیا پھر ان کا کفر اور سرکشی اس قدر بڑھی کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ساتھ نبی آخری الزمان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب قرآن مجید کا بھی انکار کرنے لگے چنانچہ ان کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض روایات کے مطابق یہود اور عیسائی نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری سے قبل تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کا اعلان لوگوں میں کیا کرتے تھے مگر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو آپ پر ایمان نہ لائے یہاں تک کہ کفر پر ہٹ دھرمی اس قدر بڑھی کہ نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات اور قرآن مجید پر بھی ایمان نہ

لائے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن سوید کے ساتھیوں نے اسلام کو استقامت سے اپنانے کے بجائے اسے کھیل بنا لیا تھا کبھی اسلام لے آتے کبھی کافر ہو جاتے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن تفسیر خزائن العرفان تفسیر روح المعانی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ مَاتُوۡا وَ ہُمۡ کُفَّارٌ فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِہِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَہَبًا وَّ لَوِ افۡتَدٰی بِہٖ ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ وَّ مَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۹۱﴾

(پارہ 3۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 91)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے ان میں کسی سے زمین بھر سونا ہرگز قبول نہ کیا جائے گا (بطور فدیہ) اگرچہ اپنی خلاصی (عذاب سے چھٹکارہ پانے) کو دے، ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی یار نہیں۔

اسلام کو معمولی سمجھ لیا

جب حضرت حارث بن سوید انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ مرتد ہو جانے والوں نے جب حضرت حارث بن سوید کو اپنے ارتداد پر توبہ کرنے اور دوبارہ مسلمان ہو جانے اور ان کی توبہ قبول ہو جانے کا ماجرا دیکھا تو انہوں نے اسلام کو معمولی چیز سمجھ کر یہ خیال کیا کہ اسلام لانا کوئی مسئلہ نہیں جب تک چاہو کفر اپنائے رہو اور جب چاہو اسلام قبول کر لو جب ہم اسلام قبول کرنا چاہیں گے تو ہمارے لیے بھی یہی آیتیں نازل ہو جائینگی چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن و تفسیر روح المعانی)

❁❁❁❁❁

چوتھا پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

(پارہ 4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 93)

ترجمہ کنزالایمان: سب کھانے بنی اسرائیل (اولادِ یعقوب) کو حلال تھے مگر وہ جو یعقوب نے اپنے اوپر حرام (بطورِ منت) کرلیا تھا توریت اترنے سے پہلے تم فرماؤ توریت لاکر پڑھو اگر سچے ہو۔

قرآن کی تکذیب

جب قرآن کریم کی وہ آیات نازل ہوئیں جس میں فرمایا گیا تھا یہود کی نافرمانیوں کی وجہ سے سزا کے طور پر بہت سی حلال چیزیں ان پر حرام فرمادی گئیں تب یہود بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر کہنے لگے یہ چیزیں ہم پر حرام نہیں کی گئیں بلکہ یہ چیزیں تو نوح علیہ السلام کے زمانے سے ہی حرام تھیں اس بات سے ان یہود کا مقصد قرآن کو جھٹلانا تھا چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ایک دوسری روایت کے مطابق یہود بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ خود کو دین ابراھیمی پر بتاتے ہیں اور لوگوں کو بھی یہی بتاتے ہیں کہ آپ دین ابراھیمی کے ہی پیروکار ہیں مگر ہم آپ کے اعمال تو دین ابراھیمی جیسے نہیں پاتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کون سے اعمال دین ابراھیمی کے خلاف ہیں تو یہود بولے کہ دین ابراھیمی میں تو اونٹ کا گوشت اور اس کا دودھ حرام تھا جبکہ آپ کے دین میں یہ دونوں چیزیں حلال ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمھارا کہنا غلط ہے یہ چیزیں دین ابراھیمی میں بھی حلال تھیں چنانچہ اس موقعہ پر یہود کی تردید اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت کے مطابق جب بعض یہودیوں نے دین اسلام اور قرآن مجید پر اعتراض کیا کہ دین اسلام کے بعض احکام اور قرآن مجید کی بعض آیات منسوخ کی گئی ہیں لہٰذا جس دین میں احکام منسوخ ہوتے

رہتے ہوں وہ کیسے دین حق ہوسکتا ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم پر بھی پہلے یہ چیزیں حلال تھیں مگر بعد میں حرام کردی گئیں تو پھر تو دین یہودیت پر بھی اعتراض لازم ہوگا اور توریت پر بھی حق نہ ہونا لازم ہوگا اس پر یہودی بولے کہ آپ غلط کہتے ہیں یہ چیزیں ہم سے پہلے بھی حرام ہی تھیں کبھی حلال نہ ہوئیں تب ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی تفسیر روح البیان تفسیر خازن تفسیر خزائن العرفان تفسیر کبیر)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾

(پارہ4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 96)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت (کے لیے) کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔

مسلمانوں کا قبلہ افضل ہے

ایک مرتبہ یہود مسلمانوں سے بولے کہ تمھارا قبلہ کعبہ ہے اور ہمارا قبلہ بیت المقدس ہے ہمارا قبلہ تمھارے قبلے سے اعلیٰ ہمارا بیت المقدس تمھارے کعبہ سے افضل ہے کیونکہ ہمارا قبلہ تمھارے قبلے سے زیدہ پرانا اور پہلے کا ہے اور انبیاء کرام علیھم السلام کا قبلہ رہ چکا ہے اور ان کی ہجرت گاہ ہے اور ہمارے قبلہ شام کی متبرک زمین پر واقع ہے جہاں قیامت قائم ہوگی اس کے جواب میں مسلمانوں نے ان سے کہا تم غلط کہتے ہو ہمارا کعبہ افضل ہے چنانچہ اس موقع پر یہود کی تردید میں اور مسلمانوں کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

ایک اور روایت کے مطابق جب تحویل قبلہ کا واقعہ ہوا اور مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس سے کعبہ معظمہ کر دیا گیا تو یہود طعن کرنے لگے کہ مسلمانوں کو دیکھو کہ پرانے اور افضل قبلے کو جو انبیاء کرام کا قبلہ رہ چکا ہے اسے چھوڑ کرنیا اور ادنیٰ قبلہ کو اپنالیا چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن تفسیر خزائن العرفان تفسیر روح المعانی تفسیر جلالین تفسیر صاوی تفسیر روح البیان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ (پارہ4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 100)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اگر تم کچھ کتابیوں کے کہے پر چلے (ان کی بات مانی) تو وہ تمہارے ایمان کے بعد کافر (بنا) کر چھوڑیں گے۔

پُرتاثیر الفاظ

قبل از اسلام انصار مدینہ کے دو قبیلے تھے اوس اور خزرج ان دونوں گروہوں کی آپس میں سخت عداوت تھی یہ عداوت اتنی پرانی تھی کہ اس سے سو برس کا عرصہ گزر چکا تھا مگر اس عرصے میں دشمنی ختم ہونے کی کوئی صورت نہ نکلی اور نہ ہی آئندہ کوئی امکان نظر آتا تھا مگر جب نبی کریم ﷺ اسلام کی نورانی روشنی لے کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو ان دونوں قبیلوں میں آپس میں صلح ومحبت کے پھول کھلا دیئے اور یہ دونوں قبیلے آپس میں ایسے شیر وشکر ہو گئے کہ پرانی دشمنی کا کوئی شائبہ تک نہ رہا منافقین سے یہ بات کسی طرح برداشت نہ ہوتی تھی اشقت بن قیس جو پکا کافر اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا اس کا گزر جب ایک مجلس پر سے ہوا جہاں یہ دونوں قبیلے آپس میں الفت ومحبت کا اظہار کر رہے تھے چنانچہ وہ یہ دیکھ کر آگ بگولہ ہو گیا اور اسے انتہائی ناگوار گزرا لہٰذا اس نے ایک اجنبی یہودی کو بلایا اور اس سے ان دونوں قبیلوں کو ان کی پرانی دشمنیاں یاد دلانے اور ان کو آپس میں لڑوانے کا کام سپرد کیا لہٰذا وہ یہودی شخص اس مجلس میں گیا اور وہاں وہ اشعار پڑھ پڑھ کر سنانے لگا جن میں ان دونوں قبیلوں کی سابقہ دشمنیوں جنگوں فتح وذلت آمیز شکست کا ذکر تھا دونوں قبیلوں نے جب یہ اشعار سنے تو انھیں اپنی دشمنی اور عداوت کے گزرے واقعات یاد آگئے اور جو جذبہ عداوت دب گیا تھا ابھر کر پھر سامنے آگیا اور دونوں فریق بھڑک اٹھے اور ایک دوسرے کے مدمقابل آنے کے لئے ہتھیار لے کر دوڑے اسی دوران عاقبت شناس اور مصالحت پسند لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع دی چنانچہ نبی کریم ﷺ وہاں تشریف لے آئے آپ سراپا رحمت ﷺ کو دیکھتے ہی دونوں فریق اپنی اپنی جگہ پر ٹھہر گئے پھر آپ ﷺ نے ان دونوں سے ارشاد فرمایا کہ کیا تم ہدایت کے راستے پر آنے کے بعد پھر گمراہ ہونا چاہتے ہو کیا تم میرے ہوتے ہوئے آپس میں پیار محبت بھلا کر ایک دوسرے کا خون بہانا چاہتے ہو یہ الفاظ پر تاثیر سن کر دونوں فریق غفلت سے جاگ گئے اپنے اپنے ہتھیار پھینک دیئے اور ایک دوسرے کے گلے مل کر زار وقطار رونے لگے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا کوئی دن نہ دیکھا جس کا اول ایسا شر اور آخر ایسی خیر پر ہو تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر تفسیر خازن تفسیر مدارک تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

(پارہ 4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 102)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے (جو عذاب الٰہی سے بچاسکے) اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

عداوت محبت میں بدل گئی

انصار کے دو قبیلوں اوس وخزرج میں قبل از اسلام سخت عداوت تھی جو بعد اسلام محبت و دوستی میں بدل گئی ایک مرتبہ دونوں قبیلوں کے ثعلبہ بن غنم اور اسعد بن زرارہ خزرجی بیٹھے آپس میں دوستانہ گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک گفتگو کے درمیان خاندانی فخر وفضیلت کی باتیں چھڑ گئیں ثعلبہ جو قبیلہ اوس سے تھے کہنے لگے کہ ہمارا قبیلہ اوس تو قبیلہ خزرج سے افضل ہے کیونکہ اسی قبیلے میں خزیمہ ابن ثابت ہیں جنکی گواہی رسول کریم ﷺ نے دو کے قائم مقام فرمائی اور اسی قبیلے اوس میں حضرت حنظلہ شہید بھی ہیں جنھیں یہ فضیلت و مرتبہ حاصل ہے کہ بعد شہادت انھیں فرشتوں نے غسل دیا اور ان کا لقب غسیل ملائکہ ہوا اور اسی قبیلے اوس میں سعد ابن معاذ بھی ہیں کہ جن کی لاش کی حفاظت کیلئے اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کو مقرر فرمایا کہ دشمن ان کی لاش کے قریب تک نہ جاسکا اور اسی قبیلے اوس میں سعد ابن معاذ بھی ہیں جن کی وفات پر عرش الٰہی بھی ہل گیا۔

ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر اسعد خزرجی کہنے لگے کہ ہمارے خاندان کی فضیلت و مرتبہ کا کیا پوچھنا ہمارے قبیلہ خزرج ہی میں وہ چار جلیل القدر صحابہ ہیں جن کے ذریعے قرآن قائم ہے یعنی ابی ابن کعب معاذ ابن جبل زید بن ثابت اور ابوزید اور قبیلہ خزرج میں ہی سعد ابن عبادہ ہیں جو انصار کے ایک بڑے خطیب اور رئیس ہیں الغرض اس خاندان کا فخریہ تذکرہ ہوتے ہوتے جھگڑے کی صورت اختیار کیا گیا اور اس سے پہلے کہ مزید کوئی بدمزگی ہوتی لوگوں نے یا پھر خود نبی کریم ﷺ نے ان دونوں فریقوں میں صلح کرائی چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن تفسیر تنویر المقیاس)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ

وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ (پارہ4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 110)

ترجمہ کنزالایمان: تم (اے امت محمدیہ) بہتر (بہترین ہو) ہوان امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر (پیدا) ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہواور برائی سے منع کرتے ہواور اللہ پر ایمان رکھتے ہو،اور اگر کتابی ایمان لاتے تو ان کا بھلا تھا،ان میں کچھ مسلمان ہیں اور زیادہ کافر،وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے (نقصان نہ پہنچا سکیں گے)۔

اسلام سب سے بہترین دین

ایک دفعہ علماء یہود میں سے مالک ابن صیف اور وہب ابن یہود حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت ابی بن کعب حضرت معاذ ابن جبل وغیرہ سے کہنے لگے کہ آخر تمہیں اسلام اور مسلمانوں میں گیا ایسی اچھائی اور خوبی نظر آئی کہ تم نے ہماری پرانی محبت اور تعلق کو چھوڑ کر ان سے دوستی اور محبت کا رشتہ استوار کر لیا ان حضرات صحابہ علیہم الرضوان نے جواب دیا کہ مسلمانوں کا دین سب سے بہترین دین مسلمان قوم سب سے بہترین قوم ہے اور ان کے نبی افضل الانبیاء اور سید المرسلین ہیں اس پر یہودی بولے تم غلط کہتے ہو یہودیت سب سے بہترین دین ہے اور بنی اسرائیل سب سے بہترین قوم ہیں دیکھو تمہارا قرآن ہی بنی اسرائیل کی عظمت وفضیلت بیان کر رہا ہے کہ وانی فضلتکم علی العلمین چنانچہ ان یہود کی تردید میں اور حضرات صحابہ کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن تفسیر خزائن العرفان تفسیر روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ (پارہ4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 111)

ترجمہ کنزالایمان: مگر یہی ستانا (تکلیف دینا) اور اگر تم سے لڑیں تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے (میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں گے) پھر ان کی مدد نہ ہوگی۔

یہود کے بڑے عالم کا قبولِ اسلام

جب یہود کے ایک بہت بڑے عالم حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ساتھی مشرف بہ اسلام ہوئے تو سرداران یہود ابورافع ابو یاسر کعب بن اشرف ابن صوریا وغیرہ ان حضرات کو طعنے دینے اور ملامتیں کرنے لگے اور ان کے خلاف سازشوں میں برسرپیکار ہو گئے جس کے سبب یہ حضرات تشویش میں مبتلا ہو گئے

چنانچہ ان کی تسلی واطمینان کے لیے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن وتفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

(پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 113-14)

ترجمہ کنزالایمان: سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ (راہ) حق پر قائم ہیں اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں پر دوڑتے (جلدی کرتے) ہیں، اور یہ لوگ لائق ہیں۔

اسلام قبول کرنے والوں کی مدح

جب علماء یہود میں سے بڑی شان والے اور خاندانی عالم حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ ایمان لائے تو یہودی علماء ان حضرات کے دشمن ہو گئے اور ان کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ بدترین جماعت ہے کہ اپنے باپ دادا کا بہترین دین چھوڑ کر نیا دین قبول کر بیٹھے ہیں چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق قبل از اسلام نجران وحبشہ وروم کے بعض عیسائی ایسے بھی تھے جو صحیح عیسائیت پر قائم تھے اور اسی طرح مدینہ منورہ کے بعض یہودی بھی صحیح یہودیت پر قائم تھے لہٰذا جب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو یہ لوگ فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر مسلمان ہو گئے چنانچہ ان کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر تفسیر خازن تفسیر خزائن العرفان تفسیر روح المعانی تفسیر روح البیان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

(پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 115)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو بھلائی (نیکی) کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا اور اللہ کو

معلوم ہیں (جانتا ہے) ڈر والے (پرہیزگاروں کو)۔

حضراتِ صحابہ علیہم الرضوان کی حمایت

جب علماء یہود میں سے حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام اوران کے ساتھی مشرف بہ اسلام ہوئے تو یہود نے ان پر طعن وتشنیع شروع کردی اوران کے اسلام قبول کرنے پر سخت اعتراضات شروع کردیئے کہ تم نے اپنی ہلاکت کا سامان کرلیا کہ ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کا راستہ اختیار کیا اوراپنے باپ دادا کے پرانے اور صحیح دین کو چھوڑ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باطل اور نومولود دین کو اختیار کرلیا چنانچہ ان حضرات صحابہ کی حمایت میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـاؕ وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (پارہ4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 116)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو کافر ہوئے ان کے مال اوراولاد ان کو اللہ (کے عذاب) سے کچھ نہ بچالیں گے اوروہ جہنمی ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا۔

مشرکین مکہ کی خوش فہمی

مشرکین مکہ ابو جہل وغیرہ نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے اورانھیں نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی اوراس کے لیے جانی و مالی طاقت صرف کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اوراپنی ان ناپاک کوششوں میں وہ اجر وثواب کا یقین کیے بیٹھے تھے اور یہ کہتے پھرتے تھے کہ ہمارا مال اولاد طاقت سب سے زیدہ ہے اگر رب ہم سے راضی نہ ہوتا تو ہمیں مسلمانوں پر مال اولاد طاقت وقوت میں برتری عطا نہ کرتا چنانچہ ان مشرکین کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی تفسیر صاوی تفسیر خازن وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًاؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَ مَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ (پارہ4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 118)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو غیروں (کفار) کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی (نقصان پہنچانے میں) میں کمی نہیں کرتے ان کی آرزو ہے، جتنی ایذا پہنچے بیر (بغض) ان کی باتوں سے جھلک اٹھا (ظاہر ہو گیا) اور وہ جو سینے میں (بغض و کینہ و حسد) چھپائے ہیں اور بڑا ہے (اس سے زیادہ ہے جو ان کی زبان پر ہے)۔

یہود سے میل جول کی ممانعت

قبل از اسلام بعض انصار کی یہود مدینہ سے دوستیاں رشتہ داریاں قربت داریاں رضاعی دسرالی رشتے وغیرہ تھے چنانچہ پرانے تعلقات کے سبب یہ انصار ایمان لے آئے اور مسلمان ہو گئے پھر بھی ان سے میل ملاپ وغیرہ قائم رکھے رہے اور ان سے اپنے معاملات میں صلاح مشورے بھی لیتے رہے چنانچہ انھیں یہود سے میل ملاپ صلاح و مشورے سے منع فرمانے کے لیے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت کے مطابق منافقین مسلمانوں کے ساتھ گھلے ملے رہتے اور ان کے ساتھ نمازیں وغیرہ بھی ادا کیا کرتے تھے چنانچہ بعض سادہ لوح مسلمان انھیں مخلص جان کر ان سے میل ملاپ رکھتے اور اپنے اور مسلمانوں سے متعلق خفیہ باتیں اور راز اور جنگی تیاریوں سے انہیں آگاہ کر دیا کرتے تھے وہ نہ جانتے تھے کہ منافقین یہود کے جاسوس ہیں چنانچہ سادہ لوح مسلمانوں کو منافقین سے آگاہ کرنے کے لیے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر تفسیر صادی تفسیر روح المعانی تفسیر خازن تفسیر خزائن العرفان تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَلٰٓی ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ یَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِیْنَ ۝ (پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 125)

ترجمہ کنزالایمان: ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں (پورے جوش و قوت سے) تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے (امدادی فرشتے) بھیجے گا۔

اللہ عزوجل کی مدد و نصرت

اس آیت کریمہ کے متعلق مختلف اقوال ہیں کہ اس میں کون سی امداد کا ذکر ہے ایک قول تو یہ ہے کہ جب جنگ بدر میں مسلمانوں کو یہ خبر ملی کہ کفار مکہ کی امداد کیلئے ایک بہت بڑی کمک پہنچنے والی ہے تو وہ تشویش د

پریشانی کا شکار ہو گئے کہ پہلے ہی ہمارے مقابل ہمارے دشمنوں کی تعداد تین گناہ زیادہ ہے ہم بے سروسامان ہیں جب کہ دشمن کے پاس سامان جنگ کی کثرت ہے یہی کیا کم تھا کہ مزید مدد بھی پہنچنے والی ہے اب ہمارا کیا بنے گا تب مسلمانوں کے اطمینان وتسلی کے لیے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

دوسرے قول کے مطابق جب ابوسفیان جو اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے جنگ احد سے لوٹے تو کچھ آگے جا کر خیال آیا کہ ہم نے فتح حاصل کرنے کے باوجود پورا فائدہ نہ اٹھایا ہمیں چاہے تھا اس موقع سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتے چنانچہ اس خیال سے واپس پلٹے اسی اثنا میں نبی کریم ﷺ کو وحی بھیجی گئی کہ دشمن واپس پلٹ کر حملے کا ارادہ رکھتا ہے لہٰذا آپ ﷺ نے زخمی صحابہ رضی اللہ عنہ کو دوبارہ جنگ کے لیے کمر بستہ ہونے کا حکم فرمایا یہ حضرات صحابہ جو سخت زخمی حالت میں تھے اپنے زخموں پر پٹیاں باندھ کر اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے حکم کی تکمیل میں مقابلے کے لیے تیار ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کی اطاعت کو پسند فرمایا اور یہ آیت کریمہ نازل فرمائی جس میں ان کی مدد کا وعدہ فرمایا گیا۔

ایک اور قول کے مطابق یہ آیت کریمہ جنگ احزاب یعنی غزوہ خندق کی خبر دینے کے لیے نازل ہوئی کہ مشرکین عرب بڑی تعداد میں جنگی سامان سے لیس تم پر حملہ کریں گے مگر اللہ تمھاری مدد کے لیے پانچ ہزار فرشتے بھیجے گا جو تمھیں دشمن پر فتح سے ہمکنار کرینگے۔

ایک اور روایت میں آیا ہے یہ پانچ ہزار فرشتوں کی امداد کا وعدہ قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے ہے جو کوئی تقویٰ و اخلاص کے ساتھ اللہ کی راہ میں لڑے گا اللہ تعالیٰ اس کی پانچ ہزار فرشتوں سے مدد فرمائیگا۔

(تفسیر کبیر تفسیر روح المعانی تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ ﴿١٢٨﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٢٩﴾ (پارہ 4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 129)

ترجمہ کنزالایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں (بلکہ اللہ قبضہ میں ہے) یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں، اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے، اور اللہ بخشنے والا مہربان۔

توبہ کی توفیق

اس آیت کریمہ کے کئی شان نزول ہیں ایک تو یہ کہ جنگ احد میں عتبہ ابن ابی وقاص نے نبی کریم ﷺ کو زخم پہنچایا تو نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون بہہ نکلا تو ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خون دھوتے تھے اس عالم میں نبی کریم ﷺ اپنے چہرہ مبارک سے خون پونچھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ قوم بھلا کیسے کامیاب ہوگئی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو خون سے رنگ دیا حالانکہ ان کا نبی ان کی خیر خواہی چاہتا ہے یہ خود ہی نہیں وہ انہیں جنت کی طرف لے جانے کے لیے کوشاں ہے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق جب جنگ احد میں نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی مثلہ کی گئی نعش کو ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ سخت رنج اور صدمے سے دوچار ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ان کے بدلے میں تیئس کفار مقتولوں کا مثلہ کریں گے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض کے مطابق مکہ مکرمہ اور ہذیل کے درمیان رہنے والے کچھ لوگ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم لوگ مسلمان ہو چکے ہیں اور اب چاہتے ہیں کہ علم دین سیکھنے کے واسطے کچھ علماء ہمارے ساتھ کردئے جائیں جو ہمارے علاقے میں نومسلموں کو دین کی تعلیم دیں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے ہمراہ ستر (۷۰) حضرات صحابہ کو جو قاری تھے روانہ کردیے اس علاقے میں رعل زکوۃ عصیہ بنی نسیحان قبائل آباد تھے جب یہ قاری حضرات وہاں پہنچے تو ان قبائل نے سخت بدعہدی کی اور انھیں شہید کردیا جب نبی کریم ﷺ کو اس واقعہ کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ کو سخت صدمہ اور رنج پہنچا اور آپ ﷺ نے ان مذکورہ قبیلوں کیلئے بارگاہ الٰہی میں بددعا فرمائی اس طرح کہ نماز فجر کی جماعت میں دوسری رکعت کے رکوع سے سر اٹھا کر قنوت نازلہ پڑھتے تھے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور قنوت نازلہ منسوخ فرمادی گئی۔

(تفسیر بیضاوی تفسیر روح المعانی تفسیر صاوی وغیرہ)

خیال رہے کہ ان روایات میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ بیر معونہ کا واقعہ جنگ احد سے صرف چار ماہ بعد ہوا ابھی جنگ احد کے زخم بھرنے نہ پائے تھے کہ بیر معونہ کا یہ دلدوز واقعہ ہوا تب نبی کریم ﷺ نے احد کے کفار اور بیر معونہ کے قبائل کے لیے بددعا فرمائی ان تمام واقعات کی بنا پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَۚ﴿۱۳۰﴾ وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَۚ﴿۱۳۱﴾ (پارہ 4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 131)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوں سود دونادون (دگنا، چارگنا بڑھا کر) نہ کھاؤ اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح (کامیابی) ملے، اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

سود کی ممانعت

مشرکین عرب کا یہ قائدہ تھا کہ جب وہ کسی کو قرض دیتے اور قرض کی مدت پوری ہوتی اور وہ مقروض سے اپنا قرض وصول کرنے پہنچتے اور مقروض اتنی استطاعت نہ پاتا کہ قرض ادا کر سکے تو وہ ان سے معذرت خواہ ہوتا اور کچھ مہلت مانگتا تو یہ مشرکین عرب اس سے کہتے تھے کہ ٹھیک ہے ہم مدت بڑھادیتے ہیں تم قرض کی رقم بڑھادو چنانچہ مقروض مجبوراً اپنے اوپر دگنا قرض مان لیتا تو وہ اس سے دگنی مہلت دے دیتے اور یوں بار بار مہلت مانگنے کی وجہ سے مقروض پر کئی گناہ قرض ہوجاتا اور اس مقروض کو قرض کی رقم کے بدلے کئی کئی گنا سود کی رقم بھرنا پڑتی چنانچہ اس ظلم کو روکنے کیلئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر صادی تفسیر کبیر تفسیر خازن تفسیر مدارک، تفسیر بیضاوی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَۚ﴿۱۳۲﴾ وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَۙ﴿۱۳۳﴾

(پارہ 4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 133)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ ورسول کے فرمانبردار رہو اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ، (رحمت پاؤ) اور دوڑو (حاصل کرنے میں جلدی کرو) اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان (چوڑائی) میں سب آسمان وزمین (ہیں جو) پرہیزگاروں (اطاعت گذاروں) کے لئے تیار کر رکھی ہے۔

گناہوں کا کفارہ

ایک مرتبہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ بنی اسرئیل تو اللہ کے محبوب تھے کہ جب ان سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا تو صبح سویرے اس کے دروازے پر اللہ تعالیٰ اس کا گناہ تحریر فرما دیتا اور اس طرح وہ گناہ گار بدنام ہو جاتا چنانچہ اپنے کئے ہوئے گناہ پر شرمندہ ہو کر آئندہ کے لیے گناہ سے تائب ہو جاتا اور یوں اس کے گناہ کا کفارہ دنیا میں ہی ادا ہو جاتا مگر ہمارے گناہوں کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا ہے کہ وہ کسی پر ظاہر نہیں ہو پاتے اور یوں ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا ہی نہیں ہو پاتا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نیک اعمال پر سبقت کو گناہوں کا کفارہ قرار دیا گیا۔ (تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ (پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 135-36)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی (برائی میں حد سے بڑھے) یا اپنی جانوں پر ظلم کریں (گناہوں کے مرتکب ہوں) اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے، اور اپنے کیے (گناہوں) پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں، (ڈٹے نہ رہیں) ایسوں کو بدلہ ان کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں (نیک لوگوں) کا اچھا نیگ (انعام) ہے۔

گناہ پر ندامت

ان آیات کریمہ کے شان نزول کے متعلق چند روایات ہیں ایک تو یہ کہ ایک انصاری اور ایک ثقفی گہرے دوست تھے اور ان کا آپس میں بہت ہی بھائی چارہ تھا ایک مرتبہ وہ ثقفی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک ہونے کے لیے روانہ ہوئے اور اپنا گھر بار اور سودا سلف کا انتظام اپنے انصاری دوست کے سپرد کر گئے چنانچہ ان انصاری دوست کا ثقفی کے گھر بار کے انتظامات کی وجہ سے پردے میں رہتے ہوئے

ان کے گھر آنا جانا ہوتا ایک دن کوئی سودا پہنچانے ثقفی دوست کے گھر گئے ثقفی کی زوجہ نے سودا لینے کے لیے اندر سے ہاتھ باہر نکالا تو ان انصاری نے بڑھ کر انکے ہاتھ بوسہ لے لیا مگر پھر فوراً ہی سخت نادم اور شرمندہ ہوئے اور اس پشیمانی کی حالت میں جنگل کا رخ کیا وہ اپنے سر پر خاک ڈالتے تھے اور منہ پر طمانچے مارتے تھے کہ ہائے یہ مجھ سے کیا غضب ہو گیا کہ میں اپنے غازی بھائی کی خیانت کا مرتکب ہوا کئی روز اسی حالت میں گزر گئے یہاں تک کہ ثقفی جہاد سے لوٹ آئے پھر اپنی زوجہ سے اپنے انصاری دوست کا احوال معلوم کیا تو زوجہ بولیں اللہ کسی کو ایسا بھائی اور دوست نہ دے پھر تمام واقعہ کہہ سنایا چنانچہ ثقفی یہ سن کر انصاری کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ انھیں پہاڑوں پر سجدے کی حالت میں زار و قطار روتے ہوئے اور اپنی خطا پر سخت ندامت کا اظہار کرتے ہوئے پایا یہ دیکھ کر ثقفی کی آنکھوں میں بھی آنسو بہنے لگے ایسا لگتا تھا کہ جیسا پہاڑ بھی ان انصاری کے ساتھ رو رہے ہیں پھر ثقفی نے انصاری کو سجدے سے اٹھایا اور گلے سے لگا لیا اور ان سے کہا کہ آؤ چلو بارگاہ بے کس پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چلتے ہیں جہاں ہر درد کی دوا ملتی ہے ابھی یہ دونوں مسجد نبوی میں آئے ہی تھے کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔

ایک اور روایت کے مطابق مدینہ منورہ میں ایک شخص تھے جنکی کھجوروں کی دکان تھی چنانچہ ایک مرتبہ ان کی دکان پر ایک خوبصورت عورت کھجور لینے آئی انہوں نے اس عورت سے کہا کہ یہ کھجوریں تو اچھی نہیں عمدہ کھجوریں گھر میں ہیں وہاں سے لے لو چنانچہ یہ بہانہ کر کے اس عورت کو گھر میں لے گئے اور اس کا بوسہ لے لیا عورت نے ان سے کہا اے بندہ خدا سے ڈر کل اللہ کو کیا جواب دے گا اللہ عزوجل کا نام سنتے ہی وہ اللہ کے خوف سے لرز اٹھے اور سخت نادم اور شرمندہ ہوئے اور اسی پشیمانی کی حالت میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ یَّمْسَسْكُمْ
قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ۚ
وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۰﴾
وَلِیُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَمْحَقَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ (پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 141)

ترجمہ کنزالایمان: اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ (نہ دل ہارو) تم ہی غالب آؤ گے

(کافروں پر) اگر ایمان رکھتے ہو، اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی (کفار بھی پہلے جنگ میں) ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں (فتح و شکست کے) جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں (دن بدلتے رہتے ہیں) اور اس لئے کہ اللہ پہچان کرادے (تم پر ظاہر کردے) ایمان والوں کی اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست (محبوب) نہیں رکھتا ظالموں کو، اور اس لئے کہ اللہ مسلمانوں کا (انہیں منافقین سے الگ کر دے) نکھار دے اور کافروں کو مٹادے۔

اونچا تو صرف اللہ ہی ہے

ان آیات کریمہ کے متعلق چند روایات ہیں جو درج ذیل ہیں:

ایک روایت یہ ہے کہ جب جنگ احد میں ابوسفیان جو مشرکین مکہ سے تھے اپنی ظاہری فتح سے دھوکہ کھا کر اس ارادے سے واپس جنگ کے میدان کی طرف پلٹے کہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹادیں گے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے زخمی مجاہدین کو دوبارہ دشمن سے نبرد آزما ہونے کے لئے روانہ ہونے کا حکم فرمایا اور انھیں حکم فرمایا کہ دشمن کی فوج کا پتہ لگائیں کہ وہ کہاں ہیں جب مجاہدین کو اس پر پریشانی محسوس ہوئی چنانچہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔

ایک دوسری روایت کے مطابق غزوہ احد میں جبکہ مسلمان افراتفری کا شکار ہو گئے اور وہ ہمت وحوصلہ ہارنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس حالت کو ملاحظہ فرما کر بارگاہ الٰہی میں مدد کی دعا فرمائی کہ یا اللہ تو ہی ہماری اصل طاقت اور قوت ہے اس وقت ان مسلمانوں کے علاوہ کوئی نہیں جو دنیا میں تیری عبادت کرتا ہو چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔

بعض روایات کے مطابق جنگ احد ختم ہونے کے بعد ابوسفیان جو اس وقت مشرکین مکہ میں سے تھے انہوں نے تین بار پکارا کیا قوم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ پھر پکارا کیا قوم میں ابوبکر ہیں پھر پکارا کیا قوم میں عمر بن خطاب ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ خاموش رہو پھر جب ادھر خاموشی رہی تو ابوسفیان خوشی سے بولے کہ تینوں قتل کردیے گئے یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش نہ رہ سکے اور بول پڑے کہ اے اللہ کے دشمنو یہ تینوں زندہ ہیں اور تمھاری راہ میں رکاوٹ بنے رہینگے اور تمھاری آنکھ میں کھٹکتے رہینگے یہ سن کر ابوسفیان فخریہ گانے لگا کہ اے ہبل اونچا ہوجا اونچا ہوجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جواب دو کہ ہبل بے چارہ کیا اونچا ہوگا اونچا تو صرف اللہ ہی ہے ابوسفیان بولے ہمارے پاس تو عزی بت ہے

جبکہ تمھارے پاس کچھ بھی نہیں ہے تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جواب دو ہمارا مولی اور وارث اللہ عزوجل ہے ہاں تمھارا کوئی وارث نہیں تب ابوسفیان بولے کہ بدر کا بدلہ ہوگیا ہم تم برابر ہوگئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بولے کہ ہرگز نہیں ہمارے مقتول تو شہید اور جنتی ہیں جبکہ تمھارے مقتول مردہ اور جہنمی ہیں پھر برابری کیسی؟ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تائید فرمائی گئی۔ (تفسیر کبیر تفسیر روح المعانی تفسیر خازن تفسیر صاوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـئًا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ (پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 144)

ترجمہ کنزالایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا (جہاد یا اسلام سے) اللہ (یا اللہ کے دین کا) کا کچھ نقصان نہ کرے گا، اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا۔

افواہ

غزوہ احد کے موقعہ پر جب عبداللہ بن قمیعہ یا عتبہ بن ابی وقاص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم پہنچائے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا پھر وہ شہید کرنے کے ارادے سے آگے بڑھا تو حضرت معصب ابن عمیر نے آگے بڑھ کر اس کا وار خود پر روکا اور وہ شہید ہوگئے تو وہ خوشی سے چیخا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا ہے یہ افواہ مدینہ منورہ پہنچی تو منافقین مدینہ مسلمانوں کو ورغلانے لگے کہ جن کی وجہ سے تم اپنا پرانا باپ دادا کا دین چھوڑا تھا وہ تو رہے ہی نہیں اگر وہ سچے نبی ہوتے تو کفار کے ہاتھوں کیوں کر قتل ہوتے لہٰذا اب اپنے پرانے باپ داداؤں کے دین کی طرف واپس لوٹ چلو اس پر بعض ضعیف العقیدہ نومسلم کہنے لگے کہ ہمیں ابن ابی منافق کے ذریعے ابوسفیان سے امان دلوا دو ہم ان کی اطاعت پر راضی ہو جائیں گے مگر راسخ العقیدہ مسلمان منافقین کی یہ بات سنتے ہی بول پڑے کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو بھی گئے تو کیا ہوا ہمارا رب تو زندہ ہے اور رہے گا ہم ہرگز یہ سچا دین نہ چھوڑیں گے پھر سب سے پہلے حضرت کعب بن مالک نے نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری مسلمانوں تک پہنچائی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا کہ اے مسلمانو میرے پاس آجاؤ چنانچہ مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر جمع ہو گئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں راسخین کی تائید منافقین کی تردید اور ضعفاء پر عتاب فرمایا گیا۔

(تفسیر خازن تفسیر کبیر تفسیر روح المعانی تفسیر روح البیان تفسیر صاوی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ○ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ○

(پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 149-50)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اگر تم کافروں کے کہے پر چلے (ان کی بات مانے) تو وہ تمہیں الٹے پاؤں لوٹا دیں گے (کفر کی طرف) پھر ٹوٹا کھا کے (آخرت کا نقصان اٹھا کر) پلٹ جاؤ گے (کفر کی طرف) بلکہ اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار۔

مسلمانوں کی ہمتیں توڑنے کی کوشش

جب جنگ احد میں کافروں کو بظاہر مسلمانوں پر غلبہ ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہادت کی افواہ اڑ گئی تو عبداللہ بن ابی منافق ضعفاء مومنین سے کہنے لگا کہ چلو ابوسفیان کے پاس جا کر اپنی جان و مال کی امان لے لیں اور اس کی اطاعت قبول کر لیں ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ دین اسلام سچا مذہب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے نہیں ورنہ وہ کفار کے ہاتھوں قتل نہ کئے جاتے پھر اور منافقین بھی اس کی تائید میں بولے کہ اسلام تو ایک نیا اور عارضی دین تھا جو آج اپنے انجام کو پہنچا چلو اپنے پرانے آباؤ اجداد کے دین کی طرف لوٹتے ہیں اور اپنے پرانے بھائیوں سے جا ملتے ہیں اور اب ان ہی کے ساتھ زندگی گزارنے کا تہیہ کرتے ہیں چنانچہ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بعض دوسری روایات کے مطابق یہود مدینہ کی مسلسل یہ کوشش تھی کہ وہ کسی طرح نومسلموں کو اسلام سے متعلق وسوسوں اور شکوک وشبہات میں مبتلا کر دیں اور کسی طرح انہیں اسلام سے پھیر دیں چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ تفسیر نعیمی کے مطابق یہ بھی ہو سکتا ہے ان یہودیوں نے احد کے اس واقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان مسلمانوں کو اسلام سے متعلق شکوک وشبہات ڈالنے کی کوشش کی ہو لہذا ان دونوں روایتوں

میں کوئی تعارض نہیں ۔ (تفسیر کبیر تفسیر مدارک تفسیر صاوی تفسیر بیضاوی تفسیر روح المعانی تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾

(پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 151)

ترجمہ کنزالایمان: کوئی دم جاتا ہے (عنقریب) کہ ہم کافروں کے دلوں میں رعب (ہیبت وگھبراہٹ) ڈالیں گے کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس پر اس نے کوئی سمجھ (دلیل) نہ اتاری اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور کیا برا ٹھکانا ناانصافوں کا۔

مسلمانوں کا رعب ودبدبہ

غزوہ احد کے بعد جب ابوسفیان واپس پلٹے تو راستے میں اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے کہ ہم سے غلطی ہو گئی جب ہمیں مسلمانوں پر غلبہ حاصل ہو ہی گیا تھا تو ہمیں چاہیے تھا کہ ہم مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے ہی مٹا دیتے اور اسلام کا جڑ سے خاتمہ کر دیتے چلو واپس پلٹو اسلام کو سرے سے مٹا کر آئیں چنانچہ ایک بدوی کو کچھ رقم بطور اجرت دی جائے کہ جا کر مسلمانوں سے کہہ دو کہ سنبھل جائیں ہم پھر تم پر حملہ آور ہو رہے ہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زخمی مجاہدین کو دشمن کے خلاف مقابلے پر نکلنے کا حکم فرمایا لہذا یہ حضرات اپنے زخموں پر پٹیاں باندھ کر ابوسفیان کے مقابل نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ منزل حمراء اسد پر پہنچ گئے مگر کا دور دور تک پتہ نہ تھا چنانچہ اس منزل پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَ عَصَیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِیَبْتَلِیَكُمْ ۚ وَ لَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۵۲﴾

(پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 152)

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک اللہ نے تمہیں سچ کردکھایا اپنا وعدہ جب کہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا (حکم پر اختلاف کیا) اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تمہاری خوشی کی بات (کفار کا بھاگنا اور مالِ غنیمت) تم میں کوئی دنیا (مالِ غنیمت) چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت (کا ثواب) چاہتا تھا پھر تمہارا منہ ان (کفار) سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے اور بیشک اس نے تمہیں معاف کردیا، اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا (عمل سے بڑھ کر ثواب عطا کرتا) ہے۔

صحابہ کا غور کرنا

جب صحابہ کرام کو غزوہ احد میں کفار کے ہاتھوں ہزیمت اٹھانی پڑی اور وہ جنگ ختم ہونے کے بعد واپس مدینہ منورہ پلٹے تو بعض آپس میں انہی کوتاہیوں پر غور وخوض کرتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم سے رب تعالیٰ نے بھی وعدہ فرمایا تھا کہ فتح نصیب ہوگی اور رسول نے بھی ہم سے فتح کا وعدہ فرمایا تھا۔ سوچو کہ ہم سے کیا کوتاہی ہوئی جس کے سبب اس وعدے کا ظہور نہ ہوا اور ہمیں شکست ہوئی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر تفسیر روح المعانی تفسیر روح البیان تفسیر صاوی تفسیر خازن تفسیر نعیمی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ طَآىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِيَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِيُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 154)

ترجمہ کنزالایمان: پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند (غیبی پرسکون نیند) اتاری کہ تمہاری (مسلمانوں کی) ایک جماعت کو گھیرے تھی اور ایک گروہ (کفار و منافقین) کو اپنی جان کی پڑی

تھی اللہ پر بے جا گمان (بدگمانی) کرتے تھے جاہلیت (مشرکین) کے سے گمان، کہتے کیا اس کام (مشورے) میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے (کہ مانا جائے) تم فرمادو کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں (بدعقیدگیاں) جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں، ہمارا کچھ بس ہوتا (تو ہم گھروں میں ہی رہ جاتے) تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرمادو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل آتے اور اس لئے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے کھول دے (تمھارا نفاق ظاہر ہو جائے) اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

نزول سکینہ

مشرکین مکہ جب میدان احد سے پلٹنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ اگلے سال ہم پھر بدر میں آپ کے مقابل آئینگے مسلمانوں کو اس بات کا خدشہ لاحق ہوا کہیں یہ کفار جاتے جاتے مدینہ پر حملہ نہ کردیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص دشمن کی خبر گیری کے لیے روانہ کیا اس شخص نے آکر اطلاع دی کہ وہ لوگ تیزی سے اپنا سامان باندھ کر اونٹوں پر لاد رہے ہیں اور بھاگنا چاہتے ہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گئے اب حملہ کا کوئی خطرہ نہیں چنانچہ مسلمانوں کا اضطراب ختم ہوا اور پرسکون ہو گئے اسی اثناء میں احد والوں کی دو جماعتیں ہو گئیں ایک مومنین کی اور ایک منافقین کی مومنین کی جماعت پر قدرتی طور پر اونگھ مسلط ہو گئی ان کی یہ حالت ہو گئی کہ اونگھ کے سبب بار بار تلوار ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی پھر اٹھاتے تھے پھر چھوٹ جاتی تھی حالانکہ وہ ابھی صف بستہ تھے مگر اونگھ سے جھوم رہے تھے جب کہ احد والوں کی دوسری جماعت یعنی منافقین کا یہ حال تھا کہ ان کی حالت تھکن اور پریشانی کے سبب انتہائی خراب تھی منتشر خیالات اور اترے ہوئے چہرے نڈھال جسم نیند و اونگھ تو دور کی بات انھیں کسی پل چین و قرار نہ تھا بار بار یہی کہتے کہ ہم بلاوجہ یہاں آ گئے ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ مدینہ میں رہ کر مدافعانہ جنگ کی جائے اور کبھی یہ کہتے نظر آتے کہ نہ مسلمان یہاں کا رخ کرتے نہ اس طرح مارے جاتے غرض اس دن مومنین تو چین و سکون سے تھے جبکہ منافقین بدحواسی و پریشانی میں مبتلا تھے یہی مومنین و مخلص کی پہچان تھی چنانچہ یہی حالات بتانے کیلئے اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ (پارہ4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 159)

ترجمہ کنزالایمان: توکیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد (تمھاری بارگاہ) سے پریشان (منتشر) ہوجاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اوران کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کرلو (مصمم ارادہ کرلو) تو اللہ پر بھروسہ کرو (اسباب پر نہیں) بیشک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

اخلاقِ کریمانہ کی تعریف

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ مدینہ لوٹ آنے سے متعلق بغرض شکایت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ بعد غزوہ احد بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور اپنے شوہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شکایت کرنے لگیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عفان کے بیٹے نے یہ کیسی حرکت کی کہ آئندہ کسی امامت وکلیدی کے عہدے کے قابل نہ رہے اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہتھیار دھو رہے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ سے فرمایا کہ ہاں آج ہم کو عثمان نے رسوا کردیا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو خاموش رہنے کے لیے فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اب اور کچھ نہ کہنا پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو انھیں دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی تم اس دن بہت دور چلے گئے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اخلاق کریمانہ کر تعریف میں آکر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۗ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ (پارہ4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 161)

ترجمہ کنزالایمان: اور کسی نبی پر یہ گمان نہیں ہوسکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے (خیانت

کرے) اور جو (خائن) چھپا رکھے (خیانت کرے) وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز (خیانت کیا ہوا مال) لے کر آئے گا پھر ہر جان کو ان کی کمائی (اعمال کی جزا) بھرپور دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

مال غنیمت

اس آیت کریمہ کے چند شان نزول روایات کئے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

ایک تو یہ کہ جنگ بدر کے موقعہ پر مال غنیمت میں سے ایک چادر گم ہوگئی جو تلاش کے باوجود نہ ملی بعض منافقین کہنے لگے کہ محمد ﷺ نے وہ چادر خود رکھ لی ہوگی ان منافقین کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق جنگ احد کے موقعہ پر جب مشرکین مکہ شکست کھا کر بھاگنے لگے درہ کی حفاظت پر معمور مسلمانوں نے جب یہ دیکھا کہ باقی مسلمان ان کا پیچھا کر رہے ہیں اور ان کی غنیمتیں لوٹ رہے ہیں تو یہ حضرات بھی ان غنیمتوں کو لوٹنے کے لیے درہ چھوڑ کر غنیمتیں لوٹنے میں مصروف ہوگئے کہ ہوسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ فرمادیں کہ جس نے جو جو غنیمتیں لوٹی ہیں وہ اسی کی ہیں تو اگر ہم درہ پر ہی رہے تو غنیمتیں حاصل کرنے سے محروم رہ جائیں گے چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت کے مطابق ایک جہاد میں بعض بڑے لوگوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ہم عام لوگوں سے برتر ہیں لہٰذا ہمیں غنیمت میں بھی زیادہ حصہ دیا جائے چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بعض کے مطابق ایک جہاد میں جب مسلمانوں کو فتح ہوئی تو غنیمت تقسیم میں کچھ تاخیر ہوگئی اس پر بعض لوگ کہنے لگے کہ شاید غنیمت تقسیم نہ کی جائے اس پر نبی کریم ﷺ نے ان کی اس غلط فہمی کو دور فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہا گر ہمارے پاس احد پہاڑ جتنا بھی سونا غنیمت میں حاصل ہو تب بھی ہم یہ تم سب میں تقسیم فرمائیں گے ایسا کبھی نہ ہوگا کہ تمھاری غنیمت ہم رکھ لیں اور تمھیں کچھ نہ دیں یہ خیانت ہے اور اللہ تعالیٰ کے نبی خیانت سے پاک ہیں اللہ نے انھیں خیانت سے محفوظ رکھا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح البیان، تفسیر بیضاوی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾

(پارہ 4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 162-63)

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا جو اللہ کی مرضی پر چلا وہ اُس جیسا ہو گا جس نے اللہ کا غضب اوڑھا (غضب کا حقدار بنا) اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے، اور کیا بری جگہ پلٹنے کی، وہ اللہ کے یہاں درجہ درجہ ہیں اور اللہ ان کے کام دیکھتا ہے۔

مخلصین و منافقین میں فرق

جب نبی کریم ﷺ نے غزوہ احد کے لیے مسلمانوں کو روانگی کا حکم فرمایا تو مخلص مومنین نے فوراً حکم کی تکمیل کی اور احد کی طرف روانہ ہو گئے جبکہ بعض منافقین مجبوراً روانہ ہوئے مگر بعد میں واپس لوٹ آئے جبکہ بعض منافقین تو گئے ہی نہیں چنانچہ ان مومنین اور منافقین کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۱﴾

(پارہ 4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 169-71)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں شاد (خوش) ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے (جو ابھی شہید نہیں ہوئے) کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم، خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا۔

شہداء کا اکرام

ان آیت کریمہ کے شان نزول متعلق چند روایات ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ آیت کریمہ غزوہ بدر کے شہداء کے متعلق نازل ہوئی جن میں چھ مہاجر اور چھ یا آٹھ انصار شامل تھے۔

بعض روایات کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ تمھارے جو بھائی جنگ احد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کی سبز پرندوں کے رکھا وہ جنت کی نہروں پر سیر کرتی جاتی ہیں اور جو چاہیں وہاں سے پھل کھاتی ہیں اور عرش کے نیچے لٹکی ہوئی سبزی قندیلوں میں رہتی ہیں انہوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کے اے کاش ہمارے اس عیش و آرام کی خبر دنیا میں ہمارے بھائیوں کو مل جائے تا کہ وہ جہاد میں سستی نہ کریں چنانچہ رب تعالیٰ نے فرمایا یہ خبر ہم پہنچا دیتے ہیں لہٰذا یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ دیگر روایات میں آیا ہے کہ حضرت جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دل شکستہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں پریشان ہو انہوں نے عرض کیا میرے والد احد میں شہید ہو گے وہ بہت قرض چھوڑ گئے ہیں اس کے علاوہ وہ بال بچے بھی چھوڑ گئے ہیں ان سب کا بار مجھ پر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں ایک خوشخبری سناؤں وہ عرض گزار ہوئے جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر کسی سے حجاب میں ہی کلام فرمایا سوائے تمھارے والد کے کہ انھیں اپنا دیدار کی نعمت عطا فرمائی اور کلام فرمایا کہ اے میرے بندے مجھ سے کچھ مانگ انہوں نے عرض کیا اے میرے مولیٰ مجھے پھر زندہ فرما کر دنیا میں بھیج تا کہ میں پھر تیری راہ میں جہاد کروں اور مارا جاؤں ارشاد باری ہوا کہ بعد موت ہم کسی کو دنیا میں واپس نہیں بھیجتے تو تمھارے والد نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی اچھا پھر خبر دنیا میں بھیج دے کہ تو نے میرا اتنا احترام و اکرام فرمایا تو رب تعالیٰ نے فرمایا تمھاری دعائیں قبول فرماتے ہیں چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض روایات میں آیا ہے کہ جب کچھ نجدی لوگ تبلیغ دین کے بہانے اپنے ساتھ ستر (۷۰) قاریوں کو لے گئے اور مقام بیر معونہ پر انھیں بے دردی سے شہید کر دیا ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر صاوی، تفسیر روح البیان تفسیر روح المعانی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۚ﴿۱۷۲﴾ (پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 172)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم

پہنچ چکا تھا ان کے نکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے۔

صحابہ کی اطاعت

غزوہ احد کے بعد جب ابوسفیان نے ظاہری غلبہ حاصل کیا تو مکہ معظمہ واپس ہوتے ہوئے مقام روحاء پر پہنچ کر اس خیال سے پچھتانے لگے کہ کاش اس غلبہ سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کا کام تمام کر دینا چاہیے تھا اور اسلام کا درخت جڑ سے اکھڑ دینا چاہیے تھا چنانچہ اس خیال کے آتے ہی واپس حملہ کا ارادہ کیا جب اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان سے مقابلے کے لیے نکلنے کا حکم فرمایا زخمی مجاہدین نے اپنے زخموں پر پٹیاں باندھیں بلکہ بعض تو پٹیاں بھی نہ باندھ سکے جوش وجذبے کے ساتھ یونہی کفار سے مقابلے کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔ ادھر ابوسفیان کو جب معبد ابن ابی معبد خزاعی نے جو ابوسفیان کا گہرا دوست تھا مسلمانوں کے اس جوش وجذبے کے ساتھ ان کے مقابل نکلنے کی اطلاع دی اور کہا کہ واپس مکہ چلو ورنہ ہماری خیر نہیں تو ابوسفیان کا لشکر بھی اسی بات پر مصر ہوا کہ ہمیں مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کے بجائے واپس لوٹ جانا چاہیے چنانچہ یہ لوگ واپس مکہ لوٹ گئے اور یوں مسلمانوں نے جب تین چار روز حمراء الاسد میں قیام کیا اور کوئی کافر مقابل نہ آیا تو یہ مہاجرین بخیریت واپس مدینہ منورہ واپس آگئے اور ڈھیروں اجر وثواب کے مستحق ہوئے چنانچہ ان حضرات صحابہ کی تعریف میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بعض روایات کے مطابق جب غازیانِ احد کے قدم اُکھڑ گئے اور وہ افرتفری کا شکار ہو کے منتشر ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کیا گیا جس میں مسلمانوں کو واپس بلایا گیا چنانچہ اعلان سن کر مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور مسلمان شہیدوں کی نعشوں کو کفار کی دسترس سے بچایا اور یوں کفار سوائے حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کے سوا کسی کی نعش کا مثلہ نہ کر سکے چنانچہ یہ آیت کریمہ ان غازیان احد کے متعلق نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن، تفسیر روح البیان، تفسیر صاوی، تفسیر مدارک، تفسیر بیضاوی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ

مُّؤْمِنِيْنَ۝ (پارہ4-سورۃ آل عمران آیت نمبر 173-75)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جن سے لوگوں (کفار کے ایجنٹوں) نے کہا کہ لوگوں (کفار) نے تمہارے لئے جتھا جوڑا (لشکر جمع کر رکھا ہے) تو ان سے ڈرو (خوف کھاؤ) تو ان (مخلص مسلمانوں) کا ایمان اور زائد ہوا (بڑھ گیا) اور بولے اللہ ہم کو بس (کافی) ہے اور کیا اچھا کارساز تو پلٹے (جنگ سے) اللہ کے احسان اور فضل سے (عافیت اور ثواب کے) کہ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور اللہ کی خوشی پر چلے اور اللہ بڑے فضل والا ہے وہ تو شیطان ہی ہے کہ اپنے دوستوں (منافقین) سے دھمکاتا ہے تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

عارضی فتح

ابوسفیان جب غزوہ احد سے ظاہری فتح حاصل کر کے لوٹنے لگے تو بولے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگلے مقام پر بدر حضری میں اب ہماری تمہاری جنگ ہوگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر جواب دیا انشاءاللہ ضرور۔ چنانچہ جب اگلے سال حسب وعدہ ابوسفیان اپنے لشکر کے ساتھ بدر کی طرف روانہ ہوئے تو بیچ راستے میں ہی قدرتی طور پر ان کے دل میں مسلمانوں کا رعب اور ہیبت چھا گئی کہ آگے جانے کا ارادہ ترک کر دیا اتفاقاً نعیم ابن مسعود کی جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے ابوسفیان سے ملاقات ہوگئی ابوسفیان نے نعیم ابن مسعود سے کہا کہ تم ہمارا ایک کام کرو ہم اس کے بدلے تمہیں دس اونٹ بطور انعام دینگے وہ کام یہ ہے کہ پچھلے سال ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر حضریٰ میں جنگ کا وعدہ کیا تھا اور اسی ارادے سے نکلے تھے مگر اب یہ خیال آرہا ہے کہ یہ وقت جنگ کے لیے مناسب نہیں مگر مسئلہ یہ ہے کہ اگر مسلمان بدر میں پہنچ گئے اور ہم نہ پہنچے تو ہماری بڑی ذلت ہوگی لہٰذا تم مسلمانوں سے جا کر کہہ دو کہ ابوسفیان ایک لشکر جرار کے ساتھ جنگ کرنے آرہا ہے تمھیں اس کے مقابل سخت شکست کا سامنا ہوگا عزت اسی میں ہے کہ تم لوگ بدر کی طرف نہ جاؤ اور جنگ کا خیال دل سے نکال دو اس طرح ہمارا جنگ کے لیے نکلنا مشہور ہو جائے گا اور ہمارا راز ہی رہ جائے گا چنانچہ نعیم ابن مسعود نے مدینہ منورہ پہنچ کر ایسا ہی کیا اور مسلمانوں کو جنگ سے باز رہنے کی ترغیب دلائی مگر مسلمانوں نے یہ خبر سن کر کہا کہ اللہ عزوجل ہمارے ساتھ ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر جرار کے ساتھ بدر حضری پہنچے وہاں میدان صاف تھا دشمن کا دور دور تک پتہ نہ تھا قریب ہی ایک سالانہ میلہ لگا ہوا تھا جہاں مسلمانوں نے اپنے پاس موجود نقدی اور مال سے تجارت کی اور خوب زیادہ نفع کمایا ساتھ ہی میلے میں موجود قبائل کو دعوت اسلام بھی دی جس کی وجہ سے کئی قبیلوں نے اسلام قبول کر لیا اور یوں آٹھ دن کے بعد مسلمان شاداں و فرحاں

اجر وثواب اور دنیاوی نفع کما کر واپس مدینہ لوٹ آئے جب کہ ابوسفیان کی جماعت سارے عرب میں بدنام ہو گئی اس لشکر کا نام جیش السویق پڑ گیا یعنی ستو پینے والا لشکر جو کھا پی کر لوٹ آیا اس واقعہ سے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر صاوی، تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان، تفسیر مدارک، تفسیر بیضاوی وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْــًٔا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

(پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 176)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب! تم ان کا کچھ غم نہ کرو جو کفر پر دوڑتے (لپکتے) ہیں وہ اللہ (کے دین کا) کا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اللہ چاہتا ہے کہ آخرت (کی نعمتوں) میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

مشرکین کی ایذاء رسانی

مشرکین مکہ وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو تنگ کرتے رہتے تھے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بعض روایات کے مطابق منافقین مدینہ مسلمانوں کو کفار مکہ سے ڈراتے رہتے تھے اور ان کے دلوں میں دین اسلام اور نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق شکوک وشبہات پیدا کرنے کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے تھے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بعض کے مطابق کفار مکہ اسلام قبول کرنے کے بعد مشرکین عرب کی ایذاء رسائیوں کے خوف سے مرتد ہو کر دین اسلام سے پھر گئے جس کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت صدمہ پہنچا۔ چنانچہ اس صدمہ کے دفع کیلئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت کے مطابق علماء یہود و رؤسائے یہود جیسے کعب بن اشرف وغیرہ نے تورات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت وصفات کو بدل دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کر دیا اور مسلمانوں کو بھی دین اسلام سے پھر جانے کی ترغیت دلاتے رہتے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْؕ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْۤا اِثْمًاۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ (۱۷۸) (پارہ 4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 178)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہرگز کافر اس گمان میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم انہیں ڈھیل (مہلت) دیتے ہیں کچھ ان کے لئے بھلا (خیر) ہے، ہم تو اسی لئے انہیں ڈھیل دیتے ہیں کہ (غافل ہوکر) اور گناہ میں بڑھیں اور ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

کفار اور یہود کی خوش فہمی

کفار مکہ اور یہود مدینہ کا یہ کہنا تھا کہ اسلام تو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ کفار و مشرکین آخرت میں کوئی حصہ نہ پائیں گے جبکہ حالت یہ ہے کہ ہمیں دنیا کی ہر نعمت مال اولاد جائیداد عہدہ مرتبہ عزت شہرت کی صورت میں ملی ہوئی ہے جبکہ مسلمانوں کے پاس ہمارے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے اور دنیا آخرت کا نمونہ ہے جیسے جو یہاں ملا ہے وہی آخرت میں پائے گا لہٰذا ہم تو آخرت میں بھی اعلیٰ وعمدہ نعمتیں پائینگے اور مسلمان یہاں کی طرح وہاں بھی ان نعمتوں سے محروم رہینگے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ حَتّٰى یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۚ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ (۱۷۹)

(پارہ 4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 179)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں (کہ مخلص اور منافقین پہچانے نہ جائیں) جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کردے گندے (منافق) کو ستھرے (مخلص) سے اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے (غیب کا علم دینے کے لیے) تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔

غیبوں پر خبردار

اس آیت کریمہ کے متعلق چند روایات ہیں ایک یہ کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جیسے آدم علیہ اسلام پر روحیں پیش کی گئیں تھیں ایسے ہی عالم کی پیدائش سے قبل مجھ پر اور میری امت دعوت یعنی سب انسان پیش کیے گئے اور میں نے سب کو جان لیا کہ کون ایمان لائے گا اور کون کفر پر قائم رہے گا۔ جب اس بات کی اطلاح منافقین کو ملی تو ازراہ تمسخر اپنی جماعت میں کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ان لوگوں کو بھی جاننے کا دعویٰ کر رہے ہیں جو ابھی دنیا میں آئے ہی نہیں اور ہم جو عرصے سے آپ کے ساتھ ہیں تو ہمیں آج تک پہچانتے نہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر مطلع ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر جلوہ افروز ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرمائی پھر ارشاد فرمایا یا لوگ ہمارے علم پر طعن کرتے ہیں۔ آج ہم سے قیامت تک کی جو بات پوچھنا چاہو پوچھ لو تم جو پوچھو گے ہم بتادیں گے تب حضرت عبداللہ ابن خذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ میرے والد کون ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمھارے والد حذافہ ہیں اور پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اللہ کی ربوبیت، اسلام کے دین ہونے، قرآن کے حق ہونے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں ہمیں معافی عنایت فرمادیں۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم ایسے طعنوں سے باز رہو گے کیا تم باز رہو گے پھر منبر شریف سے نیچے تشریف لے گئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق ایک مرتبہ کفار ومشرکین نے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے نبی ہیں تو پھر ہمیں خبر دیں کہ ہم میں سے کون ایمان لائے گا اور کون کفر پر قائم رہے گا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بعض کے مطابق قریش بولے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بتایئے جنتی کون کون ہیں اور دوزخی کون کون ہیں اور ان کی تعداد کیا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بعض روایات کے مطابق ایک مرتبہ مسلمانوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسی علامات بتایئے کہ ہم مومن وکافر کو پہچان لیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بعض مفسرین کے مطابق منافقین یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ ہم صحابہ کرام کی طرح مخلص مومنین ہیں مگر غزوہ احد میں ان کا نفاق کھل کر سامنے آگیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن، تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ (پارہ 4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 180)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے (بخل کو) اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے، عنقریب وہ (مال) جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق (پھندا) ہوگا اور اللہ ہی وارث (حقیقی مالک) ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

بخل کی نحوست

بعض مسلمان زکوٰۃ ادا نہیں کیا کرتے تھے یا دیتے تو تھے مگر پوری نہیں دیتے تھے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق علماء یہود تورات کی وہ آیات لوگوں سے بیان نہ کیا کرتے تھے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کئے گئے تھے اور وہ انہیں بیان کرنے میں بخل کیا کرتے تھے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾

(پارہ 4۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 180)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ ہی وارث (حقیقی مالک) ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لئے تائید اور گواہی

ایک بار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہود کے مدرسے میں گئے تو وہاں یہود کے بڑے بڑے علماء کو ملاحظہ کیا ان ہی میں سے ان کا پادری فنحاص بن عازورا بھی موجود تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فنحاص کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ اے فنحاص اللہ سے ڈر اور اسلام قبول کر لے تو اچھی طرح جانتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی سچے رسول ہیں جس کی بشارتیں تمہاری کتاب توریت میں دی گئی ہیں لہٰذا ایمان لے آ نماز قائم

کر اور زکوٰۃ دے اور اللہ تعالیٰ کو قرض دے اجر و ثواب کا حقدار بن جائے گا اس پر فنحاص بولا کہ اگر ہم خدا کو قرض دیں تو ہم غنی ہوئے اور خدا فقیر۔ اور تمہارے رسول تو سود کے لین دین کو حرام کہتے ہیں جبکہ ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں جو اللہ کی راہ میں دے گا اللہ اس سے ایک سے دس بلکہ سات سو بلکہ اس سے بھی زیادہ دے گا یہ تو خالص سود ہوا ہم ایسے باطل عقیدے والے دین کو کیسے قبول کریں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ بکواس سن کر ضبط نہ کر سکے اور فنحاص کو ایک زوردار تھپڑ رسید کیا اور فرمایا کہ اگر تو ذمی نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا فنحاص روتا ہوا آپ رضی اللہ عنہ کی شکایت لے کر بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور فنحاص کو مارنے کا سبب دریافت فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سارا ماجرا کہہ سنایا کہ اس نے بارگاہ الٰہی میں بکواس کی تھی جس کی وجہ سے میں نے اسے مارا فنحاص یہ سن کر مکر گیا اور قسم کھا کر بولا کہ میں نے کچھ نہیں کہا یہ غلط کہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تائید و گواہی میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاۗءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ (پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 183-184)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو کہتے ہیں اللہ نے ہم سے اقرار کر لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک ایسی قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھائے تم فرما دو مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں (معجزات) اور یہ حکم لے کر آئے جو تم کہتے ہو پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا اگر سچے ہو تو اے محبوب! اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو تم سے اگلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے جو صاف نشانیاں (معجزات) اور صحیفے اور چمکتی کتاب لے کر آئے تھے۔

علماء یہود کا جھوٹ

ایک مرتبہ علماء یہود کی ایک جماعت جس میں فنحاص بن عازوراء، کعب بن اشرف، مالک بن صیف وغیرہ بھی شامل تھے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان تو لے

آ ئیں مگر مجبوری یہ ہے کہ ہماری کتاب توریت میں ہمیں یہ تاکید فرمائی گئی ہے کہ ہم اس نبی پر ایمان لائیں جو اپنی نبوت کے ثبوت کے طور پر یہ معجزہ دکھائے کہ پہلے جانوروں کی قربانی کرے پھر اس قربانی کے گوشت کو ایک پہاڑ پر رکھ دے پھر غیب سے ایک سفید رنگ کی بغیر دھوئیں کی آگ ظاہر ہو اور گوشت کو جلا دے۔ چنانچہ اب جو نبی یہ معجزہ دکھائیں ہم اس پر ایمان لے آئیں گے اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واقعی سچے نبی ہیں تو یہ معجزہ دکھائیں ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئیں گے چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان، تفسیر جلالین، تفسیر خازن، تفسیر مدارک، تفسیر بیضاوی، تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَتُبْلَوُنَّ فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِیْرًاؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ (پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 186)

ترجمہ کنزالایمان: تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں (اس کے ذریعے) اور بیشک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ برا (دل آزار باتیں) سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور (گناہ سے) بچتے رہو تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

دل آزار باتیں

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق چند روایات ہیں۔ ایک یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعے بنی قینقاع کے سردار فنحاص کے پاس ایک خط روانہ فرمایا جس میں اس سے کہا گیا کہ مشرکین کے مقابل تم ہماری مدد کرو ساتھ ہی حضرت ابو بکر صدیق کو یہ تاکید بھی فرمائی جب فنحاص کوئی ناگوار بات کہے تو اس سے ہرگز جنگ نہ کرنا۔

چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فنحاص کو یہ خط دیا تو فنحاص بولا کہ کیا تمہارا رب تھک گیا ہے جو اسے ہماری مدد کی ضرورت پڑ گئی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جوش غضب سے قتل کرنے کے لیے آگے بڑھے مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم یاد آ گیا لہٰذا رک گئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دراز گوش پر سوار ہو کر قبیلہ بنی حارث میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے راستے میں ایک ایسے مقام پر گزرے جہاں مسلمان کفر

ومشرکین سب ہی جمع تھے چنانچہ آپ ﷺ وہاں دعوت اسلام دینے کے لیے ٹھہرے آپ ﷺ کے دراز گوش کا غبار اڑ رہا تھا عبداللہ بن ابی منافق اپنی ناک پر کپڑا رکھ کر بولا ہمیں ہماری مجلسوں میں تنگ نہ کیا کریں جو آپ ﷺ کے پاس آئے اسے تبلیغ کیا کریں یہ سن کر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ارشاد فرمائیں اور تبلیغ کریں ہمیں آپ ﷺ کی باتیں بہت پیاری اور بھلی معلوم ہوتی ہیں اس پر کفار و مسلمانوں کی آپس میں بحث و تکرار شروع ہوگئی اس سے پہلے کہ نوبت ہاتھا پائی تک پہنچتی نبی کریم ﷺ ڈنے بہت حلم و تدبر سے معاملہ رفع دفع فرمادیا پھر سعد ابن عبادہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے اس معاملے کا ذکر فرمایا حضرت سعد عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے قبل اہل مدینہ اسے اپنی سرداری کیلئے منتخب کر رہے تھے۔ مگر آپ ﷺ کی تشریف آوری سے یہ سرداری نہ مل سکی اس لیے وہ آپ ﷺ سے حسد و جلن کے سبب ایسی باتیں کرتا ہے۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ واضح ہو کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب عبداللہ بن ابی نے خود کو مسلمان ظاہر نہ کیا تھا۔

بعض روایات کے مطابق مدینہ منورہ کا ایک یہودی کعب بن اشرف جو بہت مالدار تھا اور شعر و شاعری سے بھی شغف رکھتا تھا وہ مشرکین کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتا رہتا تھا اور انھیں روپیہ اور مال بانٹتا رہتا تاکہ وہ اس کے کہنے میں رہیں۔ یہ نبی کریم ﷺ کی شان میں اہانت آمیز شاعری کرتا اور مسلمانوں کی ہجو میں قصیدے لکھتا ان قصیدوں میں مومنہ پاکباز بیبیوں کی شان میں سخت بے حرمتی و گستاخی کرتا چنانچہ اسکے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۧ (پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 189-188)

ترجمہ کنزالایمان: ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے (بداعمالیوں) پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے (نیک عمل نہ کرنے کے باوجود) ان کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ جاننا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

علماء یہود اور منافقین کی جھوٹی خوشی

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے علماء یہود سے توریت کا کوئی مسئلہ دریافت فرمایا تو انہوں نے جان بوجھ کر غلط جواب بتایا اور اس بات کے منتظر رہے کہ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب ان کی عظمت، قابلیت، کی تعریف کریں کہ کیسا برجستہ اور صحیح جواب بتایا یہ لوگ تو توریت کے ماہر ہیں۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک اور روایت کے مطابق جب بھی کوئی غزوہ پیش آتا تو منافقین کی یہ کوشش ہوتی کہ وہ اس میں نہ جائیں اور یہیں رہ جائیں چنانچہ جب وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو جاتے اور مدینہ میں ہی رہ جاتے تو بہت خوش ہوتے اور جب نبی کریم ﷺ غزوہ سے تشریف لے آتے تو یہ منافقین مختلف عذر پیش کرتے قسمیں کھاتے کہ ہمیں یہ عذر تھا اس لیے ہم نہ جاسکے۔ پھر جب ان پر کوئی عتاب نہ کیا جاتا تو یہ مزید چاہتے کہ اب ان کی بھی غازیوں کی طرح تعریف وتوصیف اور مدح سرائی ہو ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بعض کے مطابق علمائے یہود توریت کے احکام بدل کر لوگوں کو اپنی طرف سے تبدیل شدہ گھڑی ہوئی آیتوں کی تبلیغ کر کے بھٹکایا اور گمراہ کیا کرتے تھے اور ساتھ ہی اس بات کے بھی متمنی تھے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چومے جائیں لوگ انھیں عالم کہیں ان کی علیت کی دھاک لوگوں پر خوب بیٹھ جائے ان کی عزت وتوقیر اور ان کی تعظیم واکرم کیا جائے۔ چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۞ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 191)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں (رات دن کے بدلنے میں) میں (قدرت کی) نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے (ہر حال) اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب ہمارے! تو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

عالم میں غور وتدبر

بعض مشرکین مکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمیں عقیدہ توحید کی طرف لاتے ہیں حالانکہ عقیدہ توحید ہماری سمجھ سے باہر ہے کہ اتنا بڑا عالم ایک اکیلا خدا کیسے بنا سکتا ہے اور اس کا نظام کیونکر چلا سکتا ہے۔ ان کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت کے مطابق ایک بار قریش مکہ یہود مدینہ کے پاس آئے اور بولے کہ تم اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں بتاؤ تو یہود بولے کہ عصا و ید بیضاء پھر عیسائیوں سے بولے کہ اب تم اپنے نبی عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں بتاؤ تو وہ بولے کہ مردوں کو زندہ کرنا، کوڑھ پیدائشی اندھوں کو اچھا کرنا پھر دونوں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور بولے کہ آپ اپنی دعا سے مکے کے دونوں پہاڑ صفا و مروہ کو سونے کا بنا کر دکھائیں تاکہ ہم رب کی قدرت کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کر لیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر صاوی، تفسیر روح البیان، تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ

(پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 195)

ترجمہ کنزالایمان: تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ میں تم میں کام والے (نیکوکاروں) کی محنت اکارت (اجر ضائع) نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک (مسلمان) ہو تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے (جانی و مالی تکلیفیں اٹھائیں) اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دوں گا (مٹا دوں گا) اور ضرور انہیں (جنت کے) باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں اللہ کے پاس کا ثواب، اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔

نیکی ضائع نہیں جاتی

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئیں کہ ہم نے بھی مردوں کی طرح ہجرت کی مگر قرآن کریم میں ہم عورتوں کی ہجرت کا ذکر نہ فرمایا گیا صرف مردوں کی ہی ہجرت کا ذکر ہوا تو کیا ہم عورتوں کی ہجرت قبول نہ ہوئی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت کے مطابق ایک شخص نے کسی اجنبیہ عورت کا بوسہ لے لیا مگر پھر فوراً ہی شرمندہ ہو کر بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں توبہ کرنے حاضر ہو گیا اور معذرت پیش کرنے لگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ صحابہ کرام عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ معافی خاص اسی کے لیے ہے یا دوسروں کے لیے بھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب انسانوں کے لیے۔

(تفسیر جلالین، تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۣ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾

(پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 196-98)

ترجمہ کنزالایمان: اے سننے والے! کافروں کا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا (عیش و آرام سے گھومنا پھرنا) ہرگز تجھے دھوکا نہ دے (کہ اللہ تو ان پر مہربان ہے) تھوڑا برتنا (یہ تھوڑی دیر کا لطف ہی ہے پھر) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور کیا ہی برا بچھونا (ٹھکانہ)، لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کی طرف کی مہمانی (اللہ کے دائمی مہمان ہوں گے) اور جو اللہ پاس ہے وہ نیکوں کے لئے سب سے بھلا (بہتر)۔

آخرت کی مہمانی

مشرکین مکہ اور یہود مدینہ مختلف جگہوں میں تجارتی قافلوں میں جاتے رہتے اور خوب تجارت کر کے بہت سا نفع حاصل کر کے لوٹتے اور خوب عیش کرتے۔ ان کو دیکھ کر بعض فقراء مومنین بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض

گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ اس میں کیا حکمت پوشیدہ ہے کہ اللہ کے دشمن تو خوب عیش و آرام میں زندگی بسر کریں اور ہم فقر و فاقہ اور افلاس میں مبتلا رہ کر زندگی گزاریں۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر جلالین، تفسیر روح المعانی، تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ (پارہ 4۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 199)

ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک کچھ کتابی ایسے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمہاری طرف اترا اور جو ان کی طرف اترا ان کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے (عاجزی و اطاعت سے) اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل دام نہیں لیتے (کہ حقیر قیمت کے بدلے آیات بدل دیں) یہ وہ ہیں، جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔

قبولِ اسلام پر بشارت

اس آیت کریمہ کے چند شان نزول روایت کئے گئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ حبشہ کا بادشاہ نجاشی جن کا نام اصحمہ یا مکحول ابن صعصہ تھا اور جو مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے جب ان کا انتقال ہوا اور نبی کریم ﷺ کو ان کے انتقال کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا چلو ان پر نماز جنازہ پڑھیں چنانچہ آپ ﷺ مع اپنے صحابہ کے جنت البقیع تشریف لے گئے رب تعالیٰ نے حبشہ کی زمین اور نجاشی کی نعش مبارک آپ ﷺ پر منکشف فرما دی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مع اپنے صحابہ کے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی منافقین نے اس بات کو خوب اچھالا اور زبان طعن دراز کی کہ حضور ﷺ نے ایک عیسائی شخص کی نماز جنازہ پڑھائی اور جسے آپ ﷺ نے کبھی دیکھا تک نہ تھا۔ چنانچہ منافقین کی اس تردید اور نجاشی بادشاہ کی تعریف میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق چالیس یہودی جن میں سے بتیس نجرانی اور آٹھ رومی تھے یہ سب نبی کریم ﷺ پر ایمان لا کر مشرف بہ اسلام ہوئے ان کی تعریف کی مدح سرائی میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ علماء یہود کے ایک بہت بڑے عالم حضرت عبداللہ بن سلام جو اولادِ انبیاء میں

سے تھے نبی کریم ﷺ پر ایمان لاکر اسلام کے دامن سے وابستہ ہوئے۔ چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جس میں انھیں خوشخبریاں سنائی گئیں۔ بعض کے مطابق وہ اہل کتاب جو بعد میں اسلام قبول کر کے مسلمان ہو جائیں ان عام مومنین کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی)

سورۃ النساء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ (پارہ 4۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 2)

ترجمہ کنزالایمان: اور یتیموں کو ان کے مال دو اور ستھرے (حلال) کے بدلے گندا (حرام) نہ لو اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ، بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔

سر تسلیم خم

قبیلہ بنی غطفان میں ایک شخص کا بھائی انتقال کر گیا عرب کے دستور کے مطابق اس کا مال اور یتیم بچہ اس کی دیکھ بھال اور پرورش میں آگئے جب وہ یتیم بچہ بالغ ہوا تو اس نے اپنے چچا سے اپنے باپ کے مال کا مطالبہ کیا چچا نے دینے سے انکار کر دیا کیونکہ قبل از اسلام عرب میں دستور تھا کہ مال پرورش کرنے والے کو مل جاتا تھا۔

چنانچہ وہ بچہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ چچا نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں سر تسلیم خم کر دیا اور تمام مال بھتیجے کے حوالے کر دیا۔

(تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر بیضاوی، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر روح البیان، تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ ۝ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ

مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ۝ (پارہ 4۔سورۃ النساء،آیت نمبر 3-4)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں (ان سے نکاح کر کے) انصاف نہ کروگے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں (پسند ہوں) دو دو اور تین تین اور چار چار (چاہو دو، چاہو تین یا چاہو چار) پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر (برابری کا سلوک) نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو (کسی بیوی کی حق تلفی نہ ہو) اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں (کچھ مہر معاف کردیں) تو اسے کھاؤ رچتا پچتا (جو لذیذ بھی حلال بھی)۔

بیویوں کے حقوق

اس آیت کریمہ کے چند شان نزول روایت کیے گئے ہیں ایک یہ کہ بعض لوگ اپنے زیر پرورش یتیم لڑکیوں سے ان کے مال اور ان کے حسن و جمال کے سبب ان سے نکاح کرلیا کرتے تھے مگر نہ ہی ان کا مہر مقرر کرتے نہ ہی ان کے حقوق زوجیت پورے ادا کرتے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق بعض لوگ اپنے زیر پرورش یتیم لڑکیوں سے ان کی بدصورتی کے باوجود صرف مال کے لالچ میں نکاح کرلیا کرتے تھے مگر ان کی بدصورتی کے سبب ان کی طرف التفات نہ کرتے اور بے رغبتی کی وجہ سے ان کے حقوق زوجیت وغیرہ ادا نہ کرتے تھے اور اس کی موت کے منتظر رہتے کہ یہ مرے تو اس کا تمام مال ہمیں مل جائے انھیں اس ظلم سے روکنے کیلئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ بعض لوگ گزشتہ آیات نازل ہونے کی وجہ سے جس میں یتیموں کے مال کی سخت احتیاط بیان فرمائی گئی یہ لوگ یتیموں کی پرورش سے گھبراتے اور کتراتے تھے مگر جو یتیم لڑکیاں ان کے نکاح میں ہوتیں ان پر ظلم کرتے ان کے حقوق میں ادائیگی سے کوتاہی کرتے اور کثرت ازواج میں مشغول رہتے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔بعض کے مطابق کچھ لوگ کثرت سے ازواج رکھتے کسی کی آٹھ کسی کی دس بیویاں تھیں پھر ان سب کی ضروریات پوری کرنے کے لیے جب اپنے پاس مال نہ پاتے تو اپنے زیر پرورش یتیموں کا مال ان بیویوں پر خرچ کرتے اور ان کے خرچوں کو پورا کرتے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔(تفسیر خازن، تفسیر روح البیان، تفسیر بیضاوی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝

(پارہ 4۔ سورۃ النسا، آیت نمبر 5-6)

ترجمہ کنزالایمان: اور یتیموں کو آزماتے رہو (قابلیت اور طبعی رجحان کو) یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کر دو اور انہیں (یتیموں کا مال) نہ کھاؤ حد سے بڑھ کر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں (انکا مال واپس نہ دینا پڑ جائے) اور جسے حاجت نہ ہو (غنی ہو) وہ بچتا رہے (یتیم کے مال سے) اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب (ضرورت کی حد تک) کھائے، پھر جب تم ان کے مال انہیں سپرد کرو تو ان پر (کسی کو) گواہ کرلو، اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو۔

متولی کے لئے احتیاطیں

جب حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کا بیٹا ثابت ابن رفاعہ ابھی چھوٹا ہی تھا چنانچہ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیٹا اور ان کا مال رفاعہ رضی اللہ عنہ کے بھائی کے سپرد ہوئے۔ پھر وہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے رفاعہ کے یتیم بچے اور ان کے چھوڑے ہوئے مال کا متولی بنایا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایئے کہ کیا میں اس خدمت کے صلے میں اسی مال میں سے کچھ کھا سکتا ہوں یا نہیں اور یہ مال میں بچے کو کب کس طرح اس کے سپرد کروں چنانچہ ان کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝

(پارہ 4۔ سورۃ النسا، آیت نمبر 7)

ترجمہ کنزالایمان: مردوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو (ترکے میں) چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو (ترکے میں) چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت، حصہ ہے اندازہ باندھا (شریعت کا مقرر کردہ) ہوا پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار (جن کا وراثت میں حصہ نہیں)۔

وراثت کے حصہ دار

جب حضرت اوس ابن ثابت رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو کثیر مال کے علاوہ ایک بیوی ام کحہ تین لڑکیاں اور دو چچا کے بیٹے سوید اور عرفجہ بھی چھوڑے عرب کے دستور کے مطابق حضرت اوس بن ثابت کے تمام مال پر ان کے چچازاد بھائیوں سوید اور عرفجہ نے قبضہ کر لیا اور ان کی بیوہ اور یتیم کو کچھ نہ دیا اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ چھوٹی اولاد کو وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا اور میراث اسی کو دی جاتی تھی جو جنگ میں جاتا تھا ام کحہ نے سوید اور عرفجہ سے کہا کہ جب تم ان یتیم بچیوں کا مال لینا ہی چاہتے ہو تو پھر ان سے نکاح بھی کر لو مگر انہوں نے نکاح سے انکار کر دیا کیوں کہ وہ لڑکیاں حسن و جمال والی نہ تھیں چنانچہ ام کحہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں فریاد لے کر حاضر ہوئیں اور سارا ماجرا کہہ سنایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو بلایا اور ان سے ان کے ظلم کی وجہ دریافت فرمائی۔ وہ بولے ہماری قوم میں یہ دستور ہے کہ میت کے مال کے بالغ مرد وارث ہوتے ہیں جبکہ عورتیں اور نابالغ بچوں کا اس میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان، تفسیر خازن، تفسیر بیضاوی، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر مدارک)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ⑨ (پارہ 4۔ سورۃ النسا، آیت نمبر 9)

ترجمہ کنزالایمان: اور ڈریں (غور کریں) وہ لوگ اگر اپنے بعد ناتوان اولاد چھوڑتے تو ان کا کیسا انہیں خطرہ ہوتا تو چاہئے کہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی (اچھی) بات کریں۔

وارثوں کے حقوق

بعض لوگ قریب المرگ مریض کے پاس عیادت کے لیے جاتے اور پھر اس سے غیر ضروری صدقہ و خیرات کرنے کی ترغیب دلاتے اور اس سے کہتے کہ یہ وارث بھلا تیرے کیا کام آئیں گے یہ تو تیرے بعد تیرا

مال لے لیں گے اور پھر پلٹ کر تجھے یاد بھی نہ کریں گے جبکہ تیرا دیا ہوا صدقہ و خیرات قبر و حشر میں تیرے کام آئے گا لہٰذا اپنا مال وارثوں کے پاس چھوڑنے کے بجائے اللہ کی راہ میں صدقہ کر دے۔ ان لوگوں کو مقصد یہ تھا کہ وراثتیں یا تو مکمل طور پر وارث سے محروم ہی رہ جائیں یا پھر پائیں تو کم پائیں چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۠ (پارہ 4۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 10)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے (عنقریب) کہ بھڑکتے دھڑے (آتش کدے) میں جائیں گے۔

پیٹ میں آگ

قبیلہ غطفان کا ایک شخص تھا جب اس کے بھائی کا انتقال ہوا تو بھائی کا سارا مال اور اس کا یتیم بیٹا اس کے سپرد ہوا تو اس نے یتیم کا سارا مال ہڑپ کر لیا اور یتیم کو بے آسرا چھوڑ دیا چنانچہ اس کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَ اِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَ لِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۝ (پارہ 4۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 11)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو

بیٹیوں (کے حصے کے) برابر ہے پھر اگر نری (صرف) لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا (یہ ترکہ تقسیم ہوگا) بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین (میت کا قرض چکائے) کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا (مقرر کیا) ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

وراثت کا مال

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق چند روایات ہیں ایک یہ کہ ایک مرتبہ جابر رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہوئے نبی کریم ﷺ مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو انھیں حالت غشی میں پایا پھر نبی کریم ﷺ نے ان پر اپنا غسالہ شریف چھڑکا تو انھیں ہوش آ گیا پھر وہ بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ اللہ میرے پاس کچھ مال ہے میں اس کے متعلق کیا فیصلہ کروں۔ میرے بعد یہ مال کس طرح تقسیم کیا جائے گا نبی کریم ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق یہ آیت کریمہ بھی انہی ام کحہ زوجہ اوس ابن ثابت کے متعلق نازل ہوئی جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ بعض رویات کے مطابق جب حضرت سعد ابن ربیعہ شہید ہوئے تو انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیوی دو لڑکیاں اور ایک بھائی چھوڑا چنانچہ عرب کے دستور کے مطابق مسعود رضی اللہ عنہ کے بھائی نے سارا مال لے لیا اور ان بیوہ اور یتیم لڑکیوں کو اس میں سے کچھ نہ دیا چنانچہ ان بیوہ نے بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر فریاد کی اور تمام داستان کہہ سنائی کہ اب ہم کہاں دھکے کھانے جائیں مال پر تو میرے شوہر کے بھائی نے قبضہ کر لیا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا گھبراؤ مت اللہ تعالی تمھاری مدد فرمائے گا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بعض کے مطابق قبل از اسلام عرب کا یہ دستور تھا کہ مرنے والے کے مال سے عورتوں اور چھوٹے بچوں کو محروم کر دیا جاتا تھا صرف جوان مرد ہی میراث پاتے تھے چنانچہ جب حضرت حسان بن ثابت شاعر دربار رسول ﷺ کے بھائی کا انتقال ہوا تو آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور پانچ بیٹیاں چھوڑیں دستور کے مطابق آپ کا سارا چھوڑا ہوا مال دوسرے وارثوں نے لے لیا اور بیوہ اور یتیم بچیوں کو کچھ نہ دیا چنانچہ ان کی بیوہ نے

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں شکایت فرمائی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؕ ﴿۱۲﴾

(پارہ 4، سورۃ النساء، آیت نمبر 12)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں میت کی وصیت اور دین نکال کر (قرض چکانے کے بعد) جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو (وارثوں کو) یہ اللہ کا ارشاد (حکم) ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔

کلالہ کی میراث

ایک مرتبہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہی میرے والد ہیں اور نہ ہی کوئی اولاد میری میراث کس طرح تقسیم ہوگی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جس میں کلالہ کی میراث کا ذکر بیان ہوا۔

(تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾ (پارہ 4، سورۃ النساء، آیت نمبر 18)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ توبہ ان کی (مقبول) نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان کی جو کافر مریں

ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار رکھا ہے۔

مقبول توبہ

اس آیت کا پہلا جزو منافقین کے متعلق نازل ہوا جبکہ دوسرا جزو ولا الذین کفار ومشرکین کے متعلق نازل ہوا۔ (تفسیر روح المعانی، خازن، تفسیر مدارک)

ایک دوسری روایت کے مطابق اس آیت کا پہلا جزو ان گناہ گار مومنوں کے متعلق نازل ہوا جو مرتے وقت توبہ کریں ان کی توبہ مشیت پر موقوف ہے قبولیت کا وعدہ نہیں۔ جبکہ دوسرا جزو کفار کے متعلق نازل ہوا۔ (تفسیر احمدی)

چند اور اقوال کے مطابق اس آیت کا پہلا جزو کفار سے متعلق ہے جو علامات موت دیکھ کر توبہ کریں مگر قبول نہیں اور دوسرا جزو ان کفار سے متعلق ہے جو بغیر توبہ کئے مرجائیں۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا (پارہ 4۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 19)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے (مال کے) وارث بن جاؤ زبردستی۔

بیوہ کے حقوق

اس آیت کریمہ کے چند شانِ نزول روایت کئے گئے ہیں ایک یہ کہ قبل از اسلام جب کوئی شخص مرجاتا تو اس کے وارث مرد اس کے مال کے ساتھ اس کی بیوی کے بھی مالک بن جاتے اس کی بیوی کا دیور یا سوتیلا بیٹا اس بیوہ پر چادر وغیرہ ڈال دیتا اور کہتا کہ میں اس کا مالک ہوں پھر یا تو اس بیوہ کا کسی سے نکاح کرا دیتا اور مہر خود رکھ لیتا یا پھر اس سے اپنی لونڈی یا خادمہ کی طرح اپنے گھر میں ہی رکھ لیتا یا پھر یہ بھی ہوتا کہ کبھی دیور خود اس بیوہ سے نکاح کر لیتا اور اس کا کوئی مہر مقرر نہ کرتا اور کہتا کہ جو میرا بھائی مہر دے چکا وہ کافی ہے۔ چنانچہ اس کی ممانعت کے لئے آیت کا یہ پہلا جزو نازل ہوا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق قبیلہ انصار کی ایک خاتون جو حضرت ابوقیس کے نکاح میں تھیں بیوہ ہوگئیں چنانچہ ابوقیس کے بیٹے نے جو دوسری بیوی سے تھا ان پر قبضہ کر لیا چنانچہ وہ بی بی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور فریاد کناں ہوئیں کہ یارسول اللہ میں بیوہ ہوگئی ہوں مگر نہ ہی مجھے خاوند کی میراث میں سے کچھ حصہ ملا اور نہ ہی نکاح ثانی کا کوئی حق دیا گیا اب میں باقی ماندہ

زندگی کیسے بسر کروں۔ تب یہ آیت کریمہ کا یہ پہلا جزو نازل ہوا۔

(تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن، تفسیر جلالین، تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّیَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ۝ (پارہ 4۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 19)

ترجمہ کنزالایمان: اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو مگر اس صورت میں (اجازت ہے جبکہ) کہ صریح بے حیائی کا کام (شوہر کی نافرمانی، زبان درازی) کریں اور ان سے اچھا برتاؤ کرو (کھلانے پلانے بات چیت وغیرہ میں) پھر اگر وہ (تمھاری بیویاں) تمہیں پسند نہ آئیں (صورت وغیرہ کے سبب) تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے (اس کے ذریعے نعمت عطا ہو)۔

ظالم شوہر

بعض شوہر جنھیں اپنی بیویاں پسند نہ تھیں تو نہ ہی وہ انھیں رہنے بسنے دیتے تھے اور نہ ہی انھیں طلاق دیتے تھے بلکہ ان کی موت کے منتظر رہتے تا کہ ان کے نکاح میں رہتے ہوئے وہ بیوی فوت ہو اور اس کی چھوڑی ہوئی تمام میراث اسے مل جائے۔ چنانچہ اس ظلم سے روکنے کیلئے اس آیت کریمہ کا دوسرا جزو نازل ہوا۔

ایک دوسری روایت کے مطابق بعض ظالم شوہر اپنی بیویوں کو طلاق دے دیتے جب عدت کی مدت ختم ہونے کو ہوتی تو رجوع کر لیتے اور اور سالوں اسی طرح کرتے رہتے اس طرح عورت نہ تو اس کے گھر میں آباد و خوش رہتی نہ مطلقہ ہو جاتی اور نہ ہی کسی دوسری جگہ نکاح کر سکتی کہ عدت ختم ہونے سے پہلے ہی شوہر رجوع کر لیتا غرض یہ کہ اس کی پوری زندگی برباد ہو جاتی چنانچہ اس ظلم کو روکنے کے لیے آیت کریمہ کا دوسرا جزو نازل ہوا۔

(تفسیر روح المعانی، تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۰﴾ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾

(پارہ 4، سورۃ النساء، آیت نمبر 20-21)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو کیا اسے واپس لوگے جھوٹ باندھ کر (بہتان لگا کر) اور کھلے گناہ سے اور کیونکر اسے واپس لوگے حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو لیا (تنہائی میں ساتھ رہ لیے) اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں (جس سے مہر لازم ہو گیا)۔

جاہلانہ دستور

عرب میں ایک جاہلانہ دستور یہ بھی تھا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا اور کسی دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہتا تو اپنی بے قصور بیوی پر زنا کی تہمت لگا کر بدنام کر دیتا اور اسے پریشان اور تنگ کرتا تا کہ یہ بے قصور تنگ آ کر کچھ رقم اسے دے کر طلاق لے لے اور یوں شوہر اسی رقم سے دوسرا نکاح کر لے چنانچہ اس ظلم سے روکنے کے لیے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان، تفسیر مدارک، تفسیر بیضاوی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ (پارہ 4، سورۃ النساء، آیت نمبر 22)

ترجمہ کنزالایمان: اور باپ دادا کی منکوحہ (سوتیلی ماؤں) سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو گزرا (اس قانون کے بننے سے پہلے) وہ بیشک بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ۔

باپ دادا کی منکوحہ

قبل از اسلام اہل عرب کا یہ دستور تھا کہ اپنے باپ دادا کے انتقال کے بعد ان کی بیویوں یعنی سوتیلی ماؤں، سوتیلی دادیوں سوتیلی نانیوں سے نکاح کر لیتے تھے چنانچہ مدینہ منورہ سے اسود ابن خلف نے اپنے باپ

خلف کی بیوی سے اور صفیان ابن امیہ ابن خلف نے اپنے باپ امیہ کی بیوی سے اور منظور ابن ریان نے اپنے باپ ریان کی بیوی سے ان کی موت کے بعد نکاح کر لئے۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت کے مطابق انصار کے ایک نیک شخص ابوقیس کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے قیس نے اپنی سوتیلی والدہ کو نکاح کا پیغام بھیجا وہ بولیں تمہارے باپ بھی نیک تھے اور تم بھی نیک ہو میں تمہاری ماں رہ چکی ہوں اب میں کس طرح تمہارے نکاح میں آسکتی ہوں میں پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں۔ پھر وہ بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور یہ واقعہ عرض کیا تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح المعانی، تفسیر کبیر، تفسیر خازن)

۞۞۞۞۞

پانچواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾

(پارہ 5۔سورۃ النسا، آیت نمبر 24)

ترجمہ کنزالایمان: اور حرام ہیں شوہردار (شوہر والی) عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو (گرفتار ہوکر) تمہاری ملک (قبضے) میں آجائیں یہ اللہ کا نوشتہ (تحریری حکم) ہے تم پر اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں (نکاح کے ذریعے) کہ اپنے مالوں (مہر وغیرہ) کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے (صرف شہوت پوری کرنے کی غرض نہ ہو) تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے (مقرر کردہ) مہر انہیں دو، اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جاوے تو اس میں گناہ نہیں بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

لونڈی کے احکام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اوطاس کے موقعہ پر لشکر اسلام کو اوطاس کی طرف روانہ فرمایا وہاں کے کفار خوف کے مارے پہاڑوں گھاٹیوں اور غاروں میں چھپ گئے اور ان کی عورتیں گرفتار ہو کر مسلمانوں کے قبضے میں آگئیں مگر ان غازیوں نے سوچا کہ ان عورتوں کے خاوند تو زندہ ہیں اور انہیں طلاق بھی نہیں ہوئی ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ ان سے صحبت حرام ہو۔ چنانچہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں اس معاملے کے متعلق عرض کی گئی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق یہ آیت کریمہ فروخت شدہ لونڈیوں کے متعلق نازل ہوئی۔ ان کے ہاں منکوحہ لونڈی کا نکاح بیع سے ٹوٹ جاتا ہے اور خریدار کو بعد استبراء صحبت جائز ہوتی ہے۔ بعض کے نزدیک یہ

آیت کریمہ اپنی مملوکہ لونڈی کے متعلق نازل ہوئی جس کا نکاح کسی اور سے کردیا گیا ان کے نزدیک مالک کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنی لونڈی کو اس کے خاوند سے علیحدہ کردے یعنی اس کا نکاح توڑ دے۔

(تفسیر خازن، روح المعانی، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر بیضاوی،)

بعد کے دونوں قول عامۃ المسلمین کے مذہب کے خلاف ہیں لہٰذا پہلا قول ہی صحیح ہے۔(تفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَ يَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ يَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۟ وَ يُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾ (پارہ 5۔سورۃ النسا،آیت نمبر 26-28)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے بیان کردے اور تمہیں اگلوں کی روشیں (گزشتہ نبیوں کے طریقے) بتادے اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع (رحمت) فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے، اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع (رحمت) فرمانا چاہتا ہے، اور جو اپنے مزوں (نفسانی خواہشات) کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہو جاؤ (حرام کاریں لگ جاؤ) اللہ چاہتا ہے کہ تم پر تخفیف (احکام آسان) کرے اور آدمی کمزور بنایا گیا۔

بے ڈھنگی دلیل

یہودیوں کے ہاں ان کی علاتی بہنوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں سے نکاح جائز سمجھا جاتا تھا جب اسلام میں ان عورتوں کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ اسلام میں خالہ پھوپھو حرام مگر ان کی بیٹیاں حلال ہیں تو اس طرح تو پھر بھائی بہن حرام ہیں تو ان کی بیٹیاں حلال ہونی چاہیں یہ کیسی عجیب بات ہے، پھوپھی خالہ کے احکام بھائی بہن پر جاری نہیں ہوتے چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر مدارک، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۝۳۲ (پارہ 5۔سورۃ النساء،آیت نمبر 32)

ترجمہ کنزالایمان: اوراس کی آرزو (حسد) نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر (دینی ودنیوی نعمتوں میں) بڑائی دی مردوں کے لئے ان کی کمائی (ان کے اعمال) سے حصہ (اجر) ہے، اور عورتوں کے لئے ان کی کمائی (ان کے اعمال) سے حصہ (اجر) اور اللہ سے اس کا فضل مانگو، بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

کمائی سے حصہ

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہ بارگاہ اقدس میں عرض گزار ہوئیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد جہاد کرکے بڑے بڑے درجے پالیتے ہیں اور میراث بھی عورتوں سے دگنا پاتے ہیں کاش ہم بھی مرد ہوتے عورتیں نہ ہوتے۔اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق جب آیت میراث نازل ہوئیں تو مرد کہنے لگے جیسے دنیا میں ہم عورتوں سے دگنا حصہ پاتے ہیں ایسے ہی آخرت میں بھی عورتوں سے دگنا ثواب پائینگے۔یہ سن کر عورتیں کہنے لگیں کہ جیسے دنیا میں ہمارا مردوں کے مقابل آدھا حصہ ہے ایسے ہی آخرت میں ہمارے گناہوں کی سزا مردوں کے مقابل آدھی دی جائے گی۔اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔یہ قول سیدی کا ہے۔

تیسری روایت کے مطابق جب آیات میراث نازل ہوئیں تو اور مردوں کے حصے عورتوں سے دگنے رکھے گئے تو عورتیں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئیں یارسول صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں مردوں سے کمزور ہیں کمانے کے قابل نہیں ان کے حصے مردوں سے زیادہ ہونے چاہیے تھے اور مرد قوی وتوانا ہیں کماسکتے ہیں ان کا حصہ زیادہ کیوں تو پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ایک روایت کے مطابق ایک خاتون بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں مردوں کا رب عزوجل بھی ایک اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک دادا حضرت آدم ودادی حضرت بی بی حوا بھی ایک پھر قرآن کریم میں مردوں کا ذکر عورتوں کے مقابل میں زیادہ کیوں رکھا گیا ہے نیز مردوں کو تو جہاد میں شرکت کی اجازت ہے جبکہ عورتوں کو نہیں اس کی کیا وجہ ہے کیونکہ مرد تو جہاد میں شرکت کرکے غازی اور شھید کا مرتبہ پالیتے ہیں جبکہ عورتیں ان درجات سے محروم رہ جاتی ہیں تو نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حاملہ عورت کو دن بھر روزہ رات بھر نمازیں پڑھنے کا ثواب نو ماہ تک ملتا رہتا ہے اور جننے کی تکلیف میں اس سے بے حد وحساب اجر دیا جاتا ہے اور جب بچہ کو دودھ پلاتی ہے تو ہر چسکی پر ایک جان بچانے کا ثواب ملتا ہے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن، تفسیر بیضاوی، تفسیر روح البیان، تفسیر صاوی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۟

(پارہ 5۔سورۃ النساء، آیت نمبر 33)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق (وارث) بنادیے ہیں جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا (معاہدہ ہو چکا) انہیں ان کا حصہ دو، بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے (کچھ پوشیدہ نہیں)۔

قبولِ اسلام پر حصہ میراث

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمن کو اسلام کی دعوت دی اور انہوں نے اسلام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کے میں اپنے مال میں سے کچھ عبدالرحمن کو نہ ہی جیتے جی نہ ہی بعد انتقال بطور میراث کچھ دونگا پھر اللہ کا فضل ہوا اور حضرت عبدالرحمن نے اسلام قبول کرلیا۔تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ آپ اپنے بیٹے کو ان کا حصہ میراث دیں۔ (تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۟

(پارہ 5۔سورۃ النساء، آیت نمبر 34)

ترجمہ کنزالایمان: مرد افسر (حاکم) ہیں عورتوں پر اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک (مرد) کو دوسرے (عورت) پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال (مال ونفقہ وغیرہ) خرچ کیے تو نیک بخت (نیکوکار) عورتیں ادب والیاں (اطاعت گزار) ہیں خاوند کے پیچھے (اپنی عزت، شوہر کے مال وغیرہ) حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں (ہلکی مار) مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں (فرمانبرداری کریں) تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو (زیادتی کا بہانہ نہ ڈھونڈو) بیشک اللہ بلند بڑا (حاکم تم پر قابو والا) ہے۔

مرد افسر ہیں عورتوں پر

سعد ابن ربیع رضی اللہ عنہ نے ایک بار اپنی زوجہ کے نافرمانی کرنے پر ناراض ہو کر ایک تھپڑ مار دیا ان کی زوجہ کے والد زید ابن زبیر اپنی بیٹی کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میں نے اپنی بیٹی سعد کے نکاح میں دے دی انہوں نے اس سے کسی بات پر ناراض ہو کر تھپڑ مار دیا اب قصاص دلوایا جائے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے قصاص کی اجازت فرمائی ہی تھی کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی پھر نبی کریم ﷺ نے انھیں یہ آیت کریمہ سنائی کہ بیوی شوہر سے تھپڑ کا قصاص نہیں لے سکتی۔

(تفسیر خازن، تفسیر بیضاوی، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان، تفسیر کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ (پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 37)

ترجمہ کنزالایمان: جو آپ بخل (خود بھی کنجوسی) کریں اور اوروں سے (بھی) بخل کے لئے کہیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپائیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

مالی اور علمی بخل

اسامہ ابن حبیب، حیی ابن احطب نافع بن ابی نافع وغیرہ دیگر کفار انصار کے دوست رہ چکے تھے جب انصار نے قبول اسلام کر لیا تو پھر بھی یہ لوگ پچھلے تعلقات کی بناء پر کبھی کبھار ملنے آجاتے اور انصار سے دب

دبے لفظوں میں کہتے کہ اپنا مال بچا کر رکھو اور صدقہ وخیرات و خرچ جہاد پر خرچ نہ کرو۔ آئندہ نجانے کیسے حالات ہوں اور کیا ضرورت پڑ جائے اگر تمھارے پاس مال نہ ہوا تو تم کسی بڑی مصیبت میں بھی گرفتار ہو سکتے ہو۔تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔بعض کے مطابق یہود نبی کریم ﷺ کی توریت میں موجود صفت وصفات چھپایا کرتے تھے اور یہ بیان کرنے میں بخیلی کرتے کہ نہ خود سناتے نہ اپنے پادریوں وغیرہ کو سنانے دیتے تب ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔پہلی رویت میں مالی بخل اور دوسری روایت میں علمی بخل مراد ہو سکتا ہے۔لہٰذا ہو سکتا ہے کہ یہ آیت دونوں ہی روایتوں کے متعلق ہو۔(تفسیر روح البیان،وتفسیر روح المعانی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِیْمًا ﴿۳۹﴾

(پارہ 5۔سورۃ النسا،آیت نمبر 39)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو (اپنی ناموری کے لیے) خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر،اور جس کا مصاحب (ساتھی) شیطان ہوا،تو کتنا برا مصاحب (ساتھی) ہے،اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر اور اللہ کے دیے میں سے اس کی راہ میں خرچ (صدقہ) کرتے اور اللہ ان کو جانتا ہے۔

منافقین کا اسلام کے خلاف ورغلانہ

منافقین مدینہ وقتاً فوقتاً بہانے بہانے سے مسلمانوں کو زکوۃ وصدقات میں مال خرچ کرنے کے حوالے سے ڈراتے رہتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان صدقہ خیرات میں مال خرچ کر کے تم بالکل ہی مفلس ہو جاؤ لہٰذا برے وقت کے لئے اپنا مال بچا کر رکھو۔پھر یہ منافقین خود بارگاہ اقدس میں کبھی کبھی مال حاضر کیا کرتے تھے تا کہ ان کا نفاق چھپا رہے اور انہیں لوگ مسلمان ہی سمجھتے رہیں چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بعض مفسرین کے نزدیک مشرکین مکہ اور منافقین مدینہ لوگوں کو اسلام سے پھرنے اور نبی کریم ﷺ

کی مخالفت پر آمادہ کرنے کے جتن کرتے رہتے تھے نام ونمود دنیا دکھانے کے لئے تو بے حساب مال خرچ کرتے مگر اسلام پر خرچ کرنے سے کتراتے تھے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ (پارہ 5۔سورۃ النساء، آیت نمبر 43)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ (نماز کے وقت نشہ نہ کرو) جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو (کہ کیا کہہ رہے ہو) اور نہ ناپاکی کی حالت (جب وضو اور غسل فرض ہو) میں بے نہائے مگر مسافری میں (پانی ملنا ممکن نہ ہو)۔

شراب کی حرمت

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب شراب کی حرمت کا حکم نہ آیا تھا اس زمانے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے گھر حضرات صحابہ کی دعوت تھی حسب معمول کھانے کھانے کے بعد شراب پیش کی گئی شراب پی کر ہم سب نشے میں چور ہو گئے ایسے میں مغرب کی نماز کا وقت آ گیا لوگوں نے مجھے امام بنایا چونکہ میں بھی نشے میں تھا لہٰذا جب سورۃ کافروں کی تلاوت شروع کی تو اس میں چاروں جگہ لا کو چھوڑ دیا اور بغیر لا کے پڑھ گیا تب یہ آیت کریمہ کا یہ جزء نازل ہوا۔ جس میں نشے کی حالت میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا۔ ایک روایت کے مطابق شراب حرام ہونے سے قبل بعض صحابہ نشے کی حالت میں نماز پڑھنے مسجد نبوی آ جاتے تھے۔ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ کا یہ جزء نازل ہوا۔

(تفسیر صاوی، تفسیر روح المعانی تفسیر خازن تفسیر کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ (پارہ 5۔سورۃ النساء، آیت نمبر 43)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم بیمار ہو (کہ پانی نقصان پہنچائے) یا سفر میں (جب پانی نہ

مل سکے) یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا (صحبت کی) اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

تیمم کے احکام

غزوہ مریسیع کے موقع پر ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کا ہار گم ہو گیا بہت تلاش بسار کے باوجود ہار نہ ملا اسی حالت میں نماز عصر کا وقت آ گیا وضو کرنے کے لئے پانی موجود نہ تھا تب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سیدہ عائشہ صدیقہ کو مارا کہ تمھاری وجہ سے دیر ہوئی اور سب پریشان ہوئے تم نے ہار کیوں گم کیا تب یہ آیت کریمہ کا یہ جز و نازل ہوا اور تیمم کے احکام نازل ہوئے۔ (تفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ یَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَةَ وَ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ تَضِلُّوا السَّبِیۡلَ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِکُمۡ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا ٝ وَّ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیۡرًا ﴿۴۵﴾ (پارہ 5۔سورۃ النساء، آیت نمبر 45-44)

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کو کتاب سے ایک (کچھ) حصہ ملا گمراہی مول لیتے ہیں (ہدایت کے بدلے) اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ سے بہک جاؤ، (اسلام چھوڑ دو) اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور اللہ کافی ہے مددگار۔

اسلام کے خلاف بہکانا

منافقین مدینہ عبداللہ ابن ابی وغیرہ اور کچھ یہود پادری آپس میں ملتے تو اسلام کی برائیاں کرتے تا کہ لوگ اسلام سے متنفر ہو کر اسلام قبول کرنے سے باز رہیں چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق رفاعہ ابن زید اور مالک ابن دخشم یہودی انتہائی بے ادب اور گستاخ رسول تھے بارگاہ رسالت میں ہمیشہ بدتمیزی اور بے ہودگی کا مظاہرہ کرتے تھے اور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بدتمیزی پر صبر واستقلال اختیار فرمایا کرتے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ان دونوں روایتوں میں کوئی تعارض نہیں۔ (تفسیر خازن و تفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ (پارہ5۔سورۃ النساء آیت نمبر 47)

ترجمہ کنزالایمان: اے کتاب والو! ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب کی تصدیق فرماتا قبل اس کے کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونہوں کو (چہرے کے نقوش مٹادیں گے) تو انہیں پھیر دیں ان کی پیٹھ کی طرف (چہرہ سر کے پچھلے حصے کی طرح بنادیں گے) یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتہ والوں پر (کہ انہیں بندر بنا کر ہلاک کر دیا گیا) اور خدا کا حکم ہو کر رہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالک ابن صیف، عبداللہ بن صوریا، کعب بن اشرف وغیرہ علماء یہود کو بلا کر اسلام کی دعوت دی اور فرمایا کہ اے یہود کی جماعت اللہ سے ڈرو اور دین اسلام قبول کرلو اللہ کی قسم تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں اللہ کا سچا رسول ہوں اور تمہارے پاس سچی کتاب لایا ہوں اگر تم نے اس سچے دین کو قبول نہ کیا تو اللہ کو کیا منہ دکھاؤ گے اور اسے کیا جواب دو گے اس پر وہ یہود بولے کہ اللہ کی قسم ہم آپ کو سچا نہیں جانتے اگر جانتے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان ضرور لے آتے چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
(تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ (پارہ5۔سورۃ النساء آیت نمبر 48)

ترجمہ کنزالایمان: (کوئی اسے ٹال نہیں سکتا) بیشک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے (کفر کے علاوہ گناہ) جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا، (فساد پھیلایا)۔

شان نزول

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر قیام فرما ہو کر اس آیت کا اعلان فرمایا: **قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم** (سورۃ الزمر ۵۳) تو ایک صاحب کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا شرک بھی قابل بخشش ہے اور کیا شرک بھی بخشا جائے گا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق جب جنگ احد میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے قبل از اسلام حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا پھر مکہ معظمہ پہنچ کر انہیں اور ان کے ساتھیوں کو شرمندگی اور پچھتاوا ہوا پھر انہوں نے بارگاہ رسالت میں ایک خط میں عرض کی کہ ہم اسلام قبول کرنے کو تیار ہیں مگر ہم آپ سے یہ آیت سن چکے ہیں کہ **والذین یدعون مع اللہ الھا اخر** (فرقان ٦٨) تو ہم لوگ شرک اور مسلمانوں کے قتل جیسے کام بھی کر چکے ہیں پھر ہماری بخشش کیسے ہوگی اور اگر بخشش نہ ہو تو پھر ہمارے اسلام قبول کرنے کا کیا فائدہ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: **الا من تاب و امن و عمل صالحا** (مریم ٦٠) چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تحریر فرما کر روانہ فرمائی تو اس کے جواب میں انہوں نے پھر خط میں یہ عریضہ لکھا کہ اس آیت میں بخشش کے لیے نیک اعمال کی قید لگائی گئی ہے ممکن ہے ہم یہ سب نیک اعمال نہ کر سکیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی **و یغفر ما دون** (النساء ۴۸) کہ اللہ شرک و کفر نہ بخشے گا اس کے سوا جسے چاہے بخش دے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہ آیت تحریر فرما کر روانہ فرما دی تو اس کے جواب میں پھر انہوں نے یہ عریضہ بھیجا کہ اس آیت میں بھی ہماری بخشش یقینی نہیں نجانے اللہ ہماری مغفرت چاہے یا نہ چاہے تو پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، و خازن، و تفسیر روح البیان وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ كَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾

(پارہ 5۔ سورۃ النسا، آیت نمبر 49-50)

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو خود اپنی ستھرائی (پارسائی) بیان کرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہے ستھرا کرے (گناہوں سے پاک کردے) اور ان پر ظلم نہ ہوگا دانہ خرما

کے ڈورے (کھجور کی گٹھلی کے ریشے) برابر دیکھو کیسا اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں اور یہ کافی ہے صریح گناہ۔

یہود ونصاریٰ کا گھمنڈ

کچھ یہودی اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو لے کر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور بولے کہ کیا یہ چھوٹے بچے بھی گناہ گاروں میں داخل ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تو وہ بولے کہ قسم اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے ہمارا حال بھی یہی ہے کہ ہم بھی ان بچوں کی طرح گناہ گاروں میں داخل نہیں ہم بھی ان کی طرح بے گناہ ہیں کہ ہمارے دن کے گناہ رات آنے سے پہلے اور رات کے گناہ دن ہونے سے پہلے بخش دیے جاتے ہیں چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری رویت کے مطابق یہود و نصاریٰ کا یہ کہنا تھا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں جنت صرف ہمارے لئے ہے ہمارے سوا کوئی اس میں نہ جائے گا چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ﴿٥١﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ﴿٥٢﴾ (پارہ 5۔سورۃ النساء،آیت نمبر 51-52)

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے، وہ نہ دیکھے جنہیں کتاب کا ایک (کچھ) حصہ ملا ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ (ہدایت) پر ہیں، یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز اس کا کوئی یار (مددگار) نہ پائے گا۔

اسلام مٹا دینے کا عہد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مشرکین مکہ سے خطرہ محسوس فرما کر یہود مدینہ سے صلح فرمائی اور ان سے یہ معائدہ کیا کہ ہم پر مشرکین مکہ کا حملہ ہو جانے کی صورت میں نہ ہی ہماری مدد کرنا اور نہ ہی مشرکین مکہ کو مدد دینا بس غیر جانبدار رہنا چنانچہ یہود نے معاہدہ منظور کر لیا مگر جب مشرکین مکہ کے حملے جنگ احد میں حملہ آور ہونے کے بعد انہوں نے مشرکین مکہ کا بظاہر غلبہ ہوتے دیکھا تو معاہدے کی پروا نہ کی اور مشرکین مکہ سے ساز باز اور

معاملات طے کرنے شروع کر دیئے اور اس سلسلے میں یہود دو بڑے کعب بن اشرف اور حیی ابن اخطب نے مکہ پہنچ کر ابوسفیان اور دیگر قریش مکہ کو مسلمانوں پر حملہ کرنے اور ابھارنے پر ہر طرح سے اپنی مدد کا یقین دلانے لگے اس پر ابوسفیان جو اس وقت ایمان نہ لائے تھے بولے کہ تم اہل کتاب ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب کتاب تم ان سے قریب اور ہم سے دور ہو کیا معلوم تم ہمیں دھوکہ دے رہے ہو اور جب ہم مسلمانوں پر حملہ کریں تو تم مسلمانوں کے ساتھ مل کر ہم پر حملہ کر دو اگر تم واقعی ہمارے ساتھ ہو تو پہلے ہمارے دو بتوں کو سجدہ کرو پھر ہمیں تمہارا اعتبار آ جائے گا چنانچہ کعب بن اشرف اور حیی ابن اخطب نے بتوں کو سجدہ کیا پھر کعب بن اشرف نے ابوسفیان سے کہا کہ آؤ ہم سب کعبہ سے لپٹ کر یہ عہد کریں کہ ہم دونوں اسلام کی مخالفت اور اسے مٹانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے چنانچہ سب نے ایسا ہی کیا پھر ابوسفیان بولے کہ تم تو توریت عالم ہو تمہیں بتاؤ کہ ہم حق پر ہیں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے ساتھی جبکہ ہم حاجیوں کے خدمت گار انھیں پانی پلانے والے قیدیوں کو آزاد کرنے والے مہمان نوازی کرنے والے قرابت داروں کے حقوق ادا کرنے والے بیت اللہ کے پاسبان ہیں جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے آباؤ واجداد کے دین کو چھوڑ کر نئے دین کی دعوت دیتے ہیں اور حرم شریف کو چھوڑ گئے ہیں ہمارا دین قدیم ہے اور ان کا دین جدید اس پر کعب بولا کہ اللہ کی قسم توریت کی رو سے تم لوگ ہی ہدایت پر ہو اس موقع پر ان یہود کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن، تفسیر کبیر، روح المعانی، روح البیان، تفسیر جلالین، وتفسیر صاوی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾ (پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 52-55)

ترجمہ کنزالایمان: کیا ملک (سلطنت) میں ان کا کچھ حصہ (اختیار) ہے ایسا ہو تو لوگوں کو تِل بھر (ذرہ برابر) نہ دیں، یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا (عظیم سلطنت دی) تو ان میں کوئی اس پر ایمان لایا اور کسی نے اس سے منہ پھیرا (ایمان نہ لائے)

اور دوزخ کافی ہے۔

یہود کے اعتراضات کو جوابات

یہود مدینہ کا کہنا تھا کہ نبوت تو صرف بنی اسرئیل کی میراث ہے اور محمد ﷺ چونکہ اس خاندان سے نہیں ہیں تو پھر نبوت کیسے مل سکتی ہے، کبھی کہتے کہ نبوت و سلطنت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی پھر بھلا محمد ﷺ ایک ہی ساتھ نبی اور بادشاہ کیسے بن گئے پھر کبھی اعتراض کرتے کہ محمد ﷺ اگر نبی ہوتے تو پھر انھیں نو بیویوں کی حاجت کیوں پیش آئی چنانچہ ان تمام اعتراضات کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝

(پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 58)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے، بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

کعبہ مشرفہ کی کلید برداری

فتح مکہ کے روز جب نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب فاتحانہ شان و شوکت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو عثمان بن طلحہ جو قبیلہ بنی عبد الدار سے تھے اور کعبے کے کلیدار برادر تھے انہوں نے کعبے کے دروازے میں تالا لگا دیا اور خود چھت پر چڑھ گئے جب نبی کریم ﷺ نے کعبہ شریف سے بتوں کو نکالنے کے لیے حضرت علی کے زریعے چابی طلب فرمائی تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چابی دینے سے انکار کر دیا کہ اگر میں انھیں اللہ کا رسول سمجھتا تو چابی دے دیتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ سے چابی چھین لی اور فرمایا کہ آج تم سب محمد ﷺ کے زیر دست ہو آج پورے مکہ میں کعبہ میں ان ہی کا راج ہے پھر یہ چابی نبی کریم ﷺ کے حضور پیش کر دی نبی کریم ﷺ نے کعبہ معظمہ کو بتوں سے صاف کر دیا اور عین کعبہ میں دو رکعت نفل ادا فرمائے اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ حضور حاجیوں کو پانی پلانے کی

سعادت بھی حاصل ہے لہذا کعبہ کے کلیدی برادری کی سعادت بھی مجھے ملنی چاہیے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر جلالین، وخازن وکبیر وغیرہ)

مگر حق یہ ہے کہ فتح مکہ کے روز حضرت عثمان بن طلحہ مسلمان تھے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ نے بخوشی خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا البتہ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کعبہ کی کلیدی برادری کی خواہش کا اظہار کیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ سے فرمایا کہ اے عثمان تم یہ چابی لو تا قیامت یہ چابی تم میں ہی رہے گی۔ (تفسیر خزائن العرفان، وروح المعانی، وتفسیر روح البیان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۟ (پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 59)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے (مسلمان حکمران) ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو (شرعی فیصلہ کرو) اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔

بارگاہ رسالت میں فیصلہ

ایک لشکر میں حضرت خالد بن ولید امیر وسپہ سالار تھے حضرت عمار بن یاسر بھی اس لشکر میں شامل تھے جس علاقہ پر جہاد کرنا تھا لشکر جیسے ہی اس کے قریب پہنچا تو وہاں کے لوگ راتوں رات اپنے بال بچوں اور سامان کو لے کر وہاں سے بھاگ نکلے البتہ ان میں سے ایک شخص چھپتے چھپاتے اپنے بال بچوں کے ساتھ لشکر اسلام کی طرف آیا اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ میں اسلام قبول کر چکا ہوں میری قوم کے سب افراد تو بھاگ چکے ہیں اب صرف میں ہی یہاں اکیلا باقی رہ گیا ہوں کیا میرا ایمان لانا فائدہ مند ہوگا۔ یعنی اگر میری جان ومال اور بال بچے امن سے رہیں تو میں یہاں رک جاؤں ورنہ میں بھی بھاگ نکلوں تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں تمہارا ایمان فائدہ دے گا تم میری امان میں ہو لہذا وہ شخص اطمینان سے اپنے گھر کی طرف لوٹ گیا۔ صبح سویرے لشکر اسلام نے اس علاقے پر حملہ کیا تو سوائے اس شخص اور اس

کے بال بچوں کے علاوہ کسی کو نہ پایا لہٰذا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو مع اس کے بال بچوں کے قید کرلیا اور سامان پر قبضہ کرلیا۔ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ فوراً حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے کہ میں اس شخص کو امان دے چکا ہوں یہ شخص مسلمان ہو چکا ہے آپ رضی اللہ عنہ اسے چھوڑ دیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں لشکر کا امیر ہوں تمھیں مجھے بتائے بغیر امن دینے کا کوئی حق نہیں چنانچہ دونوں حضرات میں کچھ شکر رنجی ہوگئی یہاں تک کے اسی حالت میں مدینہ منورہ روانہ ہوگئے اور بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقدمہ پیش کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ فرمایا اور اس شخص کو مع مال کے چھوڑ دیا مگر ساتھ ہی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو تاکید فرمائی کی آئندہ بغیر امیر لشکر کی اجازت کے کسی کو امان نہ دیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمار جیسے غلام کو مجھ پر میرے مقابل آنے کی اجازت عطا فرماتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عمار رضی اللہ عنہ کو برا کہے اللہ اس کا برا کرے جو عمار رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے خدا اس سے ناراض ہو جو عمار رضی اللہ عنہ کو لعنت کرے خدا اس پر لعنت کرے حضرت عمار رضی اللہ عنہ یہ سن کر بارگاہ نبوی سے اجازت لیکر روانہ ہوگئے تو حضرت خالد بن ولید فوراً ان کے پیچھے ہولیے اور راستے میں ان کو جالیا اور ان کا دامن پکڑ کر معذرت خواہ ہوئے اور انھیں راضی کیا اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖؕ وَ یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا(۶۰) وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًاۚ(۶۱) (پارہ 5۔ سورۃ النساء آیت نمبر 60-61)

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعوٰی ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں (اس کا فیصلہ مانیں) اور ان کو تو حکم یہ تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں (اس کو دشمن جانیں) اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکا دے (ہدایت سے دور کردے) اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری

ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں۔

حق وباطل میں فرق کرنے والے

ایک روایت کے مطابق ایک یہودی اور ایک منافق کے درمیان جھگڑا ہوا اس جھگڑے میں یہودی حق پر تھا جبکہ منافق جھوٹا تھا جھگڑے نے جب طول پکڑا تو یہودی نے منافق سے کہا چلو محمد ﷺ سے اس کا فیصلہ کرواتے ہیں اس پر منافق بولا کہ نہیں کعب بن اشرف یہودی کے پاس چلتے ہیں یہودی نے تعجب سے کہا کہ تو کیسا مسلمان ہے کہ اپنے نبی کے بجائے اپنا فیصلہ یہود کے سردار سے کرانا چاہتا ہے اس پر منافق شرمندہ ہوکر بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہونے کے لیے تیار ہوا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے معاملہ سماعت فرما کر یہودی کے حق میں فیصلہ فرما دیا وہاں سے نکل کر منافق بولا کہ مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں چلو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کرواتے ہیں چنانچہ دونوں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی معاملہ سن کر یہودی کے حق میں فیصلہ دیا چنانچہ وہاں سے نکل کر بھی منافق یہی کہنے لگا کہ مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں چلو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کروائیں چنانچہ دونوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب حضرت عمر فاروق کو یہ بتایا گیا کہ منافق نبی کریم ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فیصلے سے راضی نہیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منافق سے پوچھا کیا یہ بات درست ہے تو منافق نے کہا کہ ہاں یہ سچ ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہیں ٹھہرو میں ابھی تمھارا فیصلہ کرتا ہوں پھر گھر کے اندر تشریف لے گئے تلوار نکال کر لائے اور منافق کی گردن اڑا دی اور فرمایا جو رسول ﷺ کے فیصلے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عدل کو نہ مانے اس کا یہ ہی فیصلہ ہونا چاہیے۔ منافق کے قتل پر اس کے رشتے دار بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خلاف شکایت بیان کرنے لگے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اصل واقعہ دریافت فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے تمام واقعہ عرض کردیا اور فرمایا کہ جو آپ ﷺ کے فیصلے کو نہ مانے اور کسی اور کا فیصلہ چاہے اس کا فیصلہ میرے نزدیک یہی ہونا چاہیے تھا چنانچہ اسی لمحے حضرت جبرئیل علیہ اسلام یہ آیت کریمہ لے کر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ عمر حق و باطل میں فرق کرنے والے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر تم آج سے فاروق یعنی حق و باطل میں فرق کرنے والے ہو۔ چنانچہ اس دن سے آپ رضی اللہ عنہ کا لقب فاروق ہوا۔ (تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر بیضاوی، تفسیر مدارک، تفسیر روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَكَيْفَ إِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَآءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّآ إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾ (پارہ5۔سورۃ النسا،آیت نمبر 62)

ترجمہ کنزالایمان: کیسی (حالت) ہوگی جب ان پر کوئی افتاد (آفت آ) پڑے بدلہ اس (بداعمالیوں) کا جو انکے ہاتھوں نے آگے بھیجا پھر اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں، اللہ کی (جھوٹی) قسم کھاتے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل (صلح وملاپ) ہی تھا۔

بے جا تاویلیں

جب منافق کے قتل پر اس کے رشتہ دار و قرابت دار اور دیگر منافقین بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور بے جا تاویلیں کرنے لگے کہ بشر (منافق) کی نیت خراب نہ تھی نہ ہی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے انکاری تھا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ قتل بے جا کیا ہے ہمیں اس خون کا بدلہ چاہیے غالباً یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر کبیر)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾

(پارہ5۔سورۃ النسا،آیت نمبر 64)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں (گناہ کر بیٹھیں) تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر (جسمانی یا قلبی طور پر) ہوں اور پھر اللہ سے (تمھارے وسیلے سے) معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے (اللہ سے ان کے لیے معافی چاہے) تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان (گناہ بخشنے والا) پائیں۔

بارہ منافقین کی نشاندہی

ایک روایت کے مطابق منافقین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچانے کے لیے ناپاک سازشیں تیار کیں جب یہ اس برے ارادے سے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے

حاضرِ خدمت ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ناپاک نیت سے باخبر کر دیا جب منافقین بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو مہاجرین اور انصار کا ایک ہجوم بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہاں بعض ایسے بھی ہیں جو نیت فاسد کے ساتھ آئے ہیں مگر وہ اپنی اس سازش میں ناکام و نامراد ہونگے لہٰذا انھیں چاہیے کہ اپنے اس برے ارادے سے باز آجائیں اخلاص کے ساتھ سچی توبہ کریں ہم بھی ان کی بخشش کی دعا کرینگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے کے باوجود کوئی نہ اٹھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی ارشاد فرمایا مگر یہ لوگ نہ کھڑے ہوئے تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فلاں تو اٹھ کھڑا ہو اے فلاں تو کھڑا ہو جا چنانچہ بارہ منافقین کے نام لے کر پکارا اور انھیں کھڑا کر دیا تب یہ منافقین عرض گزار ہوئے کہ ہم بس اٹھنا ہی چاہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے کر پکار دیا حضور ہم توبہ کرتے ہیں اور معافی کے طلبگار ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا یہاں سے نکل جاؤ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
(تفسیر کبیر)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ (پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 65)

ترجمہ کنزالایمان: تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس (حکم کو قبول کرنے) سے رکاوٹ (تردد) نہ پائیں اور جی (خوش دلی) سے مان لیں۔

بارگاہ نبوت کا فیصلہ

حضرت عروہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد حضرت زبیر کا کھیت ایک انصاری کے کھیت سے متصل تھا دونوں کھیت ایک ہی نالی سے سیراب کیے جاتے تھے۔ حضرت زبیر کا کھیت بالائی حصے پر تھا جبکہ انصاری کا کھیت نشیب میں تھا انصاری کہتا تھا کہ پہلے میں اپنے کھیت کو پانی دونگا جبکہ حضرت زبیر پہلے ہی اپنے کھیت کو پہلے پانی دینے پر بضد تھے چنانچہ معاملہ طول پکڑ گیا اور مقدمہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ دیا اور فرمایا کہ پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دو اس

کے بعد اپنے بھائی کی طرف پانی چھوڑ دو اس پر وہ انصاری بولا کہ حضرت زبیر آپ کے پھوپھی زاد ہیں (اس لیے آپ نے ان کی رعایت کی) یہ سن کر نبی کریم ﷺ کو بہت رنج ہوا اور صدمے سے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ اچھا زبیر اب تم ایسا کرنا کہ تم اپنے کھیت کو خوب پانی دو یہاں تک کہ تمہارا پانی کھیت کے منڈیر کے برابر تک پہنچ جائے تو اس کے بعد پانی انصاری کی طرف چھوڑنا چنانچہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر روح البیان، تفسیر روح المعانی، تفسیر مدارک وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۙ﴿۶۶﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾

(پارہ 5، سورۃ النساء، آیت نمبر 66-68)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں تھوڑے ہی ایسا کرتے، اور اگر وہ کرتے جس بات کی انہیں نصیحت (ہدایت) دی جاتی ہے تو اس میں ان کا بھلا (دین و دنیا کا فائدہ) تھا اور ایمان پر خوب جمنا (ایمان پر ثابت قدمی ملتی) اور ایسا ہوتا تو ضرور ہم انہیں اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور ضرور ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کرتے، (کہ وہ کامیابی پاتے)۔

شمع رسالت کے پروانے

چند صحابہ کرام کا بعض یہود مدینہ سے مناظرہ ہوا یہودی بولے کہ ہم تو اپنے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کے اتنے مطیع و فرمانبردار ہیں کہ انہوں نے ہمیں ایک خطا کے بدلے یہ حکم فرمایا کہ ہم اپنی جان دے دیں تو ہمیں معافی دے دی جائے گی چنانچہ ہم نے بلا تامل آپ کو قتل کرنے کے لیے پیش کر دیا اور ستر ہزار اسرئیلی اس حکم کی تعمیل میں قتل ہو گئے جبکہ تم اپنا حال دیکھو کہ اپنے آپ کو اپنے نبی کا فرمانبردار کہتے ہو مگر جب تمھارے نبی تمھیں جہاد کا حکم دیتے ہیں تو تم حیلے بہانے کرتے ہو اور حکم کی ادائیگی میں تامل کرتے ہو جبکہ اس جہاد میں تمھارے لیے فائدہ ہی فائدہ ہے۔ یہ سن کر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر ہمارے نبی ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ اگر ہمیں اپنی جانیں دینے اپنا مال اور گھر بار چھوڑنے کا حکم دیں تو ہم بلا تامل تعمیل کریں چنانچہ

اس موقعہ پر حضرات صحابہ کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿٧٠﴾ (پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 69-70)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق (ظاہر و باطن کے سچے) اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں، یہ اللہ کا فضل ہے، اور اللہ کافی ہے جاننے والا۔

عاشق صادق

اس کے متعلق چند روایات ہیں ایک روایت تو یہ ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایسے عاشق صادق تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کسی پل چین وقرار نہ آتا تھا ایک دن بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ ان کا رنگ زرد اڑا ہوا چہرہ اترا ہوا بدن لاغر غرض یہ کہ آثار غم ظاہر تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس حالت کا سبب دریافت فرمایا تو عرض کی حضور میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں گرفتار ہوں ایک پل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھوں تو دل سکون وقرار نہ پاتا ہے آخرت کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ اگر میں رب کے فضل سے بخش بھی دیا گیا اور اس کے کرم سے جنت کا حقدار بھی ہو گیا تو جنت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مقام نہایت اعلیٰ اور ارفع ہو گا اور میں تو آپ کے غلاموں کے درجے میں نجانے کتنے نیچے پڑا ہوں گا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کیونکر ممکن ہو گی۔

میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی کیوں کر برداشت کرسکوں گا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھے بغیر کیوں کر جنت میں سکون پاسکوں گا۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق بعض انصار بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیں جنت کا شوق نہیں ہم تو بس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت کے طلبگار ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے مشتاق ہیں۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جنت میں حضرات انبیاء کے ساتھ ہونگے اور ہم امتیوں کے ساتھ تو ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بغیر دیکھے کیسے صبر کرسکیں گے۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت کے مطابق ایک انصاری صحابہ بارگاہِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت کدے میں تشریف لے جاتے ہیں تو مجھے بھی اپنے گھر جانا پڑتا ہے وہاں جا کر بال بچوں گھر بار میں میرا دل نہیں لگتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر بے قراری و بے چینی محسوس کرتا ہوں جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہ لوں چین نہیں پڑتا تو سوچتا ہوں کہ جنت میں ہمارا کیا بنے گا ہم کہاں ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہوں گے میرا دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر کیسے قرار پائے گا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر مدراک، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر بیضاوی، تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٧٤﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ (پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 75)

ترجمہ کنزالایمان: تو انہیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے جو دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت لیتے ہیں اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا ثواب دیں گے، اور تمہیں (اے مسلمانو) کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں (جبکہ جہاد فرض ہو چکا) اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے (جو) یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس (غیب) سے کوئی حمایتی دے دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے۔

جہاد کا حکم

قبل از ہجرت اسلام میں جہاد کا حکم نازل نہ ہوا تھا جب ہجرت کے بعد جہاد فرض ہوا تو بعض ضعفاء اور بعض مومنین اور عام منافقین اس فرض کی ادائیگی میں پس و پیش کرنے لگے اور سستی کرنے لگے۔ چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر صاوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَ قَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ (پارہ 5۔سورۃ النساء، آیت نمبر 77)

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ (خود کو جہاد سے) روک لو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں بعضے (منافقین) لوگوں (کفار) سے ایسا ڈرنے لگے جیسے (مومن) اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد اور بولے اے رب ہمارے! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے دیا ہوتا، تم فرما دو کہ دنیا کا برتنا (جینا) تھوڑا ہے اور ڈر والوں (اطاعت گذاروں) کے لئے آخرت اچھی اور تم پر تاگے (دھاگے) برابر ظلم نہ ہوگا۔

منافقین کا جہاد سے پس وپیش

منافقین مدینہ اپنے جوش ایمانی اور جذبہ جہاد کو ظاہر کرنے کے لیے جہاد کی اجازت طلب کرتے رہتے مگر جب جہاد فرض ہوتا ہے تو اس حکم کے نازل ہوتے ہی پس وپیش اور حیلے بہانے کرنے لگے چنانچہ ان منافقین کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، وتفسیر نعیمی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ

(پارہ 5۔سورۃ النساء، آیت نمبر 78)

ترجمہ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔

جھوٹا اظہار افسوس

غزوہ احد کے موقعہ پر جو مسلمان شہید ہوئے تو منافقین اور یہود ان شہداء احد کے بارے میں یہ کہتے پھرتے تھے کہ اگر یہ لوگ ہماری بات مانتے اور اس غزوہ میں نہ جاتے تو یوں اس طرح نہ مارے جاتے۔ دل

ہی دل میں یہ منافقین اور یہودان کی شہادت پر خوش ہوتے مگر زبان سے جھوٹا اظہار افسوس کرتے تھے اس پر یہ آیت کریمہ کا پہلا جز نازل ہوا۔ (تفسیر خازن، وروح وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِكَ‌ؕ قُلۡ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَۤاءِ الۡقَوۡمِ لَا يَكَادُوۡنَ يَفۡقَهُوۡنَ حَدِيۡثًا ۝ (پارہ 5۔سورۃ النسا، آیت نمبر 78)

ترجمہ کنزالایمان: اور انہیں کوئی برائی (مصیبت) پہنچے تو کہیں یہ حضور کی طرف (حضور کے سبب) سے آئی تم فرمادو سب اللہ کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی (اتنی واضح) بات سمجھتے معلوم ہی نہیں ہوتے۔

یہود کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اظہارِ مخالفت

جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ جلوہ افروز ہوئے اور یہود مدینہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو اکثر یہود مدینہ سرکشی وہٹ دھرمی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت پر اتر آئے ان میں کچھ ایسے بھی تھے جو بظاہر کلمہ پڑھ کر خود کو مسلمان ظاہر کرتے مگر ہر طرح سے مسلمانوں کی مخالفت اور ان کو نقصان پہنچانے پر کمر بستہ ہو گئے چنانچہ جب کبھی مدینہ منورہ میں بارش نہ ہوتی یا پھل وغیرہ میں کمی آجاتی تو یہ منافقین اور یہود مشورہ کرنے لگتے کہ جب سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ہاں آئے ہیں خیر و برکت کم ہو گئی ہے اور مصیبتیں اور پریشانیاں آنے لگی ہیں (نعوذ باللہ) چنانچہ ان کی تردید میں آیت کریمہ کا یہ جز نازل ہوا۔

(تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر مدارک، تفسیر بیضاوی، تفسیر روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ‌ ۚ وَمَنۡ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا ؕ‏ ۝

(پارہ 5۔سورۃ النسا، آیت نمبر 80)

ترجمہ کنزالایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے (اطاعت سے) منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو (اعمال کا ذمہ دار بنا کر) نہ بھیجا۔

منافقین کی شورشیں

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ عزوجل سے محبت کی، تو یہ سن کر منافقین آپس میں کہنے لگے کہ یہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرک کی دعوت دیتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہم انھیں اس طرح خدا مان لیں جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا خدا بنایا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید میں اور منافقین کی رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ يَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ؗ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَ اللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۸۱ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝۸۲ (پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 81-82)

ترجمہ کنزالایمان: اور کہتے ہیں ہم نے حکم مانا پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو ان میں ایک (منافقین کا) گروہ جو کہہ گیا تھا اس کے خلاف رات کو منصوبے گانٹھتا (سازشیں کرتا) ہے اور اللہ لکھ رکھتا ہے ان کے رات کے منصوبے تو اے محبوب تم ان سے چشم پوشی کرو (دھیان نہ دو) اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی ہے کام بنانے (تمھاری حمایت) کو، تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں اور اگر وہ غیر خدا کے پاس سے (انسان کا بنایا ہوا) ہوتا تو ضرور اس (کے احکام) میں بہت اختلاف (تضاد) پاتے۔

منافقین کی منافقت

منافقین کا یہ وطیرہ تھا کہ جب وہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوتے تو کہتے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطیع وفرمانبردار ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حکم ارشاد فرمائیں ہمیں قبول ہے۔ مگر جب یہ اپنے گھروں کو لوٹتے تو اپنی بات کے خلاف کہتے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطٰنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۸۳﴾ (پارہ 5۔سورۃ النسا، آیت نمبر 82)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان کے پاس کوئی بات اطمینان (فتح وسلامتی) یا ڈر (شکست ومصیبت) کی آتی ہے اس کا (لوگوں میں) چرچا کر بیٹھتے ہیں اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار (خاص صحابہ) لوگوں کی طرف رجوع لاتے (اسکے متعلق پوچھتے) تو ضرور اُن سے اُس کی حقیقت جان لیتے (کہ کون سی خبر پھیلانی ہے) یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے (اسکی اطاعت کرتے) مگر تھوڑے (سوائے تھوڑوں کے)۔

منافقین کا فساد

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی لشکر اسلام کو جہاد کے لیے روانہ فرماتے اور میدان جنگ سے متعلق ان کی فتح یا شکست کی خبریں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچتیں تو وہاں منافقین بھی موجود ہوتے اور بھولے بھالے مسلمان بھی اہل علم مومنین بھی ہوتے اور ضعفا مسلمان بھی چنانچہ منافقین تو میدان جنگ کی خبریں فساد پھلانے کے لیے عام لوگوں تک پہنچاتے جبکہ ضعفاء مسلمان اپنی سادگی میں عام مسلمانوں تک یہ خبریں پہنچا دیتے جس کی وجہ سے میدان جنگ میں موجود مسلمانوں سے متعلق راز فاش ہو جاتے اور ان رازوں کے فاش ہونے کے سبب بعض اوقات شدید خطرات لاحق ہو جاتے چنانچہ ان بھولے بھالے مسلمانوں یا ان منافقین کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر جلالین وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ وَ اللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا ﴿۸۸﴾

(پارہ 5۔سورۃ النسا، آیت نمبر 88)

ترجمہ کنزالایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں (تم) دو فریق ہو گئے

اور اللہ نے انہیں اوندھا (گمراہ) کردیا ان کے کوتکوں (کرتوتوں) کے سبب کیا یہ چاہتے ہیں کہ اسے (ہدایت کی) راہ دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور جسے اللہ گمراہ کرے تو ہرگز اس کے لئے (ہدایت کی) راہ نہ پائے گا۔

منافقین کا فریب

اس آیت کریمہ کے مختلف شان نزول روایت کیے گئے ہیں:

کچھ لوگ بظاہر اسلام قبول کر کے مدینہ منورہ میں رہنے لگے پھر کچھ عرصہ بعد بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ عرض لے کر حاضر ہوئے کہ حضور مدینہ منورہ کی آب و ہوا ہمیں موافق نہیں آرہی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت فرمائیں تو ہم بدر کی طرف چلے جائیں تا کہ وہاں صحت مند تندرست و توانا رہیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ یہ لوگ خانہ بدوشوں کی طرح جگہ جگہ رکتے ٹھہرتے بدر پہنچے مگر وہاں بھی زیدہ دن نہ رکے اور آگے بڑھ گئے یہاں تک کے مکہ مکرمہ جا پہنچے اور وہاں جا کر کفار مکہ سے جا ملے۔ جب مدینہ منورہ میں یہ خبر پہنچی تو صحابہ کرام کے درمیان ان کے متعلق آرا ہو گئیں ان جماعت کا خیال تھا کہ وہ لوگ کلمہ گو مسمان ہیں آب و ہوا کے موافق نہ آنے کی وجہ سے مکہ مکرمہ چلے گئے ہیں۔ ہمیں ان کی طرف سے بدگمانی نہیں کرنی چاہیے اور اگر کبھی جنگ کے موقعہ پر بھی وہ ہمارے سامنے آجائیں تو ان کے قتل سے ہمیں گریز کرنا چاہیے جبکہ دوسری جماعت کا خیال تھا کہ یہ لوگ پہلے بھی منافق تھے اور منافقت میں ہی بظاہر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے تھے مگر اب یہ کھلے کافر بن کر شرعی مرتد ہو چکے اگر یہ مسلمان ہوتے تو دارالسلام سے نکل کر ہرگز دار کفر تک نہ پہنچتے۔ چنانچہ اس موقعہ پر دوسری جماعت کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق ایک قوم نے مدینہ منورہ آکر اسلام قبول کیا کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ لوگ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے کہ ہماری زمینیں جائیداد وغیرہ اطراف مکہ معظمہ میں ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اجازت دیں تو ہم وہاں جا کر آباد ہو جائیں۔ مگر پھر اجازت لیے بغیر ہی وہاں جا کر آباد ہو گئے چنانچہ ان کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی دو جماعتیں ہو گئیں ایک ان کی مخالفت میں ایک حمایت میں۔ چنانچہ مخالفت کرنے والی جماعت کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ بعض لوگ مکہ معظمہ میں بظاہر تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے تھے مگر پھر بھی قدرت رکھنے کے باوجود وہاں سے ہجرت نہ کرتے تھے بلکہ جب بھی موقعہ پاتے مسلمانوں کی مخالفت میں کفار مکہ کا ساتھ دیتے تھے ان کی خبریں وقتاً فوقتاً مدینہ منورہ پہنچتی رہتی۔ صحابہ کرام کی مختلف رائے ہوتیں کچھ

انھیں مومن سمجھتے اور کچھ کافر یا مرتد چنانچہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ایک اور روایت کے مطابق کچھ لوگ مدینہ منورہ آکر بظاہر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے پھر اپنا تجارتی سامان لینے کے بہانے کہ ہم مکہ جا کر اپنا سامان لے آئیں تا کہ یہاں تجارت کرسکیں مکہ معظمہ گئے مگر واپس پلٹ کر نہ آئے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے قتل کا حکم ارشاد فرمایا تو اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح البیان، تفسیر بیضاوی، تفسیر مدارک، تفسیر خازن، تفسیر کبیر، روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْكُمْ وَ یَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِیْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْكُمْ وَ یُلْقُوْۤا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ وَ یَكُفُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَ اُولٰٓىٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا۠ (پارہ 5۔سورۃ النسا، آیت نمبر 91)

ترجمہ کنزالایمان: اب کچھ اور تم ایسے (دشمن) پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امان میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امان میں رہیں جب کبھی انکی قوم انہیں فساد کی طرف پھیرے (جنگ پر ابھارے) تو اس پر اوندھے گرتے ہیں (ان کی بات مان لیتے ہیں) پھر اگر وہ تم سے کنارہ نہ کریں (جنگ سے نہ رکیں) اور صلح کی گردن نہ ڈالیں (صلح پر آمادہ نہ ہوں) اور اپنے ہاتھ (لڑنے) سے نہ روکیں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو، اور یہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح (صاف) اختیار دیا۔

منافقین کی چالبازی

مدینہ منورہ میں قبیلہ بنی اسد اور قبیلہ غطفان اور بنی عبدالدار کے بعض لوگ جب مسلمانوں کے پاس ہوتے تو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے اور کہتے کہ ہم بھی تمھاری طرح مسلمان ہیں اور ہمارا بھی ان چیزوں پر ایمان ہے جن پر تم لوگ ایمان لاتے ہو۔پھر جب یہ لوگ اپنی قوم کے پاس جاتے تو ان سے کہتے کہ مسلمان تو ہمارے لیے سانپ بچھوؤں کی طرح خطرناک ہیں ہم ان کے ساتھ بھلا کیونکر ہو سکتے ہیں ہم تو تمھارے ساتھ ہیں پہلے بھی تھے اور آئندہ بھی تمھارے ساتھ ہی رہینگے یہ منافقین اپنی اس چالبازی پر بڑا خوش ہوتے چنانچہ مسلمانوں کو منافقین کی اس سازش سے خبردار رہنے کا حکم فرمانے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں قتل

کرنے کی اجازت فرمائی گئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۚ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾ (پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 92)

ترجمہ کنزالایمان: اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا (ان کے لیے جائز نہیں) کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر (غلطی سے) اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر (بطور کفارہ) ایک مملوک (غلام) مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ (خونِ مسلم کا معاوضہ) مقتول کے لوگوں (وارثوں) کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ اس قوم (کافر) سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود (مقتول) مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کیا جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے (قاتل نہ غلام پائے نہ قیمت) وہ لگا تار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

غلط فہمی کے سبب مسلمان کا قتل

اس آیت کریمہ کے متعلق چند روایتیں ہیں:

عیاش ابن ربیعہ جو ابوجہل ابن ہشام اور حارث ابن ہشام کے ماں شریکے یعنی سوتیلے بھائی تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں مسلمان ہو کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے پھر کفار کے خوف سے مدینہ منورہ پہنچ گئے عیاش کو والدہ کو عیاش سے بڑی محبت تھی اس نے ابوجہل و حارث سے کہا جو اس کے بیٹے تھے کہ جب تک میں عیاش کو نہ دیکھوں نہ کچھ کھاؤں نہ پیوں نہ سایہ میں بیٹھوں اسے بلا کر لاؤ۔ یہ دونوں یعنی ابوجہل و حارث نے اپنے ساتھ حارث ابن زید ابن ابی امیہ کو لے لیا یہ تینوں مدینہ منورہ پہنچے اور

انہوں نے عیاش کو پالیا ان سے ماں کا حال بیان کر کے انہیں خدا تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہا کہ گھر چلو اور ماں کی جان بچاؤ اور ہم اللہ تعالیٰ کو ضامن دیتے ہیں کہ تم کو دین کی آزادی دیں گے جو دین چاہو اختیار کرو عیاش نے ان کی بات مان لی اور ان کے ساتھ روانہ ہو گئے حدود مدینہ سے باہر نکل کر ان تینوں نے عیاش کی مشکیں باندھ دیں اور ہر ایک نے سو سو کوڑے انہیں مارے اور قیدی کی شکل میں مکہ معظمہ لائے ان کی ماں بولی کہ جب تک تم اسلام نہ چھوڑ دو تم کو نہ کھلاؤں گی نہ سایہ میں رکھوں گی چنانچہ یہ یوں ہی بندھے ہوئے بھوکے پیاسے دھوپ میں ڈال دیئے گئے آخر جب جان سے تنگ آ گئے تو بظاہر کفر اختیار کر لیا حارث ابن زید نے بطور طعنہ کہا کہ اگر اسلام جھوٹا دین تھا تو تم اتنے روز تک گمراہ رہے اور اگر سچا دین ہے تو تم اب گمراہ ہو گئے عیاش بولے کہ یہ دونوں ابو جہل و حارث ابن ہشام تو میرے سوتیلے بھائی مجھے جو چاہیں کہیں تم ہمارے معاملہ میں دخل دینے والے کون اللہ کی قسم جب میں تم کو اکیلا پاؤں گا قتل کر دوں گا ادھر حضور ﷺ نے مدینہ پاک کی طرف ہجرت فرمائی موقعہ پا کر عیاش مسلمان ہو کر مدینہ منورہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، حارث ابن زید بھی مسلمان ہو کر مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ حارث ابن زید کے اسلام کی خبر عیاش کو نہ تھی مسجد قبا شریف کے پاس عیاش نے حارث کو اکیلا دیکھا تو قتل کر دیا لوگوں نے عیاش سے کہا حارث مسلمان ہو چکے تھے تب ان کو بہت افسوس ہوا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(خازن، روح المعانی، کبیر، خزائن العرفان)

ایک روایت کے مطابق حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا ایک لشکر اسلام میں موجود تھے اس دوران ایک شخص کو بکریاں چراتے دیکھا اسے کافر جان کر قتل کرنا چاہا تو اس شخص نے فوراً کلمہ پڑھا تا کہ انھیں اس کے مسلمان ہونے کا علم ہو جائے۔ مگر آپ رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ شاید یہ جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھ رہا ہے کہ اسے مسلمان سمجھ کر چھوڑ دیا جائے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ اس کی بکریوں پر قبضہ کر لیا۔ جب اس واقعہ کی خبر نبی کریم ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں کفارہ اور دیت کا حکم نازل ہوا۔ ایک اور روایت میں آیا غزوہ احد میں مجاہدین احد نے حضرت یمان کو مشرک سمجھ کر قتل کرنا چاہا وہاں موجود حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے رہے کہ یہ میرے والد ہیں انھیں قتل نہ کرو مگر کسی نے ان کی نہ سنی اور حضرت یمان کو شہید کر دیا اس پر حضرت حزیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تمھیں معاف کرے تم نے میرے والد کو جو ایک مومن تھے شہید کر دیا پھر جب یہ واقعہ بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا تو آپ ﷺ کو بہت صدمہ اور رنج ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل

ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر کبیر، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ (پارہ 5۔ سورۃ النساء آیت نمبر 93)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب۔

مرتد کا عبرت ناک انجام

مدینہ منورہ میں دو بھائی مقیس بن صبابہ اور ہشام بن صبابہ مسلمان ہو گئے کچھ دنوں کے بعد ہشام بن صبابہ کو قبیلہ بنی نجار کے محلے میں قتل شدہ پایا گیا چنانچہ مقیس بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اپنے بھائی کے قتل کا معاملہ عرض کیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی منہر کے قبیلے کے ایک شخص کو مقیس کے ساتھ نجار کے پاس روانہ فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں حکم دیتے ہیں کہ اگر تمھیں قاتل کا معلوم ہو تو اسے مقیس کے حوالے کر دو تا کہ اس کا قصاص لیا جائے اور اگر قاتل کے بارے میں نہ جانتے ہو تو پھر تم سب مل کر ہشام کی دیت ایک سو اونٹ مقیس کے حوالے کر دو۔ جب بنی نجار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا تو انہوں نے فوراً صدق دل سے کہا سمعنا واطعنا ہم نے سنا اور مانا ہم قاتل کو تو نہیں جانتے کہ کون ہے البتہ ہم دیت دینے کو تیار ہیں چنانچہ انہوں نے سو اونٹ مقیس کو دے دیے۔ مقیس اور بنی منہر کا وہ شخص واپس ہو لیے راستے میں مقیس کی نیت میں فتور آیا اور اس نے منہری کو قتل کر دیا اور دیت کے اونٹ لے کر مرتد ہو کر مکہ معظمہ خوشی خوشی یہ کہتا ہوا فرار ہو گیا کہ میں نے منہری کو قتل بھی کر دیا اور اپنے بھائی کی دیت سو اونٹ بھی بنی نجار سے وصول کر لئے واہ کیا خوب بدلہ مجھے ملا اب میں فوراً اپنے بتوں کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

جب یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت صدمہ اور رنج پہنچا چنانچہ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بعد میں فتح مکہ کے بعد مقیس خاص غلاف کعبہ سے لپٹا ہوا قتل کر دیا گیا۔

(تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾ (پارہ 5۔سورۃ النساء،آیت نمبر 94)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کرلو (جلد بازی نہ کرو) اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں تم جیتی دنیا کا اسباب (مالِ غنیمت) چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہتری غنیمتیں (آخرت کی دائمی نعمتیں) ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے پھر (کافر سے مسلمان کیا پھر) اللہ نے تم پر احسان کیا (تمہارا ایمان مشہور کیا) تو تم پر تحقیق کرنا لازم ہے (نومسلم کے ایمان پر شک نہ کرو) بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

مومن کا قتل

اس آیت کریمہ کے شانِ نزول کے بارے میں مختلف روایات ہیں:

فدک کے علاقے میں کفار کی ایک قوم بنی امرہ ابن عوف آباد تھی اس میں صرف ایک شخص نے اسلام قبول کیا جن کا نام مرداس ابن نہیک تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر اسلام کو فدک پر جہاد کے لیے روانہ فرمایا جن کا امیر غالب ابن فضالہ لیثی کو مقرر فرمایا۔ جب یہ لشکر اسلام فدک کے مقام پر پہنچا تو تمام قوم بھاگ گئی مرداس وہی رہے کیونکہ انھیں اطمینان تھا کہ میں تو مسلمان ہو چکا ہوں مجھے تو امان ہی ملے گی چنانچہ جب لشکر اسلام وہاں پہنچا تو یہ مرداس آگے بڑھے اور ان کے ساتھ بکریاں بھی تھی اور فرمایا کہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ۔ میں مسلمان ہو چکا ہوں لشکر میں موجود حضرت سامہ ابن زید سمجھے کہ یہ اپنی جان اور اپنی بکریاں بچانے کیلئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے لیے کلمہ پڑھ رہا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت مرداس کو شہید کر دیا جب یہ لشکر مدینہ منورہ پہنچا اور حضرت اسامہ نے مرداس رضی اللہ عنہ کا واقعہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت صدمہ اور رنج پہنچا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے دعائے مغفرت فرمادیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اسامہ اس کلمے کا کیا جوب دو گے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بہت رنج و پچھتاوا ہوا بلا آخر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافی دیر بعد ان کے لیے دعائے مغفرت فرمائی اور ارشاد فرمایا اب یہ بکریاں مرداس کے بال بچوں کو لوٹا دو اور ایک غلام آزاد کرو

چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق معلم ابن جثامہ اور عامر ابن ضبط کی قبل از اسلام آپس میں رنجش وعداوت تھی۔ بعد میں جب دونوں نے اسلام قبول کرلیا تو معلم تو مدینہ منورہ آ گیا جبکہ عامر رضی اللہ عنہ اپنی قوم میں ہی رہے ایک اور موقعہ پر معلم اور عامر کی آپس میں ملاقات ہوئی تو عامر رضی اللہ عنہ نے معلم کو سلام کیا تاکہ معلم جان لیں کہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں مگر معلم اپنی پرانی عداوت کے سبب ان کے سلام کی طرف توجہ نہ کی اور انھیں شہید کر دیا۔ جب نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا معلم اپنے لیے دعائے مغفرت کیلئے عرض گزار ہوا تو آپ ﷺ نے دعا فرمانے سے انکار فرما دیا۔ ایک ہفتے کے اندر اندر معلم فوت ہو گیا جب جب اسے زمین میں دفن کیا گیا تو زمین نے اسے باہر پھینک دیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا زمین تو کافر و مشرک کو بھی قبول کر لیتی ہے مگر رب تعالیٰ نے یہ چاہا کہ تم پر یہ ظاہر فرمائے کہ ایک مومن کو قتل کرنا کس قدر سخت گناہ ہے چنانچہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ حضرت مقدار ابن اسود رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی جن کا واقعہ حضرت اسامہ بن زید کے واقعہ کی طرح ہی تھا۔ انہوں نے بھی توبہ کی اور بکریاں مقتول کے بال بچوں کو لوٹا دیں اور ایک غلام بھی آزاد کیا۔ ایک اور روایت کے مطابق یہ آیت کریمہ حضرت ابو دوود رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی جنھوں نے ایک شخص کو جو نیا نیا مسلمان ہوا تھا یہ سمجھ کر قتل کر دیا تھا کہ شاید یہ اپنی جان بچانے کے لیے یا بکریاں بچانے کے لیے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ تمام واقعات یکے بعد دیگر ایک کے بعد ایک واقع ہوئے ہوں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر روح المعانی، روح البیان، تفسیر کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۹۶﴾ (پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 95-96)

ترجمہ کنزالایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا (افضل) کیا اور اللہ نے سب (مسلمانوں) سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے، اُس کی طرف سے درجے اور بخشش اور رحمت اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

غزوہ بدر سے محرومی

جب غزوہ بدر پیش آیا تو بعض صحابہ غزوہ میں شریک ہوئے جبکہ بعض صحابہ نے غزوہ میں شرکت نہ کی بلکہ اپنے گھروں میں ہی بیٹھے رہے چنانچہ ان دونوں جماعتوں کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، ایک روایت میں آیا ہے کہ غزوہ تبوک میں تمام ہی صحابہ شریک ہوئے سوائے حضرت کعب ابن مالک، ھلال ابن امیہ اور مرادہ ابن لوی کے۔ ان تینوں پر بعد میں عتاب ہوا پھر معافی ملی چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر نعیمی، تفسیر روح معانی)

✪✪✪✪✪

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا ؕ فَاُولٰٓىٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۹۷﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓىٕكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ (پارہ 5۔ سورۃ النسآء، آیت نمبر 97-99)

ترجمہ کنزالایمان: وہ لوگ (کافر و منافق) جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے (کس انتظار) میں تھے کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے (آزادی سے دین پر عمل نہ کرسکے) کہتے ہیں (فرشتے) کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے، تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے، اور بہت بری جگہ پلٹنے کی مگر وہ جو (واقعی مجبور تھے) دبا لیے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے (سامانِ سفر پاس نہیں) نہ راستہ جانیں، تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف

فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

مدینہ منورہ ہجرت سے انکار

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ یہ آیت کریمہ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو مسلمان تو ہو گئے مگر جب نبی کریم ﷺ اور دیگر مہاجریں نے مدینہ منورہ ہجرت کی تو یہ لوگ اپنے وطن گھر بار و اہل عیال کو چھوڑنے پر رضامند نہ ہوئے اور ہجرت نہ کی تب ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق یہ آیت کریمہ قیس ابن فاکعہ، مغیرہ، زمعہ ولید معیزہ امیہ بن خلف وغیرہ کے متعلق نازل ہوئی جو بظاہر ایمان لے آئے تھے مگر جب نبی کریم ﷺ اور مجاہدین نے مدینہ منورہ ہجرت کی تو یہیں رکے رہے اور بعد میں مرتد ہو گئے پھر جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں واصل جہنم ہوئے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ آیت کریمہ منافقین کی ہی ایک قسم کے بارے میں نازل ہوئی جو بظاہر اسلام لے آئے مگر مدینہ منورہ ہجرت کرنے سے رکے رہے پھر جنگ بدر کے موقعہ پر مسلمانوں کا ساتھ دینے کے بجائے ان کے مقابل آئے اور مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

(تفسیر روح المعانی تفسیر کبیر، تفسیر جلالین، تفسیر روح البیان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۟ (پارہ 5۔ سورۃ النسا، آیت نمبر 100)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا، (بے گھر نہ ہوگا) اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس (ہجرت کا اجر و ثواب) کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اچھی نیت کی برکت

اس آیت کریمہ کے مختلف شان نزول بیان کیے گئے ہیں:

جب پچھلی آیات ان الذین توفاھم نازل ہوئی تو مکہ مکرمہ کے مسلمانوں کو بھی اس آیت کریمہ کے متعلق سن گن مل گئی چنانچہ حضرت جندع ابن حمیرہ لیثی نے جب یہ آیت کریمہ سنی تو اپنے بچوں کو بلا کر فرمایا کہ میرے پاس مال بھی ہے اور سواری بھی اور میں مدینہ منورہ کے راستے سے واقف بھی ہوں لہٰذا اب ہجرت سے نہ رکوں گا البتہ میں بوڑھا ہوں اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا اس لیے تم اس پر پائیدان رکھ کہ اس میں سوار کر دو اور اونٹ کو مدینہ منورہ کی طرف ہانک دو اور مجھے ارحم الراحمین کے حوالے کر دو اب میں ایک رات بھی مکہ مکرمہ میں نہ گزارنا پسند نہ کرنگا بچوں نے انھیں بہت روکا مگر وہ نہ مانے بلا آخر ان کے بچوں نے ان کی ہدایت کے مطابق انھیں اونٹ پر سوار کرایا اور اونٹ کو مدینہ منورہ کی طرف ہانک دیا ابھی آپ تنعیم کے مقام پر ہی پہنچے تھے کہ آپ کو اپنی وفات کے آثار محسوس ہوئے چنانچہ آپ نے اپنا بایاں ہاتھ اٹھایا اور بولے کہ یہ میرا ہاتھ ہے پھر دایاں ہاتھ اٹھایا اور فرمایا یہ ہاتھ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے پھر فرمایا یا اللہ تو گواہ ہو جا کہ ہجرت پر تیرے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتا ہوں پھر آپ انتقال فرما گئے جب آپ کے انتقال کی خبر مدینہ منورہ پہنچی تو صحابہ کرام کو بہت افسوس اور رنج ہوا وہ آپس میں کہنے لگے کہ کاش کہ کاش جندع رضی اللہ عنہ انتقال سے قبل مدینہ منورہ پہنچ جاتے تو ہجرت پوری کر لیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت خالد ابن خزام مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے حبشہ کی طرف روانہ ہوئے ابھی راستے میں ہی تھے کہ انھیں سانپ نے ڈس لیا جس کے سبب وہ وفات پا گئے۔ چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک روایت میں آیا کہ حضرت اکثم ابن صیفی رضی اللہ عنہ ایمان لا کر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے لئے روانہ ہوئے کہ راستے میں ہی انتقال فرما گئے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، روح البیان، تفسیر صاوی تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۚ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۖ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ (پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 102)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب! جب تم (اپنے) ان (صحابہ) میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہئے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ (پیچھے نماز ادا کرتی) ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب وہ سجدہ کرلیں تو (ایک رکعت پڑھ کر) ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہئے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں (حملہ کردیں) اور تم پر مضائقہ نہیں۔

نمازِ خوف

اس آیت کریمہ کے مختلف شان نزول ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدین اسلام کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں تشریف لے گئے اسی دوران نماز ظہر کا وقت آپہنچا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کی امامت فرماتے ہوئے نماز ادا فرمائی بعد میں کفار افسوس کرنے لگے کہ ہم نے بڑا اچھا موقعہ ہاتھ سے گنوادیا جب یہ لوگ سجدے میں تھے تو اس وقت اگر ہم ان پر حملہ کردیتے تو ان میں سے کوئی بھی ہمارے ہاتھ سے بچ نہ پاتا ان میں بعض بوڑھے کفار بولے کہ افسوس کی کوئی بات نہیں ابھی تھوڑی ہی دیر میں مسلمانوں کی عصر کی نماز ہونے والی ہے جو ان لوگوں کو جان و مال ہر چیز سے محبوب ہے تم اپنی تیاری مکمل رکھو جیسے ہی یہ لوگ سجدے میں جائیں گے ان پر دھاوا بول دو اور سب کا صفایا کردو۔ چنانچہ نماز عصر سے قبل ہی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں نماز خوف کا طریقہ سکھایا گیا کہ مسلمان جماعت سے نماز بھی پڑھ لیں اور دشمن کے حملے سے بھی خبردار رہیں۔ ایک دوسری روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ میں شرکت کیلئے صحابہ کرام کو ہمراہ لے کر مقام عسفان تشریف لے گئے اس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مسلمان نہ ہوئے تھے اور لشکر کفار کے جرنیل تھے۔ اس وقت یہی واقعہ پیش آیا کہ حضرت خالد بن ولید مسلمانوں کو نماز ظہر پڑھتے دیکھ کر سخت پچھتائے کہ کاش ہم اس وقت مسلمانوں پر حملہ کر کے سب کو تہ تیغ کر دیتے پھر نماز عصر میں اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کی تدبیر کی چنانچہ عصر کی نماز سے پہلے ہی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، روح البیان، روح المعانی، تفسیر کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَ خُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾

(پارہ 5۔سورۃ النسا،آیت نمبر 102)

ترجمہ کنزالایمان: اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو (دفاعی سامان لیے رہو) بیشک اللہ نے کافروں کے لئے خواری (ذلت) کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

غیبی طاقت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر اسلام کے ساتھ بنی محازب اور بنی انحار پر حملہ کیا اور فتح یاب ہوئے کفار میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استنجا فرمانے لشکر سے دور تشریف لے گئے اچانک تیز بارش ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے نیچے بارش رکنے کا انتظار فرمانے لگے ساتھ کوئی تلوار نہ تھی اچانک ایک کافر غورث ابن حارثہ محازبی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنہا دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے بولا کہ اگر اس موقعہ سے فائدہ نہ اٹھاؤں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل نہ کروں تو خدا مجھے غارت کرے چنانچہ پہاڑ کی چوٹی سے تلوار لے کر نیچے اترا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل قریب پہنچ گیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دیکھا تو وہ تلوار کھینچ کر بولا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے کون بچائے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا اللہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ یا اللہ مجھے غورث کے شر سے نجات عطا فرما ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا مکمل بھی نہ ہو پائی تھی کہ غورث پر کپکپی طاری ہوگئی اور وہ اوندھے منہ گرا اور تلوار اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری پھر وہ تلوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھالی اور اس سے فرمایا کہ بتا اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا تو وہ بولا کوئی نہیں جو مجھے بچائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا کلمہ پڑھتا ہے وہ بولا کہ کلمہ تو نہیں پڑھوں گا البتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ کرتا ہوں نہ ہی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کروں گا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن کی مدد کرونگا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے چھوڑ دیا اور اس کی تلوار اسے واپس کردی وہ بولا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے بہتر ہیں اور اچھے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اچھائی کے لیے ہی بھیجا گیا ہوں جب وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا تو اس کے ساتھ اسے کہنے لگے کہ تو نے ایک اچھا موقع ہاتھ سے گنوا دیا تو وہ بولا کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ مجھے کس نے گرایا پھر اس نے سارا واقعہ کہہ سنایا جسے سن کر اسی وقت بہت سے لوگ

مسلمان ہو گئے۔ چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ کا آخری حصہ نازل ہوا۔

(تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر صاوی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

(پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 104)

ترجمہ کنزالایمان: اور کافروں کی تلاش (تعاقب) میں سستی نہ کرو اگر تمہیں دکھ پہنچتا (تکلیف پہنچتی) ہے تو انہیں (کافروں کو) بھی دکھ پہنچتا (تکلیف پہنچتی) ہے جیسا تمہیں پہنچتا ہے، اور تم اللہ سے وہ (اجر و ثواب کی) امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے، اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

مسلمانوں کی ہمت افزائی

غزوہ احد سے فراغت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ باہر نکلو اور کفار کا تعاقب کرو کہیں یہ لوٹ کر دوبارہ مدینہ منورہ پر حملہ آور نہ ہو جائیں تو حضرات صحابہ نے اپنے سخت زخمی ہونے اور شدید تکلیف کے بارے میں عرض کی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں کفار کی ہمت و جرات کا ذکر فرما کر مسلمانوں کی ہمت بندھائی گئی۔ (تفسیر خازن)

تفسیر روح البیان نے اس آیت کریمہ کا نزول کے متعلق ذکر فرمایا کہ یہ آیت کریمہ بدر صغریٰ کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ تفسیر روح المعانی نے دونوں احتمال ہی ذکر فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۝ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝

(پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 107)

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری کہ تم لوگوں میں (اسکے مطابق) فیصلہ کرو جس طرح تمہیں اللہ (بذریعہ وحی) دکھائے اور دغا والوں (چوروں خائنوں) کی طرف سے نہ جھگڑو (حمایت نہ کرو) اور اللہ سے معافی چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے، اور ان کی طرف سے نہ جھگڑو (حمایت نہ کرو) جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں بیشک اللہ نہیں چاہتا (پسند نہیں کرتا) کسی بڑے دغاباز گنہگار کو آدمیوں سے چھپتے ہیں (جھوٹی تاویلیں کر کے)۔

بارگاہ رسالت سے یہودی کے حق میں فیصلہ

قبیلہ انصار میں ایک شخص تھا۔ بشر اس کا لقب تھا طعمہ ابن ابیرق خاندان بنی ظفر سے تھا۔ بڑا منافق اور چور عادی چالباز وہ ایک رات اپنے پڑوسی قتادہ ابن نعمان کے گھر گھس گیا وہاں سے ایک تھیلہ چرایا جس میں آٹا بھی تھا اور زرہ بھی تھیلہ پھٹا ہوا تھا جس سے آٹا گرتا ہوا گیا طعمہ یہ تھیلہ ایک یہودی زید ابن سمین کے ہاں اپنی امانت کر کے رکھ آیا صبح کو اس تھیلے کی تلاش ہوئی طعمہ پر شبہ کیا گیا اس سے پوچھا گیا وہ قسم کھا گیا کہ نہ میں نے تھیلہ چرایا ہے نہ مجھے اس کے متعلق کچھ خبر قتادہ کے گھر والوں نے گرے ہوئے آٹے کے ذریعے سے تھیلہ برآمد کر لیا یہودی کو پکڑ لیا اور یہودی بولا کہ یہ تھیلہ آج رات طعمہ میرے گھر امانت کر کے رکھ گیا ہے، یہودیوں کی ایک جماعت نے اس واقعہ کی گواہی دی یہ مقدمہ بارگاہ نبوی ﷺ میں پیش ہوا طعمہ کے تمام عزیز واقارب نے پر زور طریقے سے طعمہ کی حمایت کی اور یہودی کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا کہ مال برآمد ہوا یہودی کے گھر سے چور وہی ہے اس نے چوری بھی کی پھر چوری کا انکار بھی کیا پھر ایک بندہ مسلمان یعنی طعمہ کو چوری کا بہتان بھی لگایا یہ تین سزاؤں کا مستحق ہے طعمہ کے ان عزیز واقارب نے پختہ ارادہ کر لیا کہ جس طرح ہو سکا طعمہ کو چھوڑائیں گے یہودی کو پھنسائیں گے تاکہ اپنی قوم رسوا نہ ہو چونکہ طعمہ مسلمان ہے اور اس کے مقابل یہودی اس لئے فیصلہ طعمہ کے حق میں ہوگا۔

حضور سید عالم ﷺ نے فریقین کا بیان سن کر کوئی فیصلہ نہ فرمایا اور طعمہ کے گواہوں پر کوئی خاص جرح بھی نہ کی کیونکہ یہودی بظاہر ملزم بن چکا تھا اس کے گھر سے مال برآمد ہو چکا تھا اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں جن میں طعمہ اور اس کے ساتھیوں کی تکذیب کی گئی اور یہودی اور اس سے گواہوں کی تصدیق فرمائی گئی چنانچہ بارگاہ رسالت سے یہودی کے حق میں فیصلہ ہوا طعمہ کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا گیا طعمہ یہ سن کر اسلام سے مرتد ہو گیا اور مکہ معظمہ پہنچ کر کفار سے مل گیا کفار مکہ نے اس سے بہت عزت ومحبت سے رکھ لیا وہاں اس نے ایک کافر حجاج ابن علاط کے گھر رات کو نقب لگائی تاکہ گھر میں گھس کر چوری کرے وہ نقب لگا رہا تھا کہ دیوار کا

ایک پتھر اس کے سر پر گرا جس سے وہ زخمی ہو گیا صبح کو کفارِ مکہ کو پتہ لگا تو انہوں نے اسے مکہ معظمہ سے نکال دیا یہ مردود ایک مسافروں کے قافلے میں گیا اور بولا میں مسافر بھوکا ہوں تمہارے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہوں انہوں نے اسے ساتھ لے لیا رات کے وقت اس نے ایک مسافر کی چوری کی قافلہ والوں نے اسے پکڑ لیا اور پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا غرض یہ کہ طعمہ مرتد ہو کر اس طرح ہلاک ہوا۔

خدا کی قسم نہ وہ اٹھ سکا قیامت تک کہ جس کو تو نے نظروں سے گرا کے چھوڑ دیا۔

(تفسیر خازن، روح البیان، تفسیر کبیر، تفسیر صاوی، خزائن العرفان وغیرہ)

ان آیات کے شانِ نزول کے متعلق اور بھی روایات ہیں مگر یہ روایت قوی ہے۔

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ (پارہ 5۔سورۃ النساء، آیت نمبر 109)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ سے نہیں چھپتے (چھپ سکتے) اور اللہ ان کے پاس ہے جب دل میں وہ بات (بری تدبیریں) تجویز کرتے ہیں جو اللہ کو ناپسند ہے اور اللہ (علم و قدرت سے) ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے، سنتے ہو (طعمہ کی قوم والو) یہ جو تم ہو دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑے (جھوٹی حمایت کرتے رہے) تو ان کی طرف سے کون جھگڑے گا اللہ سے قیامت کے دن یا کون ان کا وکیل (حمایتی) ہوگا۔

سازش بے نقاب

جب طعمہ ابن بیرت کا چوری کا مقدمہ بارگاہِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تحقیقات کے مرحلے میں تھا تو ایک دن طعمہ نے اپنی قوم سے کہا کہ یہ ہماری قوم کی عزت کا معاملہ ہے اگر میں چور ثابت ہو گیا تو ہماری پوری قوم بدنام ہو جائے گی اس لیے میں نے سوچا ہے کہ میں بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے گناہوں کی قسم کھا لوں۔ یہودی بھی قسم کھائے گا مگر چونکہ میں مسلمان ہوں اور یہودی کافر ہے اس لیے مجھے یقین ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری قسم کو قبول فرمائیں گے یہودی کی قوم بھی یہودی کی بے گناہی کی گواہی دے گی لہٰذا تم لوگ بھی میری نیک چلنی اور سچائی کی گواہی دینا

کیونکہ تم لوگ بھی مسلمان ہو لہٰذا یہودی قوم کی گواہی کے مقابلے میں تمھاری گواہی زیادہ قابل قبول ہوگی۔

چنانچہ طعمہ کی اس تدبیر سے اس کی قوم کے بھولے بھالے مسلمان اس کی چال میں آگئے۔ مگر رب تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا کہ اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ دیا جاسکے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جس میں طعمہ کی اس سازش کو بے نقاب فرمایا گیا۔ (تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾

(پارہ 5۔ سورۃ النسا، آیت نمبر 110-111-112)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا، اور جو گناہ کمائے تو اس کی کمائی اسی کی جان پر پڑے (اس کا وبال خود بھگتے) اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جو کوئی خطا یا گناہ کمائے پھر اسے (اس گناہ کو) کسی بے گناہ پر تھوپ دے اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا۔

توبہ کی ترغیب

بعض کے نزدیک یہ آیت کریمہ طعمہ کو توبہ کی طرف راغب کرنے کے لیے نازل ہوئیں تاکہ وہ اپنے جھوٹ چوری بہتان، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ دینے کی ناپاک و مذموم گناہوں سے توبہ کرلے۔ بعض نے فرمایا کہ یہ آیات کریمہ طعمہ کی قوم کے متعلق نازل ہوئیں جنھوں نے طعمہ کی غلط حمایت و مدد کی۔ بعض کے مطابق یہ آیت کریمہ قیامت تک کے لیے تمام گناہ گاروں کے متعلق ہیں۔ (تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾

(پارہ 5۔ سورۃ النسا، آیت نمبر 115)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا (واضح ہو چکا) اور مسلمانوں کی راہ سے (اسلام سے ہٹ کر) جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر (گمراہی میں ہی) چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ (ٹھکانا ہے) پلٹنے کی۔

طعمہ کی بدبختی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہودی کے حق میں فیصلہ دیا اور یہودی کو بری کرنے اور طعمہ کے ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ فرمایا تو طعمہ نے حکم عدولی کرتے ہوئے راہ فرار اختیار کی اور مرتد ہو کر مکہ معظمہ بھاگ گیا اور مرتد ہو کر ہی مرا چنانچہ اس کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح البیان، تفسیر کبیر وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ۝ اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا ۝ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ (پارہ 5، سورۃ النساء، آیت نمبر 116-118)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ (کفر کے علاوہ گناہ) ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا، (ہدایت کے قریب بھی نہیں) یہ شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو (عورتوں کے ناموں کے بت بنا کر) اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو جس پر اللہ نے لعنت کی اور بولا قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا (اپنا مقررہ) حصہ لوں گا۔

مغفرت کا پروانہ

ایک بوڑھا شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جب سے اللہ عزوجل پر ایمان لایا ہوں میں نے شرک سے اپنے آپ کو بچا کر رکھا اور میں نے گناہ تو کئے مگر اللہ پر دلیری سے نہیں بلکہ غلطی سے کیے میرے دل میں یہ گمان تک نہ گزرا کہ میں اللہ عزوجل کی پکڑ سے بچ بھی سکتا ہوں

میں اب اپنے گناہوں پر نادم ہوں اور ان سے توبہ کرتا ہوں نہ جانے میرا کیا بنے گا چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں اس شخص کو مغفرت کا پروانہ عطا کیا گیا۔

(تفسیر خازن، تفسیر روح البیان، تفسیر روح المعانی تفسیر بیضاوی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَآ أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتٰبِ ۗ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ (پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 123)

ترجمہ کنزالایمان: نہ کچھ تمہارے خیالوں پر ہے (کہ سوچنے سے مل جائیں گی) اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر (کہ اہل کتاب ہونے پر مل جائے گی) جو برائی (گناہ) کرے گا اس کا بدلہ (سزا) پائے گا اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار۔

مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے باطل خیالات

ایک بار یہود و نصاریٰ مسلمانوں سے کہنے لگے کہ ہمارے نبی تمہارے نبی ﷺ سے پہلے اور افضل ہیں اور ہماری کتاب تمہاری کتاب قرآن مجید سے افضل ہے اور پہلے کی ہے ہمارا قبلہ تمہارے قبلہ کعبہ سے پہلے کا اور معظم ہے لہٰذا ہم جنتی ہیں خواہ ہمارے اعمال کیسے بھی ہوں تو مسلمانوں نے کہا کہ ہمارے نبی محمد ﷺ خاتم النبین ہیں ہماری کتاب قرآن مجید غیر منسوخ ہے ہمارا قبلہ کعبہ شریف تمہارے قبلے بیت المقدس سے کہیں درجہ اعلیٰ وافضل ہے لہٰذا مسلمان تم سے ہر لحاظ سے افضل و برتر ہیں اور لائق بخشش و مغفرت ہیں چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق مشرکین عرب اور اہل کتاب یہود و نصاریٰ میں مناظرہ ہوا یہود و نصاریٰ کہنے لگے کہ ہم تو اللہ کے بیٹے اس کے محبوب و پیارے ہیں ہمیں ہمارا کوئی گناہ نقصان نہ دے گا ہمیں صرف چند روز آگ کا عذاب جھیلنا ہوگا پھر ہماری بخشش کر دی جائے گی۔ اس پر مشرکین بولے کہ جب نہ قیامت ہے نہ حساب و کتاب پھر سزا و جزا کیوں ملے گی اور کیسے ملے گی چنانچہ پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح المعانی تفسیر خازن، تفسیر کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾

(پارہ 5۔سورۃ النساء آیت نمبر 126-124)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور انہیں تل بھر (ذرہ برابر) نقصان نہ دیا جائے گا (نیکی ضائع نہ کی جائے گی) اور اس سے بہتر کس کا دین جس نے اپنا منہ اللہ کے لئے جھکا دیا (اطاعت اختیار کی) اور وہ نیکی والا ہے اور ابراہیم کے دین (اسلام) پر جو ہر باطل (عقائد واعمال) سے جدا تھا اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، اور ہر چیز پر اللہ کا قابو ہے۔

مومن کی نیکیاں مقبول

جب پچھلی آیات میں فرمایا گیا کہ جو برائی کرے گا اس کی سزا پائے گا تو یہود ونصاریٰ مسلمانوں سے بولے کہ ہم اور تم دونوں برابر ہیں تمہیں ہم پر کوئی فضیلت و برتری حاصل نہیں ہم اور تم اللہ کے حضور یکساں درجے والے ہیں کہ اگر گناہ کریں گے تو عذاب بھگتنا ہوگا اور نیکی کریں گے تو اجر وثواب کے حقدار ٹھہریں گے پھر تم ہم سے افضل کیسے ہو گئے تو اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کی فضیلت بیان فرمائی گئی کہ مسلمانوں کے تمام نیک اعمال مقبول جبکہ کفار کی تمام نیکیاں نامقبول ہیں۔ (تفسیر کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ (پارہ 5۔سورۃ النساء آیت نمبر 127)

ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے عورتوں (بیوہ، یتیم بچیوں) کے بارے میں فتویٰ (احکام) پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر (طے شدہ حصہ) ہے اور انہیں (ناپسند کرنے کے سبب) نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو اور کمزور بچوں کے بارے میں اور یہ کہ یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو اور تم جو بھلائی کرو تو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

میراث کا حکم

زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ میت کی میراث بیویوں اور اس کے چھوٹے بچوں میں تقسیم نہ ہوتی چنانچہ جب بعد از اسلام بیویوں کی میراث کے احکام نازل ہوئے تو مسلمان سخت متعجب ہوئے وہ سمجھے کہ یہ حکم کچھ عرصے کے لیے نازل ہوا ہے بعد میں یہ حکم منسوخ ہو جائے گا۔ مگر جب یہ حکم منسوخ نہ ہوا تب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میراث کی تفصیل کی بابت دریافت کیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک روایت کے مطابق حضرت عینیہ ابن حصین رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا دستور تو یہ ہے کہ ہم میت کی میراث صرف بالغ مردوں کو ہی دیا کرتے تھے جبکہ آپ تو میت کی میراث سے بیٹی و بہن کو بھی نصف دے دیتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اپنے رب کا یہی حکم ہے پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق عرب میں یہ طریقہ رائج تھا کہ جب کوئی نابالغہ یتیم مالدار لڑکی کسی کے زیر پرورش آجاتی تو اگر وہ خوبصورت ہوتی تو وہ خود اس سے نکاح کر لیتا لیکن اگر معمولی شکل وصورت یا بدشکل ہوتی تو رغبت نہ ہونے کے سبب نہ ہی خود نکاح کرتا اور نہ ہی کسی اور کے ساتھ اس کا نکاح کراتا کہ مبادا اس کا مال کسی دوسرے کو نہ مل جائے بلکہ اس کی موت کا انتظار کرتا تا کہ اس کے مرنے کے بعد یہ مال خود ہتھیا لے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں تاکید کی اور اس فعل بد سے منع فرمایا گیا۔ (تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن، تفسیر روح البیان، تفسیر کبیر)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًاؕ وَ الصُّلْحُ خَیْرٌؕ وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا (۱۲۸) (پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 128)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی (حق تلفی) یا بے رغبتی (بے توجہی) کا اندیشہ کرے تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح خوب (بہتر) ہے اور دل (تو حرص وہوس) لالچ کے پھندے میں ہیں اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو (خیر خواہی سے کام لو) تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

شوہر کی زیادتی

حضرت عمرہ بنت محمد جو خولہ رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہیں حضرت سعد ابن ربیع رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے بوڑھی ہونے کے بعد ایک جوان عورت سے نکاح کر لیا اور قلبی طور پر اس جانب زیادہ راغب ہو گئے اور حضرت خولہ رضی اللہ عنہ کی طرف کچھ لاپرواہ ہو گئے چنانچہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت ﷺ میں اپنے خاوند کی بے رغبتی کے متعلق عرض گزار ہوئیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس پر حضرت خولہ رضی اللہ عنہ اس بات پر راضی ہو گئیں کہ میں اپنے حقوق زوجیت کم کرتی ہوں مگر مجھے طلاق نہ دی جائے۔

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت ابن ابی سائب رضی اللہ عنہ کی زوجہ بہت بوڑھی اور اولاد والی تھیں چنانچہ ابی سائب رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہا تو ان کی زوجہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ مجھے طلاق نہ دیں میں اپنے بچوں کے ساتھ رہونگی اور اپنے خرچے اور حقوق زوجیت میں کمی پر تیار ہوں آپ دوسرا نکاح کرلیں بس مجھے بقدر حاجت خرچ دے دیا کریں جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو جائے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی، تفسیر کبیر)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوٓا اَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَاِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ﴿۱۳۰﴾

(پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 130)

ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو (انصاف کرسکو) اور چاہے کتنی ہی حرص (یکساں سلوک کرنا چاہو) کرو تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ

کہ (ایک سے تعلق رکھو) دوسری کو ادھر میں لٹکتی چھوڑ دو (نہ بس سکے نہ جا سکے) اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو (دونوں کے حق ادا کرو) تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے، اور اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں (نباہ نہ ہو سکے) تو اللہ اپنی کشائش سے تم میں ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا (نعم البدل عطا کر دے گا) اور اللہ کشائش (گنجائش دینے) والا حکمت والا ہے۔

قلبی میلان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کی تعداد نو تھی جن کے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثال عدل و انصاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ جب جب سفر در پیش ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی زوجہ محترمہ کو ساتھ لے جانا چاہتے تو ان کے متعلق قرعہ ڈالتے جن کا نام قرعہ میں نکلتا انھیں ہمراہی کا شرف عطا فرماتے مگر قدرتی طور پر قلبی میلان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی طرف زیادہ ہوتا تھا اس میں خود کو بے اختیار پاتے تو بارگاہ الٰہی میں عرض گزار ہوتے یا اللہ جو میرے بس میں ہے اس میں تو میں نے عدل کیا مگر جو میرے اختیار میں نہیں بلکہ تیرے اختیار میں ہے یعنی میرا دلی میلان و محبت تو مجھ سے اس معاملے میں ناراض نہ ہونا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا۠ (پارہ 5۔ سورۃ النساء آیت نمبر 134)

ترجمہ کنزالایمان: جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا انعام ہے اور اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے۔

سزا و جزا کے منکر

مشرکین عرب اللہ کو تو مانتے تھے مگر قیامت حساب و کتاب جنت و دوزخ سزا و جزا کو نہ مانتے تھے وہ نیک اعمال بھی اس لیے کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں انھیں نیک اعمال کی برکت سے مال و دولت عزت شہرت عطا فرمادے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق بعض منافقین مدینہ روز و جزا جنت دوزخ سزا جزا وغیرہ کو نہ مانتے تھے مگر پھر بھی جہاد وغیرہ میں بھی اس لیے شریک ہو جاتے تھے

تاکہ انہیں بھی مالِ غنیمت میں حصہ ملے۔ چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ([illegible])

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾

(پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 135)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہی دیتے (جو سچ ہو وہی کہو) چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر (جس کے لیے) گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو (اسکی حالت پر نہ جاؤ) بہرحال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے (کہ اسکی رضا چاہی جائے) تو خواہش (دنیاوی لالچ) کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو (جھوٹی گواہی دو) اگر تم ہیر پھیر کرو (حق کا ساتھ نہ دو) یا منہ پھیرو (گواہی چھپالو) تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (تم سے غافل نہیں)۔

بارگاہِ رسالت میں مقدمہ

ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک امیر شخص اور ایک غریب شخص کا مقدمہ لایا گیا عام حضرات کو غریب پر ترس آنے لگا اور وہ اس سے مظلوم سمجھنے لگے جبکہ امیر شخص کے متعلق انھیں یہ گمان ہوا کہ یہ ظالم اور جھوٹا ہوگا غریب کی کیا مجال جو امیر پر ظلم کر سکے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ فیصلہ اور گواہی امیری غریبی پر نہیں بلکہ حق پر مبنی ہونا چاہیے۔ (تفسیر خازن، وتفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ (پارہ 5۔ سورۃ النساء، آیت نمبر 136)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر

جو اپنے ان رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا، (ہدایت کے قریب بھی نہیں)۔

تمام رسولوں اور کتابوں پر ایمان

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے بھانجے سلام اور ان کے بھتیجے سلمہ اور یامین اور کعب کے دو بیٹے اسد اور اسید بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب قرآن مجید اور موسیٰ علیہ سلام اور کتاب توریت اور حضرت عزیز علیہ سلام پر تو ایمان لاتے ہیں مگر ان کے علاوہ دوسرے رسولوں اور کتابوں پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا جب تک تم تمام رسولوں اور تمام کتابوں پر ایمان نہ لاؤ گے مومن نہ ہوگے چنانچہ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جسے سن کر یہ حضرات سب پر ایمان لے آئے۔ (تفسیر خازن، کبیر، روح المعانی وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ (پارہ 5۔ سورۃ النساء آیت نمبر 137)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے (کفر پر ڈٹ گئے) اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے نہ انہیں (ہدایت کی) راہ دکھائے۔

بنی اسرائیل کا وطیرہ

بنی اسرئیل کا یہ وطیرہ تھا کہ بار بار ایمان لاتے پھر بار بار انکار کرتے اور کفر پر مصر رہتے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو اس بری حرکت سے منع کیا گیا۔ (تفسیر خازن)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ (پارہ 5۔ سورۃ النساء آیت نمبر 144)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لئے صریح حجت کرلو (جہنم کے حقدار بن جاؤ)۔

کفار سے دوستی کی ممانعت

قبل از اسلام انصار کے بنی قریظہ کے ساتھ دوستیاں رضاعی رشتے، محبتیں اور گہرے تعلقات و مراسم تھے۔ جب انصار نے اسلام قبول کرلیا تو انھیں کفار سے دوستی اور میل ملاپ سے منع فرمایا گیا تو بعض حضرات بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب ہم کس سے دوستی اور میل ملاپ رکھیں ہماری دوستیاں اور تعلقات تو کفار سے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہاجرین مومنین سے دوستیاں اور تعلقات استوار کرو چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر خازن)

چھٹا پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا

(پارہ 6۔سورۃ النساء آیت نمبر 148)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا (کسی کا عیب اچھالنا) مگر مظلوم سے (کہ مظلوم کرسکتا ہے) اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

بری بات کا اعلان اللہ کو پسند نہیں

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بدزبانی کر رہا تھا آپ نے صبر فرمایا مگر وہ شخص پھر بھی زبان درازی سے نہ رکا، بالآخر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجبوراً اسے جواب دے دیا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ جب تک تم خاموش رہے ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دیتا رہا اب جب تم نے خود جواب دے دیا تو وہ فرشتہ چلا گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق ایک شخص کسی کے گھر بطور مہمان گیا مگر اس شخص نے مہمان کی خاطر تواضع نہ کی چنانچہ اس مہمان نے لوگوں سے اس شخص کی بے مروتی کی شکایت کی چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، تفسیر کبیر، تفسیر خازن تفسیر روح البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ یَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ۙ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۱۵۱﴾

(پارہ 6۔سورۃ النساء آیت نمبر 150-151)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں (اللہ کو مانیں رسولوں کو نہ مانیں) اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان

لائے اور کسی کے منکر ہوئے اور چاہتے ہیں کہ ایمان وکفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں یہی ہیں ٹھیک ٹھیک (پکے) کافر اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

یہود و نصاریٰ کی مذمت

یہود موسیٰ علیہ سلام اور ان پر نازل کردہ کتاب توریت پر ایمان رکھتے تھے مگر حضرت عیسٰی علیہ سلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے اور ان پر نازل کردہ کتاب انجیل اور قرآن پاک کے بھی منکر تھے یونہی عیسائی حضرت عیسٰی علیہ سلام کو تو مانتے تھے اور آپ پر نازل ہوئی کتاب انجیل پر ایمان رکھتے تھے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی انکار کرتے تھے اور قرآن مجید کا بھی چنانچہ ان دونوں کی جماعتوں کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ (پارہ 6۔سورۃ النساء آیت نمبر 152)

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب! اہل کتاب تم سے سوال کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے ایک (ساتھ پوری) کتاب اتار دو تو وہ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کر چکے کہ بولے ہمیں اللہ کو اعلانیہ دکھا دو تو انہیں کڑک (غیبی عذاب) نے آلیا ان کے گناہوں پر پھر بچھڑا لے بیٹھے (اسے پوجنے لگے) بعد اس کے لئے روشن آیتیں (موسیٰ کے معجزات) ان کے پاس آ چکیں تو ہم نے یہ معاف فرما دیا اور ہم نے موسیٰ کو روشن (کھلا) غلبہ دیا۔

یہود و نصاریٰ کے بے جا مطالبے

ایک مرتبہ یہود کے پوپ اور پادری جن میں کعب بن اشرف اور فخلص بن عازورا بھی شامل تھے ایک بار بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ واقعی سچے نبی ہیں تو ہمارے پاس ایسی کتاب لائے جو تبدریج نہیں بلکہ یکدم نازل ہو جیسے ہماری توریت میں ہم ایسی کتاب پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے جو آہستہ آہستہ نازل ہو رہی ہو۔ اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے

مطابق بعض یہود بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزر ہوئے کہ اگر آپ واقعی سچے نبی ہیں تو ہم میں جو فلاں فلاں امیر اور سردار موجود ہیں انکے نام اللہ سے خاص طور پر خطوط لکھوا کر لائیے جسمیں یوں لکھا ہو کہ اے فلاں! محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رسول ہیں ان پر ایمان لے آؤ اور یہ خطوط جبریل ہمارے پاس لے کر آئیں تب ہم آپ پر ایمان لے آئینگے چنانچہ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر بیضاوی، تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر روح البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ (پارہ 6۔ سورۃ النساء آیت نمبر 162)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی۔

علمائے یہود کے دو راہب

علمائے یہود میں سے دو راہب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ سلام کے بعد کسی بشر کو نہ ہی نبوت عطا کی گئی نہ کوئی وحی بھیجی گئی۔ اور آپ موسیٰ علیہ سلام کے بعد ہیں پھر آپ کیسے نبی ہو سکتے ہیں چنانچہ انکے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، تفسیر صاوی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾

(پارہ 6۔ سورۃ النساء آیت نمبر 164-165)

ترجمہ کنزالایمان: اور رسولوں کو جن کا ذکر آگے ہم تم سے فرما چکے اور ان رسولوں کو جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے (کہ تیرے احکامات کی خبر نہ ملی) اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کا خصوصی ذکر

جب پچھلی آیت اوحینا الیك الخ نازل ہوئی تو یہود مدینہ کہنے لگے کہ اس آیت میں اور نبیوں کا ذکر تو بیان ہوا مگر موسیٰ علیہ سلام کا ذکر نہیں چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں موسیٰ علیہ سلام کا خاص طور پر ذکر فرمایا گیا۔ (تفسیر خازن تفسیر صاوی وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ (پارہ 6۔ سورۃ النساء آیت نمبر 166)

ترجمہ کنزالایمان: لیکن اے محبوب! اللہ اس کا گواہ ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا وہ اس نے اپنے علم سے اتارا ہے (قرآن میں غیبی علوم رکھے) اور فرشتے گواہ ہیں اور اللہ کی گواہی کافی۔

رسالت وکتاب کی تکذیب

ایک مرتبہ یہود کی ایک جماعت بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے جماعت یہود تم جانتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو یہود بولے کہ نہ ہی ہم آپکو رسول جانتے ہیں اور نہ ہی آپکے رسول ہونے پر ایمان رکھتے ہیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق ایک مرتبہ مشرکین عرب نے بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ ہم نے یہود سے آپکے متعلق پوچھا تو ان میں سے کوئی بھی آپکی نبوت ورسالت کی گواہی نہیں دیتا اور نہ ہی انکی کتابوں میں آپکا کوئی ذکر موجود ہے تب اسکے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک روایت میں آیا کہ جب آیت کریمہ انا اوحینا الیك الخ نازل ہوئی تو یہود مدینہ بولے کہ یہ سراسر غلط ہے آپ پر نہ ہی کوئی وحی نازل ہوئی نہ کوئی کتاب نازل ہوئی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر مدارک وتفسیر خازن)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ٘ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ۫ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَیْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا۠ (۱۷۱) (پارہ6۔سورۃ النساء آیت نمبر 171)

ترجمہ کنزالایمان: اے کتاب والو! اپنے دین میں (اپنی طرف سے) زیادتی (اضافہ) نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ (اللہ پر صحیح عقیدہ رکھو) مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہی ہے (بیٹا نہیں) اور اس کا ایک کلمہ (کُنْ یعنی ہوجا) کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح (اللہ کی طرف سے) تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو (کہ تین معبود ہیں) باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک ہی خدا ہے پاکی اُسے (وہ پاک ہے) اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کافی کارساز گار۔

یہود ونصاریٰ کا غلو

عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی شان میں اضافہ کرکے غلو کیا کرتے تھے چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بعض کے مطابق عیسائی تو حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی شان میں افراط کرکے غلو کیا کرتے تھے جبکہ یہودی آپ علیہ السلام کی شان میں تفریط وکمی کرکے غلو کیا کرتے لہٰذا عیسایوں اور یہودیوں دونوں کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَنْ یَّسْتَنْكِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَ لَا الْمَلٰٓىٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَ مَنْ یَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یَسْتَكْبِرْ فَسَیَحْشُرُهُمْ اِلَیْهِ جَمِیْعًا (۱۷۲)

(پارہ6۔سورۃ النساء آیت نمبر 172)

ترجمہ کنزالایمان: مسیح (عیسیٰ) اللہ کا بندہ بننے سے کچھ نفرت نہیں کرتا (بلکہ فخر کرتا ہے) اور نہ مقرب فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے (منہ موڑے) تو کوئی دم

جاتا ہے کہ (عنقریب) وہ ان سب (کو روزِ قیامت ذلت کے ساتھ) کو اپنی طرف ہانکے گا۔

قابلِ فخر لقب

ایک مرتبہ نجران کے عیسائی بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمارے نبی عیسیٰ علیہ سلام کو عیب لگاتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ہم نے انھیں کیا عیب لگایا وہ بولے کہ آپ انھیں عبداللہ (اللہ کا بندہ) کہتے ہیں اس سے بڑھ کر بھلا اور کون سا عیب ہوسکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ ہونا عیب نہیں بلکہ قابلِ فخر ہے جس پر سب ہی ناز کرتے ہیں چنانچہ اس موقعہ پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، روح البیان، تفسیر مدارک، تفسیر بیضاوی، تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

سورۃ المائدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىٕرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْیَ وَ لَا الْقَلَآىٕدَ وَ لَاۤ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًاؕ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْاؕ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْاۘ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۝ (پارہ 6، سورۃ المائدہ آیت نمبر 2)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرالو اللہ کے نشان (دین کی نشانیاں) اور نہ ادب (عزت والے) والے مہینے اور نہ حرم کو (ذبح کے لیے) بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں (بطورِ نشانی) علامتیں آویزاں اور نہ ان (حج وعمرہ کرنے والوں) کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کرکے آئیں اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب احرام (حدودِ حرم) سے نکلو تو شکار کرسکتے ہو اور تمہیں کسی قوم کی عداوت (دشمنی) کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا، زیادتی (ظلم) کرنے پر نہ ابھارے اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی (ظلم کرنے) پر باہم (ایک دوسرے کو) مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

شیطان کی زبان

ایک مرتبہ ایک کافر شریح ابن ھند بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے آنے سے پہلے ہی صحابہ کو یہ خبر فرمادی تھی کہ ربیعہ کا ایک شخص آئے گا جو شیطان کی زبان بولے گا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وہ آیا اور عرض کرنے لگا کہ آپ کس چیز کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کلمہ توحید نماز قائم کرنے زکوٰۃ دینے کی طرف وہ کہنے لگا کہ یہ تو بہت بھلی بات ہے پھر کہنے لگا کہ میرے کچھ خاص دوست ہیں جو اپنے اپنے قبیلوں کے سردار ہیں میں ان سے مشورہ کئے بغیر کوئی کام نہیں کرتا لہٰذا پہلے ان سے مشورہ کرلوں ہوسکتا ہے وہ بھی اسلام قبول کرلیں یہ کہہ کر وہ چلتا بنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کافر ہوکر آیا تھا اور غادر ہوکر پلٹ گیا یہ ایمان والا نہیں چنانچہ وہ کافر شخص جاتے جاتے اطراف مدینہ میں مسلمانوں کے چرنے والے جانوروں کو بھی اپنے ساتھ ہانک کرلے گیا اہل مدینہ کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو وہ اسکے تعاقب میں دوڑے مگر وہ کافی دور نکل چکا تھا مسلمانوں کو اسکا بہت صدمہ ہوا پھر اگلے سال یہی شخص حج کے احرام میں اپنے ساتھیوں اور ھدی کے جانوروں کو ساتھ لئے اطراف مدینہ سے گزرا تو صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے پکڑنے اور گزشتہ سال کا بدلہ لینے کی عرض کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا اور ارشاد فرمایا کہ اس وقت وہ حالت احرام میں ہے اور ھدی کے جانوروں اسکے ساتھ ہیں اس وقت اسے پکڑنا احرام اور ھدی کی بے ادبی ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق فتح مکہ دن جب لشکر اسلام مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہورہا تھا تو راستہ میں ایسے لوگ ملے جو عمرہ کے احرام میں مکہ کی طرف جارہے تھے صحابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کے کیونکہ یہ لوگ ابھی مشرکین مکہ ہی کی طرح مشرک ہیں جب ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مشرکین مکہ پر حملہ کی اجازت مل ہی چکی ہے تو کیوں نہ ہم ان مشرکین پر بھی حملہ کردیں تو نبی کریم صلی علیہ وسلم نے منع فرمادیا چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن تفسیر روح البیان تفسیر روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا

ذَكَّيْتُمْ ۗ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ

(پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 3)

ترجمہ کنزالایمان: تم پر حرام ہے مُردار (جو بغیر ذبح خود سے ہی مر گیا) اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز (لاٹھی گولی وغیرہ) سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو، اور جو کسی تھان پر (کسی بت کے سامنے) ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا (فال نکالنا) یہ گناہ کا کام ہے۔

مشرکین عرب میں رواج

گیارہ چیزیں مشرکین عرب میں بہت رائج تھیں یعنی یہ لوگ جانور کا گلا گھونٹ کر مار ڈالتے پھر اسے کھا لیتے اور کبھی جانور ذبح کرتے تو اسکا بہتا خون جما لیتے تھے پھر اسے بھون کر کھاتے تھے جانوروں کو بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے بتوں کے تھان پر بھینٹ چڑھاتے تھے تیروں سے فال کھولتے تھے چنانچہ ان مروجہ گیارہ چیزوں کو حرام کرنے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَاۤ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 4)

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب! تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیے انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم تمہیں خدا نے دیا اس سے انہیں سکھاتے (سدھاتے) تو کھاؤ اس میں سے جو وہ (شکار) مار کر تمہارے لیے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔

حلال شکار

اس آیت کریمہ کے چند شان نزول ہیں ایک یہ کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل امین نے نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے دروازہ میارکہ پر کھڑے ہو کر اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی مگر وہ اندر نہ آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے جبریل اندر کیوں نہیں آتے تو وہ عرض گزار ہوئے کہ حضور کے گھر میں ایک کتا ہے اور ہم اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتے جہاں کتا موجود ہو چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام حکم فرما دیا کہ تمام کتے مار دیئے جائیں چنانچہ مدینہ میں جہاں کتے نظر آتے مار دیئے جاتے ابو رافع کو ایک بوڑھی عورت کے کتے پر رحم آیا اور اسے نہ مارا پھر بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں آ کر واقعہ عرض کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے بھی مار دو چنانچہ انہوں نے اسے بھی مار دیا پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی کتا رکھنا جائز بھی ہے یا سب مار دیئے جائیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری راویت کے مطابق عدی میں حاتم رضی اللہ عنہ سے اور زید بن الحضیل جنکا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید الخیر رکھا یہ دونوں حضرات بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم علاقہ میں شکار بہت عام ہے لہٰذا آپ ارشاد فرمادیں کہ کون کون جانور حلال ہیں اور کس کس جانور کا مارا شکار حلال ہے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک روایت مطابق حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے کہ ہمارا گزارہ شکار پر ہے اور اکثر ہمارے شکار کتے پکڑتے ہیں تو وہ ہم تک پہنچتے ہوئے مر جاتا ہے اب ہم کیا کریں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، تفسیر احمدی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (پارہ 6۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو، اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے (مشکل میں ڈالے) ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا (پاک) کر دے اور اپنی نعمت (اجر و ثواب) تم پر پوری (پورا عطا) کر

دے کہ کہیں تم احسان مانو۔

شبہ کا ازالہ

سورۃ مائدہ کے نزول سے قبل سورۃ نساء میں تیمم کا ذکر ہو چکا تھا سورۃ مائدہ میں وضو اور غسل کا حکم نازل ہوا۔ سورۃ مائدہ احکام کی آخری سورت ہے جسکے سارے احکم محکم ہیں لہٰذا اب یہ شبہ پیدا ہونے کا امکان تھا کہ شاید وضو اور غسل سے تیمم کا حکم منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا اس شبہ کے ازالہ کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں پھر تیمم کا ذکر فرمایا گیا تا کہ بخوبی معلوم ہو جائے کہ تیمم کا حکم باقی ہے منسوخ نہیں ہوا۔ (تفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ٘-وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْاؕ-اِعْدِلُوْا- هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى٘-وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ-اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝ (پارہ 6۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 8)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ کے حکم پر خوب قائم (عمل پیرا) ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر نہ اُبھارے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو، وہ پرہیز گاری سے زیادہ قریب ہے، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

بدلہ لینے کی خواہش

جب کفار مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو صلح حدیبیہ کے موقعہ پر مکہ معظمہ میں داخل ہونے اور عمرہ کی ادائیگی سے روکا اور واپس کر دیا چنانچہ حضرات صحابہ کو بہت ہی صدمہ پہنچا ان حضرات کے دل میں کفار کے خلاف بدلہ لینے کی خواہش نے سر اٹھایا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْۚ-وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ-وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

(پارہ 6۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 11)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب ایک قوم نے

چاہا کہ تم پر دست درازی (قتل و ہلاک) کرے تو اس نے ان کے ہاتھ (ان کا شر) تم پر سے روک دیئے اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے۔

کفار و یہود کے برے ارادوں کی خبر

اس آیت کریمہ کے چند شان نزول روایت کئے ہیں ایک یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تھے جب نماز ظہر کا وقت آیا تو لشکر اسلام نے نماز ظہر باجماعت ادا کی کفار کو بعد میں بڑا پچھتاوا ہوا کہ ہم مسلمانوں کو بڑے آرام سے قتل کر سکتے تھے جب یہ سجدے میں گئے تھے اس وقت ان پر ہمیں حملہ بول دینا چاہئے تھا ہم نے نادر موقعہ گنوادیا ان میں بعض کفار بولے افسوس نہ کرو ابھی انکی ایک اور نماز آرہی ہے جب یہ لوگ نماز میں ہوں اس وقت ان کا کام تمام کردینگے چنانچہ اس وقت بذریعہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے اس برے ارادے کی خبر دے دی گئی اور نماز خوف کے احکام نازل ہوئے اور مسلمانوں نے اسی کے مطابق نماز ادا فرمائی چنانچہ اسکے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک دوسری روایت کے مطابق جب بئر معونہ کا واقعہ ظہور پزیر ہوا جسمیں کفار ستر صحابہ کو علم دین سیکھنے کا دھوکہ دے کر اپنے ساتھ لے گئے اور ان میں سے ۶۷ کو شہید کردیا ایک تو راستے ہی میں ایک کافر کو دلال جہنم کرکے خود بھی شہید ہو گئے باقی دو فراز ہوگئے ابھی مدینہ کے راستے ہی میں تھے کہ انھیں دو کافر ملے جنھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امن نامہ لکھ کر دیا ہوا تھا ان حضرات صحابہ نے ان کافروں کو قتل کردیا چنانچہ مقتولین کی قوم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں کے قتل کی دیت مانگی چنانچہ نبی کریم ﷺ بنی نضیر (یہود مدینہ) کے محلے میں تشریف لے گئے اور ان سے دین میں مدد مانگی کیونکہ ان سے کئے گئے معاہدے میں یہ شرط بھی تھی کہ ہمارے خطاء قتل کی دیت میں تم مدد کرنا چنانچہ انہوں بظاہر بڑی محبت کا اظہار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹھایا اس دیوار کے اوپر سے ایک بڑا بھاری پتھر نیچے کی طرف پھینکا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی ضرب سے شہید ہو جائیں مگر جبریل امین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً وہاں سے ہٹ گئے اور لوگوں کی چال ناکام ہوگئی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض روایات کے مطابق ایک مرتبہ غزوہ بنی غطفان کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک منزل پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے آرام فرما ہوئے صحابہ کرام جنگل میں متفرق جگہوں پر ٹھہرے ہوئے تھے چنانچہ ایسے میں ایک کافر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار اپنے قبضے میں لی اور سونت کر کھڑا ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چشمان مبارک کھولیں تو وہ کافر کہنے لگا کہ اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ یہ سنتے ہی اس کافر کا ہاتھ لرزا اور تلوار چھوٹ کر گر

پڑی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تلوار کو اپنے دست اقدس میں لے لیا اور فرمایا اب بتا تجھے مجھ سے کون بچائے گا وہ بولا کوئی نہیں تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے بدلہ نہ لیا یہ کرم دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا تب یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ (پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 16)

ترجمہ کنزالایمان: اے کتاب والو بیشک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں (لوگوں سے) چھپا ڈالی تھیں اور بہت سی (تمہاری بداعمالیاں) معاف فرماتے ہیں بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (محمد عربی) آیا اور روشن کتاب (قرآن) اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے ساتھ اور انہیں (کفر و گمراہی کی) اندھیریوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ (جنت کی) دکھاتا ہے۔

زانی کی سزا

ایک مرتبہ یہود کی ایک جماعت بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رجم کے بارے میں پوچھا کہ زانی کو سنگسار کرنے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم میں بڑا عالم کون ہے تو انہوں نے پورے عرب میں یہود کے بڑے پادری اور عالم ابن سوریا کی طرف ارشاد فرمایا کہ اے ابن صوریا تجھے اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ سلام توریت عطا فرمائی اور تجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے بنی اسرائیل پر طور اکھیڑا اور تجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے بنی اسرائیل کے لئے من وسلویٰ اتارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان قسموں سے ابن صوریا لرز گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا سچ سچ بتا کہ توریت میں زانی کے لئے رجم کی سزا کا حکم ہے یا نہیں تو ابن صوریا بولا قسم ہے اس رب کی جسکی قسمیں مجھے آپ نے دیں توریت میں رجم کا بہت تاکیدی حکم ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر تم لوگوں نے رجم کے حکم کو کیوں چھوڑ دیا وہ کہنے لگا کہ ہماری قوم میں زنا کی کثرت ہوگئی ہے اور بالخصوص یہ جرم بڑے لوگوں میں زیادہ ہے لہٰذا اس برائی کی کثرت ہونے اور قابو سے نکل جانے کے سبب اس کی سزا کو تخفیف کرکے محض سر مونڈنے منہ کالا کرنے سو کوڑے مار دینے کی حدتک محدود کر دیا گیا۔ چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ (پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 17)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح بن مریم ہی ہے تم فرما دو پھر اللہ کا کوئی کیا کر سکتا (بگاڑ سکتا) ہے اگر وہ چاہے کہ ہلاک کردے مسیح بن مریم اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے، اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

نجران کے عیسائیوں کا باطل عقیدہ

نجران کے عیسائیوں یعقوبیہ اور ملکانیہ فرقوں کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی روح میں حلول کر گیا ہے جیسے سورج چاند کی روشنی پھول میں رنگ و بو آگ میں حرارت وغیرہ چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (روح البیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

(پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 18)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں تم فرمادو پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے بلکہ تم آدمی ہو اس کی مخلوقات سے جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے، اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور اس کے درمیان کی، اور اسی کی طرف پھرنا (لوٹنا) ہے۔

یہود و نصاریٰ کا باطل گمان

ایک مرتبہ یہود کی ایک جماعت جس میں نعمان بن عاصی بحری ابن عمرو شاش ابن عدی وغیرہ شامل تھے گاہ رسالت میں حاضر ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور ایمان نہ نے پر عذاب الہی سے ڈرایا تو وہ کہنے لگے کہ ہم تو اللہ کے پیارے ہیں ہمیں عذاب کیوں ہوگا البتہ آپ سروں کو عذاب سے ڈرائیں۔ یونہی عیسائی خود کو اللہ کا بیٹا اور اللہ تعالیٰ کو اپنا آسمانی باپ کہتے تھے چنانچہ یسائی بھی یہی سمجھتے اور کہتے تھے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ عذاب دے گا ہی نہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ سلام ہمارے گناہوں کے کفارہ کے طور پر سولی پا چکے ہیں۔ چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح المعانی تفسیر صاوی تفسیر خازن وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۟ (پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 19)

ترجمہ کنزالایمان: اے کتاب والو! بیشک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام ظاہر فرماتے ہیں بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا (کوئی راہ دکھانے والا نہ تھا) کہ کبھی (قیامت میں تم یہ نہ) کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے والا نہ آیا تو یہ خوشی اور ڈر سنانے والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں، اور اللہ کو سب قدرت ہے۔

یہودی راہب مکر گئے

ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل سعد بن عبادہ عقبہ ابن وہب رضی اللہ عنہ نے دو یہود راہبوں رافع ابن

حرملہ اور وہب ابن یہودا سے پوچھا کہ زمانہ جاہلیت میں تو تم لوگ ہمیں نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی جو بشارتیں سناتے تھے اور ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات سنا سنا کر ہمیں انکا مشتاق بنا دیا تھا اب جب وہ نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف لے آئے اور تمہاری بیان کردہ اوصاف کے مطابق انھیں پا کر ہم ان پر ایمان لے آئے تو تمھیں کیا ہوا کہ ان پر ایمان نہ لائے اللہ سے ڈرو یہ وہی نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنکی بشارتیں تم سنایا کرتے تھے یہ سن کر وہ دونوں یہودی راہب مکر گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے کسی نبی کے آنے کی تمھیں کوئی خبر نہ دی تھی نہ ہی ہماری کتابوں میں نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی بشارت موجود ہے سچ تو یہ ہے موسیٰ علیہ سلام پر نبوت کا سلسلہ بند کر دیا۔ چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پارہ 6۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 32-33)

ترجمہ کنزالایمان: وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمیں (وطن) سے دور کر دیے جائیں، یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے، اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب، مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ (گرفتار کرو) تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

عہد خلافی

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب سے ایک معاہدہ فرمایا کہ نہ تم ہماری مخالفت کرو گے نہ ہم تمہاری مخالفت کریں گے۔ مگر اہل کتاب نے اس معاہدے کو توڑ دیا اور مسلمانوں کے مال بھی لوٹے اور انھیں قتل بھی کیا تب آیت کریمہ نازل ہوئی جسمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ سزاؤں میں سے کوئی سزا ان پر

نافذ کرنے کا اختیار عطا فرمایا گیا۔

ایک روایت کے مطابق ہلال ابن عویمر کی قوم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کیا کہ آپکو ہماری طرف سے امن رہے گا اور آپکی طرف سے ہمیں امن رہے گا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عہد پورا فرمایا مگر ہلال کی قوم نے معاہدے کو توڑ دیا اور بنی کنانہ کے جو لوگ اسلام قبول کرنے بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کے لئے مدینہ منورہ آرہے تھے انھیں قتل بھی کیا اور انکے مال بھی لوٹ لیئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں عہد شکنی کرنے والوں کو سزا دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آکر خود کو مسلمان ظاہر کر کے وہیں رہنے لگے کچھ دن بعد بیمار پڑ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم فرمایا کہ ہمارے صدقے کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو شفایاب ہو جاؤ گے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا مگر جب شفایاب ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ اپنے ساتھ بھگا کر لے گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے حضرت یسار رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا تو ان بدبختوں نے حضرت یسار رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر انھیں شھید کر دیا مگر پھر یہ لوگ بچ نہ سکے اور بہت جلد پکڑے گئے اور گرفتار کر کے خدمت اقدس میں پیش کئے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر اور آنکھیں پھوڑ کر مقام حرہ کے تپتے میدان میں پھنکوا دیا وہ کئی دن تڑپ تڑپ کر وہیں مر گئے اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر مظہری وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(پارہ 6۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 38-40)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا، اور اللہ غالب حکمت والا ہے، تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے (نیک اعمال کرے) تو اللہ اپنی مہر (رحمت) سے اس پر رجوع فرمائے گا بیشک اللہ بخشنے

والا مہربان ہے، کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی، سزا دیتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے جسے چاہے، اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

چوری کی تہمت

یہ آیت کریمہ مطعم ابن ابیرق کے متعلق نازل ہوئی جس نے مدینہ منورہ میں ایک گھر سے آٹے کا تھیلا اور زرہ چوری کر کے اس کی تہمت ایک یہودی پر لگادی۔ (تفسیر خازن، تفسیر احمدی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَآأَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ

(پارہ 6۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 41)

ترجمہ کنزالایمان: اے رسول! تمہیں غمگین نہ کریں وہ جو کفر پر (بغیر سوچے سمجھے) دوڑتے ہیں جو کچھ وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور کچھ یہودی جھوٹ خوب سنتے ہیں اور لوگوں کی خوب سنتے ہیں جو تمہارے پاس حاضر نہ ہوئے اللہ کی باتوں (توریت کی آیات) کو ان کے ٹھکانوں کے بعد (احکام و معنوں کو) بدل دیتے ہیں، کہتے ہیں یہ حکم (ہماری رائے کے مطابق) تمہیں ملے تو مانو اور یہ نہ ملے تو بچو۔

ابن صوریا کا اعتراف

خیبر یا فدک کے یہودیوں میں ایک امیر خاندانی گھرانے کے ایک شادی شدہ جوڑے نے آپس میں زنا کر لیا بحکم توریت ان پر رجم کی سزا جاری ہوتی تھی مگر وہاں کے یہودی پادریوں نے ان دونوں کو اس سزا سے بچانا چاہا انہیں پتہ لگا تھا کہ بمقابلہ توریت کے قرآن مجید کے احکام بہت نرم ہیں اور یہودیت سے آسان دین ہے اس لئے وہاں کے پوپ پادریوں نے خفیہ طور پر ایک جماعت یہود مدینہ قریظہ کے پاس بھیجی اور ان جانے والوں کو سمجھا دیا کہ چونکہ بنی قریظہ ہمارے ہم مذہب ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم وطن ہیں اس لئے تم ان کی معرفت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالی میں حاضر ہونا اور یہ مسئلہ دریافت کرو مگر علانیہ

حاضری نہ دینا بلکہ خفیہ طور پر وہاں جانا اگر وہ سرکار رجم کے سوا کسی اور سزا کا حکم دیں۔ تو یہ سر و چشم قبول کر کے اس سزا کا مدینہ منورہ میں بھی اعلان کرنا اور آ کر اپنے وطن خیبر میں بھی خوب دھوم مچانا تا کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ ایک سچے نبی نے یہ ہلکی سزا تجویز فرمائی ہے جن کی نبوت توریت سے ثابت ہے اور اگر وہ رجم کا حکم دیں تو اسے ہرگز قبول نہ کرنا اور چپکے سے واپس آ جانا اس جانے آنے کی کسی کو خبر نہ کرنا۔ چنانچہ یہ جماعت مدینہ منورہ حاضر ہوئی بنی قریظہ سے خفیہ طور سے ملی اور ان سے سارا ماجرا بیان کیا۔ چنانچہ ان لوگوں کے ساتھ یہ یہود مدینہ بھی حضور کی خدمت میں آئے جن میں کعب بن اشرف کعب ابن اسد ابن عمرو اور مالک ابن صیف بھی تھے اپنے ساتھ کچھ منافقین کو بھی لے لیا جو بظاہر مسلمان تھے در پردہ کافر اور عرض کیا کہ یارسول اللہ شادی شدہ زانی کی سزا کیا ہے حضور نے فرمایا کیا تم میری تجویز کردہ سزا مانو گے وہ سب یک زبان ہو کر بولے کہ ماننے ہی کے لئے تو یہاں آئے ہیں فرمایا ان کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا ہے وہ بولے ان کی سزا یہ نہیں ہے آپ نے بہت سخت سزا تجویز فرما دی۔ حضور انور نے فرمایا کہ کیا تم اس جوان بے ڈاڑھی والے کانے گورے چٹے عالم کو مانتے ہو جو فدک میں رہتا ہے اور اس کا نام صوریا ہے وہ بولے کہ آج روئے زمین پر اس سے بڑا توریت کا عالم کوئی نہیں فرمایا اسے بلوالو اور اس سے فتویٰ لو ہمارے سامنے چنانچہ فدک سے اسے بلایا گیا (فدک خیبر سے تیس میل جانب تبوک ہے اب وہ جگہ اجڑ چکی ہے) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن صوریا تجھے قسم ہے اس رب کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے موسیٰ علیہ سلام پر توریت اتاری۔ جس نے فرعون کو غرق کیا جس نے بنی اسرائیل پر من و سلویٰ اتارا سچ بولنا کہ توریت شریف میں شادی شدہ زانی کی سزا رجم ہے یا نہیں ابن صوریا آپ کے فرمان عالی سے کانپ گیا اور بولا کہ بے شک توریت میں ایسے زانی کی سزا رجم ہے فرمایا کہ پھر تم نے اس حکم پر عمل کیوں چھوڑ دیا تب اس نے اس کے متعلق بڑا عجیب و غریب قصہ بیان کیا کہ ہمارے ایک بادشاہ کے عزیز نے زنا کر لیا تھا بادشاہ نے ہم لوگوں سے کہا کہ کسی صورت سے میرے اس عزیز کی جان بچالو تم کو اتنا انعام دیا جائے گا تب ہم لوگوں نے بجائے رجم کے منہ کالا کرنا۔ گدھے پر سوار کرنا شہر میں پھرانا کچھ کوڑے مار دینے کی سزا مقرر کر لی۔ اس پر یہودی ابن صوریا کو برا بھلا کہنے لگے اور اس فیصلہ کے انکاری ہو گئے مگر اب یہ معاملہ بہت مشہور ہو چکا تھا چنانچہ ان دونوں زانی و زانیہ کو مسجد نبوی کے سامنے ہی دروازے سے کچھ دور رجم کیا گیا مگر منافقین مدینہ اور وہ خیبر سے آنے والے یہود اس حکم سے ناراض ہی رہے منافقین تو اس سزا پر اعتراض کرنے لگے۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن روح المعانی کبیر روح البیان وغیرہ)

بروایت ابوداؤد ابن ماجہ عن جابر ابن عبداللہ ان کے شان نزول کے متعلق اور روایات بھی ہیں مگر روایت قوی تر ہے۔

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ (پارہ 6۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 42)

ترجمہ کنزالایمان: تو اگر تمہارے حضور حاضر ہوں (تمھیں اختیار ہے کہ) تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو اور اگر تم ان سے منہ پھیر لو گے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے (ہم آپ کے حافظ و ناصر ہیں) اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو، بیشک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں۔

دربار رسالت میں مقدمہ

مدینہ منورہ میں یہود کے دو قبیلے آباد تھے بنونضیر جو اونچا مانا جاتا تھا اور بنی قریظہ جو کم تر سمجھا جاتا تھا چنانچہ اسی اونچ نیچ کے فرق کے سبب دستور تھا کہ اگر بنی قریظہ کا کوئی شخص بنونضیر کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو اس مقتول کے وارثوں کو دگنی دیت دیتا اور اگر بنی نضیر کا کوئی شخص بنی قریظہ کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو وہ ایک ہی دیت بلکہ اس سے بھی کم ادا کرتا یہ ظالمانہ طریقہ انکے درمیان عرصے سے رائج تھا۔ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد بنی قریظہ کے ایک شخص نے بنی نضیر کے ایک شخص کو قتل کر دیا یہودی یادری نے حسب دستور دگنی دیت کا فیصلہ کیا بنی قریظہ نے کہا کہ ہمارا اور انکا ایک ہی دین ہے ایک ہی نسب ہے پھر یہ تفریق کیوں ہم تو اسکا فیصلہ نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے کروائیں گے چنانچہ پھر یہ مقدمہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا بنی قریظہ تو خوشی خوشی حاضر ہوئے جبکہ بنی نضیر مجبوراً تب یہ آیت کریمہ فان جاؤك الخ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن تفسیر ابن کثیر)

۞۞۞۞۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 45)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ (معاف) کرادے تو وہ اس کا گناہ اتار (مٹا) دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر (اسکے مطابق) حکم (نافذ) نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

یہود کا ظالمانہ رواج

یہود میں یہ دستور رواج پا گیا تھا کہ اگر کسی عورت کو کوئی مرد قتل کر دیتا تو قاتل کو قتل نہ کیا جاتا چنانچہ اس عمل بد کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر مدارک)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝

(پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 49)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ اے مسلمان! اللہ کے اتارے (نازل کردہ احکام) پر حکم (نافذ) کر (کفار) اور ان کی خواہشوں پر نہ چل اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش نہ دے دیں (حق سے نہ ہٹا دیں) کسی حکم میں جو تیری طرف اترا پھر اگر وہ (حق کے فیصلے سے) منہ پھیریں تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی سزا ان کو پہنچایا چاہتا ہے اور بیشک بہت آدمی بے حکم (نافرمان) ہیں۔

یہودی پادریوں کی چال

ایک مرتبہ یہود کے کچھ پادری ابن صوریا کعب ابن امیہ وغیرہ نے یہ چال سوچی کہ چلو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دھوکہ دے کر کسی طرح انھیں انکے دین سے پھسلادیں (نعوذ باللہ) چنانچہ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ جانتے ہیں کہ ہم یہود کے چوٹی کے علماء ہیں لوگ ہماری پیروی کرتے ہیں ہماری عزت کرتے ہیں اگر ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو ہماری قوم کی ایک بڑی تعداد بھی آپ پر ایمان لے آئے گی مگر یہ جب ہی ممکن ہے جب آپ ہماری ایک بات مان لیں وہ یہ کہ فلاں قوم سے ہمارا تنازعہ ہے ہم آپ کو اس جھگڑے میں حکم بنارہے ہیں وہ لوگ بھی آپ کے حکم پر راضی ہوجائینگے بس آپ کو یہ کرنا ہے کہ آپ ہمارے حق میں فیصلہ دے دیں یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً انکار فرمادیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن تفسیر کبیر روح البیان تفسیر روح المعانی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

(پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 50)

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا جاہلیت (کے دور) کا حکم چاہتے ہیں اور اللہ سے بہتر کس کا حکم یقین (ایمان) والوں کے لیے۔

دربار رسالت کا فیصلہ

جب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں بنی قریظہ اور بنی نضیر کے قتل کا مقدمہ پیش ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر دونوں برابر ہیں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں خون کا حکم تمام قوموں کے لئے برابر ہے لہذا بنی قریظہ کے دو آدمی ایک کے بدلے قتل نہ کئے جائینگے اس فیصلہ پر بنی نضیر راضی نہ ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارا یہ دستور چلا آرہا ہے کہ ہمارے ایک آدمی کے بدلے بنی قریظہ کے دو آدمی قتل کئے جاتے ہیں لہذا آپ ہمارے رواج کے مطابق فیصلہ فرمائیں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح المعانی، تفسیر مدارک، تفسیر بیضاوی وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٥١﴾ (پارہ6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 51)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بیشک اللہ بے انصافوں کو (ہدایت کی) راہ نہیں دیتا۔

یہود ونصاریٰ سے دوستی کی ممانعت

روایت میں آیا کہ ایک مرتبہ حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ قبل از اسلام میری یہود کی ایک دولت مند اور جاہ وقسمت والی جماعت سے گہرے اور تعلقات تھے پھر جب میں نے اسلام کی دولت پائی تو ان سب کو چھوڑ دیا اور اللہ اور اسکے رسول کی محبت پر ان کی محبت کو قربان کر دیا۔ وہاں عبداللہ بن ابی سلول منافق بھی موجود تھا وہ بولا کہ میں نے تو اپنے تعلق ختم نہیں کئے کیونکہ موجودہ حالات میں ضرورت اسی بات کی ہے کہ سب سے تعلقات رکھے جائیں تاکہ برے وقت میں ان سے مدد لی جاسکے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہود سے تو تو ہی محبت کرسکتا ہے عبادہ نہیں اس پر وہ بولا کہ ہاں انکی محبت پر راضی ہوں اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک دوسری روایت کے مطابق غزوہ خندق کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تو انکے پاس حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے روانہ کیا جب یہ وہاں پہنچے تو بنی قریظہ نے ان سے پوچھا کہ اگر ہم خود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ کیا معاملہ فرمائیں گے تو ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے اپنے حلق پر انگلی پھیر کر اشارہ فرمایا یعنی قتل کر دیئے جاؤ گے مگر پھر فوراً ہی شرمندہ ہوئے کہ یہ تو میں نے خیانت کر دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش کر دیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک اور روایت میں آیا کہ غزوہ احد میں جب مسلمانوں میں افراتفری پھیل گئی تو بعض ضعفہ مومنین خدشات میں مبتلا ہو کر کہنے لگے کہ ہم فلاں فلاں یہودی سے امان لے لیتے ہیں بعض کہنے لگے ہم فلاں فلاں عیسائی کی امن لے لیتے ہیں کہیں اس افراتفری میں دشمن ہم پر ٹوٹ نہ پڑے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن تفسیر روح المعانی تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ (۵۵) وَ مَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (۵۶) (پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 55-56)

ترجمہ کنزالایمان: (کفار) تمہارے دوست نہیں (ہاں) مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور (اطاعت سے) جھکے ہوئے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بیشک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

مسلمانوں سے دوستی ومحبت کا حکم

روایت میں آیا کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مسلمان ہو گئے مگر ہمارے اسلام قبول کرنے کے سبب ہماری قوم بنی قریظہ و بنی نضیر نے ہم سے قطع تعلق کر لیا ہے اور آپس میں قسمیں کھا کر یہ طے کر لیا ہے کہ ہم سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جسے سن کر حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ ہم اللہ کے رب ہونے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کے نبی ہونے اور مسلمانوں کے دوست ہونے پر راضی ہیں۔ایک روایت میں آیا کہ جب حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے یہود حلیف بنی قریظہ و بنی نضیر کے متعلق یہی شکایت کی انہوں نے ہم سے قطع تعلق کر لیا ہے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، تفسیر خازن وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (۵۷)

(پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 57)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل (مذاق) بنا لیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافر ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو۔

بظاہر مسلمان در حقیقت کافر

روایت کے مطابق رفاع ابن زید اور سوید ابن حارث جو بظاہر تو مسلمان ہو گئے تھے مگر در حقیقت دل میں کافر تھے یہ دونوں بہت چرب زبان شیریں گفتار اور دلفریب لچھے دار باتیں بناتے میں ماہر تھے مسلمان انکے نفاق سے واقف تھے مگر پھر بھی سادہ لوح مسلمان ان سے محبت کرتے ان سے دوستی اور رشتہ اور تعلقات قائم کئے ہوئے تھے چنانچہ انکی فہمائش کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر کبیر)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ

(پارہ 6۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 58)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب تم نماز کے لئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے (مذاق اڑاتے) ہیں یہ اس لئے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں۔

اذان و نماز کا مذاق

روایت میں ہے کہ جب مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم اذان دیتے اور مسلمان نماز کے لئے مسجد نبوی کی طرف جانے لگتے تو بعض یہودی کہتے کہ یہ لوگ نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اللہ کرے یہ اٹھنے کے لائق ہی نہ رہیں۔ پھر جب مسلمان رکوع اور سجدہ کرتے تو یہود مذاق اڑاتے ہوئے بکواس کرتے کہ دیکھو انکی حالت کہ سر نیچے اور چوتڑ اونچے کیئے پڑے ہیں چنانچہ یہ آیات کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق مدینہ منورہ میں ایک عیسائی تھا جب بھی مؤذن اشھد ان **محمد** رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتا تو وہ کہتا کہ جھوٹا۔ اللہ کرے جل جائے پھر یہ ہوا کہ ایک شب اس عیسائی کا خادم رات کو گھر کی آگ بجھانے بھول گیا سب گھر والے سو گئے اچانک چنگاری اڑی اور گھر میں آگ لگ گئی سارے گھر والے اور وہ خود بھی جل کر راکھ ہو گیا اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بعض کے مطابق مدینہ کے یہود و منافقین جب اذان کی آواز سنتے تو حسد کی آگ میں جلنے لگتا ایک دن یہ لوگ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ آپ نے جو یہ اذان ایجاد کی ہے یہ کسی بھی سابقہ دین میں رائج نہ تھی آپ دعویٰ تو نبوت کا کرتے ہیں اور سارے نبیوں کی مخالفت بھی کرتے ہیں کہ کسی نبی نے اسے رائج نہیں کیا اور یہ اذان تو اونٹ کی آواز مرغے کی سی بانگ بہت

بڑی معلوم ہوتی ہے چنانچہ انکی اس بکواس کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ (پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 59-60)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ: اے کتابیوں تمہیں ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور اس پر جو پہلے اترا اور یہ کہ تم میں اکثر بے حکم (نافرمان) ہیں، تم فرماؤ کیا میں بتادوں جو اللہ کے یہاں اس سے بدتر درجہ میں ہیں وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غضب فرمایا اور ان میں سے کر دیے بندر اور سور اور شیطان کے پجاری ان کا ٹھکانا زیادہ برا ہے اور یہ سیدھی (ہدایت کی) راہ سے زیادہ بہکے، (دور ہوگئے)۔

یہود کا انکار

ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں یہود کی ایک جماعت جن میں ابو یاسر ابن اخطب رافع ابن ابی عازورا وغیرہ یہود پادری شامل تھے حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے کہ آپ کن کن نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور لوگوں کو ایمان لانے کی تعلیم دیتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم و اسمٰعیل اسحٰق و یعقوب حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کے نام گنائے تو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ سلام کے نام سن کر جلن و حسد میں مبتلا ہوگئے اور جل کر بولے کہ آپکے دین سے بدتر کوئی دین نہیں یہ تو شر پر مبنی ہے ہم ہرگز عیسیٰ علیہ سلام پر ایمان نہ لائینگے اور نہ ہی ان باتوں کو مانیں گے جو عیسیٰ علیہ سلام نے ماننے کا حکم دیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر تفسیر خازن تفسیر روح المعانی تفسیر خزن وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝۶۱ وَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۶۲ لَوْ لَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝۶۳

(پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 61-63)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب تمہارے پاس آئیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر، اور اللہ خوب جانتا ہے جو (اپنی منافقت) چھپا رہے ہیں اور ان میں تم بہتوں (منافقین) کو دیکھو گے کہ گناہ اور زیادتی اور حرام خوری پر دوڑتے ہیں بیشک بہت ہی برے کام کرتے ہیں، انہیں کیوں نہیں منع کرتے ان کے پادری اور درویش گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے، بیشک بہت ہی برے کام کر رہے ہیں۔

یہود کی منافقت

ایک مرتبہ چند یہودی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ ہم آپ پر بھی ایمان لائے اور آپکے دین پر بھی اسلام واقعی بہترین دین ہے جو مگر در حقیقت دل سے کافر تھے یعنی منافقت سے یہ چکنی چپڑی باتیں کیں انکے متعلق یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں جن میں انکی بدباطنی ومنافقت کا پردہ چاک فرمایا گیا۔(تفسیر نعیمی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْاۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُؕ وَ لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًاؕ وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِؕ كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُۙ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًاؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۶۴ (پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 64)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (وہ بخیل یا تنگ دست

ہے بلکہ) ان (بدبختوں) کے ہاتھ باندھے جائیں اور ان پر اس (بیہودہ بات) کہنے سے لعنت ہے بلکہ اس (اللہ) کے ہاتھ کشادہ ہیں (ہر ایک کو) عطا فرماتا ہے جیسے چاہے اور اے محبوب! یہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر میں ترقی ہوگی (کفر و سرکشی بڑھے گی) اور ان میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی اور بیر (بغض) ڈال دیا جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا (ناکام بنا دیتا) ہے اور زمین میں فساد (پھیلانے) کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں، اور اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا۔

گستاخانہ کلمات

فنحاص ابن عازورا یہودی بڑا مالدار شخص تھا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت رکھنے کے سبب اللہ کے قہر و غضب میں مبتلا ہو گیا اور ایک دم بد حال ہو گیا ایک دن اپنے ساتھیوں میں بیٹھا کہنے لگا کہ اللہ کے ہاتھ بندھ گئے یعنی نعوذ باللہ وہ بخیل ہو گیا ہے اسکی تردید میں یہ آیات کریمہ نازل ہوئی ایک دوسری روایت کے مطابق جب یہ آیت من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا نازل ہوئی تو بعض یہود کہنے لگے کہ اللہ کے ہاتھ بندھ گئے ہیں یعنی (نعوذ باللہ) وہ فقیر ہو گیا ہے کہ اسے قرض کی ضرورت پیش آگئی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض کے مطابق پہلے عام طور پر صحابہ کرام فقیر و مسکین تھے تو یہود ان کا مذاق اڑاتے تھے اور کہتے پھرتے تھے کہ مسلمانوں کا خدا تو کنجوس بخیل ہے جو اپنے پیاروں پر بھی خرچ نہیں کرتا تب انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن تفسیر کبیر تفسیر روح المعانی تفسیر روح البیان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾

(پارہ 6۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 67)

ترجمہ کنزالایمان: اے رسول پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ ہو (کہ ایک حکم شرعی پہنچایا) تو (گویا) تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے بیشک اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔

حفاظت کی ذمہ داری

جب یہود مدینہ نے اسلام کو پھلتے پھولتے اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی روز افزوں ترقی کو دیکھا حسد وجلن میں مبتلا ہو گئے اور بعض ضعفا مومنین یا منافقین کے ذریعے یہ خبر پہنچائی کہ ہم یہودی بڑے مالدار عظیم طاقت وقوت والے ہیں آپ نے تبلیغ اسلام جاری رکھی پھر ہم آپکو قتل کر دینگے یا کرا دینگے اور اگر تبلیغ اسلام سے رک گئے تو ہم نہ صرف آپکی عزت واحترام کرینگے بلکہ آپ پر اپنا مال بھی خرچ کرینگے چنانچہ جب یہ خبر پھیلی تو تقریباً ایک سو صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے مامور ہوئے جو سفر وحضر میں آپ کے ساتھ ساتھ ہوتے چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں رب تعالی نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے ذمہ کرم پر لینے کی خبر دی۔ (تفسیر روح البیان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْؕ وَ لَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًاۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾ (پارہ 6۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 68)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرمادو، اے کتابیو! تم (اللہ کے نزدیک) کچھ بھی (عزت والے) نہیں ہو جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اور بیشک اے محبوب! وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اس میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہوگی (کفر و سرکشی بڑھے گی) تو تم کافروں کا کچھ غم نہ کھاؤ۔

دین سے بیزاری ولاتعلقی

ایک مرتبہ یہودیوں کی ایک جماعت جس میں رافع ابن حارث مالک ابن صیف رافع ابن حرملہ وغیرہ شامل تھے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ دعوی تو یہ کرتے ہیں کہ آپ دین ابراہیمی پر ہیں اور ہمارے دین ہماری کتب اور ہمارے نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں تو وہ سب حق ہیں تو ہم بھی دین ابراہیمی پر ہوئے اور آپ اور ہم ایک ہی ہوئے پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ہماری مخالفت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکہ تم خود اپنی کتابوں اور اپنے دین کے احکام کے انکاری ہو گئے اور اپنی طرف سے اپنے دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کرلی ہیں جن چیزوں کو لوگوں پر ظاہر کرنے کا تمھیں حکم دیا گیا تھا وہ تم نے

لوگوں سے پوشیدہ رکھیں تو ہم تمہارے اس دین سے بیزار ہیں اور تمہارے دین سے ہمارا کوئی تعلق نہیں اس پر یہودی بولے کہ ہم بھی آپکے دین سے بیزار اور لاتعلق ہیں کیونکہ ہم حق پر ہیں چنانچہ اس موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید اور یہود کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی تفسیر کبیر وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

(پارہ 6۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 72)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے اور مسیح نے تو یہ کہا تھا، اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی (عبادت) کرو جو میرا رب اور تمہارا رب، بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

نجران کے عیسائیوں کا جھوٹا عقیدہ

ایک مرتبہ نجران کے عیسائیوں کے سردار عاقب اور اسکے متبعین کہنے لگے کہ حضرت عیسیٰ علیہ سلام ہی خدا ہیں خدا ہی مریم کے پیٹ سے جنا گیا اور خدا ہی حضرت عیسیٰ علیہ سلام میں حلول کر گیا ہے چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح البیان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ (پارہ 6۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 78-79)

ترجمہ کنزالایمان: لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر یہ بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا، جو بری بات کرتے آپس میں ایک

دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔

یہود و نصاریٰ کا جھوٹا فخر

دور رسالت میں اہل کتاب اپنے اولاد انبیاء ہونے پر بڑا فخر کرتے پھرتے تھے اور اسی گھمنڈ میں مبتلا ہو کر بڑی بڑی برائیوں اور بدکاریوں میں مبتلا تھے اور اپنی ان بداعمالیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنے اولاد انبیاء ہونے کو آڑ بنایا چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن وتفسیر کبیر)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

(پارہ 6۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 82)

ترجمہ کنزالایمان: ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔ اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لیے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے۔

نجاشی بادشاہ کا قبول اسلام

اعلان نبوت کے پانچویں سال مشرکین مکہ کے ظلم مسلمانوں پر بہت ہی زیادہ ہو گئے اور ابھی تک جہاد کا حکم نہیں آیا تھا۔ مسلمانوں کی حفاظت کا کوئی ذریعہ نہ تھا اس لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کا مشورہ دیا اور فرمایا کہ وہاں کا بادشاہ نیک آدمی ہے نہ کسی کو ستاتا ہے نہ اس کے ملک میں کوئی ستایا جاتا ہے۔ چنانچہ ماہ رجب پانچویں سال نبوت کو گیارہ مرد چار عورتوں کا مختصر سا مہاجرین کا قافلہ مکہ معظمہ سے حبشہ روانہ ہوا گیارہ مرد یہ ہیں۔

(1) عثمان ابن عفان (2) زبیر ابن عوام (3) عبداللہ ابن مسعود
(4) عبدالرحمن بن عوف (5) ابوحذیفہ ابن عقبہ (6) مصعب ابن عمیر
(7) ابوسلمہ ابن عبدالاسد (8) عثمان ابن مظعون (9) عامر ابن ربیعہ
(10) حاطب ابن عمرو

(11) سہیل ابن بیضاء اور چار عورتیں یہ ہیں:

(1) رقیہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی زوجہ عثمان ابن عفان۔

(2) مومن بنت سہیل یعنی ابو حذیفہ کی زوجہ۔

(3) ام سلمہ بنت امیہ یعنی ابو سلمہ کی زوجہ جو بعد میں حضور کے نکاح میں آئیں۔

(4) لیلہ ابی خسیمہ یعنی عامر ابن ربیعہ کی زوجہ پندرہ مہاجرین کا یہ قافلہ براستہ سمندر حبشہ روانہ ہوا انہوں نے آدھے دینار میں کشتی کرایہ پر لی اور بخیریت حبشہ پہنچ گئے۔ اس ہجرت کا نام ہجرت اولی ہے اور ان حضرات کو مہاجرین اولین کہا جاتا ہے پھر جعفر ابن ابی طالب اور دوسرے مسلمان وہاں جاتے رہے۔ حتی کہ وہاں صرف مرد بیاسی پہنچ گئے۔ عورتیں بچے ان کے علاوہ تھے ایک سال کے بعد یعنی نبوت کے چھٹے سال جب کفار مکہ کو پتہ لگا کہ یہ مسلمان تو حبشہ میں امان سے رہنے سہنے لگے تو انہوں نے عمرو ابن عاص اور عبداللہ ابن ربیعہ کو ایک جماعت کے ساتھ بہت سے تحفے تحائف لے کر بادشاہ حبشہ (جس کا نام اصحمہ یا صحمہ تھا لقب نجاشی اس زمانہ میں شاہ حبشہ کو نجاشی کہا جاتا تھا۔ جیسے شاروم کو قیصر اور شاہ فارس کو کسریٰ) کے پاس بھیجا۔ انہوں نے دربار نجاشی میں باریابی حاصل کر لی اور نجاشی کو تحفے پیش کر کے کہا کہ ہمارے مکہ میں ایک دیوانہ نے دعویٰ نبوت کیا ہے (نعوذ باللہ) کچھ لوگ اس کے ساتھ لگ کر بہت فساد پھیلا رہے ہیں۔ ان میں بعض فسادی تیرے ملک میں فساد پھیلانے کے لئے آگئے ہیں جو تیری دین تیرے نبی عیسیٰ علیہ اسلام کے بھی دشمن ہیں بہتر ہے کہ تو انہیں ہمارے حوالے کر دے تا کہ تیرا ملک فساد سے محفوظ رہے۔ بادشاہ نے کہا کہ میں ان لوگوں کے بیان لینے کے بعد فیصلہ کروں گا۔ چنانچہ یہ مہاجرین شاہی دربار میں بلائے گئے ان حضرات نے دربار میں پہنچ کر باشاہ کو سجدہ نہ کیا بلکہ اسلامی سلام کیا قریشی وفد نے بادشاہ سے کہا کہ کیا آپ نے نہ دیکھا کہ یہ لوگ آپ کے آگے نہ جھکے ایسے متکبر ہیں۔ نجاشی نے ان حضرات سے پوچھا کہ تم نے ہم کو یہ سلام کونسا کیا انہوں نے جواب دیا کہ وہ سلام کیا جو اہل جنت آپس میں کیا کریں گے۔ اور جو فرشتے ایک دوسرے کو کرتے ہیں نجاشی نے پوچھا کہ تم ہمارے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا کہتے ہو۔ مہاجرین نے کہا کہ وہ اللہ کے بندے اللہ کے رسول کلمۃ اللہ اور جناب مریم کنواری بتول کے فرزند ہیں۔ نجاشی نے زمین سے تنکا اٹھا کر کہا کہ تمہارے نبی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم میں تنکے کے برابر بھی کمی زیادتی نہ کی وفد قریش کے منہ تو یہ سن کر ہی زرد پڑ گئے پھر نجاشی نے ان مسلمانوں سے کہا کہ کیا تمہارے قرآن نے ہمارے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق

کچھ فرمایا ہے تو حضرت جعفر طیار نے کھڑے ہو کر سورہ مریم کی تلاوت کی بھلا اللہ کا کلام ہو اہل بیت رسول اللہ کی زبان ہو پھر تاثیر کا کیا پوچھنا خود نجاشی اور اس کے درباری راہبین غرضیکہ تمام حاضرین زار وزار رونے لگے ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں۔ نجاشی بادشاہ اسی وقت ایمان لے آئے۔ عمرو ابن عاص جو وفد قریش کے رئیس تھے وہ نجاشی کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے ایک معمہ پوچھا جاتا ہے کہ بتاؤ کون تابعی ہے جس کے ہاتھ پر صحابی مسلمان ہوئے وہ تابعی نجاشی ہیں جن کے ہاتھ پر عمرو ابن عاص صحابی ایمان لائے۔ (تفسیر صادی) پھر نجاشی نے مسلمانوں سے کہا کہ تم میرے ملک میں چین و آرام اور امن و امان سے رہو ادھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ اتفاقاً مہاجرین حبشہ میں ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ یعنی رملہ بنت ابوسفیان ابن صخر ابن حرب جن کی والدہ حضرت عثمان غنی کی پھوپھی صفیہ بن عاص ہیں۔ یہ بھی تھیں۔ نجاشی بادشاہ نے حبشہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح ام حبیبہ سے کرا دیا اور اپنے پاس سے چار سو دینار چار لاکھ درہم ادا کر دیئے۔ (اکمال) حبشہ کے لوگوں نے بہت کچھ سامان عطر تیل وغیرہ بطور جہیز جناب ام حبیبہ کی خدمت میں پیش کئے ام حبیبہ کے پہلے خاوند کا حبشہ میں ہی انتقال ہو چکا تھا۔ (تفسیر صادی) فتح خیبر کے سال یعنی ۶ ہجری میں یہ مہاجرین حبشہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے اتفاقاً حضرت جعفر خاص فتح خیبر کے دن پہنچے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں کہہ سکتا کہ آج مجھے فتح خیبر کی زیادہ خوشی ہے یا جعفر کے آنے کی۔ حضرت جعفر کے ساتھ یا ان کے فوراً بعد ہی حبشہ کے عیسائی حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جن میں سے باسٹھ حبشی تھے اور آٹھ شامی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سورہ یٰس پڑھ کر سنائی یہ لوگ سن کر بہت روئے اور بولے کہ یہ کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وحی کے بالکل مطابق ہے ان لوگوں کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔ یعنی مومنین دربار نجاشی اور مومنین وفد۔

(تفسیر خازن خزائن تفسیر صادی وغیرہ)

تفسیر صادی و خازن نے بہت طویل واقعہ بیان کیا ہے ہم نے مختصراً نقل کیا۔

ساتواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

(پارہ 7۔سورۃ لمائدہ آیت نمبر 83)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اترا تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے ابل رہی (زاروقطار رو رہے) ہیں اس لیے کہ وہ حق (اسلام) کو پہچان گئے، کہتے ہیں اے رب ہمارے! ہم ایمان لائے تو ہمیں حق (اسلام کی صداقت) کے گواہوں میں لکھ لے (شامل فرما)۔

نجاشی بادشاہ اور درباریوں کی تعریف

جب مسلمان مہاجرین حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں بلائے گئے تو وہاں حبشی عیسائی اور مشرکین مکہ بھی موجود تھے۔ تو نجاشی بادشاہ نے مسلمان مہاجرین کے امیر حضرت جعفر بن ابی طالب سے پوچھا کہ کیا تمہارے قرآن میں ہماری حضرت بی بی مریم کا بھی کوئی تذکرہ ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہمارے قرآن میں تو ان بی بی کے تذکرے پر پوری ایک سورۃ موجود ہے سورۃ المریم'' اور ان کے علاوہ بھی قرآن پاک میں بہت جگہ پر ان کا تذکرہ ہے۔ یہ سن کر نجاشی بادشاہ نے سورۃ مریم سنانے کو کہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ رکوع تلاوت کیا ''واذکر فی........عیسیٰ ابن مریم'' تک پڑھا پھر اس کے بعد سورۃ مریم شروع سے ھل اتاک حدیث موسیٰ تک کی تلاوت فرمائی، جسے سن کر نجاشی بادشاہ اور اس کے درباری عیسائی بہت روئے پھر ان کے بعد نجاشی بادشاہ کے ستر اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے آئے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ یٰسین تلاوت فرمائی جسے سن کر وہ سب زاروقطار رونے لگے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، جس میں ان لوگوں کے جذبہ کی تعریف فرمائی گئی۔ (تفسیر مدارک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ
الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ (پارہ 7۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 84-86)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس حق پر کہ ہمارے پاس آیا اور ہم طمع (تمنا) کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ داخل (جنت) کرے تو اللہ نے ان کے اس کہنے کے بدلے انہیں (جنت کے) باغ دیے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہ بدلہ ہے نیکوں کا اور وہ جنہوں کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ ہیں دوزخ والے۔

نجاشی بادشاہ کے ستر اصحاب

جب نجاشی بادشاہ اور ان کے ستر اصحاب کی یہ جماعت مدینہ منورہ میں ایمان دولت لے کر اپنے ملک حبشہ پہنچے اور یہود کو ان کے اسلام قبول کر لینے کی خبر ہوئی تو وہ انہیں سخت ملامت کرنے لگے اور طعنے دیئے گئے کہ تم لوگوں کی کیا حالت ہے کہ اپنے باپ دادا کے قدیم دین کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کر لیا۔ جو اس پہلے نہ تھا۔ یہود کے اس طعن کا ان لوگوں نے جو بڑا شاندار جواب دیا، اس کا ذکر اس آیت کریمہ میں مذکور ہوا۔

(تفسیر خازن، تفسیر مدارک، تفسیر بیضاوی وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ
بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ (پارہ 7۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 87-88)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو، (کہ خود سے حلال حرام ٹھہرالو) بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں، اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے۔

تارک الدنیا ہونے کی مذمت

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت دوزخ، قیامت اور عذاب الٰہی پر بہت بلیغ بیان فرمایا، جسے سن کر صحابہ کرام پر اتنا اثر ہوا کہ دس صحابہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے گھر جمع ہوئے اور یہ عہد کیا کہ ہم تارک الدنیا ہوجائیں گے ہمیشہ دن کو روزے سے رہیں گے، روز رات کو نوافل ادا کریں گے، کبھی نرم بستروں پر نہیں سوئیں گے، گوشت چربی اور اچھے کھانوں سے پرہیز کریں گے، نہ نکاح کریں گے اور نہ ہی اپنی موجودہ بیویوں کے پاس جائیں گے، ٹاٹ کے کپڑے پہنیں گے، اور خانہ بدوشوں اور مسافروں کی طرح زندگی گزاردیں گے۔ حتیٰ کہ بعض صحابہ نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ہم خصّی ہوجائیں گے تاکہ عورتوں کے قابل نہ رہیں۔ گناہوں کا اصل سبب دنیا ہے، نہ ہمارا دین سے کوئی تعلق ہوگا نہ ہم گناہ میں مبتلا ہونگے۔ جب نبی کریم ﷺ کو ان کے اس عہد کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے واقعی تارک الدنیا ہونے کے عہد و پیمان کیے ہیں؟ تو انہوں نے اقرار کیا تو عرض گزار ہوئے کہ ہمارے یہ عہد و پیمان اللہ کی رضا حاصل کرنے اور گناہوں سے بچنے کی نیت سے ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ مجھے رب عزوجل نے دنیا ترک دینے کا حکم نہیں فرمایا تم روزے بھی رکھو، افطار بھی کرو، رات کو آرام بھی کرو، نوافل بھی پڑھو۔ مجھے دیکھو میں نے نکاح کیا، گوشت بھی کھاتا ہوں، دنیا میں معاملات بھی کرتا ہوں، یہ میری سنت ہے اور جو میری سنت سے روگردانی کرے وہ میری جماعت سے نہیں۔ تم پر اپنی جان کا بھی حق ہے اور بیوی بچوں قرابت داروں کا بھی۔ پچھلی قومیں اپنے نفس پر بے جا سختیوں کے سبب ہی ہلاک ہوئیں۔ ابھی یہ سلسلہ کلام جاری تھا کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان، تفسیر خازن، تفسیر صاوی، تفسیر مدارک، تفسیر المقباس وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ (پارہ 7۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 89)

• **ترجمہ کنزالایمان:** اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی (بناپر کھائی ہوئی) قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت (پکڑ) فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا (ارادہ کر کے قسم کھائی) تو ایسی قسم (جو پوری نہ کی جائے) کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط (درمیانے کھانے) میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ (صحیح سالم غلام یا لونڈی) آزاد کرنا تو جوان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ (کفارہ) ہے تمہاری قسموں کا، جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو (حتی الامکان نبھاؤ) اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں (خوب واضح کر کے) بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو، (شکر کرو)۔

غلط فہمی کی قسم

ایک روایت کے مطابق جن حضرات صحابہ نے ترک دنیا کے عہد وپیمان کئے انہیں نبی کریم نے جب اس کی مخالفت فرمائی تو وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو اپنے ان عہدوں پر قسمیں کھا چکے، اب اپنی ان قسموں کا کیا کریں؟ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے گھر ایک مہمان آیا آپ رضی اللہ عنہ اس وقت گھر میں موجود نہ تھے۔ آپ کی زوجہ محترمہ نے آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے انتظار میں مہمان کو کھانا نہ دیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے تو زوجہ سے بتایا کہ آپ کے انتظار میں مہمان کو اب تک کھانا نہیں کھلایا۔ اس پر آپ نے برہمی میں قسم کھائی کہ میں بھی کھانا نہ کھاؤنگا۔ اس پر آپ کی زوجہ محترمہ نے بھی قسم کھائی کہ میں بھی کھانا نہ کھاؤنگی۔ جب مہمان یہ دیکھا تو اس نے بھی قسم کھا لی کہ اگر آپ دونوں نے کھانا نہ کھایا تو میں بھی کھانا نہ کھاؤنگا۔ حضرت عبداللہ بن رواح رضی اللہ تعالی عنہ نے جب یہ دیکھا کہ مہمان نے بھی کھانا نہ کھانے کی قسم کھالی ہے تو مجبوراً آپ نے اپنی قسم توڑ دی اور کھانا کھایا، آپ کی زوجہ محترمہ نے بھی کھانا کھایا، اور مہمان نے بھی کھانا کھالیا۔ اور پھر صبح بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا عرض کیا گیا۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش کرارشاد فرمایا کہ تم نے بہت اچھا کیا، تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر ابن زید)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ

اَلْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ (پارہ7۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 90-91)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح (کامیابی) پاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر (بغض) اور دشمنی (نفرت) ڈلوا دے شراب اور جوئے میں (مبتلا کر کے) اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا (ان کاموں سے) تم باز آئے۔

شراب پر پابندی

ایک انصاری صحابی نے صحابہ کرام کی دعوت کی، جس میں انصار و مہاجرین دونوں موجود تھے۔ کھانے کے بعد حسب معمول شراب کا دور چلا۔ کیونکہ اس وقت تک شراب کی مکمل حرمت کا حکم نازل نہ ہوا تھا چنانچہ شراب پی کر تمام لوگ نشہ میں چور ہو گئے۔ اس وقت ایک صحابی نے کہا کہ انصار مہاجرین سے افضل ہیں۔ اس پر ایک صحابی نے حضرت سعد کی ناک پر اونٹ کی ہڈی ماری، جس سے خون جاری ہو گیا۔ نشہ اتر گیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ زخمی ناک لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقع سے بہت رنج پہنچا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شدید خواہش تھی کہ شراب پر مکمل پابندی عائد کر دی جائے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی ''یا اللہ شراب کے متعلق بیان شافی ارشاد فرما'' چنانچہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو بلا کر آیت کریمہ سنائی آپ رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ ہم شراب سے باز آئے۔

(تفسیر خازن، تفسیر احمدی، تفسیر صاوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿ع﴾ (پارہ7۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 93)

ترجمہ کنزالایمان: (اب تمہارے گناہ کا وبال تم پر ہے) جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا (حکم آنے سے پہلے) جب کہ ڈریں (کفر سے

بچیں) اور ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں (شراب وغیرہ سے بچیں) اور ایمان رکھیں پھر ڈریں (تمام برائیوں سے بچیں) اور نیک رہیں، (ثابت قدم رہیں) اور اللہ نیکوں کو دوست (محبوب) رکھتا ہے۔

شراب اور جوئے کی حرمت

جب شراب وجوئے کے متعلق حرمت کی آیت نزل ہوئیں تو مسلمان فوراً اس سے رک گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مسلمان اس حکم کے آنے سے پہلے ہی شراب پیتے اور جوا کھیلتے اور اس سے حاصل کیا ہوا مال کھاتے ہوئے فوت یا شہید ہو گئے اور وہ مسلمان جو زندہ ہیں اور وہ ان چیزوں کا استعمال کر رہے ہیں تو انکے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو کیا وہ لوگ گناہگار ہونگے؟ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر خزائن القرآن)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٤﴾

(پارہ 7۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 94)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا (امتحان لے گا) ایسے بعض شکار سے جس تک تمہارا ہاتھ اور نیزے پہنچیں کہ (بہ آسانی قابو میں آجائیں) اللہ پہچان کرادے ان (لوگوں) کی جو اس سے بن دیکھے ڈرتے (خوف خدا رکھتے) ہیں، پھر اس کے بعد (جب حکم پہنچ گیا) جو حد سے بڑھے (اور حکم پر عمل نہ کرے) اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اللہ عزوجل کی طرف سے امتحان

٦ ہجری میں جب مسلمان عمرہ کے ارادے سے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرات صحابہ عموماً شکار کرتے تھے۔ ان میں سے بعض صحابہ تو شکار کے بہت شوقین تھے۔ چونکہ حالتِ احرام میں سوائے چند جانوروں کے تمام خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا حرام ہوتا ہے اور حرم میں بھی شکار کرنا حرام ہوتا ہے چنانچہ جب حضرات صحابہ احرام باندھ کر مقام حدیبیہ پہنچے تو صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا۔ جہاں ان حضرات کو

حالت احرام میں ہی کچھ روز قیام کرنا پڑا۔ اسی حالت احرام میں چرند پرند شکار کے جانور ان کے خیموں میں گھس آتے اور یہ حضرات چاہتے تو انہیں شکار کر لیتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو پہلے ہی ان حالات کی پیشگی اطلاع فرمادی اور یہ آیت کریمہ نازل فرمائی تاکہ مسلمان خود کو شکار کرنے سے بچائیں اور رب تعالیٰ کے اس امتحان میں پورے اتریں۔ (تفسیر روح البیان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَ بَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

(پارہ 7۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 95)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام (یا حرم) میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً (جان بوجھ کر) قتل کرے تو اس کا بدلہ (کفارہ) یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثقہ (عادل متقی) آدمی اس کا حکم کریں (اس کی جو قیمت لگائیں) یہ قربانی ہو کہ کعبہ کو پہنچتی (وہاں ذبح ہو) یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر (مسکین کے غلہ کے بدلے) روزے (رکھے) کہ اپنے کام (نافرمانی) کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا (حکم آنے سے پہلے جو کیا) اور جو اب کرے گا اس سے بدلہ لے گا، (سزا دے گا) اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔

حالتِ احرام میں شکار

حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ عمرہ کے موقع پر احرام کی حالت میں حمار وحشی یعنی ایک نیل گائے کا شکار کر لیا۔ لوگوں نے ان پر اعتراض کیا تو وہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر مدارک)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ (پارہ 7۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 100)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرمادو کہ گندہ اور ستھرا برابر نہیں اگرچہ تجھے گندے کی کثرت (اس کا ظاہری فائدہ) بھائے، (پسند آئے) تو اللہ سے ڈرتے رہو اے عقل والو! کہ تم فلاح پاؤ۔

گندا مال

ایک مرتبہ ایک نومسلم بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اسلام قبول کرنے سے قبل شراب کی تجارت کیا کرتا تھا، جس سے میں نے بہت نفع کیا، اب میرے پاس بہت زیادہ مال ہے تو اگر میں یہ مال کسی نیک کام میں خرچ کروں تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر تم وہ مال حج اور جہاد جیسی اعلیٰ عبادت میں بھی خرچ کرو تو بھی تمہیں مچھر کے پر کے برابر بھی فائدہ نہ دے گا، اللہ پاک ہے، پاک ہی قبول فرماتا ہے۔تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ایک دوسری روایت کے مطابق ایک حطیم نامی شخص ایک مرتبہ اہل مدینہ کے کچھ جانور چرا کر لے گیا۔آئندہ سال جب وہ حج کے ارادے سے حالتِ احرام میں مکہ معظمہ جانے کے لئے مدینہ منورہ کے قریب سے گزرا، تو حضرات صحابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مانگی کہ ہم حطیم کا مال چھین لیں اور اسے پچھلی چوری کی سزا بھی دیں۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمادیا۔اور ارشاد فرمایا کہ وہ اس وقت حالتِ احرام میں ہے اور ہدی کے جانور اس کے ساتھ ہیں۔چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر روح البیان، تفسیر روح المعانی و تفسیر بیضاوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

(پارہ 7۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 101-102)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! ایسی باتیں (سوال) نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں

تو تمہیں بری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی، اللہ انہیں (جن کاموں کو منع نہ کیا) معاف کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے، تم سے اگلی (پہلے کی) ایک قوم نے انہیں (بے ضرورت سوالات کو) پوچھا پھر ان سے منکر ہو بیٹھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی غیبی خبریں

اس آیت کے مختلف شانِ نزول روایت کیے گئے ہیں:

بعض اوقات منافقین از راہ تمسخر و دل لگی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں پوچھا کرتے تھے۔ کوئی پوچھتا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے بتایئے وہ کہاں ہے؟ کوئی پوچھتا میرا باپ کون ہے؟ میں کس کا بیٹا ہوں؟ چنانچہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منبر شریف پر قیام فرما ہو کر ارشاد فرمایا کہ جو کچھ پوچھنا ہے ہم سے پوچھ لو ہم اس مجلس میں سب کچھ بتا دیں گے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرا باپ کون ہے؟ ارشاد فرمایا تمہارا باپ حذافہ ہے۔ یعنی تم حلال نطفے سے پیدا ہوئے ہو اور ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا میرا باپ کون ہے؟ ارشاد فرمایا شیبہ کا آزاد کردہ غلام یعنی تو اپنے باپ سے نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہ تیور دیکھے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم بارگاہ الٰہی میں توبہ کرتے ہیں (یعنی آپ سب کا پردہ رکھتے ہیں) اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق کسی شخص نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے؟ ارشاد فرمایا صداقہ ہے، یعنی تو اپنے باپ کے نطفے سے نہیں بلکہ حرام سے ہے۔ کیونکہ اس شخص کی ماں کا خاوند اسکا باپ نہیں بلکہ کوئی اور شخص تھا۔ اسی طرح ایک اور شخص نے پوچھا میرا انجام کیا ہے؟ فرمایا تو جہنمی ہے۔ ایک شخص نے پوچھا میرا باپ وفات پا چکا ہے وہ کس حال میں ہے؟ ارشاد فرمایا وہ دوزخ میں ہے۔ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے فرض ہونے کا حکم نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام سے فرمایا کہ حج کرنا فرض ہے۔ تو ایک صحابی حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا ہر سال حج فرض ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی انہوں نے پھر یہی عرض کی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ انہوں نے پھر یہی عرض کی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر ہم ابھی ہاں کہہ دیتے تو ہر سال ہی حج فرض ہو جاتا۔ جبکہ حج عمر میں ایک بار فرض ہے۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، تفسیر خزائن العرفان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

(پارہ 7۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 105)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو تم سب کی رجوع (حاضری) اللہ ہی کی طرف ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو (اعمال) تم کرتے تھے۔

مومنین کا رنج اور افسوس

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ کتاب سے تو جزیہ قبول فرمایا مگر مشرکین عرب سے قبول اسلام یا تلوار کا فیصلہ فرمایا اور ان سے جزیہ قبول نہ فرمایا۔ منافقوں نے جب یہ دیکھا تو اعتراض کرنے لگے کہ کیسا عجیب حکم ہے کہ اہلِ کتاب بھی کافر ہیں اور مشرکین بھی کافر مگر اہل کتاب سے تو جزیہ لینے کا حکم ہے لیکن مشرکین سے نہیں یہ فرق کیوں؟ مسلمانوں کو منافقین کے اس اعتراض اور رویئے پر رنج ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق بعض مومنین اس بات پر افسردہ اور رنجیدہ ہوتے تھے کہ کافر اسلام کو قبول کیوں نہیں کر لیتے اور اپنے کفر پر کیوں بضد ہیں؟ اور بعض مومنین اپنے کفار رشتہ داروں پر افسوس کیا کرتے تھے کہ یہ آخر ایمان کیوں نہیں لے آتے؟ چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر الکبیر، تفسیر المعانی، تفسیر روح البیان، تفسیر خازن وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ
اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (پارہ 7۔سورۃ المائدہ آیت نمبر 106-108)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوں تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے وصیت کرتے وقت تم میں کے (جان پہچان والے) دو معتبر شخص ہیں یا غیروں (اجنبیوں) میں کے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے، ان دونوں (گواہیوں) کو نماز کے بعد (مسلمانوں کے مجمع میں) روکو وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں، پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ (جھوٹ وغیرہ) کے سزاوار ہوئے تو ان کی جگہ دو اور کھڑے ہوں ان (میت کے وارثوں) میں سے کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے ان کا حق لے کر ان کو نقصان پہنچایا جو میت سے زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے ان دو کی گواہی سے اور ہم حد سے نہ بڑھے (جھوٹ نہ بولا) ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں، یہ (طریقہ زیادہ) قریب تر ہے اس سے کہ گواہی جیسی (دینی) چاہیے ادا کریں یا ڈریں کہ (انکی) کچھ قسمیں (بھی) رد کر دی جائیں ان کی (ان جھوٹی) قسموں کے بعد اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو، (اور مانو) اور اللہ بے حکموں (نافرمانوں) کو (جنت کی) راہ نہیں دیتا۔

امانت میں خیانت

حضرت بدیل دو عیسائیوں تمیم ابن ردس اور عدی ابن زید کے ساتھ تجارت کے غرض سے شام گئے جب تینوں شام پہنچے تو بدیل سخت بیمار پڑ گئے اور اپنے زندہ رہنے کی کوئی امید باقی نہ رہی تو انہوں نے اپنے مال کی ایک فہرست لکھ کر اپنے سامان میں رکھ دی اور اسکی اطلاع ان دونوں ساتھیوں کو نہ دی اور ان سے کہا کہ اگر میں مرجاؤں تو میرا یہ مال مدینہ میں میرے گھر والوں تک پہنچا دینا۔ پھر آپ کا انتقال ہو گیا آپ کے انتقال کے بعد دونوں عیسائیوں نے آپ کے مال کی تلاشی لی تو ایک چاندی کا تین سو مثقال وزنی خوبصورت پیالہ نظر آیا جو انہوں نے چھپا لیا اور مکہ مکرمہ میں ایک ہزار درہم میں فروخت کر دیا اور پانچ پانچ سو آپس میں بانٹ لئے باقی مال بدیل کے گھر والوں کو پہنچا دیا۔ جب بدیل کے گھر والوں نے سامان دیکھا تو سامان کی ایک فہرست

نکلی جس میں چاندی کا ایک پیالہ بھی لکھا ہوا تھا مگر پیالہ سامان میں نہ تھا۔ جب انہوں نے ان دونوں سے اس پیالے کے بارے میں پوچھا تو دونوں صاف مکر گئے کہ ہمیں اس پیالے کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ چنانچہ یہ مقدمہ پھر بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا، انہوں نے وہاں جھوٹی قسم کھائی کہ ہمیں اس پیالے کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ چنانچہ مقدمے سے بری ہو گئے۔ عرصہ بعد وہ پیالہ مکہ معظمہ کے ایک شخص کے پاس دیکھا گیا بدیل کے وارثوں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے پاس یہ پیالہ کہاں آیا؟ وہ بولے ہم نے تمیم داری اور عدی سے یہ پیالہ خریدا ہے اب مقدمہ دوبارہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل کے گھر والوں سے فرمایا کہ اب تم قسم کھاؤ یہ پیالہ بدیل کا ہے اور یہ دونوں عیسائی جھوٹے ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے قسم کھائی اور پیالہ حاصل کر لیا۔ اور عدی سے پیالہ کی قیمت اس شخص کو واپس دلوائی گئی۔ اس پر یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں۔ یعنی پہلے مقدمے پر پہلی آیت اور دوسرے مقدمہ پر دوسری آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر روح البیان، تفسیر خازن، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر کبیر وغیرہ)

سورۃ الانعام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَ لَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِیَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝ (پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 7-9)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر ہم تم پر کاغذ میں کچھ لکھا ہوا اتارتے کہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے جب بھی کافر کہتے کہ یہ (حق) نہیں مگر کھلا جادو، (ہے) اور بولے۔ ان پر کوئی فرشتہ (رسول بنا کر) کیوں نہ اتارا گیا، اور اگر ہم فرشتہ اتارتے تو کام تمام ہو گیا ہوتا (کہ فوراً ہلاک ہو جاتے) پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی اور اگر ہم نبی کو فرشتہ کرتے جب بھی اسے مرد ہی بناتے اور ان پر وہی شبہ رکھتے جس میں اب پڑے ہیں۔

مشرکین کی ہٹ دھرمی

ایک مرتبہ عبداللہ ابن امیہ نضر ابن حارث، نوفل ابن خویلد وغیرہ کہنے لگے کہ ہم محمد ﷺ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک کہ آپ ہمارے پاس اللہ کی کتاب تحریری شکل میں لے کر نہ آئیں۔ اور اس کتاب کے ساتھ کم ازکم چار فرشتے بھی آئیں جو اپنے منہ سے ہمارے سامنے یہ گواہی دیں کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور یہ کتاب اللہ کی طرف سے ان کے پاس آئی ہے۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ۠ ﴿۱۰﴾ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ (پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 10-11)

ترجمہ کنزالایمان: (کہ فرشتہ کیوں اتارا) اور ضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا (مذاق کیا گیا) تو وہ جو ان سے ہنستے تھے ان کی ہنسی انہیں کو لے بیٹھی (کہ عذاب میں گرفتار ہوئے) تم فرمادو زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

قریش کے سرداروں کی بیہودہ بکواس

ایک بار نبی کریم ﷺ حرم کعبہ میں جلوہ افروز تھے اور آپ ﷺ کے ارگرد حضرت بلال حبشی، حضرت صہیب، حضرت عمار بن یاسر جیسے فقراء مسلمین بیٹھے تھے۔ جبکہ دوسری طرف کچھ ہٹ کے سرداران قریش ابوجہل، ولید بن مغیرہ، امیہ بن خلف وغیرہ بھی بیٹھے تھے۔ فقراء حضرات صحابہ کو دیکھ کر ابوجہل بولا کہ ان فقراء ومساکین کو دیکھ کر یہ وہ لوگ ہیں جنہیں محمد ﷺ جنت کا بادشاہ کہتے ہیں۔ کہاں ان کی یہ خستہ حالی اور کہاں بادشاہت۔ انکی اس بیہودہ بکواس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَ النَّهَارِؕ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳﴾

(پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 13)

ترجمہ کنزالایمان: اور اسی کا ہے جو بستا (موجود) ہے رات اور دن میں اور وہی ہے سنتا جانتا۔

کفارِ مکہ کی بکواس

ایک بار مکہ کے کفار بارگاہ رسالت کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمیں معلوم ہے کہ دنیاوی احتیاجات وضروریات اور تنگدستی نے آپکو مجبور کیا ہے کہ آپ دعویٰ نبوت کر کے ایک نیا دین ایجاد کرلیں۔مگر ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ سارے قبیلے والے مل کر آپ کے لئے اتنا مال اکھٹا کر دینگے کہ آپ کی تنگدستی دور ہو جائیگی اور آپکا شمار عرب کے امیر ترین لوگوں میں ہونے لگے گا۔بس آپ اسلام کی تبلیغ بند کر دیجئے۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(تفسیر روح البیان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ يُطْعِمُ وَ لَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ (پارہ 7۔سورۃ الانعام، آیت نمبر 14-16)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا کسی اور کو والی (معبود) بناؤں وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں (رب کا مطیع ہوں) اور ہر گز شرک والوں میں سے نہ ہونا، تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن (قیامت) کے عذاب کا ڈر ہے، اس دن جس سے عذاب پھیر دیا (نجات دی) جائے ضرور اس پر اللہ کی مہر ہوئی، اور یہی کھلی کامیابی ہے۔

کفار کی طرف سے شرک کی دعوت

ایک بار کفار مکہ بارگاہ رسالت کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ تو ہمیں ایک نئے ایجاد کردہ دین کی دعوت دیتے ہیں اب ہم آپ کو اس دین کی طرف بلاتے ہیں جو بہت پرانا ہمارے آباؤ اجداد کا دین ہے۔آپ ہمارے دین کی طرف آجائے جو عرب میں قدیم ترین دین ہے چنانچہ پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔(تفسیر خازن وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۟ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ۫ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۘ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۠ (پارہ 7۔سورۃ الانعام،آیت نمبر 19-20)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی (اللہ کی) تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں (میری نبوت کا) اور تم میں (تمھاری بے دینی کا) اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس (اللہ کے عذاب) سے تمھیں ڈراؤں اور (ان کو) جن جن کو (قرآنی احکام) پہنچے تو کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خدا ہیں، تم فرماؤ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے اور میں بیزار ہوں ان (جھوٹے معبودوں) سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو جن کو ہم نے کتاب دی اس نبی کو (ایسے) پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹے کو پہچانتے ہیں جنہوں نے (کفر کرکے) اپنی جان نقصان میں ڈالی وہ ایمان نہیں لاتے۔

قریش کے سرداروں کی بک بک

ایک بار سرداران قریش بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کے علاوہ نبوت کے لئے اور کوئی نہیں ملا؟ یعنی یہود و نصاریٰ کے پوپ اور پادریوں نے تو یہی بتایا کہ انکی کتابوں میں آپ اور آپ کی نبوت کا کوئی تذکرہ نہیں پھر ہم کس طرح آپ کی نبوت و رسالت کو مان لیں۔ آپ اپنا گواہ پیش کریں۔ اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ وَ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ یُجَادِلُوْنَكَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝

(پارہ 7۔سورۃ الانعام،آیت نمبر 25)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں کوئی وہ (کافر) ہے جو تمہاری طرف (فساد کے لیے) کان لگاتا (سنتا) ہے اور ہم نے ان کے دلوں پر (کفر و عناد کے) غلاف کر دیے (ڈال دیے) ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کان میں ٹینٹ (روئی ہے) اور اگر ساری نشانیاں (معجزات) دیکھیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب تمہارے حضور تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو کافر کہیں یہ تو نہیں مگر اگلوں کی داستانیں غلاف (پہلے کی کہانیاں)۔

کفارِ مکہ کا تلاوتِ قرآن پر تبصرہ

ایک مرتبہ کفار مکہ ابوجہل، ابوسفیان، ولید بن مغیرہ، عتبہ و شیبہ، امیہ بن خلف و حارث ابن عامر ایک جگہ موجود تھے۔ قریب ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی تلاوت فرمارہے تھے۔ جب ان کے کانوں میں تلاوت کی آواز پہنچی تو غور سے دیر تک سنتے رہے۔ پھر انہوں نے نضر بن حارث سے کہا کہ بتاؤ کیا پڑھ رہے ہیں؟ یہ شخص بڑا مردود تھا قصے کہانیاں سنایا کرتا تھا بولا کہ یہ بھی میری طرح قصے کہانیاں ہی سنا رہے ہیں۔ اس پر ابوسفیان جو اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے کہنے لگے کہ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں تو سچی معلوم ہوتی ہیں، یہ سن کر ابوجہل بولا کہ انہیں سچا کہنے سے تو بہتر ہے کہ ہمیں موت آجائے۔ چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾

(پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 26)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ اس (اسلام) سے روکتے اور اس (اسلام) سے دور بھاگتے ہیں اور ہلاک نہیں کرتے مگر اپنی جانیں (خود کو عذاب کا حقدار ٹھہراتے ہیں) اور انہیں شعور نہیں۔

دولتِ اسلام سے محرومی

ابوطالب، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح خدمت اور تبلیغ اسلام میں معاونت کیا کرتے تھے۔ آپ اسلام کی خوبیوں کے اعتراف کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچا ہونے کا اظہار کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت و محبت کرنے کے باوجود اسلام قبول نہ کرتے تھے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئیں۔

(تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر کبیر، تفسیر روح البیان، تفسیر ہادی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَ لٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا
وَ اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ (پارہ 7۔سورۃ الانعام،آیت نمبر 33-34)

ترجمہ کنزالایمان: ہمیں معلوم ہے کہ تمہیں رنج دیتی ہے وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انہوں نے صبر کیا اس جھٹلانے اور ایذائیں پانے پر یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد آئی (کافر ہلاک ہوئے) اور اللہ کی باتیں (وعدے) بدلنے والا کوئی نہیں اور تمہارے پاس رسولوں (کے صبر واستقلال) کی خبریں آہی چکی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب

ان آیات کے مختلف شانِ نزول بیان کئے گئے ہیں۔ابوجہل کا دوست اخنس ابن قیس ایک دن تنہائی میں ابوجہل سے پوچھا کہ سچ بتاؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں یا نہیں میں کسی کو نہیں بتاؤنگا۔ابوجہل بولا وہ بالکل سچے ہیں ہم نے انکی زبان سے کبھی جھوٹ نہیں سنا۔میں تو انکی نبوت کا اس لئے انکار کرتا ہوں کہ قصی ابن کلاب میں پہلے ہی بہت سی فضلیتیں موجود ہیں اگر نبوت بھی ان میں تسیم کر لی جائے پھر باقی قریشیوں کے لئے کون سی فضلیت باقی رہے گی۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ایک دوسری روایت کے مطابق حارث ابن عامر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت ترین دشمن تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اعلانیہ جھٹلایا کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت کا انکار کیا کرتا تھا۔مگر جب اپنے گھر میں ہوتا تو اپنے گھر والوں سے کہتا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹ نہیں بولتے وہ بالکل سچ بات کرتے ہیں۔اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔بعض روایات میں آیا ہے کہ ابوجہل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتا تھا کہ ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے آپ تو بے شک سچے ہیں ہم تو تکذیب کرتے ہیں جو آپ بیان کرتے ہیں اور جس کی دعوت دیتے ہیں تب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئیں۔

(تفسیر روح المعانی،تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؔؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ (پارہ 7۔سورۃ الانعام، آیت نمبر 25-26)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر ان کا (اسلام سے) منہ پھیرنا تم پر شاق (دشوار) گزرا ہے تو اگر تم سے ہو سکے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کر لو یا آسمان میں زینہ پھر ان کے لیے نشانی (منہ مانگا معجزہ) لے آؤ اور اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا (سب کو ہدایت دے دیتا) تو اے سننے والے تو ہرگز نادان نہ بن، مانتے تو وہی ہیں جو سنتے ہیں اور ان (ایمان سے خالی) مردہ دلوں کو (انکی قبروں سے) اللہ اٹھائے گا پھر اس کی طرف (سزا سننے کے لیے) ہانکے جائیں گے۔

کفار کی زبان درازی

ایک مرتبہ حارث ابن عامر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت ترین دشمن تھا اپنی جماعت قریش کو لے کر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ آپ ہمیں کوئی منہ مانگا معجزہ دکھائیں جیسے پچھلے انبیاء کرام اپنی قوم کو منہ مانگا معجزہ دکھایا کرتے تھے۔ تو ہم سب آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے انکا یہ مطالبہ رد فرمایا تو یہ مزاق اڑانے لگے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں معجزہ نہ دکھانے پر زبان دراز کرنے لگے۔ جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت رنج پہنچا۔ تب یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔

(تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن، تفسیر صلوی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ (پارہ 7۔سورۃ الانعام، آیت نمبر 50)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرما دو میں تم سے (دعوے سے) نہیں کہتا میرے پاس (قبضے میں) اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں (دعویٰ کروں) کہ میں آپ (بغیر اللہ کے بتائے) غیب

جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ (بشری تقاضوں سے پاک) ہوں میں تو اسی کا تابع (وہی کرتا ہوں) ہوں جو مجھے وحی آتی ہے (حکم ہوتا ہے) تم فرماؤ کیا برابر (ایک جیسے) ہو جائیں گے اندھے اور انکھیارے (آنکھوں والے) تو کیا تم غور نہیں کرتے۔

کفارِ مکہ کو تین بیہودہ مطالبات

کفارِ عرب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مطالبے کرتے تھے۔ ایک یہ کہ آپ اگر واقعی اللہ کے نبی ہیں تو ہمارے علاقے کے پہاڑوں کو سونا بنا کر ہمیں دولت مند بنا دیجئے۔ دوسرے یہ کہ ہمیں غیب سے بتا دیجئے کہ اشیاء کی قیمتیں آئندہ کیا ہونگیں، کونسی اشیاء مہنگی اور کونسی سستی ہو جائیں گی، تا کہ ہم اپنا کاروباری انتظام کر لیں۔ اور تیسرا یہ کہ اگر آپ واقعی اللہ کے نبی ہیں تو آپ کو کھانے پینے اور نکاح کی حاجت کیوں پیش آتی ہے؟ جبکہ نبی تو دنیا کے مشاغل سے دور رہتے ہیں۔ چنانچہ ان بیہودہ مطالبات کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل کی گئیں۔ (تفسیر کبیر، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر خازن وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥٢ (پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 52)

ترجمہ کنزالایمان: اور دور نہ کرو (حاضر ہونے سے نہ روکو) انہیں (مومنوں کو) جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں (ان کا حساب اللہ پر ہے) پھر انہیں (ان مومنین کو) تم دور کرو تو یہ کام انصاف (تمہاری کریمانہ شان) سے بعید ہے۔

کفار کا فقراء مسلمانوں کے ساتھ بیٹھنے سے انکار

ایک مرتبہ اقرع ابن حابس عینیہ ابن حصن وغیرہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے، تو وہاں حضرت بلال، حضرت صہیب، حضرت عمار وغیرہ فقراء و مسلمین کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ان کی مفلسی اور مسکینی کی یہ حالت تھی کہ ان میں سے زیادہ تر کے بدن پر صرف ایک کمبل تھا۔ چنانچہ وہ لوگ ان حضرات صحابہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بولے کہ ہمیں ان فقراء و مساکین کے ساتھ بیٹھتے ہوئے شرم محسوس

ہوتی ہے کہ لوگ ہمیں ان کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر بھلا کیا کہیں گے؟ ہمارا مذاق اڑے گا۔ لہٰذا آپ انہیں اپنے پاس سے ہٹادیں تو ہم آپ کے پاس بیٹھ جایا کریں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی بات ماننے سے انکار فرما دیا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بعض روایات کے مطابق یہ کفار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے کہ آپ ان فقراء و مساکین کے لئے کوئی الگ وقت مقرر فرمالیں، جس وقت ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوں ان لوگوں میں سے کوئی نہ آئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کفار کی سفارش فرمائی کہ ان کی شرط منظور فرمالیں تاکہ یہ آپ کے وعظ وغیرہ کو سنیں اور ان کے دل سے غرور و تکبر نکل جائے۔ اور آپ کی صحبت بابرکت سے یہ ایمان کی دولت سے مالا مال ہوجائیں۔ تبلیغ دین کے لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مطالبے کو مان لیا جائے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کفار کی درخواست کو قبول فرمالیا۔ کفار بولے آپ ہمیں یہ تحریر فرمادیں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دوات و قلم وغیرہ لے کر حاضر ہوئے تو یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کفار کے مطالبے کو ماننے سے انکار فرمادیا اور کاغذ اور قلم و دوات وغیرہ واپس کردیئے۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر کبیر، تفسیر روح البیان، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر ہادی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَاؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ (پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 53)

ترجمہ کنزالایمان: اور یونہی ہم نے ان میں ایک دوسرے کے لئے فتنہ (آزمائش) بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہم میں سے (بلکہ حق پر تو ہم ہیں) کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں (شکر گذار بندوں) کو۔

کفار کا جھوٹا گھمنڈ

سرداران قریش ابوجہل، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف، ولید بن مغیرہ وغیرہ کے بعض غلام اور آزاد کردہ غلام مسلمان ہوگئے۔ جس پر یہ سرداران قریش حسد و جلن میں مبتلا ہوگئے۔ چنانچہ وہ لوگ ابوطالب کے پاس آکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شکایت کرنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تو ہمارے غلاموں کو عزت دے کر اپنے قریب کر لیا ہے، پھر ہم کس طرح ان پر ایمان لاسکتے ہیں۔ آپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہہ دیں کہ ان لوگوں کو اپنے پاس سے نکال دیں تاکہ ہمارے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور عظمت پیدا ہو پھر ہوسکتا ہے ہم بھی اسلام قبول کرلیں۔ بعض

تو کہنے لگے کہ اللہ تو ہم سے بہت خوش اور راضی ہے اس لئے اس نے ہمیں ہر طرح کی دینی و دنیاوی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ہمیں حرمین میں سکونت بخشی، کعبہ کی خدمت کی توفیق دی، حجاج کی خدمت، آب زم زم وغیرہ کے انتظامات، دولت، مال، سرداری، جاہ وحشمت، طاقت، قوت، سب کچھ عطا فرمایا اگر اسلام حق ہوتا تو ہمیں پہلے ہی اس کی توفیق دے دی جاتی اور ہم ہی اس کے مستحق ہوتے۔ ابو طالب نے یہ تمام معاملہ عرض کر دیا۔ تب یہ آیات نازل ہوئیں۔ (تفسیر ابن کثیر، تفسیر ابن عباس، تنویر المقیاس)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝٥٤ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَ لِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ ۝٥٥

(پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 54-55)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر (تمہارے لیے) رحمت لازم کر لی ہے کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی (گناہ) کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے (نیک عمل کرے) تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے، اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں اور اس لیے کہ مجرموں کا راستہ (طریقہ) ظاہر ہو جائے (تا کہ اس سے بچا جائے)۔

رب عزوجل کا ذمہ کرم

اس آیت کریمہ کے شان نزول میں مختلف روایات بیان کی گئی ہیں۔ (۱) یہ آیات بھی انہی حضرات صحابہ کے متعلق نازل ہوئیں جن کے متعلق پچھلی آیات نازل ہوئی تھیں اور یہ انہی آیات کا تتمہ ہیں۔ (۲) جب کفار مکہ نے فقراء صحابہ کو مجلس ووعظ سے الگ کر دینے کا مطالبہ کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انکے مطالبے کو مان لینے کی رائے دی تا کہ یہ کفار مکہ کسی طرح اسلام قبول کر لیں جب گزشتہ آیات نازل ہوئیں۔ (۳) یہ آیات تا قیامت تمام مومنین کے متعلق نازل ہوئیں جو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بابرکت میں جسمانی یا قلبی طور پر حاضر ہوں۔ (۴) یہ آیات اصحاب صفہ کے متعلق نازل ہوئیں جو فقراء د

مساکین تھے اور جنہوں نے خود کو علم دین سیکھنے کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ (۵) بعض لوگ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم بڑے گناہ گار ہیں اور ہم نے گناہ کئے ہیں اب اسکا کیا کریں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ تب یہ آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں۔

(تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر روح البیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ۝۵۶ قُلْ اِنِّیْ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ۝۵۷ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ۝۵۸ (پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 56-58)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے کہ انہیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تم فرماؤ میں تمہاری خواہشوں پر نہیں چلتا یوں ہو تو میں بہک جاؤں اور راہ پر نہ رہوں، تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں (حق جانتا ہوں) اور تم اسے جھٹلاتے ہو میرے پاس نہیں جس (عذاب کو لانے) کی تم جلدی مچا رہے ہو (مجھے) حکم نہیں مگر اللہ کا (جب حکم ہو) وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا، تم فرماؤ اگر میرے پاس (قبضے میں) ہوتی وہ چیز (عذاب) جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو مجھ میں تم میں کام ختم (فیصلہ) ہو چکا ہوتا اور (تم پر عذاب آچکا ہوتا) اللہ خوب جانتا ہے ستمگاروں کو۔

عذابِ الٰہی کا مطالبہ

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار مکہ کو اسلام کی دعوت دی اور ایمان نہ لانے پر عذاب الٰہی سے ڈرایا تو سردارانِ مکہ مذاق اڑاتے ہوئے بطور تمسخر کہنے لگے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں تو وہ عذاب جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ڈراتے ہیں وہ جلد لے آیئے ہمیں اسکا انتظار ہے۔ ان کے جواب میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ ایک دوسری روایت کے مطابق بعض کفار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مطالبہ کیا کرتے تھے کہ مکہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا دیں۔ اور مکہ کی زمین کو زرخیز اور قابل کاشت بنا کر یہاں نہریں، ندیاں جاری فرما دیں۔

یہ معجزات جلد دکھایئے ورنہ ہم جان لیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول نہیں۔ ان کے جواب میں یہ آیات کریمہ نازل کی گئیں۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر کبیر، تفسیر روح البیان، وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖؕ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾

(پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 68)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے سننے والے! جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے (الجھتے) ہیں تو ان سے منہ پھیر لے (دور ہوجا) جب تک اور بات میں پڑیں، (مشغول ہوجائیں) اور جو کہیں (اگر) تجھے شیطان (یہ حکم) بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں (کافروں) کے پاس نہ بیٹھ۔

کفار کی بیہودہ گوئی

کفار مکہ مسلمانوں کو ستانے، قلبی اذیتیں دینے، رنج پہنچانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی شان میں بکواس کرتے پھرتے تھے۔ ہجرت سے قبل تو مسمان ان کا کچھ نہ بگاڑ سکتے، لہٰذا دل مسوس کر رہ جاتے۔ تب یہ آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر خازن وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ مَا عَلَى الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ (پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 69)

ترجمہ کنزالایمان: اور پرہیزگاروں پر (جو مجبوراً بیٹھے ہوں) ان کے حساب سے کچھ (مواخذہ) نہیں ہاں (انھیں) نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں۔

کفار سے معاملات

جن گزشتہ آیات **واذا رایت الذین** نازل ہوئی تو مسلمان بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہمیں کفار کے پاس بیٹھنے کی ممانعت ہے تو پھر کیونکر دینی ودنیاوی کام کر سکتے ہیں کیونکہ

یہ کفار تو ہر جگہ ہی موجود ہوتے ہیں۔حتیٰ کہ مسجد حرام شریف میں بھی، پھر ہم تو کعبہ اور حرم شریف میں نماز وغیرہ کس طرح ادا کرسکیں گے۔تب یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔(تفسیر کبیر،تفسیر روح المعانی،تفسیر مدارک وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾

(پارہ 7۔سورۃ الانعام،آیت نمبر 71-72)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا ہم اللہ کے سوا اس (جھوٹے معبود) کو پوجیں جو ہمارا نہ بھلا کرے (نفع دے سکیں) نہ بُرا (نقصان پہنچا سکیں) اور الٹے پاؤں (کفر کی طرف) پلٹ دیے جائیں بعد اس کے کہ (جبکہ) اللہ نے ہمیں (اسلام کی) راہ دکھائی (اور ہم) اس کی طرح (ہوجائیں) جسے شیطان نے زمین میں راہ بھلا دی (بہکا دیا) حیران ہے (کہ کہاں جائے) اس کے رفیق اسے (ہدایت کی) راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ ادھر آ، (ہدایت اِدھر ہے) تم فرماؤ کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لیے گردن رکھ دیں (فرمانبردار رہیں) جو رب ہے سارے جہان اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو، اور وہی ہے جس کی طرف اٹھنا ہے، (اور حساب دینا ہے)۔

بت پرستی کی دعوت

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالرحمن جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے والد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرک و بت پرستی کی دعوت دی۔ چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔بعض روایات کے مطابق ایک مرتبہ مشرکین مکہ نے فقراء مسلمین کو اسلام چھوڑ کر شرک اختیار کرنے کی دعوت دی اور انہیں اس کے بدلے خوب مال و دولت کا لالچ بھی دیا۔تو ان کفار کی تردید میں یہ آیات نازل کی گئیں۔(تفسیر صاوی،تفسیر مدارک،تفسیر بیضاوی،تفسیر روح المعانی،تفسیر ابن کثیر،تفسیر المقیاس وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًاۚ وَ عُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَ لَاۤ اٰبَآؤُكُمْؕ قُلِ اللّٰهُۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ۝۹۱ (پارہ 7۔سورۃ الانعام، آیت نمبر 91)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی جب بولے اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا، تم فرماؤ کس نے اُتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے روشنی اور لوگوں کے لیے ہدایت جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنا لیے (اپنی خواہش کے مطابق) ظاہر کرتے ہو اور بہت سے چھپا لیتے ہو (کچھ حصہ بدل دیا کچھ چھپالیا) اور تمہیں وہ سکھایا (علم دیا) جاتا ہے جو نہ تم کو معلوم تھا نہ تمہارے باپ دادا کو، اللہ کہو، (اللہ نے کتاب اتاری) پھر انہیں چھوڑ دو ان کی بیہودگی میں انہیں کھیلتا (مشغول)۔

یہودی عالم کی معزولی

کفار قریش نے یہود کے عالم ابن صیف کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنے کے لئے بلایا تاکہ یہ اپنی چرب زبانی وحاضر جوابی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاجواب کردے۔ اور لوگ یہ دیکھ کر آپ پر ایمان نہ لائیں۔ جب ابن صیف مناظرے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا تو توریت کا علم رکھتا ہے۔ وہ بولا اس وقت پورے عرب میں مجھ سے بڑا توریت کا عالم کوئی نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تجھے رب عزوجل کی قسم ہے جس نے موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی، توریت میں یہ آیت ہے کہ اللہ تعالیٰ موٹے پادری کو ناپسند فرماتا ہے۔ وہ بولا ہاں یہ ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تو بہت موٹا تازہ ہے مجھ سے مناظرہ تو بعد میں کرنا پہلے تو اپنے ایمان کو ثابت کر۔ اس پر ابن صیف گھبرا گیا اور جھلا کر بولا کہ اللہ نے کسی بشر پر کچھ نہ اتارا نہ وحی نہ کتاب۔ اس کی اس بکواس پر خود یہودی اس پر لعنت ملامت کرنے لگے کہ تو نے تو توریت کا ہی انکار کر ڈالا۔ وہ بولا مجھے غصہ آ گیا تھا غصے میں میرے منہ سے نکل گیا تھا۔ یہود بولے تو نے تو غصے میں ہمارے مذہب کو ہی جھٹلا دیا ہے تو ہماری سرداری کے قابل نہیں چنانچہ اسے سرداری سے معزول کر کے اسکی جگہ کعب بن اشرف کو اپنا سردار مقرر کر لیا۔ (تفسیر خازن، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر کبیر، تفسیر مدارک وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ

(پارہ 7۔سورۃ الانعام،آیت نمبر 93)

ترجمہ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا (یا جھوٹی بات منسوب کرے) کہے مجھے وحی ہوئی اور اسے کچھ وحی نہ ہوئی۔

جھوٹا دعویٰ نبوت

مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے وصال سے دو دن قبل اسود عنسی کذاب کے متعلق خبر دے دی تھی کہ اسے فیروز ویلمی وسلمی نے قتل کر دیا۔ اور فرمایا کہ فیروز کامیاب ہوا۔ جبکہ مسیلمہ کذاب جو خود کو نبی کہتا تھا اور جھوٹی آیات اپنی طرف سے گھڑ گھڑ کر سناتا تھا اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے جہنم واصل کیا۔ ان دونوں کذابوں کے متعلق آیت کریمہ کا یہ پہلا جز نازل فرمایا گیا۔

(تفسیر خازن، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر روح المعانی وبیان، تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ (پارہ 7۔سورۃ الانعام،آیت نمبر 93)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کہے ابھی میں اُتارتا ہوں ایسا جیسا (قرآن) اللہ نے اُتارا۔

زمین نے نعش باہر پھینک دی

نضر بن حارث یہ جھوٹا دعویٰ کرتا تھا کہ میں بھی قرآن مجید جیسا کلام بنا سکتا ہوں۔ اور بہت سی جھوٹی عبارتیں قرآن مجید کے مقابل بنا کر لوگوں کو سنایا کرتا تھا۔ بعض روایات کے مطابق عبداللہ ابن سعد ابی سرح جو پہلے مسلمان تھا اور کاتب وحی میں سے تھا۔ جب نبی کریم ﷺ نے اسے اٹھارویں پارے کی آیت کریمہ ولقد خلقنا الانسان من سلالة لکھوائی تو یہ بہت متعجب ہوا اس کے منہ سے بے اختیار نکلا فتبارك الله احسن الخالقين تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اس آیت کریمہ کا آخری حصہ یہی ہے اسے لکھ لے۔ اس پر وہ گھمنڈ میں مبتلا ہو گیا اور مرتد ہو گیا اور مکہ معظمہ سے بھاگ گیا اور کفار مکہ سے کہنے لگا جیسے محمد (ﷺ) سچے نبی ہیں تو ایسے ہی میں بھی سچا نبی ہوں کہ مجھ پر بھی اس آیت کا آخری حصہ

نازل ہوا ہے۔ روایت کے مطابق یہ شخص فتح مکہ سے کچھ پہلے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر توبہ کر کے مسلمان ہو گیا۔ جبکہ مرقات شرح مشکوۃ میں فرمایا گیا ہے کہ یہ شخص کفر پر ہی مرا۔ اس کی نعش زمین سے باہر نکال پھینکی۔ اس کے متعلق آیت کا یہ دوسرا جز نازل ہوا۔ (تفسیر خازن، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر روح المعانی و بیان، تفسیر کبیر)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ (پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 94)

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور پیٹھ پیچھے (دنیا میں ہی) چھوڑ آئے جو مال و متاع ہم نے تمہیں دیا تھا اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں (بتوں پادریوں وغیرہ) کو نہیں دیکھتے جن کا تم اپنے میں ساجھا (عبادات میں اللہ کا شریک) بتاتے تھے بیشک تمہارے آپس کی ڈور کٹ گئی (رشتے ٹوٹ گئے) اور تم سے گئے (جھوٹے ثابت ہو گئے) جو دعوے (بخشوانے کے وعدے) کرتے تھے۔

کفار کا غرور و تکبر

کفار مکہ فقراء و مساکین مسلمانوں کو دیکھ کر غرور سے کہا کرتے تھے، ہمارے پاس مال و دولت جاہ و حشمت کسی چیز کی کمی نہیں۔ جیسے ہم دنیا میں آرام و آسائش میں ہیں اور ان سے بہتر ہیں۔ یونہی ہم آخرت میں بھی ان سے افضل اور برتر اور آرام سے ہونگے۔ اللہ ہم سے راضی اور خوش ہے اور ان سے ناراض جبھی تو ہمیں سب کچھ عطا فرمایا اور انہیں فقر میں مبتلا کیا۔ چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔ بعض روایات کے مطابق نضر ابن حارث یہ کہتا پھرتا تھا کہ میرے لات و عزیٰ اور دوسرے بت بروز قیامت میری شفاعت کریں گے۔ چنانچہ اسکی تردید میں آیت کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر روح البیان، تفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ (پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 100)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کا شریک ٹھہرایا جنوں کو حالانکہ اسی نے ان کو بنایا اور اس (اللہ) کے لیے بیٹے اور بیٹیاں گھڑلیں جہالت سے، پاکی (بے عیب ہے) اور برتری ہے اس کو ان کی باتوں سے۔

کفار عرب کے بیہودہ عقیدے

کفار عرب کے مختلف فرقوں میں سے ایک فرقہ کا عقیدہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اور ابلیس آپس میں بھائی ہیں۔(معاذ اللہ) انسان اور بے ضرر جانور تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں اور اس کے علاوہ برائیاں بھی ابلیس نے یہ پیدا کی ہیں۔ اس فرقہ کا نام عربی میں زندیق ہوا۔ بعض کا عقیدہ تھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔ بعض کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ چنانچہ ان سب کی تردید میں یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر روح البیان، تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ (پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 108)

ترجمہ کنزالایمان: اور انہیں (بتوں وغیرہ کو) گالی نہ دو وہ جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ (جواباً) اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی (بڑھ چڑھ کر برا کہیں گے) اور جہالت سے (ضد میں آکر) یونہی ہم نے ہر اُمت (کے کفار کی) کی نگاہ میں اس کے عمل (کفر و گناہ) بھلے کر دیے (اچھے کر کے دکھا دیئے) ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف پھرنا (حساب و عذاب کے لیے حاضر ہونا) ہے اور وہ انہیں بتا دے گا جو کرتے تھے۔

کفار کا گستاخانہ مکالمہ

پہلے مسلمان کفار اور ان کے جھوٹے معبودوں کو برا بھلا کہتے تھے اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ تو جواباً کفار بھی مسلمانوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حتیٰ کہ اللہ کی شان میں بھی گستاخی و بے ادبی کرتے اور انہیں برا بھلا کہتے تھے، اور مسلمان انہیں روکنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ لہٰذا اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل کی گئیں۔ ایک اور روایت کے مطابق جب حضرت ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو قریش کے سردار

ابوجہل امیہ بن خلف وغیرہ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ اپنے بھتیجے محمد (ﷺ) کو اپنی وفات سے قبل سمجھادیں کہ وہ ہمارے بتوں اور ہماری مخالفت چھوڑ دیں۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ آپکی وفات کے بعد ہم انہیں قتل کردیں اور لوگ باتیں بنائیں کہ ابوطالب کے وفات پاتے ہی قریش نے محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا۔ چنانچہ ابوطالب نے نبی کریم ﷺ کو تمام بات بتائی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلے تم میری ایک بات مان لو۔ ابوجہل بولا وہ کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام قبول کرلو تو تمام اختلاف ہی ختم ہو جائیگا۔ کفار نے صاف انکار کردیا اور کہنے لگے اگر آپ ہمارے بتوں کو بُرا کہیں گے تو ہم بھی آپ کے رب کو بُرا کہیں گے۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر ابن کثیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىِٕنْ جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ لَّیُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا یُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَ نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

(پارہ 7۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 109-110)

ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی (معجزات آئے) تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے، تم فرمادو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور تمہیں کیا خبر کہ جب وہ (معجزات) آئیں تو یہ ایمان نہ لائینگے اور ہم پھیر دیتے ہیں (محروم کردیتے ہیں) ان کے دلوں (کو حق قبول کرنے سے) اور آنکھوں کو (حق دیکھنے سے) جیسا وہ پہلی بار ایمان نہ لائے تھے اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی (کفر و شرک) میں بھٹکا کریں۔

مشرکین کی جھوٹی قسم

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: **نزول علیھم** یعنی اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمانی نشانی اتاردیں جس سے ان کی گردنیں اسکے سامنے جھک جائیں تب مشرکین نے قسم کھا کر کہا اگر آپ ہمیں منہ مانگا آسمانی معجزہ دکھا دیں تو ہم ایمان قبول کرلیں گے۔ چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق ایک مرتبہ سرداران قریش نے بارگاہ رسالت میں یہ مطالبہ کیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے عصا کا معجزہ دکھایا۔

عیسیٰ علیہ السلام نے مردے زندہ کرنے، اندھوں کو کرنے، کوڑھی کو شفاء دینے کا معجزہ دکھایا۔ صالح علیہ السلام نے پتھر سے اونٹنی نکالنے کا معجزہ دکھایا۔ آپ بھی ہمیں ایسا ہی کوئی معجزہ دکھائیں۔ تو ہم آپ پر ایمان لے آئینگے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم کونسا معجزہ دیکھنا چاہتے ہو۔ وہ بولے کہ صفاء کے پہاڑ سونے کے بنادیں، اور ہمارے مردہ رشتہ داروں کو زندہ فرمادیں۔ تاکہ ان سے ہم آپکی سچائی کی گواہی لے لیں۔ اور ہمارے پاس فرشتوں کو بلادیں تاکہ ہم ان سے بھی آپ کے متعلق پوچھ لیں کہ آپ واقعی اللہ کے نبی ہیں پھر ہم ایمان لے آئینگے۔ بعض مومنین نے بھی ان کی حمایت کی کہ اگر یہ ایمان لے آتے ہیں تو بہت اچھا ہو جائیگا۔ اس پر جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ انکا یہ مطالبہ صبح سے پہلے ہی پورا کر دیا جائیگا مگر یہ ایمان نہ لائینگے اور ہلاک کر دیئے جائینگے۔ اور اگر آپ نے ان کا یہ مطالبہ پورا نہ کیا اور معجزہ نہ دکھایا تو اس وقت تک یہ ایمان نہ لائینگے۔ مگر بعد میں بہت سے ان میں سے ایمان لا سکتے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر تو میں ان کا یہ مطالبہ پورا کرنا نہیں چاہتا، نہ ہی ان کی ہلاکت چاہتا ہوں۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔

(تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی و روح البیان، تفسیر صاوی، تفسیر ابن کثیر وغیرہ)

۞۞۞۞۞

آٹھواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَیْهِمْ كُلَّ شَیْءٍ
قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ یَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

(پارہ 8۔سورۃ الانعام،آیت نمبر 111)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اُتارتے (جو اسلام کی گواہی دیتے) اوران سے مردے (اسلام کے حق ہونے پر) باتیں کرتے اور ہم (دنیا کی) ہر چیز ان کے سامنے اٹھالاتے (کہ سب اسلام کی گواہی دیتیں) جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے مگر یہ کہ خدا چاہتا (تو ایمان لے آتے) ولیکن ان میں بہت نرے جاہل ہیں۔

سرداران قریش کا از راہِ تمسخر مطالبہ

ایک مرتبہ سرداران قریش ولید ابن مغیرہ مخزومی، عاص ابن وائل سہمی، اسود ابن عبد، یغوث زہری، اسود بن مطلب اور حارث ابن حنظلہ دیگر کفار قریش کے ہمراہ خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کے عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمارے بزرگوں میں سے ابن کلاب اعور جُدعان این عمرو کو زندہ کر دے جنہیں فوت ہوئے کافی عرصہ گزر چکا ہے سارے قریش ان کی بات مانتے ہیں انھیں سچا جانتے ہیں اگر یہ زندہ ہو کر اسلام کی سچائی اور آپ کی حقانیت کی گواہی دیں گے تو ہم فوراً اسلام قبول کر لینگے۔ چناچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کیونکہ انکا یہ مطالبہ بھی دیگر مطالبوں کی طرح محض دل لگی اور شغل کے طور پر تھا۔

(تفسیر خازن، خزائن العرفان، تفسیر کبیر، روح البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَفَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِیْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ اِلَیْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِیْنَ
اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ (پارہ 8۔سورۃ الانعام،آیت نمبر 114-115)

ترجمہ کنزالایمان: (اے محبوب ان سے پوچھو) تو کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اُتاری اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے سچ اترا ہے تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو، اور پوری ہے تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی ہے سنتا جانتا۔

کفار مکہ کی سازش

ایک مرتبہ سرداران قریش بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ خود کو اللہ کا نبی بتاتے ہیں۔اور اسلام کو دین حق کہتے ہیں اور قرآن کو اللہ کی کتاب بتاتے ہیں جبکہ ہم ان سب باتوں کا انکار کرتے ہیں تو یوں کرتے ہیں ہم اسکا فیصلہ یہود و نصاری کی پوپ اور پادریوں سے کروا لیتے ہیں کہ یہ لوگ نہ تو ہمارے دین کے ماننے والے ہیں نہ آپکے، البتہ یہ لوگ پچھلی نازل شدہ کتابوں کا بخوبی علم رکھتے ہیں اگر وہ آپ کی تصدیق کر دیں تو ہم آپکی بتائی ہوئی باتوں پر ایمان لے آئینگے تو پھر آپ اپنے دعووں سے دست بردار ہو جایئے گا یوں آپ کے اور ہمارے درمیان فیصلہ ہو جائے گا کہ کون حق پر ہے چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، کیونکہ انکی یہ سازش تھی کہ پوپ و پادریوں کو رشوتیں کھلا کر اسلام کے خلاف فیصلہ کروالینگے۔ (تفسیر کبیر، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی و روح البیان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ (پارہ 8۔سورۃ الانعام،آیت نمبر 116-117)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے سننے والے (مسلمان) زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں، وہ صرف گمان (باپ دادا کے غلط عقائد) کے پیچھے ہیں اور نری اٹکلیں (فضول اندازے) دوڑاتے ہیں تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون بہکا اس کی راہ سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو۔

مشرکین مکہ کی بھونڈی اٹکلیں

ایک مرتبہ مکہ کے مشرکین بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہوکر بولے کہ ایسی بکری جوذبح ہوئے بغیر اپنی طبعی موت مرجائے تو اسے موت دینے والا کون ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر وہ مشرکین کہنے لگے کہ آپ اور آپکے اصحاب کا تو یہ کہنا ہے کہ جسے آپ لوگ ذبح کرکے ماردیں وہ تو آپکے لئے حلال ہے اور جس کو شکرہ، باز، شکاری کتا ماردے وہ بھی آپ کیلئے حلال ہے مگر جسے اللہ تعالیٰ موت دے اور وہ اپنی موت مرجائے تو اسے آپ حرام کہتے ہیں آپ خودکو اللہ کا مطیع وفرمانبردار کہتے ہیں اور حال یہ ہے کہ اپنے مارے کو حلال اور اللہ کے مارے کو حرام کہتے ہیں، چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر صاوی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ (پارہ8۔سورۃ الانعام، آیت نمبر 118-119)

ترجمہ کنزالایمان: تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اسکی آیتیں مانتے ہو، اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تم سے مفصل بیان کرچکا جو کچھ تم پر حرام ہوا مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو (جان کا خطرہ ہو تو کھالیں) اور بیشک بہتیرے (بہت سے) اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں (حلال حرام ٹھہراتے ہیں) بے جانے، بیشک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

تقویٰ اختیار کرنے کا شوق

امام ابونصر کی روایت کے مطابق بعض مسلمان تقویٰ اختیار کرنے کے شوق میں گوشت چربی اور دیگر اچھی غذاؤں سے پرہیز کرنے لگے کہ اسطرح نفس کشی کے ذریعے اور موٹا پہننے سادہ کہنے سے ہمیں تقویٰ حاصل ہوجائیگا چنانچہ ان حضرات کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

جبکہ عام مفسرین کے نزدیک اس آیت کریمہ کا شانِ نزول وہی ہے جو پچھلی آیات میں بیان ہوا کہ مکہ

کے مشرکین مسلمانوں پر یہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ تم اللہ کے مارے کو حرام کہتے ہو اور خود جسے مارا ہو اس جانور کو حلال بتاتے ہو چنانچہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ (پارہ8۔سورۃ الانعام،آیت نمبر 120)

ترجمہ کنزالایمان: اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ، وہ جو گناہ کماتے ہیں عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے۔

علانیہ و خفیہ گناہ

قبل از اسلام عرب کے لوگ علانیہ زنا کرتے اس پہ فخریہ طور پر اسکا ذکر کرتے اس سے متعلق قصائد کہتے اور شائع بھی کراتے مگر عرب کے بڑے لوگ علانیہ زنا کو تو عیب جانتے مگر خفیہ زنا کو وہ بھی برا نہ سمجھتے تھے چنانچہ ان تمام لوگوں کی فہمائش اور علانیہ اور خفیہ زنا سے ممانعت کیلئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت کے مطابق قبل از اسلام عرب کے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ مرد دن میں بیت اللہ کا ننگے ہو کر طواف کیا کرتے جبکہ عورتیں رات کے اندھیرے میں بالکل برہنہ ہو کر طواف کیا کرتی تھیں چنانچہ ان دونوں گناہوں سے ممانعت کیلئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر صاوی، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِیْهَا لِیَمْكُرُوْا فِیْهَاؕ وَ مَا یَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ (پارہ8۔سورۃ الانعام،آیت نمبر 122)

ترجمہ کنزالایمان: اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنہ کیے کہ اس میں داؤ کھیلیں (اسلام سے بھٹکائیں) اور داؤں نہیں کھیلتے مگر اپنی جانوں پر اور انہیں شعور نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ

سرداران قریش کا یہ معمول تھا کہ ان میں سے چار اشخاص مکہ معظمہ جانے کے راستوں پر بیٹھ جایا کرتے

جہاں سے لوگ عمرہ، حج یا بازار یا تجارت وغیرہ جانے کیلئے گزرا کرتے تھے اور یہ چاروں ہر آنے والے کو ورغلایا کرتے کہ تم مکہ جارہے ہو ذرا سنبھل کر رہنا کہ وہاں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ہرگز نہ جانا کہ وہ جادوگر و کاہنا ہیں (معاذ اللہ) چنانچہ اس کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ (پارہ8۔سورۃ الانعام، آیت نمبر 124)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں بھی ویسا ہی (نبوت کا اعزاز) نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو ملا اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے عنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب بدلہ ان کے مکر (فریب) کا۔

خیالِ فاسد

ایک بار ولید بن مغیرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہنے لگا کہ اگر نبوت کوئی اچھی چیز ہے تو پھر تو اسکا میں زیادہ حقدار تھا کہ آپ سے عمر میں مال میں زیادہ ہوں، یوں ہی ابو جہل کا بھی یہ کہنا تھا کہ اب یہ وقت آیا کہ عبد مناف کی اولاد ہم سے شرافت و عزت میں بڑھ گئی کہ اب انکے میں سے ایک شخص خود کو اللہ کا نبی بتاتا ہے میں تو کبھی ہرگز ان پر ایمان نہ لاؤں گا ہاں جب کہ مجھے بھی وحی آئے اور مجھے بھی نبوت ملے چنانچہ ان دونوں کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، صاوی، خازن، روح البیان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ (پارہ8۔سورۃ الانعام، آیت نمبر 126)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کیے ان میں اسے ایک حصہ دار

(اللہ کے نام کا حصہ) ٹھہرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے ان کے خیال (فاسد) میں اور یہ ہمارے شریکوں (بتوں) کا تو وہ (حصہ) جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا، اور جو خدا کا ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچتا ہے، کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

اللہ کے مال میں سے بتوں کا حصہ

قبل از اسلام کفار کا یہ دستور تھا کہ ان کے کھیتوں میں جو کچھ بھی پیداوار ہوتی یا ان کے جانور اونٹ بکریاں وغیرہ جو بچے دیتے یہ اسکے تین حصے کر لیتے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے نام کا جو وہ غریب مسکین مہمان اور دیگر اچھے کاموں کے لئے رکھتے ایک حصہ اپنے بتوں کے نام کا رکھتے جو بتوں کے چڑھاووں، بت خانوں، وہاں کے پجاریوں پر خرچ کیا جاتا اور تیسرا حصہ وہ خود اپنے خرچ کیلئے رکھ لیتے۔ اگر اللہ کے نام کے نکالے ہوئے حصہ میں سے کوئی جانور مر جاتا تو کوئی پرواہ نہ کرتے البتہ اگر بتوں کے حصہ والا جانور مر جاتا تو اللہ کے نام والے حصہ میں سے جانور نکال کر بتوں والے حصے میں ڈال دیتے اور اسی طرح اگر اللہ کے نام کے حصے میں سے کچھ بتوں کے حصہ میں گر جاتا تو اسے اسی میں رہنے دیتے لیکن اگر اللہ کے نام والے حصہ میں بتوں کے نام کا کچھ گر جاتا تو اسے نکال لیتے اور کہتے کہ اللہ تو غنی ہے اُسے ان چیزوں کی کیا ضرورت، ان کفار عرب کا یہ دستور صدیوں سے چلا آ رہا تھا کہ اعلیٰ وعمدہ مال اللہ کے نام کے حصہ سے نکال کر بتوں کے حصہ میں ڈال دیتے تھے چنانچہ اسکے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝

(پارہ 8۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 127)

ترجمہ کنزالایمان: اور یوں ہی بہت مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل بھلا کر دکھایا ہے کہ انہیں ہلاک کریں اور ان کا دین اُن پر مشتبہ کر دیں (کہ یہ جاہلانہ اعمال جائز ہیں) اور اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے تو (اے محبوب) تم انہیں چھوڑ دو وہ ہیں اور ان کے افتراء، (جھوٹے عقیدے)۔

اہلِ عرب کی قبیح و مذموم حرکت

قبل از اسلام نعمان ابن منذر اور اسکے ساتھیوں نے عرب کے ایک قبیلے اوس پر ڈاکہ ڈالا اور انکی عورتوں کو قیدی بنا کر لے گئے ان عورتوں میں قیس بن عاصم کی بیٹی بھی تھی جب کچھ عرصے بعد ان ڈکیتوں اور قبیلہ اوس میں صلح ہوئی تو یہ شرط ٹھرائی گئی کہ قیدی عورتوں میں سے جو آزاد ہونا چاہے وہ اپنے قبیلے میں واپس چلی جائے اور رہنا چاہے ان کے ساتھ ہی رہے چنانچہ تمام عورتوں نے ہی یہ خواہش کہ انہیں آزاد کر دیا جائے چنانچہ انھیں آزاد کر دیا گیا وہ سب اپنے گھروں کو لوٹ گئیں مگر قیس بن عاصم کی بیٹی نے جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں تو نعمان کے ساتھ ہی رہونگی جب قیس نے یہ سنا تو غصے میں آگ بگولہ ہو کر قسم کھائی کہ میری لڑکی نے مجھے کہیں منہ دکھانے کے قابل نہ چھوڑا اب آئندہ میرے جو بھی لڑکی ہوگی میں اُسے زندہ دفن کردوں گا چنانچہ اسکے بعد سے عرب میں یہ رواج ہی پڑ گیا کہ جسکے گھر لڑکی پیدا ہوتی وہ اس زندہ دفن کر دیتے بعض غربت وافلاس کے خوف سے بعض اپنی بڑائی قائم رکھنے کیلئے کہ کوئی ہمارا داماد بن کر ہم پر رعب کیوں جمائے بعض اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی منت مان لیتے اور منت پوری ہونے پر اپنی اولاد کو ذبح بھی کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس آیت کریمہ میں اہل عرب کی اس قبیح و مذموم حرکت کی تردید بیان کی گئی۔

(تفسیر روح المعانی و تفسیر خازن وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا یَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا یَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا افْتِرَآءً عَلَیْهِ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ بِمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ (پارہ 8۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 138)

ترجمہ کنزالایمان: اور بولے یہ مویشی اور کھیتی روکی ہوئی (بتوں کے نام پر وقف) ہے اسے وہی کھائے جسے ہم چاہیں (یعنی بتوں کے خدمتگار کھائیں) اپنے جھوٹے خیال سے (یہ بات کہتے ہیں) اور کچھ مویشی ہیں جن پر چڑھنا حرام ٹھہرایا اور کچھ مویشی کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے، عنقریب وہ انہیں بدلے دے گا ان کے افتراؤں (جھوٹ وبہتان) کا۔

کفار عرب کا جاہلانہ دستور

کفار عرب کا یہ دستور تھا کہ اپنی پیداوار کے دو حصے کرتے ایک حصہ اپنے لئے ایک بتوں کے لئے اور اپنے جانوروں کے چار حصے کرتے بعض اپنے کاروبار کے لئے بعض بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے بعض وہ جنھیں استعمال میں تو لاتے مگر انہیں ذبح نہ کرتے اپنی موت مرجانے دیتے اور بعض وہ جنھیں اپنے استعمال میں نہ لاتے نہ ہی سواری کرتے نہ ان پر سامان لادتے نہ ہی انکا دودھ استعمال کرتے اس آیت کریمہ میں اہل عرب کی اس وقف شدہ پیداوار اور جانوروں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔(تفسیر احمد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۟ (پارہ 8۔سورۃ الانعام، آیت نمبر 140)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں (حلال) روزی دی اللہ پر جھوٹ باندھنے کو بیشک وہ بہکے (گمراہ ہوئے) اور راہ (ہدایت) نہ پائی۔

رسم جاہلیت

قبل اسلام دور جاہلیت میں قبیلہ ربیعہ اور مضر کا دستور یہ تھا کہ اگر کسی کے ہاں لڑکی کی ولادت ہوتی تو وہ اپنی بیوی کو صاف کہہ دیتا کہ اس لڑکی کو زندہ دفن کردے ورنہ تو مجھ پر حرام ہے چنانچہ پھر یہ عورت نفاس سے فارغ ہو کر اپنی سہیلیوں کے ہمراہ اپنی لڑکی کو لے کر جنگل کی طرف نکل جاتی پھر جنگل پہنچنے پر تمام عورتیں باری باری اس بچی کو گود میں لیتیں پھر پہلے سے ایک تیار شدہ قبر میں ماں اپنے ہاتھوں سے بچی کو قبر میں ڈالتی اور پھر سب عورتیں مل کر اس پر مٹی ڈال دیتیں اور یوں وہ بچی زندہ دفن کردی جاتی اور یہ اس لئے تھا کہ کوئی ان کا داماد بن کر ان پر بڑائی نہ جتا سکے اور بعض روایت کے مطابق بعض جگہ یہ رسم جاہلیت تھی کہ فاقہ وافلاس کے سبب لوگ اپنے نومولود لڑکوں کو تو پیدا ہوتے ہی مار دیتے جبکہ لڑکیوں کو چھوڑ دیتے تاکہ جب وہ جوان ہو جائیں تو انھیں فروخت کر کے مال کما سکیں چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جسمیں اس جاہلانہ رسم کا ذکر فرمایا گیا ہے۔
(تفسیر خازن وتفسیر مدرک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ
الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ
الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ﴿۱۴۳﴾

(پارہ 8، سورۃ الانعام، آیت نمبر 142-143)

ترجمہ کنزالایمان: اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان کے قدموں (اس کے کہے) پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا صریح (کھلا) دشمن ہے، آٹھ نر و مادہ ایک جوڑا بھیڑ کا اور ایک جوڑا بکری کا تم فرماؤ کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہیں کسی علم سے بتاؤ اگر تم سچے ہو (تو حرام کی دلیل دو)۔

بے سروپا دستور و رواج

ایک مرتبہ کفار کی جماعت اور ان کا سردار مالک ابن عوف جبشی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ آپ تو ہمارے جانوروں کی حلت و حرمت جو ہمارے باپ دادا صدیوں سے مانتے چلے آئے ہیں مٹا رہے ہیں جبکہ بزرگوں کے دستور اور رواج انکے نام اور انکے کام تو روشن کرنے اور پیروی کرنے کے لائق ہوتے ہیں اور آپ انہیں ختم کرنا چاہتے ہیں تو اسکے جواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسے دستور و ایسے رواج جو بے سروپا ہوں اور بے قاعدہ ہوں انہیں مٹا ہی دینا چاہیے جانوروں کی حلت و حرمت محض اپنی عقل و اندازے سے نہیں بلکہ شریعت اور نبوت کے تحت ہونا چاہیے تم اس حالت و حرمت کو اپنی عقل کے ترازو میں تولتے ہو خود ہی سوچو ایک جانور مردوں کے لئے تو حلال جانتے ہو اور عورتوں کے لئے حرام اور اگر وہ جانور مر جائے تو سب کے لئے حلال مانتے ہو یہ کس قاعدے سے ہوا اسکے حلال و حرام کا فیصلہ کیونکر ہوا اس بات کا جواب مالک بن عوف سے نہ بن پڑا اور بولا کہ اس لاجواب بات کا میں کیا جواب دوں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾ (پارہ8۔سورۃ الانعام، آیت نمبر 145)

ترجمہ کنزالایمان: (اے محبوب) تم فرماؤ میں (تمہارے حرام کیے ہوئے کو) نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور (سور) کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا (بھوک سے مجبور ہوا) نہ یوں کہ آپ خواہش کرے (کہ لذت کی وجہ سے کھائے) اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے (کہ ضرورت سے زیادہ کھائے) تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جانوروں کی حرمت کا شرعی قاعدہ

جب کفار کی جماعت اور مالک بن عوف جشمی جانوروں کی حرمت کا کوئی قاعدہ بیان نہ کر سکے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بات پر لاجواب ہو گئے تو پھر بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں عرض کرنے لگے کہ ہمارے پاس تو جانوروں کی حرمت کا کوئی قاعدہ نہیں آپ ہی کو قاعدہ یا قانون بتا دیں جسکا تعلق وحی سے ہو چنانچہ اسکے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَایَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا یُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۴۷﴾ (پارہ8۔سورۃ الانعام، آیت نمبر 146-47)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی مگر جو ان کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت یا ہڈی سے ملی ہو، ہم نے یہ ان کی سرکشی (اسلام سے بغاوت) کا بدلہ دیا (کہ حلال کو ان کے لیے حرام کر دیا) اور بیشک ہم ضرور سچے

ہیں، پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں (کہ یہ سب پہلے سے حرام تھا) تو تم فرماؤ کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرموں پر سے نہیں ٹالا جاتا۔

یہود کا جاہلانہ عقیدہ

یہود کا یہ دستور تھا کہ وہ اونٹ وغیرہ بعض حلال جانور صرف اسلئے حرام جانتے تھے اور انھیں نہ کھاتے تھے کہ یہ جانور تمام انبیاء کرام کی شریعتوں میں حرام رہ چکے ہیں اور مسلمان ان جانوروں کو حلال جان کر سخت گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔

(تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّاۤ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ۝ (پارہ 8، سورۃ الانعام، آیت نمبر 157)

ترجمہ کنزالایمان: یا کہو کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم ان سے زیادہ ٹھیک راہ پر ہوتے (اس پر عمل کرتے) تو تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آئی تو اس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے عنقریب وہ جو ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں بڑے عذاب کی سزا دیں گے بدلہ ان کے منہ پھیرنے کا۔

کفارِ عرب کا جھوٹا دعویٰ

عرب شریف میں یہ مشہور تھا کہ یہود و نصاریٰ پر توریت و انجیل نازل ہوئیں مگر یہود نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ سلام کی مخالفتیں کیں انھیں اذیت پہنچائی جبکہ عیسائیوں کا یہ حال کہ انہوں نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ سلام کو سولی دلوانے کی کوشش کی کفار عرب کا کہنا تھا کہ ان قوموں نے اپنی کتابوں سے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا لیکن اگر ہم پر کوئی آسمان کتاب نازل ہوئی تو ہم تو اسکی تعمیل کرتے اسکے احکامات پر عمل پیرا ہوتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ،مگر جب قرآن پاک نازل ہو تو یہی دعویٰ کرنے والے کفار اسکے مخالف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے دشمن ہو گئے چنانچہ انکے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن وتفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَاۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

(پارہ 8۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 159-160)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جنہوں نے اپنے دین میں جُدا جُدا راہیں نکالیں (فرقے بنا لیے) اور کئی گروہ ہو گئے اے محبوب! تمہیں ان سے کچھ علاقہ (تعلق) نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہ انہیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اس جیسی دس (نیکیاں) ہیں اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس (برائی) کے برابر اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

یہود ونصاریٰ کے مختلف فرقے

رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دور میں یہود ونصاریٰ کئی فرقوں میں موجود تھے اور ہر فرقہ دوسرے فرقے کی برائی اور مذمت بیان کرتا تھا اور ایک دوسرے کو کافر کہتا تھا یہ سب فرقے اسلام دشمنی میں تو ایک تھے مگر خود آپس میں ایک دوسرے کے مخالف تھے۔ چنانچہ انکی برائی میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر صاوی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ۬ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًاۚ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ (پارہ 8۔ سورۃ الانعام، آیت نمبر 161)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ بیشک مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی ٹھیک (سچے) دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل (گمراہی) سے جُدا تھے، اور مشرک نہ تھے۔

دینِ باطل کی دعوت

ایک مرتبہ کفار مکہ نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اسلام چھوڑ کر اپنے دین باطل قبول کرنے کی دعوت دی اور بت پرستی کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی یہ ہمارا دین قدیم ہمارے باپ داداؤں کا دین ہے

آپ اسکی مخالفت چھوڑ کر اسے اپنالیں چنانچہ ان کفار کی تردید میں یہ آیات کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر مدارک، تفسیر خازن، تفسیر بیضاوی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَ لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ (پارہ 8۔سورۃ الانعام، آیت نمبر 164)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ ہے، اور کوئی (گناہ کا) بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہ اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے وہ تمہیں بتادے (فیصلہ فرما دے) گا جس (عقائد و اعمال) میں اختلاف کرتے تھے۔

عذاب کی ذمہ داری

ولید بن مغیرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور دیگر مسلمانوں سے یہ کہتا کہ آپ لوگ اسلام کو چھوڑ کر ہمارے دین میں واپس آجائیں اگر آپ لوگوں پر اسلام چھوڑنے کے سبب عذاب آیا بھی تو وہ عذاب آپ لوگوں کی جگہ میں بھگت لوں گا اس عذاب کی ذمہ داری میں اپنے سر لے لونگا چنانچہ اسکی اس بیہودہ بکواس کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

سورۃ الاعراف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ (پارہ 8۔سورۃ الاعراف، آیت نمبر 26)

ترجمہ کنزالایمان: اے آدم کی اولاد! بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش (زینت کا ذریعہ) ہو اور پرہیزگاری (ایمان واطاعت) کا لباس وہ سب سے بھلا (بہتر) یہ اللہ کی (قدرت کی) نشانیوں

میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔

اہلِ عرب کی بیہودہ سوچ

قبل از اسلام اہل عرب کا یہ دستور تھا کہ وہ کعبہ معظمہ کا بالکل برہنہ ہو کر طواف کیا کرتے تھے خواہ مرد ہو یا عورتیں ان کا یہ کہنا تھا کہ چونکہ ہم لباس پہن کر طرح طرح کے گناہ کرتے ہیں لہٰذا ایسے لباس میں طواف کرنا کعبہ معظمہ کی بے ادبی و بے حرمتی ہے چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر بیضاوی، تفسیر روح البیان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ (پارہ 8۔ سورۃ الاعراف، آیت نمبر 31)

ترجمہ کنزالایمان: اے آدم کی اولاد! اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور (شریعت کی) حد سے (آگے) نہ بڑھو، بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔

کفار کی بیہودہ رسم

قبل از اسلام کفار کعبہ معظمہ کا بالکل برہنہ ہو کر طواف کیا کرتے تھے مرد دن کے وقت اور عورتیں رات میں بعض عورتیں بالکل برہنہ ہونے میں جھجکتیں تو اپنی شرمگاہوں پر ایسی جھالر سی لٹکا لیتی تھیں جیسے گھوڑے کی پیشانی پر مکھیوں سے حفاظت کیلئے ڈالی جاتی ہیں، اس بیہودہ رسم کے خاتمے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، ایک دوسری روایت کے مطابق قبیلہ بنی عامر کے لوگ زمانہ حج میں بہت ہی سادہ کھانا وہ بھی بہت قلیل مقدار میں کھاتے یہاں تک کہ چربی اور روغنی کھانے سے بھی بچتے صرف خشک روٹیاں چبا لیتے اور اسے بھی عبادت کا حصہ جانتے تھے چنانچہ اس طریقہ کے رد کے لئے آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ (پارہ 8۔ سورۃ الاعراف، آیت نمبر 32)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی (حلال کردہ) وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق تم فرماؤ کہ وہ (نعمت) ایمان والوں کے لیے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہی (مسلمانو) کی ہے، ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لیے۔

مسلمانوں پر بے جا اعتراض

کفارِ عرب کا یہ وطیرہ تھا کہ وہ جب مسلمانوں کو لباس پہن کر کعبہ معظمہ کا طواف کرتے دیکھتے اور ایام حج میں انھیں اعلیٰ وعمدہ کھانا کھاتے دیکھتے تو اعتراض کرتے ہوئے کہتے کہ ان مسلمانوں کی کعبہ معظمہ کے ادب و احترام کی کوئی پرواہ نہیں یہ پیٹ بھرنے والے لوگ ہیں اگر اللہ والے یا متقی ہوتے تو اتنی اعلیٰ وعمدہ غذا استعمال نہ کرتے چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح البیان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُۚ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا۫ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّؕ وَ نُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پارہ 8۔ سورۃ الاعراف۔ آیت نمبر 42)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے ان (مسلمانوں) کے سینوں سے کینے کھینچ لیے (نکال دیئے) ان کے (لیے جنت کے باغوں میں) نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم (جنت کی) راہ نہ پاتے اگر اللہ ہمیں (ہدایت کی) راہ نہ دکھاتا، بیشک ہمارے رب کے رسول حق (سچا کلام) لائے اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث (اللہ کے فضل سے) ملی صلہ تمہارے اعمال کا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری وصال

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر فاروق وعثمان وعلی مرتضیٰ وطلحہ وزبیر، ابن مسعود، عمار بن یاسر، سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ظاہری وصال فرمانے کے بعد ان حضرات صحابہ میں آپس میں کچھ اختلافات ہوگئے جنکے دور ہونے کی قرآن میں غیبی خبر دی گئی۔ (تفسیر نعیمی، تفسیر کبیر، تفسیر بیضاوی، تفسیر مدارک وغیرہ)

نواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ِۨالَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

(پارہ 9۔سورۃ الاعراف،آیت نمبر 158)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے (وہی مالک حقیقی ہے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے (زندہ کرے) اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے (بغیر استاد کے پڑھے) غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی (اطاعت) کرو کہ تم راہ (ہدایت) پاؤ۔

یہود کا باطل عقیدہ

یہود کی ایک جماعت تھی جسکا سردار عیسیٰ اصفہان تھا اس جماعت کو عیسوی کہا جاتا تھا۔اس جماعت کا یہ عقیدہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تو ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اہل عرب کے ہی نبی ہیں۔بنی اسرائیل کے نبی نہیں اور گزشتہ نبیوں کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی مخصوص قوم کے لئے ہے۔ ہر ایک کے لئے نہیں چنانچہ اس آیت کریمہ میں اس عقیدے کی تردید فرمائی گئی۔(تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ سْــٴَـلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِۘ اِذْ یَعْدُوْنَ فِی السَّبْتِ اِذْ تَاْتِیْهِمْ حِیْتَانُهُمْ یَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّ یَوْمَ لَا یَسْبِتُوْنَۙ لَا تَاْتِیْهِمْۚ كَذٰلِكَۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ (پارہ 9۔سورۃ الاعراف،آیت نمبر 163)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے (حکم کے خلاف کرتے) جب ہفتے کے دن ان کی مچھلیاں پانی پر

تیرتی ان کے سامنے آتیں اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا نہ آتیں اس طرح ہم انہیں آزماتے تھے ان کی بے حکمی (نافرمانی) کے سبب۔

یہود کی جھوٹی تعریفیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود مدینہ سے فرمایا، کہ تم لوگ اپنے باپ داداؤں کی پیروی میں لگے ہو کہ انہوں نے بھی اپنے پچھلے نبیوں کی مخالفت کی تھی اور تم بھی میری مخالفت پر آمادہ ہو۔ اس پر یہود مدینہ کہنے لگے کہ ہمارے باپ دادا تو نبیوں کے بڑے فرمانبردار تھے جبکہ وہ یہودی بخوبی جانتے تھے کہ انکے باپ دادا واقعی اپنے نبیوں کی مخالفت کیا کرتے تھے مگر یہ یہودی سمجھتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مدینہ والے اس بات سے بے خبر ہونگے لہٰذا وہ اپنے باپ داداؤں کی جھوٹی تعریفوں میں لگے رہتے ہیں۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر صاوی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

(پارہ 9۔ سورۃ الاعراف، آیت نمبر 170)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو کتاب کو مضبوط تھامتے (عمل کرتے ہیں) ہیں اور انہوں نے نماز قائم رکھی، ہم نیکوں کا نیگ (اجر) نہیں گنواتے (ضائع نہیں کرتے)۔

شانِ نزول

بعض علماء یہود نہ تو توریت شریف میں تحریف کرتے، نہ ہی اسکے معنی بدلتے، نہ ہی رشوتیں لیتے بلکہ صحیح طور پر یہودیت پر قائم رہتے اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ مبارک پا کر توریت شریف کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور انکے ساتھی وغیرہ۔ چنانچہ ان علماء یہود کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ

وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ (پارہ 9۔سورۃ الاعراف،آیت نمبر 181-180)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ ہی کے بہت اچھے نام تو اسے ان سے پکارو اور انہیں چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق (حد) سے نکلتے ہیں وہ جلد اپنا کیا (سزا) پائیں گے، اور ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق (کی راہ) بتائیں اور اس پر انصاف (کا فیصلہ) کریں۔

ابوجہل کی جاہلانہ بات

ایک مرتبہ ایک صحابی نے نماز سے فارغ ہو کر یا اللہ یا رحمٰن کہہ کر رب عزوجل کو پکارا تو وہاں موجود ایک کافر جو غالباً ابوجہل تھا اپنے ساتھیوں سے بولا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب دعویٰ تو ایک اللہ کی عبادت کا کرتے ہیں مگر پکارتے دو معبودوں کو ہیں ایک کا نام اللہ اور ایک کا رحمٰن ہے چنانچہ اس کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔(تفسیر روح البیان، تفسیر خازن)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝ (پارہ 9۔سورۃ الاعراف،آیت نمبر 183-182)

ترجمہ کنزالایمان: اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں (انکار کیا) جلد ہم انہیں آہستہ آہستہ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی اور میں انہیں (نعمتیں دے کر) ڈھیل (مہلت) دوں گا بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔

کفارِ مکہ کی خوش فہمی

کفار مکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت قلبی رنج و صدمے پہنچایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مضحکہ اڑاتے اور تمسخر کرتے اس کے باوجود آرام و آسائش میں عشرت کی زندگی گزار رہے تھے ان کا کہنا تھا کہ ہمارا رب ہمارے ان اعمال سے راضی و خوش ہے جب ہی تو اس نے ہمیں اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور ہمیں تندرستی و خوشحالی سے مالا مال فرمایا ہے چنانچہ ان کی اس خوش فہمی کو دور فرمانے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾

(پارہ 9۔ سورۃ الاعراف، آیت نمبر 184)

ترجمہ کنزالایمان: کیا سوچتے نہیں کہ ان کے صاحب (رسول) کو جنون (دیوانگی) سے کچھ علاقہ نہیں (تعلق)، وہ تو صاف (کافروں کو) ڈر سنانے والے ہیں۔

کفار کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بکواس

زمانہ تبلیغ کی ابتداء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر صبح تک لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے رہے اس دوران لحہ بھر بھی آرام نہ فرمایا۔ اس پر کفار مکہ کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجنوں دیوانے ہو گئے ہیں کہ تمام رات باتیں کرتے رہے گھڑی بھر بھی آرام نہ کیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک روایت کے مطابق جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا نزول ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور سرخ ہو جاتا سردی کے موسم میں بھی پسینہ مبارکہ کثرت سے نکلتا لمبی سانسیں اور خراٹے جاری ہو جاتے غرض غیر معمولی کیفیت پیدا ہو جاتی جسے دیکھ کر کفار مکہ کہتے کہ آپ جنون طاری ہوتا ہے اور دیوانگی کا دور پڑتا ہے ان کی اس بکواس کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؔۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ (پارہ 9۔ سورۃ الاعراف، آیت نمبر 187)

ترجمہ کنزالایمان: تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کو ٹھہری ہے تم فرماؤ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے، اسے وہی اس کے (مقررہ) وقت پر ظاہر کرے گا بھاری پڑ رہی ہے (اسکی ہیبت سے) آسمانوں (والوں) اور زمین (والوں) میں، تم پر نہ آئے گی مگر اچانک، تم سے ایسا پوچھتے ہیں گویا تم نے اسے (اس کا وقت) خوب تحقیق (معلوم) کر رکھا ہے، تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن بہت لوگ جانتے نہیں۔

قریش کے سرداروں کا قیامت کے بارے میں سوال

ایک مرتبہ قریش کے سردار جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بھی تھے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم تو آپ کے قرابت دار ہیں اور عزیز واقارب سے تو کوئی بات نہیں چھپائی جاتی لہٰذا آپ ہمیں بتادیں کہ وہ قیامت جس کے آنے کا آپ ہمیں خوف دلاتے ہیں وہ کب اور کس تاریخ اور کس دن آئے گی چنانچہ ان کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ایک دوسری روایت کے مطابق بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں دو یہودی حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ واقعی اللہ کے سچے نبی ہیں تو پھر بتایئے کہ قیامت کب آئے گی کیونکہ جب ہم اس بارے میں جانتے ہیں تو پھر آپ تو اللہ کے نبی ہیں آپ کو تو ضرور معلوم ہونا چاہیے کہ قیامت کب آئے گی کس تاریخ کو اور کس دن آئے گی۔

(تفسیر کبیر، خازن، روح البیان، مدارک تفسیر صادی، بیضاوی، روح المعانی وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَ مَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛؕ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ (پارہ9۔سورۃ الاعراف،آیت نمبر 188)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا (اللہ کی عطا کے بغیر) خودمختار نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں (اللہ کے بتائے بغیر) غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی (دین ودنیا کی نعمتیں) جمع کرلی، اور مجھے کوئی برائی (مصیبت) نہ پہنچی میں تو یہی (عذاب کا) ڈر اور (جنت کی) خوشی سنانے والا ہوں انہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔

منافق کی بیہودہ بات

ایک مرتبہ کفار مکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ حضور آپ تو اللہ کے سچے نبی ہیں آئندہ کے حالات سے باخبر ہیں تو ایسا کریں کہ آپ ہمیں چیزوں کے آنے والے بھاؤ پہلے سے بتادیا کریں کون سی چیز سستی ہو گی اور کون سی مہنگی تاکہ ہم اسی حساب سے تجارت کیا کریں اور یوں بہت سا نفع حاصل کرلیا کریں گے۔اور ہمیں یہ بھی پہلے سے بتادیا کریں کہ کہاں قحط پڑے گا کہاں ارزانی ہوگی تاکہ ہم قحط کی جگہ چھوڑ کر ارزانی کے مقام پر چلے جایا کریں۔چنانچہ ان کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ایک دوسری روایت کے مطابق

جب نبی کریم ﷺ غزوہ بنی مصطلق سے واپس تشریف لا رہے تھے تو راستہ میں زور کی آندھی آئی جس سے نمازیوں کے اونٹ اور گھوڑے تک سراسیمہ ہو کر بھاگ گئے تو نبی کریم ﷺ نے لشکر کو اطلاع فرمائی کہ آج مدینہ منورہ میں رفاعہ (منافق) مر گیا اس اطلاع سے لشکر میں موجود منافقین کو بہت رنج وصدمہ ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری اونٹنی گم ہو گئی ہے تلاش کرو اس پر عبداللہ بن ابی منافق بولا کہ حضور کا بھی حال عجیب ہے ابھی تو مدینہ میں مرنے والے کی خبر تو دے رہے ہیں مگر خود اپنی اونٹنی سے بے خبر ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو جب منافق کی اس بیہودہ بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ منافقین ہمارے علم پر اعتراض کرتے ہیں ہم بتاتے ہیں کہ ہماری اونٹنی کہاں ہے جاؤ ہماری اونٹنی پہاڑ کی اس گھاٹی میں ہے اس کی نکیل ایک درخت میں الجھ گئی ہے جب لوگوں نے وہاں جا کر دیکھا اور اونٹنی ہو اس حالت میں پایا جو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، تفسیر کبیر)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

(پارہ 9۔ سورۃ الاعراف، آیت نمبر 195)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں (جھوٹے معبودوں) کو پکارو اور مجھ پر داؤ چلو (جو ہو سکے بگاڑ لو) اور مجھے (سنبھلنے کی) مہلت نہ دو۔

مشرکین عرب کا بھونڈا حربہ

جب مشرکین عرب نبی کریم ﷺ کے روشن دلائل سے عاجز ہوئے تو پھر یہ حربہ استعمال کیا کہ آپ کو اپنے بتوں سے ڈرانے کی کوشش کرنے لگے اگر آپ ان کی مخالفت سے نہ رکے تو پھر یہ بت آپ کو جانی ومالی نقصان پہنچائیں گے چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں آپ ﷺ کی غنٰ قلبی ظاہر فرمائی گئی۔ (تفسیر کبیر، روح المعانی، تفسیر خازن)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾

(پارہ 9۔ سورۃ الاعراف، آیت نمبر 200)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (کسی برے کام پر اکسائے) تو اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہی سنتا جانتا ہے۔

غصہ کی حالت میں حکم الٰہی

جب پچھلی آیت "خذ العفو" نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ غصہ کی حالت میں حکم الٰہی کیا ہے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

(پارہ 9۔ سورۃ الاعراف، آیت نمبر 204)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

امام کے پیچھے قراءت منسوخ

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کی نماز میں امامت فرمائی ایک انصاری صحابہ نے آپ ﷺ کے پیچھے دوران نماز قرات کی تب ہی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں نماز میں امام کے پیچھے قرات منسوخ ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۩ (پارہ 9۔ سورۃ الاعراف، آیت نمبر 206)

ترجمہ کنزالایمان: اس کی عبادت سے تکبر (انکار) نہیں کرتے اور اس کی پاکی بولتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

کفارِ مکہ کا تکبر

کفار مکہ کے اسلام قبول نہ کرنے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ جانتے تھے کہ مسلمان اپنے رب کو سجدہ

کرتے ہیں جبکہ ان کے نزدیک سجدہ کرنے میں ان کی توہین تھی ان کا کہنا تھا کہ ''اتسجد لما تا مرنا وزادھم نفورا'' چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح البیان)

۞۞۞۞۞

سورۃ الانفال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ ۪ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

(پارہ 9، سورۃ الانفال، آیت نمبر 1)

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب! تم سے غنیمتوں (کے احکام) کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور (اس کے حکم پر راضی رہو) اپنے آپس میں میل (صلح صفائی) رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

مالِ غنیمت کی تقسیم

اس آیت کریمہ کے مختلف شان نزول ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر سے فراغت کے بعد مال غنیمت تقسیم فرمایا تو ان میں آٹھ صحابہ وہ بھی تھے جو غزوہ بدر میں شریک تو نہ تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہی دوسری خدمات پر مامور تھے اس پر بعض صحابہ کے دل میں یہ خیال آیا کہ جب یہ حضرات جنگ میں شریک نہیں ہوئے تو پھر ان میں غنیمت سے حصہ کیوں مل رہا ہے چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

جب غزوہ بدر میں یہ معاملہ درپیش ہوا کہ مال غنیمت صرف مہاجرین میں تقسیم کیا جائے یا انصار میں یا دونوں میں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس غزوہ بدر کے موقع پر نوجوانان اسلام تو جہاد میں شریک ہوئے جبکہ ضعیف و بوڑھے مسلمان ان کی پشت پناہی میں پیچھے رہے جیسا کہ جنگ کی حکمت عملی کا تقاضا ہوتا ہے کہ فوج کی پشت پناہی کے لئے بھی کچھ لوگ موجود ہوں چنانچہ جب غزوہ سے فراغت کے وقت مال غنیمت کی تقسیم کا وقت آیا تو مجاہدین کا خیال یہ تھا کہ چونکہ ہم نے جہاد کیا ہے اس لئے اس غنیمت پر صرف ہمارا ہی حق ہے جبکہ بوڑھے حضرات کا کہنا تھا کہ کیونکہ ہم لشکر اسلام کی پشت پناہی پر مامور تھے اس لئے غنیمت کے حقدار ہم بھی ہیں چنانچہ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر اسلام سے فرمادیا تھا کہ جو مجاہد کسی کافر کو قتل کرے گا تو مقتول کا سامان اس کا گھوڑا کپڑے تلوار وغیرہ قتل کرنے والے کو غنیمت کے وقت دے دیا جائے گا چنانچہ اس کے متعلق مجاہدین میں یہ گفتگو ہوئی کہ مقتول کا مال غنیمت میں شامل کیا جائے گا یا صرف قتل کرنے والے کو دیا جائے گا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

کفار کے بعض مال جہاد کے بغیر ہی مسلمانوں کے قبضے میں آجاتے تھے چنانچہ ان کے متعلق یہ معاملہ درپیش ہوا کہ اس مال کی تقسیم کیسے کی جائے یہ مال غنیمت میں شمار ہوگا یا نہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

مال غنیمت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پانچواں حصہ ہوتا تھا اور چار حصے مجاہدین کے چنانچہ اس خمس کے متعلق گفتگو ہوئی کہ یہ کہاں خرچ کیا جائے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، تفسیر مدارک، تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝ۙ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ؕ۶ (پارہ 9۔ سورۃ الانفال، آیت نمبر 5-6)

ترجمہ کنزالایمان: جس طرح اے محبوب! (بدر کے موقعہ پر) تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا (نکالا) اور بیشک مسلمانوں کا ایک گروہ اس (جنگ) پر ناخوش (ہچکچا رہا) تھا سچی بات میں تم سے جھگڑتے (عرض معروض کرتے) تھے بعد اس کے کہ (فتح) ظاہر ہو چکی (ان کا حال یہ تھا) گویا وہ آنکھوں دیکھی موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں۔

غزوہ بدر

یہ آیت کریمہ ابتداء واقعہ بدر کے متعلق نازل ہوئی واقعہ یہ تھا قریش کا قافلہ ابوسفیان کی سرکردگی میں مکہ معظمہ سے شام تجارت کے لئے گیا جہاں اس کو بہت ہی نفع ہوا ان لوگوں نے مسلمانوں کے مقابل جنگی تیاریوں پر خرچ کرنا تھا یہ قافلہ براستہ مدینہ منورہ مکہ معظمہ واپس لوٹا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو اس کی خبر دی اور فرمایا کہ اس میں صرف چالیس آدمی ہیں جن میں ابوسفیان، عمرو ابن عاص مخرم ابن نوفل جیسے سردار بھی ہیں ان کے پاس مال تجارت بہت زیادہ ہے صحابہ نے بے تامل اس قافلہ کا راستہ روک لینے اور اس سے سارا

سامان چھین لینے کا ارادہ کیا اس مقصد کے لئے تین سو تیرہ حضرت بہت بے سروسامانی میں مدینہ سے نکلے جن میں ستر اونٹ سوار تھے اور صرف دو گھوڑے سوار زبیر اور مقداد آٹھ تلواریں تھیں چھ زرہیں یہ حضرات ادھر روانہ ہوئے ادھر ابوسفیان نے یا تو بھانپ لیا یا کسی جاسوس نے انہیں خبر کر دی انہوں نے ضمضم ابن عمرو غفاری کو کچھ اجرت دے کر مکہ معظمہ کی چھت پر چڑھ کر اہل مکہ کو للکارا کہ تمہارا قافلہ خطرے میں ہے جلد اس کی مدد کو روانہ ہو چنانچہ ساڑھے نو سو جنگی بہادر سامان جنگ سے لیس یہاں سے روانہ ہونے لگے ادھر حضرت عاقلہ بنت عبدالمطلب نے خواب دیکھا کہ ایک اونٹ سوار مقام ابطح میں آیا اور اس نے تین سو بار اونچی آواز میں کہا کہ اے غدارو اپنی قتل گاہوں کی طرف چلو سب لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے پھر اس نے ابوقیس پہاڑ سے ایک چٹان اکھیڑ کر فضا میں پھینکی وہ چٹان فضا میں پہنچ کر پاش پاش ہوئی اور اس کے ٹکڑے ہر گھر میں گرے حضرت عاقلہ نے یہ خواب اپنے بھائی حضرت عباس سے کہی انہوں نے اپنے دوست ولید ابن عتبہ سے کہی عتبہ نے اپنے دوست ابوجہل سے بیان کی ابوجہل ہنس کر بولا کہ عبدالمطلب کی اولاد میں اب تک مرد نبی بنے اب عورتیں بھی نبی بننے لگیں اس نے اس خواب پر کوئی دھیان نہ دیا ساڑھے نو سو شہ سوار بہت سامان جنگ سے لیس نکلے انہیں نفیر کہتے ہیں ابوسفیان کا قافلہ عیر کہلاتا ہے یہ قافلہ عمیر، ان لوگوں کو اپنے فتح پر اتنا یقین تھا کہ اپنے ساتھ شراب کے گھڑے ناچنے والے عورتیں بھی لے گئے تھے کہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا کر مدینہ میں شرابیں پئیں گے اور ناچ ناچ کر جشن منائیں گے ادھر ابوسفیان نے مدینہ منورہ والا راستہ چھوڑ کر بحرین والا راستہ اختیار کیا اور اپنے قافلہ کو مکہ معظمہ پہنچا دیا ابوجہل کو کہلا بھیجا کہ چونکہ ہمارا قافلہ بخیریت مکہ پہنچ گیا ہے اس لئے تم لوگ واپس آجاؤ مگر ابوجہل نے اکڑ کر کہا کہ بہادر لوگ جب جنگ کے لئے نکل پڑتے ہیں تو بغیر کچھ کئے واپس نہیں ہوتے ابوسفیان تم ہم سے آملو ہمارے جشن میں شرکت کرو چنانچہ یہ چالیس آدمی بھی ابو جہل سے جا ملے اور اب ان کی تعداد نو سو نوے ہو گئی اس وقت حضور ﷺ وادی قرآن میں مع ان صحابہ کے تشریف فرما تھے حضور ﷺ نے ان حضرات سے فرمایا کہ عیر چاہتے ہو یا نفیر یعنی ابوسفیان سے جنگ چاہتے ہو یا ابوجہل کی جماعت سے سے اکثر نے عرض کیا کہ ہم عیر چاہتے ہیں کیونکہ ہم جنگ کی تیاری کر کے مدینہ منورہ سے نہیں چلے حضور ﷺ نے فرمایا کہ عیر تو گیا اب نفیر سے دو دو ہاتھ کرنا ہیں اسی پر ان لوگوں نے کہا کہ حضور عیر کے پیچھے چلئے نفیر کو چھوڑیئے حضور انور اس پر ناراض ہوئے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ان لوگوں کے سامنے بہت ہی دل کش اور دل نشین تقریر فرمائی جس پر ان حضرات کو جوش آ گیا حضرت مقداد ابن اسود کھڑے ہو کر بولے یا رسول اللہ ﷺ آپ کو جہاں رب تک چلیں ہم آپ کے ساتھ ہم حضرت

موسیٰ کے ساتھی نہیں جو آپ سے کہہ دیں کہ "اذھب انت وربك فقاتلا انا ھھنا قاعدون" کہ آپ اور آپ کا رب جائیں دونوں جہاد کریں ہم تو یہاں ہی بیٹھے رہیں گے بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اذھب انت وربك فقاتلا انا معکما مقاتلون آپ اور آپ کا رب جنگ کے لئے جائیں ہم آپ کے ساتھ جہاد کریں گے اس پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے پھر حضرت سعد ابن معاذ بولے۔

تعالیٰ اللہ یہ شیوہ ہی نہیں ہے باوفاؤں کا پیا ہے دودھ ہم لوگوں نے غیر مند ماؤں کا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر حضور ہم کو سمندر میں کود جانے کا حکم دیں تو ہم کو کوئی عذر نہ ہوگا بے دھڑک کود جائیں گے اس پر حضور انور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ چلو اللہ پر توکل کر کے یہ کفار انشاء اللہ سخت شکست پائیں گے میں کفار کے قتل گاہ کو دیکھ رہا ہوں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر روح البیان، روح المعانی، کبیر، خازن، مدارک وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝۹ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰ ع (پارہ 9- سورۃ الانفال، آیت نمبر 9-10)

ترجمہ کنزالایمان: جب تم اپنے رب سے (فتح کے لیے) فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں (آسمان سے اترتے) ہزاروں فرشتوں کی قطار سے اور یہ تو اللہ نے کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لیے کہ تمہارے دل چین پائیں، اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

نصرتِ الٰہی

غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجاہدین اور سامان جنگ کی قلت کو ملاحظہ فرمایا اور دوسری جانب لشکر کفار کی کئی گنا زیادہ تعداد اور ان کے سامان حرب کی کثرت کی جانب نظر فرمائی تو بارگاہ الٰہی میں عرض گزار ہوئے یا اللہ اگر آج تو نے ہماری مدد نہ فرمائی تو پھر روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ بچے گا یا اللہ اپنا وعدہ پورا فرما جو تو نے مجھ سے کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک دراز فرمائے یہ دعا فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک دوش مبارک سے نیچے تشریف لئے آئی حضرت ابوبکر صدیق رضی

اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر چادر مبارک کو دوبارہ دوش مبارک پر ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے بہت دعا فرمائی یقیناً رب تعالیٰ آپ کی ضرور مدد فرمائے گا چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح البیان، تفسیر معانی، تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر بیضاوی، تفسیر صادی وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ یُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَکُمْ بِهٖ وَ یُذْهِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَ لِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ یُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ؕ﴿۱۱﴾ (پارہ 9، سورۃ الانفال، آیت نمبر 11)

ترجمہ کنزالایمان: جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا (سلا دیا) تو اس کی طرف سے چین (تسکین) تھی (جو تمہیں عطا کی) اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا (پاک صاف) کر دے اور شیطان کی ناپاکی (وسوسہ) تم سے دور فرما دے اور تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جما دے۔

بارش فتح کا پیش خیمہ

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں قریب بدر دو شخص ملے ان سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا یہاں سے ابوسفیان کا قافلہ گزرا تھا وہ بولے ہاں رات کے وقت گزرا تھا ان دونوں کو مسلمانوں نے کفار مکہ کے حالات معلوم کرنے کے لئے پکڑ لیا ان دونوں میں سے ایک تو ابورافع تھے یعنی حضرت عباس کا غلام دوسرا اسلم تھا عقبہ ابن ابی معیط کا غلام صحابہ کرام نے ابورافع سے پوچھا کہ اس جنگ کے لئے مکہ معظمہ سے کتنے لوگ نکلے ہیں وہ بولا کہ قریباً سارے ہی نکل پڑے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے ہماری طرف پھینک دیئے ہیں پھر ابورافع سے پوچھا کہ کیا کچھ لوگ واپس بھی لوٹ گئے وہ بولا ہاں جب ابوسفیان کے قافلہ کی بخیریت نکل جانے کی خبر ملی تو ابی ابن سرجی اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ واپس لوٹ گئے یہ شخص بنی زہرہ کا سردار تھا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن ابو کو لقب دیا اخنس کا کیونکہ وہ اپنی قوم سے کٹ گیا اتنی تحقیق کے بعد یہ حضرات بدر کی طرف روانہ ہوئے تو دیکھا کہ کفار مکہ وہاں پہلے سے پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے وادی بدر کے اچھے صاف میدانی علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں پانی ہے مسلمان بدر کے ریتے والے حصہ میں اترے جہاں پانی نہ تھا ان حضرات کو اس وقت دو دشواریاں پیش

آئیں ایک پانی کا نہ ہونا سخت پیاس دوسرا دھنس جانا اچھی طرح نہ چل سکنا اس موقع پر شیطان بہ شکل انسانی ان غازیوں کے پاس آیا اور الگ الگ ایک ایک سے ملا بولا کہ تم کہتے ہو کہ تم حق پر ہو اللہ کے پیارے ہو تمہارے نبی سچے ہیں یہ عجیب حقانیت ہے کہ رب نے تم کو خشک اور دیتے والے علاقہ میں اتارا اب نتیجہ یہ ہوگا کہ جب تم پیاس سے بدحال ہو جاؤ گے تو کفار نہایت آسانی سے تم کو شکست فاش دے دیں گے تم میں سے کوئی گھر واپس نہ جاوے گا کہ تم پیاسے رہو گے کفار تازہ دم اس پر ان میں سے بعض حضرات کو سخت فکر ہوئی ادھر دریائے رحمت الٰہی جوش میں آیا اور خوب موسلا دار بارش ہوئی جس سے ریت جم کر نہایت اچھی زمین بن گیا اور صحابہ کرام نے اسی حصہ میں لمبی چوڑی حوض نما جگہ بنائی جس میں پانی بھر گیا ان لوگوں نے تالابوں کی طرح اسے استعمال کیا ادھر کفار والا حصہ پھسلن ہو گیا جس سے انہیں چلنا پھرنا دشوار ہو گیا مومنوں کو اس بارش سے اتنی خوشی ہوئی جو بیان سے باہر ہے سب کے دل مطمئن ہو گئے اور یہ بارش ان کو فتح کا پیش خیمہ معلوم ہوئی اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (روح البیان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ۚ وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَیْدِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ (پارہ 9۔ سورۃ الانفال، آیت نمبر 17-18)

ترجمہ کنزالایمان: تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ (درحقیقت) اللہ نے انہیں قتل کیا، اور اے محبوب! وہ خاک جو تم نے پھینکی تھی بلکہ (درحقیقت) اللہ نے پھینکی اور اس لیے کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے، بیشک اللہ سنتا جانتا ہے، یہ (نعمتیں) تو لو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ کافروں کا داؤ (فریب) سست (کمزور) کرنے والا ہے۔

واقعہ فتح بدر

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں غازیوں کو اتارا تو دو شخص حضور انور کی خدمت میں لائے گئے اسلم جو بنی حوج کا غلام تھا ابو یسار جو بنی عاص ابن سعد کا غلام تھا انہیں غازیان بدر پکڑ کر حضور کے پاس لائے ان سے حضور انور نے پوچھا کہ کفار مکہ کتنی تعداد میں ہیں وہ بولے بہت کم ہیں مگر ہم کو پوری گنتی نہیں معلوم فرمایا روزانہ کتنے اونٹ ان کی خوراک کے لئے ذبح ہوتے ہیں وہ بولے ایک دن دس دوسرے دن نو حضور انور نے فرمایا

کہ وہ نوسو اور ایک ہزار کے درمیان ہیں پھر پوچھا کہ ان میں سرداران قریش کتنے ہیں وہ بولے کہ عتبہ ابن ربیعہ، شیبہ ابن ربیعہ، ابو البختری ابن ہشام، حکیم ابن حزام، حارث ابن عامر، طعمہ ابن مری، نضر ابن حارث، عمرو ابن ہشام یعنی ابوجہل، امیہ ابن خلف، نسیہ ابن حجاج، حیہ ابن حجاج، سہیل ابن عمر یہ بارہ تو چوٹی کے سردار ہیں باقی ان کے علاوہ ہیں حضور انور نے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر پارے نکال پھینکے ہیں پھر عرض کیا کیا اے میرے رب یہ قریش یہاں فخر و تکبر کرتے آئے ہیں انہوں نے تیرا مقابلہ کیا تیرے نبی کو جھٹلایا تو نے مجھ سے جس فتح کا وعدہ فرمایا ہے وہ پورا کر پھر جناب علی سے فرمایا کہ مجھے ایک مٹھی خاک دو آپ نے پیش کی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہت الوجوہ کہہ کر وہ خاک کفار کی طرف پھینکی تو سارے کفار کی دونوں آنکھوں میں وہ دھول پڑ گئی بلکہ نتھنوں اور منہ میں بھی۔

میں تیرے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جس سے سارے کافروں کا دفعتۃً منہ پھیر گیا

یہ واقعہ فتح بدر کا پیش خیمہ ہوا پھر چند گھنٹوں میں مسلمانوں نے ستر کافر مار دیئے اور گرفتار کر لیئے ان کے اپنے 13 غازی شہید ہوئے جو بدر میں آرام فرما رہے ہیں اس فتح کے بعد غازیان بدر آپس میں باتیں کرنے لگے کوئی کہتا کہ نے فلاح کافر کو یوں مارا کوئی کہتا میں نے فلاں کو یوں قید کیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن)

اس کو تفسیر کبیر، بیضاوی، صاوی، مدارک، روح المعانی، روح البیان، وغیرہم نے بیان کیا مگر تفصیل خازن میں ہے۔

یہ آیت کریمہ غزوہ خیبر کے موقع پر نازل ہوئی۔ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعہ کے دروازے پر تیر چلایا تو اس سے قلعہ کے اندر ابن ابی الحقیق ہلاک ہوا۔

یہ آیت غزوہ احد کے موقع پر نازل ہوئی کہ ابی ابن خلف اولاً بدر میں قید ہوا یہاں سے فدیہ دے کر رہا ہوا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا کہ میں نے آپ کو قتل کرنے کے لئے ایک گھوڑا پالا ہے جسے میں بذات خود گھاس دانہ پانی دیتا ہوں اس پر بیٹھ کر آپ کو قتل کروں گا حضور نے فرمایا انشاء اللہ میں تجھے قتل کروں گا چنانچہ یہ مردود اس گھوڑے پر سوار حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑ آیا مسلمان غازی اس کے مقابل آئے حضور نے فرمایا اسے مجھ تک آنے دو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نیزہ سے حملہ کیا جس سے اس کی ایک پسلی ٹوٹ گئی زخمی ہو کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا وہ بولے کوئی بات نہیں معمولی زخم ہے آرام ہو جائے گا ابی ابن خلف بولا کہ زخم تو

معمولی ہے مگر زخم لگانے والا بڑی قوی ہے محمد کا مارا کبھی بچ نہیں سکتا پھر وہ کتے کی طرح بھونکتا ہوا مر گیا۔

یہ آیت کریمہ غزوہ حنین کے موقع پر نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن بھی ایک مٹھی خاک کفار کی طرف پھینکی جس سے ان ساروں کے آنکھوں میں دھول ہی دھول ہو گئی مگر قوی پہلا قول ہے کہ یہ آیت غزوہ بدر میں نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر تفسیر روح المعانی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُۚ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْۚ وَ لَنْ تُغْنِیَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَیْــٴًـا وَّ لَوْ كَثُرَتْۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ۠ (۱۹) (پارہ 9۔سورۃ الانفال، آیت نمبر 19)

ترجمہ کنزالایمان: اے کافرو! اگر تم فیصلہ مانگتے ہو (کہ حق کی فتح ہو) تو یہ فیصلہ تم پر آ چکا (تم شکست کھا گئے) اور اگر (اب کفر سے) باز آؤ تو تمہارا (دنیا و آخرت میں) بھلا ہے اور اگر تم پھر شرارت (نافرمانی) کرو تو ہم پھر سزا دیں گے اور تمہارا جتھا (گروہ) تمہیں کچھ کام نہ دے گا (عذاب سے نہ بچا سکے گا) چاہے کتنا ہی بہت ہو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے۔

مددِ الٰہی عزوجل

جب کفار مکہ بدر میں جنگ کے لئے روانہ ہونے لگے تو ابوجہل نے کعبہ کا پردہ پکڑ کر کہا یا رب ہمارا دین پرانا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین نیا ہے تجھے ان دونوں میں سے جو دین پسند ہو اسے فتح عطا فرما اور ہماری اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جماعت میں جو حق و ہدایت پر ہو اس کی مدد فرما اور جو مجرم ہو اسے ذلت و رسوائی عطا فرما۔ چنانچہ اس کے متعلق یہ کریمہ نازل ہوئی ایک دوسری روایت کے مطابق غزوہ بدر سے پہلے مسلمانوں نے بارگاہ الٰہی میں اپنے لئے فتح و نصرت کی دعا مانگی چنانچہ مسلمانوں کو غزوہ بدر میں شاندار فتح ہوئی پھر جب مال غنیمت اور قیدیوں سے فدیہ لینے کا موقع آیا تو مجاہدین نے آپس میں اختلاف ہوا چنانچہ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی، خازن، روح البیان، مدارک، تفسیر کبیر وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِیْهِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

(پارہ 9۔ سورۃ الانفال، آیت نمبر 22-23)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ (کفار) ہیں جو (حق سننے سے) بہرے (حق بولنے سے) گونگے ہیں جن کو عقل (حق کی سمجھ) نہیں اور اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی (ایمان کی رغبت) جانتا تو انہیں (مردوں سے اسلام کی گواہی) سنا دیتا اور اگر سنا دیتا (تو) جب بھی انجام کار منہ پھیر کر پلٹ جاتے (ایمان نہ لاتے)۔

کفارِ مکہ واہلِ کتاب منافقین کی بیہودہ باتیں

ایک مرتبہ کفارِ مکہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے اگر آپ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں تو ہمارے مورث اعلیٰ ابن کلاب اور دوسرے مردوں کو زندہ فرمائیں پھر ہم ان سے آپکی رسالت کی گواہی لیں جب وہ ہم سے کہیں گے آپ سچے رسول ہیں تو پھر ہم آپ پر فوراً ایمان لے آئیں گے ہمیں اپنے مورث اعلی پر یقین ہے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک دوسری روایت کے مطابق قبیلہ بنی عبد الدار ابن قصی سے تھا۔ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ کی باتیں سننے سے بہرے اور کلمہ پڑھنے سے گونگے ہیں چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ان میں سے صرف دو حضرات مصعب بن عمیر اور سوید ابن حرملہ رضی اللہ عنہما ہی اسلام لائے۔ باقی سب غزوہ احد میں مارے گئے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول کے مطابق یہ آیت کریمہ اہل کتاب منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو ایسی بیہودہ باتیں کرتے رہتے تھے۔ (تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر بیضاوی، تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ (پارہ 9۔ سورۃ الانفال، آیت نمبر 25)

ترجمہ کنزالایمان: اور اس فتنہ (عذاب عام) سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی نہ پہنچے گا (نیک و بد سب کو گھیر لے گا) اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

غیبی خبر

یہ آیت کریمہ حضرت علی، حضرت عمار، حضرت طلحہ وحضرت زبیر وغیرہم کے بارے میں نازل ہوئی۔ جس میں ان اختلافات اور لڑائیوں کی پہلے ہی خبر دے دی گئی جو ان میں آپس میں ہونے والی تھی جیسے جنگ جمل اور صفین وغیرہ۔ روایت ہے کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپس میں بہت محبت اور شفقت سے باتیں کرتے ملاحظہ فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا اے زبیر کیا تم علی کو محبوب رکھتے ہو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں تو علی سے اتنی محبت کرتا ہوں جتنی اپنے بچوں اور عزیزوں سے کرتا ہوں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر اس وقت کیا کرو گے جب تمہاری علی سے جنگ ہوگی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق ان فتنوں کے متعلق نازل ہوئی جنکے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی خبر دے دی تھی یہ فتنوں کے نزول کا وہ وقت ہوگا کہ بیٹھا رہنے والا کھڑا رہنے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا رہنے والا دوڑنے والے سے غنیمت ہوگا۔

(تفسیر کبیر، وخازن وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (پارہ 9۔ سورۃ الانفال، آیت نمبر 26)

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب تم (تعداد میں) تھوڑے تھے ملک میں دبے ہوئے (کفار تم غالب تھے) ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں (ہلاک نہ کر دیں) تو اس نے تمہیں جگہ دی (ٹھکانہ) اور اپنی مدد سے زور دیا (غیب سے مدد کی) اور ستھری (حلال) چیزیں تمہیں روزی دیں کہ کہیں تم احسان مانو۔

غزوہ بدر

امام سدی کے قول کے مطابق یہ آیت کریمہ غزوہ بدر کے متعلق نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَخُونُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ وَتَخُونُوٓا۟ أَمَٰنَٰتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَآ أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ (پارہ9۔سورۃ الانفال،آیت نمبر 27-28)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے دغا (ان کی مخالفت) نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ (جان بوجھ کر) خیانت، اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ (نیکی میں رکاوٹ) ہے اور اللہ کے پاس (آخرت میں) بڑا ثواب ہے۔

توبہ قبول ہوگئی

اس آیت کے نزول کے متعلق چند روایات ہیں۔ ایک انصاری ہارون ابن منذر جو بنی عوف ابن مالک قبیلہ سے تھے ان کی کنیت ابولبابہ تھی ان کا گھر بار بال بچے یہود مدینہ بنی قریظہ کے محلے میں رہتے تھے۔ غزوہ خندق کے بعد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کا اکیس دن محاصرہ رکھا اور وہ تنگ آ گئے تو انہوں نے بنی نضیر کی طرح حضور سے صلح کرنی چاہی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا اور فرمایا کہ اگر چاہو تو سعد ابن معاذ کو ہمارے اور اپنے درمیان حکم بنالو انہوں نے کہا ابولبابہ کو ہمارے پاس بھیج دیا جائے ہم ان سے مشورہ کر لیں چنانچہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بنی قریظہ کے پاس بھیجا انہوں نے ان سے پوچھا کہ اگر ہم سعد ابن معاذ کو حکم بنالیں تو ہمارے متعلق وہ کیا فیصلہ کریں گے۔ تمہارا کیا خیال ہے ابولبابہ نے اپنے حلق پر انگلی پھیر دی یعنی تم سب کے قتل کا فیصلہ ہوگا نہیں اپنے بال بچوں گھر بار کی فکر تھی کہ بنی قریظہ انہیں پریشان نہ کریں مگر اشارہ کرتے ہی خیال آیا کہ میں نے اللہ رسول کی خیانت کی کہ ان کا راز ظاہر کر دیا مسجد نبوی میں آئے اور ایک ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا اور بولے اب مجھے حضور کھولیں گے تو کھلوں گا ورنہ نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا میں نے بڑا قصور کیا ہے حضور انور کی خدمت میں واقعہ عرض کیا گیا حضور انور نے فرمایا کہ اگر ابولبابہ میرے پاس آ جاتے تو میں ان کی معافی کی دعا کر دیتا اب وہ براہ راست رب کے پاس حاضر ہو گئے اب وہاں کے فیصلہ کا انتظار کرنا چاہیے ابولبابہ سات دن بھوکے پیاسے بندھے رہے حتی کہ غشی آئی تب ان کی توبہ قبول ہوئی لوگوں نے کہا کہ تمہاری توبہ قبول ہوگئی اب تم اپنے آپ کو کھول لو وہ بولے ہرگز نہیں بلکہ مجھے حضور انور اپنے ہاتھ سے کھولیں تو کھلوں گا تب حضور انور نے انہیں اپنے ہاتھ مبارک سے کھولا اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (تفسیر خازن)

اب اس ستون کو استوانہ توبہ بھی کہتے ہیں اور استوانہ ابولبابہ بھی لوگ وہاں کھڑے ہو کر توبہ کرتے نوافل

پڑھتے اس توبہ قبول ہونے پر ابولبابہ حضور کی خدمت میں آئے اور بولے کہ مجھ سے گناہ گھر بار مال ومتاع کی محبت نے کرایا اچھا میں وہاں کا رہنا، سہنا چھوڑتا ہوں اور اپنا سارا مال فقراء میں خیرات کرتا ہوں۔

(خازن، کبیر، معانی وغیرہ)

بعض سادہ لوح مسلمان حضور انور کی مجلس شریف میں کوئی اسکیم سنتے یا جنگی تدبیریں معلوم کرتے تو محض اپنی سادہ لوحی سے اس کا تذکرہ یا تو یہود مدینہ سے کردیتے یا منافقین سے اور منافقین یہود کو پہنچادیتے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن، کبیر، معانی وغیرہ)

امام سدی فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور انور نے خبر دی کہ ابوسفیان مع قافلہ کے فلاں جگہ ہیں خفیہ طور پر ان کا راستہ روک لو ایک صاحب نے یہ خبر ابوسفیان کو لکھ دی کہ تم بچ کر کہاں جاؤ گے تم پر حملہ ہونے والا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن، معانی وغیرہ)

یہ آیت کریمہ حضرت حاطب ابن ابی بلعہ کے متعلق نازل ہوئی جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر مشرکین مکہ کو ایک خط ایک مکہ والی مشرکہ عورت کے ذریعہ بھیجا جس میں حضور انور کے ارادوں کی اطلاع دے دی وہ عورت حضور انور نے پکڑوا کر اس سے خط چھنوا کر منگالیا۔ حضرت عمر نے حاطب کے قتل کی اجازت مانگی مگر نہ دی گئی ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ (کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ؕ وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ۝ (پارہ 9۔ سورۃ الانفال، آیت نمبر 30)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر (سازشیں) کرتے تھے کہ تمہیں بند (قید) کرلیں یا شہید کردیں یا (شہر سے) نکال دیں اپنا سا مکر (سازشیں) کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے۔

اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر

جب مسلمان مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے دوسرے علاقوں میں جابسے اور وہاں بہ فراغت رب کی عبادت کرنے لگے تو کفار مکہ کے دلوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی کہ یہ لوگ ہمارے پنجہ ستم سے کیوں نکل گئے پھر ایک حج کے موقع پر بارہ انصار مدینہ نے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت اسلام کی دوسرے حج کے موقع پر

70 انصار نے بیعت کی جسے بیعت عقبہ کہتے ہیں یہ خبر کفار مکہ کو لگ گئی تو وہ اور بھی آگ بگولہ ہو گئے آخر کار یہ لوگ ایک دن سرداران قریش قصی ابن کلاب کے گھر میں جمع ہوئے جواب دارندوہ بن چکا تھا (یعنی کمپنی کا گھر) (معانی) ان لوگوں میں عقبہ ابن ربیعہ، شیبہ ابن ربیعہ، ابوجہل، ابوسفیان، طیعمہ ابن عدی، نضر ابن حارث، ابوالنجری، ابن ہشام، زمعہ ابن اسود، حکیم ابن بھزام، نسیہ ابن حجاج، میہ ابن حجا اور امیہ ابن خلف خصوصی مہمان تھا یہ لوگ بولے کہ اب کیا کرنا چاہئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا معاملہ ہمارے قابو سے باہر نکلا جارہا ہے ان کے اثرات دوسرے علاقوں میں پہنچ رہے ہیں ابھی بات یہاں تک ہوئی تھی کہ ایک سفید ریش بوڑھا دروازہ پر آ کھڑا ہوا حاضرین نے پوچھا کہ تو کون ہے اور ہماری اس خصوصی میٹنگ میں کیوں آیا ہے کہا میں شیخ نجدی ہوں مجھے تمہارا اس اجتماع کا یہاں آ کر پتہ لگا تو میں بھی تم کو اچھا مشورہ دینے آ گیا ہوں تم کو میرے مشوروں سے بہت فائدہ پہنچے گا یہ لوگ بولے کہ آپ بھی تشریف لے آیئے (یہ ابلیس تھا) جو ان میں شامل ہو گیا اب بات آگے چلی ابلیس سے یہ سب کچھ کہا گیا ابلیس یعنی شیخ نجدی بولا کہ اپنے مشورے پیش کرو پہلے ابو النجری ابن ہشام بولا کہ مسلمانوں پر سختیاں کر کے ہم دیکھ چکے کچھ نہ بنا اب ہم کو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظام کرنا چاہیے میرے رائے یہ ہے کہ ان کو ایک گھر میں قید کر کے دروازہ پتھروں سے چن کر بند کر دیا جائے تا کہ وہ وہاں ہی ہلاک ہو جائیں اس پر شیخ نجدی بولا کہ یہ رائے ٹھیک نہیں کیونکہ ان کی قوم بنی ہاشم ان کو جبراً وہاں سے نکال لیں گے اور مکہ میں خانہ جنگی نہ ہو جائے جس سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فائدہ پہنچے گا یہ رائے رد ہو گئی اس کے بعد ہشام بن عمرو، جو قبیلہ بنی عامر ابن لوی سے تھا اٹھا بولا کہ انہیں ایک اونٹ پر سوار کر کے مکہ سے اتنی دور نکال دو کہ پھر وہ مکہ کا رخ نہ کر سکیں اور ہم کو اس آفت سے نجات ملے۔ شیخ نجدی بولا کہ یہ رائے بھی ٹھیک نہیں کیونکہ تم دیکھتے ہو وہ کیسے فصیح اللسان سیف زبان صاحب تاثیر ہیں کہ اپنی باتوں سے خلق کے دل موہ لیتے ہیں جو ان کی سن لیتا ہے وہ ان کا ہو جاتا ہے اگر تم نے ان کو مکہ سے نکال دیا تو وہ کسی اور جگہ جا کر وہاں کے لوگوں کو مسلمان کر لیں گے پھر ان کی مدد سے تم پر حملہ آور ہو جائیں گے اور تم کو مکہ سے نکال دیں گے تم تو اپنی ہلاکت کی تدبیر کر رہے ہوں چنانچہ یہ رائے بھی رد ہو گئی پھر ابوجہل اٹھا بولا کہ میرے رائے یہ ہے کہ قریش کے ہر خاندان سے چند بہادر نوجوان تلوار آبدار لے کر یکدم حضور انور پر ٹوٹ پڑیں اور انہیں قتل کر دیں یہ نہ پتہ لگے کہ قاتل کون ہے آخر کار بنی ہاشم سارے قبیلوں سے لڑ نہ سکیں گے خون بہا لینے پر راضی ہو جائیں گے ہم قبیلے والے چندہ کر کے ادا کریں گے شیخ نجدی بولا یہ رائے بہت ہی اچھی ہے یہ شخص بہت ذی رائے معلوم ہوتا ہے چنانچہ یہ قرار داد پاس ہوئی اور کفار مکہ اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنے گھروں کو چلے گئے ادھر حضرت

جبرائیل امین نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سارے واقعہ کی خبر دی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کر جانے کے لئے کہا چنانچہ ایک رات کفار قریش نے ننگی تلواریں لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر گھیر لیا حضور انور نے بحکم الٰہی حضرت ابوبکر صدیق کو اپنے ساتھ لیا اور حضرت علی المرتضیٰ کو فرمایا کہ تم میرے بستر پر آج کی رات سو رہو تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ کفار تمہارا بال بیکا نہ کر سکیں گے ابھی قاتل جلادوں کی امانتیں میرے پاس ہیں ان کی امانتیں ادا کر کے میرے پاس مدینہ منورہ چلے آنا۔ حضرت علی بخوشی راضی ہو گئے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے ہوئے گھیرہ کفار سے صاف نکل گئے۔"

انا جعلنا فی اعناقھم (الی قولہ) فاغشیناھم فھم لا یبصرون' اور حضرت ابوبکر صدیق کو ہمراہ لے کر غار ثور میں تشریف لے گئے ادھر یہ کفار حضرت علی کو حضور انور سمجھتے ہوئے گھر گھیرے کھڑے رہے صبح صادق کے وقت جب حضرت علی بستر پاک سے اٹھے تو کفار علی کو دیکھ کر حیران رہ گئے پوچھنے لگے کہ اے علی محمد کہاں ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فرمایا کہ رب جانے یہ لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں دیوانہ وار چوطرفہ پھیل گئے ادھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مع یار غار حضرت صدیق اکبر کے ثور پہاڑ کے ایک غار میں جلوہ گر ہو گئے بحکم الٰہی فوراً غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تن دیا اور ایک کبوتری نے انڈے دے دیئے بعض کفار یہاں بھی تلاش کرتے ہوئے پہنچ گئے مگر جالا اور انڈے دیکھ کر اندر داخل نہ ہوئے حضور انور نے اس غار میں تین دن قیام فرمایا پھر مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ (تفسیر خازن، بیضاوی، کبیر روح المعانی، روح البیان، مدارک وغیرہ) راستہ میں پھر سراقہ کا واقعہ پیش آیا جو مشہور ہے یہ آیت کریمہ ہی واقعہ بیان ہو رہی ہے اس کے متعلق نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ (پارہ 9۔ سورۃ الانفال، آیت نمبر 31)

ترجمہ کنزالایمان: بہتر، اور جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ہاں ہم نے سنا ہم چاہتے تو ایسی (کہانیاں تو) ہم بھی کہہ دیتے یہ تو نہیں مگر اگلوں کے قصے (پہلے لوگوں کی کہانیاں)۔

نضر ابن حارث کی بیہودہ بکواس

قبیلہ بنی عبدالدار کا ایک شخص نضر ابن حارث جو اکثر تجارت کی غرض سے فارس روم و کوفہ وغیرہ جاتا رہتا تھا اور وہاں اہل فارس کی زبانی اسفندریار وغیرہ کے قصے کہانیاں سنتا کہتے دیکھا کرتا تھا چنانچہ اس نے وہ قصے

یاد کر لئے اور وہیں سے ایسے ہی قصوں پر مشتمل کتاب کلیلہ ودمنہ وغیرہ بھی خرید کر ساتھ لے آیا اس نے وہاں یہود ونصاریٰ کو سجدے کرتے دیکھا پھر مکہ آ کر کفار مکہ سے بولا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں قوم عاد ثمود کے قصے سناتے ہیں آؤ میں تمہیں رستم اسفند یار کے قصے سناؤں وہ تمہیں قرآن دکھاتے ہیں لو دیکھو میرے پاس کلیلہ ودمنہ کی کتاب ہے وہ اپنی امت کو رکوع وسجدوں کا حکم دیتے ہیں میں تو یہود ونصاریٰ کو یہ کام کرتا دیکھ آیا ہوں تو اگر یہ حق پر ہیں تو پھر تو یہود ونصاریٰ بھی برحق ہیں چنانچہ اس کی بیہودہ بکواس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، روح البیان، تفسیر معانی، تفسیر کبیر، تفسیر مدارک، بیضاوی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ (پارہ 9۔ سورۃ الانفال، آیت نمبر 32)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ہاں ہم نے سنا ہم چاہتے تو ایسی (کہانیاں تو) ہم بھی کہہ دیتے یہ تو نہیں مگر اگلوں کے قصے (پہلے لوگوں کی کہانیاں) اور جب بولے کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا۔

اپنے حق میں بد دعا

نضر بن حارث کی اس بیہودہ بکواس پر حضرت عثمان ابن مظعون نے اس سے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں حق فرماتے ہیں بدنصیب اللہ سے خوف کر اس کے رسول سچے ان کا کلام بھی سچا اس پر نضر بولا میں بھی سچا ہوں میرا کلام بھی سچا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہتے ہیں لا الہ الا اللہ تو میں بھی کہتا ہوں لا الہ الا اللہ اور کہتا ہوں ملائکہ بنات اللہ یعنی فرشتے اللہ کی لڑکیاں ہیں پھر کہنے لگا کہ اگر قرآن اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے اور میں جھوٹا ہوں تو اللہ مجھ پر اور میری قوم پر قوم لوط کی مثل آسمانی پتھروں کا عذاب نازل فرمادے اس کی اس بد دعا پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک اور روایت کے مطابق دعا ابوجہل نے مانگی تھی بعض مفسرین نے کہا یہ دعا بہت سے قریشیوں نے مانگی ہو سکتا ہے کہ نضر بن حارث نے اولاً یہ دعا کی ہو اور اس کی دیکھا دیکھی ابوجہل نے پھر اسے دیکھ کر قریش نے۔ (تفسیر خازن، بیضاوی، کبیر، روح البیان، وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ (پارہ 9۔سورۃ الانفال،آیت نمبر 35)

ترجمہ کنزالایمان: اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی (بجاتے طواف کرتے رہیں) تو اب عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا۔

کفارِ عرب کا قبیح اور بُرا طریقہ

کفارِ عرب میں یہ برا طریقہ رائج تھا کہ مرد وعورت کعبہ معظمہ کا بالکل برہنے ہو کر طواف کیا کرتے تھے اور دوران طواف ہاتھوں سے تالیاں بجاتے تھے اور منہ میں انگلی دے کر سیٹیاں بجاتے تھے اور ان افعال قبیحہ کو کار خیر کار ثواب جانتے نیز قبیلہ بنی عبدالبوار کے لوگوں میں دستور رائج تھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے پاس نماز ادا فرمایا کرتے تو یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں جانب ہو جایا کرتے بعض تالیاں بجاتے بعض سیٹیاں بجاتے اور اسے عبادت پر محمول کرتے کہ ہم نے اپنی عبادت کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت پر حاوی کر دیا چنانچہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح البیان، وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۙ﴿۳۶﴾

(پارہ 9۔سورۃ الانفال،آیت نمبر 36)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک کافر اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ (اسکے ذریعے) اللہ کی راہ (اسلام) سے روکیں تو اب انہیں خرچ کریں گے پھر وہ ان پر پچھتاوا (نادم) ہوں گے (کہ مال بھی گیا کام بھی نہ بنا) پھر (مسلمانوں سے) مغلوب کردیے جائیں گے (شکست کھائیں گے) اور کافروں کا حشر جہنم کی طرف ہوگا، (داخل جہنم ہوں گے)۔

اسلام دشمنی

جنگ بدر میں کفار کے لشکر کا کھانا بارہ آدمیوں کے ذمہ تھا وہ باری باری دیتے یہ سب قریشی تھے ان میں سے ہر شخص اپنی باری پر دس اونٹ ذبح کرتا تھا اور کفار کے لشکر کو کھانا دیتا تھا اس کے علاوہ غزوہ احد کے موقع پر

بھی ابوسفیان جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے بہت سے کفار کو جنگ میں شرکت کیلئے تیار کیا اور ان پر چالیس روقیہ سونا خرچ کیا چنانچہ ان لوگوں کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳۹ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ۝۴۰ (پارہ 9۔ سورۃ الانفال، آیت نمبر 39-40)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد (کفر و شرک) باقی نہ رہے اور (ہر طرف) سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے، اگر پھر وہ باز رہیں تو اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے اور اگر وہ پھریں (اسلام سے منہ موڑیں) تو جان لو کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے (اسی پر بھروسہ کرو) تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار۔

مسلمانوں پر ظلم و ستم کی انتہا

قبل ہجرت مسلمان کفار مکہ کے ہاتھوں سخت اذیتوں کا شکار تھے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم فرمایا پھر انصار مدینہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر پہلی بیعت عقبہ کی جب اس کی خبر کفار کو ہوئی تو وہ بہت سیخ پا ہوئے اور مکہ میں موجود بچے کھچے مسلمانوں کو مزید ستاتے اور اذیت پہنچانے لگے اور ان پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر)

۞۞۞۞۞

دسواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(پارہ:10 سورۃ الانفال، آیت نمبر 41)

ترجمہ کنزالایمان: اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول و (رسول کے) قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس پر جو (احکامِ غنیمت) ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن (بدر کے موقعہ پر) دونوں فوجیں ملیں تھیں اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

مالِ غنیمت کی ابتداء

جب مسلمانوں کو غزوہ بدر میں فتح نصیب ہوئی اور مالِ غنیمت کی تقسیم کا وقت آیا تو اس کے طریقہ کار کے بارے میں صحابہ کرام کی آپس میں گفتگو ہوئی کیونکہ اس سے پہلے کبھی مالِ غنیمت تقسیم نہ ہوا تھا اور یہ پہلا موقعہ تھا جو مالِ غنیمت مجاہدین بدر میں تقسیم ہونا تھا چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ایک روایت کے مطابق یہ آیت کریمہ غزوہ بنی قینقاع کے موقعہ پر مالِ غنیمت کی تقسیم کے موقعہ پر نازل ہوئی۔ کیونکہ خمس پہلی بار بنی قینقاع کی ہی مالِ غنیمت سے ہی لیا گیا۔

(تفسیر روح البیان، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝ (پارہ:10 سورۃ الانفال، آیت نمبر 47)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان (کفار) جیسے نہ ہونا جو اپنے گھر سے نکلے اتراتے (تکبر

کرتے) اور لوگوں کے دکھانے کو اور اللہ کی راہ (اسلام) سے روکتے اور ان کے سب کام اللہ کے قابو میں ہیں۔

کفارِ مکہ کو شکست فاش

جب ابوسفیان کے قافلے کی حفاظت کے اور مسلمانوں سے مقابلے کے لئے بدر کے لئے ابوجہل ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوا تو جحفہ کے مقام میں اسے ابوسفیان کا ایک قاصد ملا اور اس نے ابوجہل کو بتایا کہ ابوسفیان کا قافلہ بخیریت مکہ معظمہ پہنچ چکا ہے اب تم سب واپس چلے جاؤ تو ابوجہل نے اسے جواب دیا کہ نہیں ہم تو اب بدر ضرور جائینگے وہاں میلہ لگا ہے سارے عرب کے لوگ وہاں موجود ہیں ہم وہاں اپنی بہادری کے جوہر دکھائیں گے اور مسلمانوں کا نام ونشان مٹادیں گے پھر اسکے بعد وہاں اپنی فتح کا جشن منائیں گے رقص و سرور شراب وشباب کی محفلیں جمائینگے ابوسفیان سے کہو وہ بھی وہاں پہنچ جائے اور اس دلکش نظارے کو دیکھ کر لطف اٹھائیں مگر ابوجہل کی اس بکواس کے برخلاف ہوا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عظیم عطا فرمائی اور کفار کو شکست فاش کا منہ دیکھنا پڑا۔ (تفسیر خازن، روح البیان۔ معان، تفسیر مدارک تفسیر بغاوی وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذْ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَ قَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَیْهِ وَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّیْۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۠

(پارہ:10 سورۃ الانفال، آیت نمبر 48)

ترجمہ کنزالایمان: اور جبکہ شیطان نے ان (کفار) کی نگاہ میں ان کے کام (کفرو گناہ) بھلے (اچھے) کردکھائے اور بولا (اے کافرو) آج تم پر کوئی شخص غالب آنے والا نہیں اور تم میری پناہ میں، ہو تو جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے الٹے پاؤں بھاگا اور بولا میں تم سے الگ ہوں میں وہ (فرشتے اترتے) دیکھتا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔

کفار کو ذلت آمیز شکست

جب کفار مکہ بدر کی جنگ کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں بنی کنانہ کی بستی پڑی جن سے انکی پرانی

دشمنی چل رہی تھی انہوں نے بنی کنانہ کے ایک شخص کو قتل کیا تھا اب انھیں یہ خطرہ تھا کہ بنی کنانہ اپنے آدمی کا بدلہ نہ لے ہم سب تو مسلمانوں سے مقابلے کے لئے اپنے گھر سے نکل پڑے ہیں اب کہیں بنی کنانہ ہمارے گھروں پر بدلہ لینے کے لئے نہ پہنچ جائیں ہمارے عورتوں بچوں کو قتل کر کے ہمارے مال واسباب نہ لوٹ لیں چنانچہ ابھی انہوں نے ارادہ کیا ہی تھا کہ واپس مکہ معظمہ لوٹ چلتے ہیں مگر اس موقعہ پر ابلیس سراقہ ابن مالک کی شکل میں ان کے پاس جا پہنچا اور بولا میں بنی کنانہ کا سردار ہوں تم چونکہ ایک اچھے کام کے لئے گھر سے نکلے ہو تو اس کام میں اور میرا پورا قبیلہ تمھارا ساتھ دے گا تم ہم سے نہ ڈرو ہم تم سے کوئی بدلہ نہ لیں گے بلکہ تمہاری مسلمانوں کے مقابلے میں مدد کریںگے یہ سن کر کفار مکہ لے حوصلے بلند ہوئے اور غرور وتکبر کے ساتھ بے خوف و خطر بدر کے میدان جا پہنچے مسلمانوں اور کفار میں صف آرائی ہوئی تو ابلیس کفار کے ساتھ تھا اور اس کا ہاتھ حارث ابن شہام کے ہاتھ میں تھا مگر جب انھیں نے مسلمانوں کی مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اترتے دیکھے تو سخت متوحش ہوا اور حارث سے اپنا ہاتھ چھڑا کر الٹے پاؤں بھاگا جب حارث نے اسے بھاگتے دیکھا تو پوچھا کہ تم نے مدد کا وعدہ کیا تھا پھر اب کیوں بھاگتے ہو تو ابلیس بولا کہ بس مجھے تو تمہیں یہاں تک پہنچانا تھا اب تم جانو اور مسلمان۔ میں وہ دیکھتا ہوں جو تمھیں دکھائی نہیں دیتا یہ کہہ کر وہ بھاگ کھڑا ہوا اور یوں کفار کی ہمت بھی جواب دے گئی اور نھیں شدید ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

(تفسیر کبیر۔خازن۔خزائن العرفان، روح المعانی، روح لبیان، سبفاوی تفسیر مدارک وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَاۤءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ (پارہ:10 سورۃ الانفال، آیت نمبر 49)

ترجمہ کنزالایمان: جب کہتے تھے منافق اور وہ جن کے دلوں میں (ایمان کے بارے میں) آزار (شک وشبہ) ہے کہ یہ مسلمان اپنے دین پر مغرور (گھمنڈ کا شکار) ہیں اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

حالتِ کفر پر موت

جب مدینہ منورہ سے تین سو تیرہ مجاہدین اسلام پر مشتمل لشکر ابوسفیان کا قافلہ روکنے کے لئے روانہ ہوئے تو مدینہ منورہ میں موجود منافقین مسلمانوں کی روانگی کے خلاف تھے طعن کرنے لگے کہ مسلمان کفار کے لشکر پر کبھی

غالب نہیں آسکتے پھر جب باقاعدہ جنگ کی صورت بن گئی اور مسلمانوں کی قلیل تعداد کے مقابلے میں کفار کی ایک ہزار کی کثیر تعداد سامنے آگئی تو یہ منافقین اور زور شور سے مسلمانوں پر شور کرنے لگے کہ یہ کیسے بے وقوف ہیں جو اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر کفار کے مقابلے پر آرہے ہیں۔ دوسری طرف مکہ مکرمہ میں بھی پچھ لوگ ایمان تو لے آئے تھے مگر ابھی ان کا ایمان مضبوط نہ ہوا تھا چنانچہ اپنے کافر رشتہ داروں ماں باپ ہیں بہن بھائی وغیرہ کی محبت میں ہجرت نہ کر سکے تھے مگر جب بدر میں کفار کا مسلمانوں سے جنگ کا معاملہ پیش آیا تو مجبوراً ان کو بھی میدان بدر کفار کے لشکر کے ساتھ آنا پڑا تھا پھر جب انہوں نے مسلمانوں کی قلیل تعداد اور بے سروسامانی اور انکے مقابلے میں کفار کا لشکر کثیر اور جنگی سامان کی بہتات دیکھی تو کہنے لگے کہ اسلام حق نہیں کفار سچے ہیں یہ مسلمانوں تو نرے احمق ہیں جو کفار کے مقابلے پر آرہے ہیں اور خود کو موت کے منہ میں ڈال رہیں۔ مگر یہ دونوں جماعتیں یعنی منافقین اور کمزور اعتقاد اسلام سے پھر جانے والوں کی جماعتیں بدر میں حالت کفر ماری گئیں اس آیت کریمہ میں ان دونوں جماعتوں کا ذکر بیان فرمایا گیا۔ (تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی وغیرہ)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّ هُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآىِٕنِيْنَ ﴿۵۸﴾ (پارہ 10 سورۃ الانفال، آیت نمبر 56-58)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور ڈرتے نہیں تو اگر تم انہیں کہیں لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسا قتل کرو جس سے ان کے پسماندوں (پیچھے آنے والوں) کو بھگاؤ (منتشر کرو) اس امید پر کہ شاید انہیں عبرت ہو اور اگر تم کسی قوم سے دغا (عہد توڑنے) کا اندیشہ کرو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو (تم بھی معاہدہ ختم کردو) برابری پر (ختم کرنے سے پہلے انہیں بتادو) بیشک دغا والے اللہ کو پسند نہیں۔

عہد خلافی

مدینہ منورہ میں دو قبیلے آباد تھے ایک بنی قریظہ دوسرا بنی نضیر چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ جلوہ افروز ہوئے تو بنی قریظہ سے یہ معاہدہ ہوا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے مقابلے میں

انکے دشمنوں کی کسی قسم کی مدد نہ کرینگے غیر جانبدار رہینگے مگر جب غزوہ بدر کا موقعہ آیا تو انہوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چھپ کر کفار کی جنگی مدد کی انھیں ہتھیار فراہم کیئے مگر جب مسلمانوں کو بدر میں شاندار فتح حاصل ہوئی اور پھر بنی قریظہ سے عہد خلافی کے بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگے ہم سے بھول ہوگئی اور پھر دوبارہ یہی معاہدہ طے پایا انکے دل میں مسلمانوں کو رعب بیٹھ گیا مگر جب غزوہ احد میں مسلمانوں کو وقتی شکست اٹھانی پڑی تو وہ پھر اپنی معاہدے سے پھر گئے یہاں تک کہ ان کا سردار کعب بن اشرف اپنے ساتھیوں کو لے کر مکہ مکرمہ پہنچا اور انھیں اور تقریبا سارے عرب کے کفار کو مسلمانوں سے جنگ کے لئے تیار کیا اور یوں تقریباً عرب کے تمام قبائل ہی مسلمانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور یوں غزوہ خندق وغزوہ احزاب کا معرکہ پیش آیا چنانچہ انکے متعلق یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔

(تفسیر خازن، وتفسیر روح البیان تفسیر بیضاوی تفسیر ساوی تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۚ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾

(پارہ:10 سورۃ الانفال، آیت نمبر 59)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہرگز کافر اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ وہ ہاتھ (قبضہ) سے نکل گئے بیشک وہ عاجز نہیں کرتے (کرسکتے)۔

کفار کو تین گروہ

غزوہ بدر اور دیگر غزوات میں مسلمانوں کے مقابلے میں آنے والے کفار کی تین گروہ ہوئے ایک وہ جو مجاہدین اسلام کے ہاتھوں مارے گئے ایک وہ جو قید کر لئے گئے اور ایک وہ جو بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئے ان بچ نکلنے والے کفار کے متعلق مسلمانوں کو اس بات کا سخت رنج ہوا کہ ہمارے دشمن بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جسمیں مسلمانوں کو تسلی دی گئی۔ (تفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾

(پارہ:10 سورۃ الانفال، آیت نمبر 64)

ترجمہ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

یہ آیت کریمہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے پر نازل ہوئی۔ اسلام کا شروع دور ابھی تک صرف انتالیس شخص ایمان لائے ہیں تینتیس مرد اور چھ عورتیں تیس دن پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایمان لا چکے ہیں کفار کا مسلمانوں پر ظلم تشدد حد سے بڑھ چکا ہے بدھ کا دن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ الٰہی اسلام کو قوت دے یا عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل کے ذریعہ یا عمر ابن خطاب یعنی فاروق اعظم کے ذریعہ حضور انور کی یہ دعا حضرت عمر کے حق میں قبول ہوئی اور آپ جمعرات کے دن یعنی اگلے ہی روز ایمان لے آئے اس وقت آپ کی عمر صرف چھتیس سال تھی۔ آپ سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق اور جناب خدیجہ ایمان لا چکے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی تبلیغ سے زید بن حارثہ عثمان بن عفان زبیر بن عوام۔ عبدالرحمن بن عوف عتبہ ابن ابی وقاص طلحہ ابن عبید اللہ ایمان لا چکے تھے۔ پھر ان کے بعد عامر ابن عبداللہ ابن جراح جنہیں ابوعبیدہ ابن جراح کہا جاتا ہے ابوسلمہ عبداللہ بن اسد اور ارقم ابن ارقم عثمان ابن مظعون معہ اپنے دو بھائیوں قدامہ و عبداللہ عبیدہ ابن حارث سعید ابن زید اور ان کی بیوی جناب فاطمہ بنت خطاب یعنی حضرت عمر کی بہن ایمان لانے مواہب جلد اول خیال ہے کہ بی بی خدیجہ کے بعد پہلی بی بی جو ایمان لائیں وہ حضرت ام الفضل زوجہ حضرت عباس ہیں پھر حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق بعض نے حضرت عائشہ کہا مگر یہ غلط ہے کیونکہ حضرت عائشہ کی ولادت ایک قول ہیں کے مطابق چوتھے سال ہے۔ (مواہب اول صفحہ 64)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا واقعہ یہ ہوا کہ جب آیت کریمہ **انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم** نازل ہوئی تو ابوجہل نے قریش کو جمع کر کے تقریر کی بولا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اب تمہارے معبودوں کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ کیا تم میں کوئی ایسا غیرت مند نہیں جو انہیں قتل کر دے میں اسے سو اونٹ انعام دوں گا خیال رہے کہ ابوجہل حضرت عمر کا ماموں تھا کیونکہ آپ کی ماں ابوجہل کی بہن یعنی ہشام کی بیٹی تھی۔ (روح البیان)

اور بولا کہ ایک ہزار اوقیہ چاندی بھی ساتھ دونگا حضرت عمر کھڑے ہو گئے کہ ماموں جان کیا تو یہ وعدہ پورا کرے گا۔ وہ بولا ضرور آپ اسے خانہ کعبہ میں ہبل بت کے سامنے لے گئے وہاں اس سے قسم لی کہ وہ یہ وعدہ پورا کریگا اس وقت کعبہ میں ڈیڑھ ہزار بت تھے ان میں بڑا یہ ہی ہبل تھا۔ آپ نے داہنے ہاتھ میں تلوار پکڑی

اور بائیں کندھے پر کمان ڈالی اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع مسلمانوں کے دار ارقم میں صفا کے پاس پناہ لیے ہوئے تھے وہاں ہی اللہ کی عبادت کرتے تھے راستہ میں ایک صاحب ملے پوچھا عمر کہا جا رہے ہو۔ بولے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے۔ انہوں نے بڑا فساد پھیلایا ہے۔ وہ بولے یہ فساد تو تمہارے گھر میں پھیل چکا ہے پہلے اپنا گھر سنبھالو پھر اور طرف توجہ کرو۔ آپ وہاں سے اپنے گھر کی طرف لوٹ پڑے۔ وہاں آپ کی بہن فاطمہ بنت خطاب اور آپ کی بہنوئی سعید ابن زید سورہ طہٰ پڑھ رہے تھے دروازہ اندر سے بند تھا آواز دی دروازہ کھلوایا اپنی بہن سے پوچھا کیا پڑھ رہی تھی۔ یہ کہہ کر اپنے بہنوئی سعید کو لپٹ پڑے خوب مارا۔ بہن چھڑانے آئیں انہیں بھی زخمی کر دیا۔ بہن بولیں اے عمر ہم تو مسلمان ہو چکے ہیں۔ قرآن مجید پڑھ رہے تھے تم خواہ ہم کو قتل کر دو ہم اسلام سے نہیں پھر سکتے بہن کی اس بات میں نہ معلوم کیا اثر تھا کہ حضرت عمر کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور بولے مجھ کو یہ کاغذ دکھاؤ جس پر یہ قرآن لکھا ہے وہ بولیں بھیا ابھی تم شرک کی نجاست میں آلودہ ہو اس کو چھونے کے قابل نہیں۔ حضرت عمر نے غسل کیا اور سورہ طٰہٰ لا الہ الا ھو لہ الاسماء الحسنیٰ تک پڑھا۔ حضرت عمر کے دل پر بجلی سی گری رونے لگے اور یہاں سے دار ارقم کی طرف اسی طرح یعنی شمشیر بہ کف کمان بر کتف روانہ ہوئے مگر اب جانے کی نوعیت کچھ اور ہو گئی۔ دروازہ پر پہنچ کواڑ کھولنے کو کہا حضور کے ساتھیوں نے ڈر سے دروازہ نہ کھولا حضرت حمزہ نے جو کل پرسوں ایمان لائے تھے فرمایا دروازہ کھول دو اگر عمر اچھے ارادے سے آئے ہیں تو ہم ان کا احترام کریں گے۔ اگر ارادہ برا ہے تو ہم انہیں کی تلوار سے ان کا سر قلم کر دیں گے۔ دروازہ کھلا حضرت عمر کی نگاہ حسن خداداد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی۔ شعر

آنکھوں آنکھوں میں اشارے ہو گئے ۔۔۔ تم ہمارے ہم تمہارے ہو گئے

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے دونوں بازو پکڑ کر لائے پوچھا کیا ارادہ ہے عرض کیا قدموں پر قربان ہو کر اسلام لانے کا حضور انور نے کلمہ طیبہ پڑھایا مسلمانوں نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا جو مکہ کے بازار میں سنا گیا۔ اور پھر جبریل امین حاضر ہوئے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ اس وقت فرشتوں میں خوشی سے دھوم مچی ہوئی ہے۔ سب حضرت عمر کے ایمان پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ بعض روایات میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی میں خود تکبیر کہی اللہ اکبر اس وقت حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کفار جھوٹے معبودوں کو علانیہ پوجیں اور ہم سچے خدا کی چھپ کر عبادت کریں چلئے آج خانہ کعبہ میں نماز پڑھیں گے قسم اس رب کی جس نے آپ کو نبی بنایا۔ جن مجالس میں کفر ظاہر کیا کرتا تھا انہیں مجالس میں ایمان ظاہر کروں گا۔ کلمہ طیبہ کا اعلان کروں گا۔ اس دن مسلمانوں نے خانہ کعبہ میں علانیہ نماز پڑھی کفار حضرت عمر کی

ہیبت سے مسلمانوں کو کچھ کہہ نہ سکے۔ (تفسیر روح البیان، مدارج النبوت ص ۴۵ مواہب الدنیہ جلد اول 451)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

(پارہ:10 سورۃ الانفال، آیت نمبر 65-66)

ترجمہ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے! (نبی) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے بیس (مسلمان) صبر والے ہوں گے دو سو (کفار) پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لیے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے (دین کی خاطر لڑتے ہیں)، اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی (حکم آسان فرمادیا) اور اسے علم کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں سو (مسلمان) صبر والے ہوں دو سو (کفار) پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔

جہاد کی ترغیب

جب ہجرت کے بعد جہاد کا حکم ہوا تو پہلے تو مسلمانوں کے لئے یہ حکم ہوا کہ اپنے سے دس گن کفار سے مقابلہ کریں اور ڈٹ جائیں ہرگز پیٹھ نہ پھیریں پھر جب مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا تو اور انکی قوت وشان میں مزید اضافہ ہوا تو بعض کو یہ حکم دشوار لگا کہ ایک آدمی دس سے مقابلہ کرے چنانچہ پہلی آیت جو نازل ہوئی تھی ان یکن منکم عشرون کو منسوخ کرنے کے لئے دوسری آیت الـٰن خفف اللہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ (پارہ:10 سورۃ الانفال، آیت نمبر 67)

ترجمہ کنزالایمان: کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو (بغیر جنگ کیے) زندہ قید کرلے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے (ان سے خوب جہاد نہ کرلے) تم لوگ دنیا کا مال (بغیر لڑے مالِ غنیمت) چاہتے ہو اور اللہ آخرت (کی نعمتیں بخشنا) چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

جنگ کا سامنا

جنگ بدر کے موقع کے وقت مسلمانوں کی یہ خواہش تھی کہ ہم ابوسفیان کا قافلہ لوٹ لیں اور تمام مال و اسباب ان سے چھین لیں چنانچہ اس نیت وارادے سے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے مگر پھر جنگ کی نوبت آگئی اور اس میں اپنے سے تین گنا زیادہ کفار سے لڑنا پڑا چنانچہ اس واقعہ کے پیش آنے کی حکمت بیان فرمانے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖؗ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾

(پارہ:10 سورۃ الانفال، آیت نمبر 68-69)

ترجمہ کنزالایمان: اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا (کہ اللہ مواخذہ نہ فرمائیگا) تو اے مسلمانو! تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال (فدیہ) لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا، تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بدر کے قیدیوں کے لئے مشورہ

غزوہ بدر میں ستر کافر مارے گئے اور ستر کافر قید ہوئے ان میں بڑے بڑے سرداران قریش تھے۔ جیسے حضرت عباس، حضرت عقیل ہشام عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق وغیرہ ہم ان قیدیوں کے متعلق حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے حضرت ابوبکر

صدیق نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آخر یہ لوگ آپ کے ہم قوم ہیں ممکن ہے آگے چل کر یہ مسلمان ہو جائے مسلمانوں کو اس وقت روپیہ کی بہت ضرورت ہے لہٰذا ان سے فدیہ لیا جائے اور انہیں چھوڑ دیا جائے یہ فدیہ کا روپیہ آئندہ جہادوں کی تیاری میں کام آئے گا۔ حضرت عمر نے عرض کیا یارسول اللہ یہ لوگ کفار کے سردار اور کفر کی جڑیں ہیں انہوں نے آپ کی ہر طرح مخالفت کی آپ کو مکہ معظمہ سے نکالا۔ ان سب کو قتل کر دیا جائے اور ہم میں سے ہر شخص اپنے عزیز کافر کو قتل کرے چنانچہ آپ جناب عباس کو قتل کریں حضرت علی اپنے بھائی عقیل کو اور میں اپنے ماموں ہشام کو اور جناب ابوبکر اپنے بیٹے عبدالرحمن کو جناب عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ان تمام قیدیوں کے ایسے جنگل میں داخل کیا جائے جس میں سوکھے درخت بہت ہوں پھر اس جنگل میں آگ لگا دی جاوے کہ ان میں سے ایک بھی بچ کر نہ جاوے سارے زندہ جل کر راکھ ہو جائیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی اور اپنے خیمہ میں تشریف لے گئے کچھ دیر بعد واپس ہوئے ارشاد فرمایا کہ بعض کے دل دودھ سے زیادہ نرم ہوتے ہیں بعض کے دل پہاڑ کی طرح سخت۔ اے ابوبکر تم حضرت ابراہیم وعیسیٰ علیہم السلام کی طرح نرم دل جناب خلیل نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا تھا: **فمن تبعی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم** اور حضرت عیسیٰ نے عرض کیا: **ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم**۔ اور اے عمر تم حضرت نوح علیہ السلام کی طرح کفار پر سخت ہو کہ انہوں نے عرض کیا تھا: **رب لاتذر علی الارض من الکافرین** خدایا زمین میں کوئی کافر گھر والا نہ چھوڑ اور اے ابن اروا حہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح سخت گیر ہو کہ انہوں نے فرعون کے متعلق دعا کی: **ربنا اطمس علی اموالھم واشدد علی قلوبھم فلایومنو حتیٰ یروالعذاب الیم** یہ فرما کر حضرت ابوبکر صدیق کی رائے شریف کو ترجیح دی اور تمام قیدیوں کو فدیہ فی کس بیس اوقیہ سونا لیکر چھوڑ دینے کا حکم دیا عباس کو چالیس اوقیہ کا حکم دیا بیس اپنے اور بیس عقیل کے ایک اوقیہ چالیس دینار کا ہوتا تھا جس کے پانچ سو روپیہ یا سوا سو درہم تقریباً ہوتے ہیں۔ (تفسیر کبیر خازن خزائن روح المعانی و بیان وغیرہ) خیال رہے کہ اس موقعہ پر سوائے حضرت عمر اور عبداللہ بن رواحہ کے باقی تمام صحابہ کی رائے فدیہ لیکر چھوڑنے کی تھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا کہ اگر انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا تو اگلے غزوے میں ستر حضرات تم میں سے شہید ہوں گے ان حضرات صحابہ نے اسے بخوشی منظور کیا تھا کہ ہمارے ستر غازی شہید جنتی ہوں چنانچہ اگلے غزوہ یعنی احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے۔ (تفسیر روح البیان) یہاں تفسیر روح البیان میں ہے کہ ان سب قیدیوں سے فدیہ لیا گیا مگر ابوالعاص اور وہب بن عمر بغیر فدیہ چھوڑ دیئے گئے اور نضر ابن حارث اور عقبہ ابن

ابی معیط قتل کیے گئے، واللہ ورسولہ اعلم۔ (روح البیان بحوالہ سیرت حلبیہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَآيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پارہ:10 سورۃ الانفال، آیت نمبر 70)

ترجمہ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ اگر اللہ نے تمہارے دل میں بھلائی جانی (خلوصِ ایمان) تو جو تم سے (فدیہ) لیا گیا اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

غیب کی خبر

کفار مکہ جب بدر کے لئے روانہ ہوئے تو اپنے دس بڑے آدمیوں پر فوج کے کھانے کہ ذمہ داری ڈالی کے مکہ معظمہ سے واپسی تک باری باری اپنی فوج کی کھانے کہ ذمہ داری پوری کرینگے ان دس اور اشخاص میں حضرت عباس بن عبدالمطلب بھی شامل تھے وہ اپنے ساتھ اس خرچ کے لئے بیس اوقیہ سونا لے کر چلے تھے۔ بدر میں نو اشخاص نے باری باری فوج کو تو کھانا دیا جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی باری آئی تو وہ خاص غزوہ بدر کا دن تھا اس دن شدت کی جنگ ہوئی ستر کا فر واصل جہنم ہوئے ستر قید کر دیئے گئے جن میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے آپ کا بیس اوقیہ سونا بھی ضبط کر لیا گیا جب قیدیوں سے فدیہ لیا گیا جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی باری آئی تو انہوں نے کہا میرا جو بیس اوقیہ ضبط کر لیا گیا ہے فدیہ اسمیں سے کاٹ یہ جائے تو حضرت پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہیں وہ سونا تو تم مسلمانوں کے خلاف اپنی فوج کو کھلانے کے لئے ساتھ لائے تھے وہ تو رب کی طرف سے ہم کو دیا گیا ہے فدیہ الگ سے دو اس پر حضرت عباس کہنے لگے کہ بھتیجے میرے پاس اب کچھ نہیں جو فدیہ میں دوں تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا وہ سونا کہاں ہے جو روانہ ہوتے وقت اپنی زوجہ ام فضل کو دیا تھا اور ان سے یہ کہا تھا کہ اگر میں جنگ میں مارا جاؤں تو سونا تمہارا اور میرے بچوں کا ہے۔ حضرت عباس یہ سن کر حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپکو کیسے معلوم ہوا میں نے تو وہ سونا رات کے اندھیرے میں سب سے چھپ کر اپنی بیوی کے حوالے کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میرے رب نے خبر دی ہے چنانچہ یہ سن کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ دل میں آپ صلی اللہ

علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ (تفسیر کبیر، تفسیر خازن، بیضاوی، تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍؕ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰى یُهَاجِرُوْاۚ وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۝۷۲ (پارہ:10 سورۃ الانفال، آیت نمبر 72)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک جو ایمان لائے اور اللہ کے لیے گھر بار چھوڑے (ہجرت کی) اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے اور وہ جنہوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی (انھیں اپنے پاس ٹھہرایا) اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں (میراث پائیں گے) اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی انہیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا (میراث نہیں پائیں گے) جب تک ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر مدد دینا واجب ہے مگر ایسی قوم پر (مدد نہ کرو جن سے) کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے، اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

مہاجرین وانصار میں بھائی چارہ

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو دیگر مسلمان بھی ہجرت کر کے مدینہ نے انکی ہر طرح سے مدد کی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین وانصار کے درمیان اخوت و بھائی چارہ قائم فرما کر ہر ایک انصار کو ایک مہاجر کا بھائی بنا دیا چنانچہ اسی بنا پر ان حضرات کی میراث کا حکم جاری ہوا یعنی انصاری بھائی اپنے مہاجر بھائی کی اور مہاجر بھائی اپنے انصار بھائی کی میراث پاتا اور غیر مہاجر رشتہ دار مہاجر کی میراث سے حصہ نہیں پاتا تھا فتح مکہ تک یہ حکم جاری رہا آیت میں اسی مذکورہ میراث کا ذکر فرمایا گیا ہے یہ آیت منسوخ ہے۔ (تفسیر روح المعانی کبیر، خازن وغیرہ)

سورۃ التوبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَؕ فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ اعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْكٰفِرِیْنَ۝ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 2-1)

ترجمہ کنزالایمان: بیزاری کا حکم سنانا ہے (اعلان ہے) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ (مشرکین اپنے معاہدوں) قائم نہ رہے تو چار مہینے (آزادی سے) زمین پر چلو پھرو (پھر فیصلہ ہے قتل یا اسلام) اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے (اس کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے) اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔

کفار کی بد عہدی

اس آیت کریمہ کے نزول کی چند روایات بیان فرمائی گئی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مدینہ منورہ اردگرد کے تمام کفار کے درمیان یہ عہد ہو چکا تھا کہ نہ کفار مسلمانوں سے لڑیں گے اور نہ مسلمان کفار سے لڑیں گے نہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچائیں گے نہ کسی جنگ میں ایک دوسرے کے دشمنوں کی مدد کریں گے مگر جب غزوہ تبوک کا موقعہ آیا وہ تو اردگرد کے قبائل اور مدینہ منورہ کے منافقین نے اس عہد کی پرواہ نہ کی اور آپس میں متحد ہو کر سازش تیار کی کہ مسلمانوں کے گھر بار لوٹ لیں اور بیوی بچوں کو اذیت پہنچائیں مگر وہ اپنی اس ناپاک سازش میں کامیاب نہ ہو سکے پھر انہوں نے یہ چال چلی کہ مسلمانوں کے بیوی بچوں تک غزوہ تبوک کو جانے والے مجاہدین اسلام کے متعلق پریشان کن افواہیں اڑائیں تاکہ ان غازیان کے بیوی بچے غم وصدے سے دوچار ہوں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق تقریباً تمام ہی کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیے گئے معاہدے کو توڑ دیا تھا سوائے بنو ضمرہ اور بنو کنانہ کے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جسمیں فرمایا گیا کہ جنہوں نے عہد توڑ لیا جائے ان سے عہد توڑ لیے اور جنہوں نے عہد کو برقرار رکھا ان سے عہد پورا فرمائیں۔ ایک اور روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۶ ھ میں کفار مکہ سے دس کی معیاد پر صلح فرمائی جو چند شرائط پر مبنی تھی ان میں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کفار کے حلیف بنی بکر اور مسلمانوں کے حلیف بنی خزاعہ جب آپس میں لڑیں تو دونوں فریق غیر جانبدار رہیں گے نہ مسلمان اپنے حلیف کی مدد کریں گے نہ کفار اپنے حلیف کی۔ مگر جب ایک سال بعد ہی سنہ ۷ ھ میں نبی بکر و بنی خزانہ کی آپس میں

جنگ ہوئی تو کفار نے معاہدے کو توڑ دیا اور اپنے حلیف بنی بکر کی خوب مدد کی اس پر قبیلہ بنی خزاعہ کا ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں درد بھری فریاد لے کر حاضر ہوا اور کفار کی بدعہدی کا ذکر دردناک اشعار کی صورت میں پیش کیا جسے سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمان مبارک سے آنسو جاری ہو گئے انکی مدد کا وعدہ فرمایا چنانچہ سنہ ۸ھ میں مکہ معظمہ کو فتح فرمایا اور سنہ ۹ھ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر بنا کر روانہ فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان آیات کا اعلان فرمانے کے لئے روانہ فرمایا۔

(تفسیر کبیر، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر روح المعانی تفسیر خازن وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّ لَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

(پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 4)

ترجمہ کنزالایمان: مگر وہ مشرک جن سے تمہارا معاہدہ تھا پھر انہوں نے تمہارے عہد میں کچھ کمی نہیں کی (عہد پر قائم رہے) اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی تو ان کا عہد ٹھہری ہوئی (مقررہ) مدت تک پورا کرو، بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

معاہدہ کی پاسداری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی کنانہ کے اور قبیلہ بن ضمرہ سے بھی معاہدہ فرمایا جو چند شرائط پر مبنی تھا چنانچہ ان لوگوں نے اپنا معاہدہ پورا کیا لیکن ابھی ان پچھلی آیات کے اعلان کے موقعہ پر اس معاہدے میں نو مہینے باقی تھے اس آیت میں انکی نو ماہ کی مدت باقی رہ جانے کا ذکر فرمایا گیا ہے چنانچہ یہ آیات اسکے متعلق نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی تفسیر روح البیان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 9)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑے دام مول لیے تو اس (اسلام) کی

راہ سے روکا بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں۔

معاہدہ توڑنے کی ترغیب

ایک مرتبہ ابوسفیان تمام کفار عرب کے قبیلوں کو جمع کر کے ایک شاندار دعوت کا اہتمام کیا جسمیں تمام قبائل کو معاہدے توڑنے کی ترغیب دلائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیے گئے معاہدوں کو توڑ دیں اور متحد و متفق ہو کر مسلمان کو صفحہ ہستی سے مٹا کر نیست و نابود کر دیں۔ چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح البیان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِنْ نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَىٕمَّةَ الْكُفْرِۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ۝۱۲ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ وَ هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍؕ اَتَخْشَوْنَهُمْۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۝۱۳

(پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 12-13)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر عہد کر کے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں (اسلام پر طعنے کسیں) تو کفر کے سرغنوں (سرداروں) سے لڑو بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں کیا اس قوم سے نہ لڑو گے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور رسول کے (مدینہ منورہ سے) نکالنے کا ارادہ کیا حالانکہ انہیں کی طرف سے (جنگ میں) پہلی ہوتی ہے، کیا ان سے ڈرتے ہو تو اللہ کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

بدعہدی

اس آیت کریمہ کے نزول کے متعلق چند روایات ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوسفیان ابن ہشام، سہل بن عمرو ابوجہل، عکرمہ ابن ابوجہل اور وہ تمام سرداران قریش جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ معظمہ میں اس قدر اذیت پہنچائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی یا پھر ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کا معاہدہ کر کے توڑ ڈالا ان کے متعلق یہ آیات کریمہ نازل ہوئی ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں روم و فارس میں جہاد کیے گئے

چنانچہ انکے متعلق پیش بندی کے طور پر یہ آیات نازل ہوئیں ایک روایت کے مطابق قرب قیامت میں جو دجال کے پیروکار معاون و مددگار ہونگے یہ آیات کریمہ ان کفار کے تعلق نازل ہوئیں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ علیہ فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ آیات کفار قریش کے علاوہ دوسرے عرب قبیلوں کے متعلق نازل ہوئی ہوں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے گئے معاہدے کو توڑ بیٹھے یا پھر یہ آیات کریمہ یہود مدینہ کے متعلق نازل ہوئی۔

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۱۴﴾ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾ (پارہ:10 سورۃ التوبہ آیت نمبر 14-15)

ترجمہ کنزالایمان: تو ان سے لڑو اللہ انہیں عذاب دے گا تمہارے ہاتھوں (کفر پر مارے جائیں گے) اور انہیں رسوا کرے گا (قیدی بنائیں جائیں گے) اور تمہیں ان پر مدد (فتح) دے گا اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا، (سکون بخشے گا) اور ان کے دلوں کی گھٹن (کفار کی ذلت کا انتظار) دور فرمائے گا اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

مسلمانوں کو خوشخبری

ہجرت سے قبل یمن اور سباء کے بعض لوگ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر دامن اسلام میں آگئے پھر جب یہ اپنے اپنے وطن لوٹے تو انکے ہم قوم کفار نے ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ ڈالے چنانچہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں یہ پیغام بھیجا کہ حضور کفار کے ظلم وستم سہتے سہتے ہماری برداشت جواب دے چکی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ خوشخبری سنائی کہ انشاء اللہ رب آسانیاں و کشادگیاں بہت قریب ہیں یہ کٹھن دن بہت جلد گزر جائینگے چنانچہ ہجرت کے بعد یہ آیت کریمہ نازل فرمائی گئی تا کہ مومنین یہ واقعہ یاد کرکے اپنے جذبہ جہاد بڑھا سکیں۔ (تفسیر روح البیان تفسیر بغدادی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 17-18)

ترجمہ کنزالایمان: مشرکوں کو (حق) نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی (قول و فعل سے) گواہی دے کر ان کا تو سب کیا دھرا (اچھا کام) اکارت (ضائع) ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت (پانے) والوں میں ہوں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی تردید

غزوہ بدر میں جب کفار کو شکست فاش ہوئی اور کفار قتل و قید کیے گئے تو ان قید ہونے والوں میں حضرت عباس بھی شامل تھے انھیں دیکھ کر غازیان بدر نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے پہ آتے ذرا لحاظ شرم نہیں آئی کہ تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بھی ہو اس رشتے کا بھی پاس نہ کیا تو حضرت عباس نے انھیں جواب دیا ہمارے عیوب کی طرف نہ دیکھیں ہماری اوصاف کی طرف دیکھ کہ ہم تو وہ ہیں جو خانہ کعبہ کی حفاظت کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں حاجیوں کے کھانے پینے کا خیال رکھنا اور انکے ہر طرح سے خدمت کرنے پر مامور ہیں چنانچہ حضرت عباس کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر روح کبیر روح المعانی و روح البیان وغیرہ)

❀❀❀❀❀

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 19)

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا (اے کافرو) تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد حرام کی خدمت

اس کے برابر ٹھہرالی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، وہ (کفار) اللہ کے نزدیک (مسلمانوں کے) برابر نہیں، اور اللہ ظالموں (کافروں) کو (ہدایت کی) راہ نہیں دیتا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق چند روایات ہیں کہ ایک مرتبہ طلحہ ابن شیبہ حضرت عباس اور حضرت علی ایک جگہ جمع ہوئے تو حضرت طلحہ نے کہا مجھے اللہ نے اسقدر عزت سے نوازا کر مجھے کعبہ معظمہ کے کلید بردار کا شرف بخشا اب میں چاہوں تو کعبہ کے اندر سو رہوں میرے علاوہ کسی کو یہ سعادت حاصل نہیں۔ حضرت عباس نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شرف و اکرم بخشا ہے میں زم زم کے کنوئیں سے پانی نکالتا تھا اور حاجیوں کو سیراب کرتا ہوں سقایا کی خدمت مجھے حاصل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا کہ اور اللہ نے مجھے یہ شرف کرامت بخشی کہ مجھے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کی سعادت ملی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت پانے کا شرف ملا جہاد کی حاضری نصیب ہوئی چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت کی سعادت کی فضیلت دونوں پر حاوی ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن تفسیر کبیر تفسیر روح البیان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ٛ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 23-24)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا (تجارت) جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ

چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لائے اور اللہ فاسقوں (دنیا طلب لوگوں) کو راہ (ہدایت) نہیں دیتا۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی تو وہاں سے مسلمانوں کو ہجرت کرنا واجب ہوگیا بلا عذر وہاں ہی رہنا حرام ہوگیا اس پر بعض نے ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کے بال بچے ان سے لپٹ گئے اور بولے کہ ہم کو بے یار ومددگار کس پر چھوڑے جاتے ہو تمہارے پیچھے ہم برباد ہو جائیں گے اس پر وہ ہجرت سے رک گئے ان کے متعلق پہلی آیت لا تتخذو آباء کم نازل ہوئی یہ قول مجاہد کا ہے (خازن کبیر روح البیان) مگر یہ قوی نہایت کیونکہ یہ آیات فتح مکہ کے ایک سال بعد نازل ہوئیں اس وقت مکہ معظمہ کے سارے باشندے مسلمان ہو چکے تھے اور وہاں سے ہجرت کرنے کا سوال ہی نہ رہا تھا۔ (تفسیر کبیر وخان وروح البیان ۲)

ایک صحابی حاطب ابن بلتعہ نے فتح مکہ کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادوں سے کفار مکہ کو ایک عورت کے ذریعہ مطلع کرنے کی کوشش کی وہ عورت اور اس کے پاس یہ خط پکڑے گئے ان کے متعلق یہ آیات کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن روح البیان) جب سورہ براۃ کی گذشتہ آیات نازل ہوئیں جن میں مسلمان کو کفار سے تعلق توڑنے ان سے بیزاری کا حکم دیا گیا تو بعض حضرات نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ حضور یہ کیسے ہوسکے گا۔ اس سے تو ہمارے تجارتی کاروبار تباہ ہو جائیں گے اور اپنے بھائی بھتیجوں کو کیسے چھوڑا جائیگا تو اس پر یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں۔ (خزائن العرفان روح البیان کبیر)

نو شخص پہلے مسلمان ہو کر مدینہ منورہ میں آئے پھر مرتد ہو کر بھاگ گئے ان کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں جن میں ان مرتدین کے قرابت دار مومنین کو ان سے بے تعلق ہو جانے کا حکم دیا گیا۔ (تفسیر مدارک)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ (پارہ 10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 25)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے بہت جگہ تمہاری مدد کی اور (غزوہ) حنین کے دن جب

تم اپنی کثرت (تعداد) پر اترا گئے تھے (فخر کرنے لگے) تو وہ (تعداد کی کثرت) تمہارے کچھ کام نہ آئی (اور قدم اکھڑ گئے) اور زمین (میدان حنین) اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی (کہ وہاں ٹھہرنا مشکل ہو گیا) پھر تم (کافروں) پیٹھ دے کر پھر گئے (میدان چھوڑ گئے)۔

واقعہ حنین

نزول واقعہ غزوہ حنین

ان آیات کا نزول غزوہ حنین کے متعلق ہے جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۳ یا ۱۷ رمضان ۸ آٹھ ہجری میں مکہ معظمہ فتح کیا دس ہزار صحابہ کے لشکر جرار کے ساتھ مکہ معظمہ سے تین دن کی راہ پر طائف کے قریب ایک مقام ہے حنین جہاں کی حضرت حلیمہ تھیں وہاں کے دو قبیلے سخت سرکش تھے ہوازن اور ثقیف ان قبیلوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وشوکت بہت بڑھتی جا رہی ہے اگر یہ حال رہا تو وہ ہم پر بھی غالب آجائیں گے اس لیئے ہم دونوں قبیلے متفق ہو کر ان پر حملہ کر دیں انہیں پتہ چل جائے گا کہ ہم کیسے بہادر ہیں غرضیکہ وہ دونوں قبیلے مسلمانوں پر حملہ کی تیاری کرنے لگے حضور انور نے یہ حالات معلوم کر کے ان پر حملہ کی تیاری کی دس ہزار فاتحان مکہ اور دو ہزار فتح مکہ میں ایمان لانے والوں کل بارہ ہزار غازیوں کی جماعت لے کر شروع شوال سنہ آٹھ ہجری شنبہ کے دن مکہ کے دن مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے اور دس شوال آٹھ ہجری منگل کے دن مقام حنین میں پہنچے مقابلہ میں ہوازن اور بنی ثقیف دونوں قبیلے آئے ہواز کا سردار مالک ابن عوف تھا ثقیف کا سردار کنانہ ابن عبد تھا ان دونوں قبیلوں کی تعداد چار ہزار تھی۔ بعض مسلمانوں نے جو غالباً مسلمہ ابن سلامہ ابن رقیس انصاری تھے کہا کہ آج ہم کفار سے تین گنا ہیں ہرگز مغلوب نہ ہوں گے۔ یہ قول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار ہوا کہ ان کی نظر اپنی کثرت پر گئی اللہ کی مدد پر نہ گئی۔ (مدارج النبوۃ خازن کبیر معانی وغیرہ) آخر کار گھمسان کی جنگ ہوئی ہوازن اور ثقیف بھاگ نکلے مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا ان کے ساتھ مال بہت زیادہ تھا مسلمان مال غنیمت جمع کرنے انہیں قید کرنے میں مشغول ہوئے کہ ان دونوں قبیلوں نے بٹ کر بہت زور سے حملہ کیا یہ لوگ تیر اندازی نشانہ بازی میں بہت ماہر تھے ان کے تیروں کی بارش سے مسمان کے قدم اکھڑ گے اوران میں بھگدڑ مچ گئی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام پر ڈٹے رہے بلکہ آگے بڑھتے رہے۔ حضور کے ساتھ حسب ذیل حضرات تھے۔ عباس ابن عبد المطلب ابوسفیان ابن حارث ابن عبد المطلب جعفر ابن ابوسفیان بن حارث علی ابن ابی طالب ربیعہ ابن حارث فضل ابن عباس اسامہ بن زید ایمن ابن عبید جو حضور کی حفاظت میں شہید ہو گے۔ ابوبکر صدیق عمر ابن خطاب یہ دس حضرات ساتھ

رہے حضرت عباس نے اس کے متعلق اشعار کہے ہیں۔(روح المعانی) ان کے علاوہ ایک سو حضرات اور بھی تھے جو جمے رہے مگر وہ حضور انور کے ساتھ نہ تھے اپنے اپنے مرکزوں میں تھے۔(صاوی) کفار نے حضور انور پر یک بارگی حملہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے خچر سے تلوار سونت کر اترے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب حضور انور کی یہ شجاعت بے مثال دیکھ کر کفار کائی کی طرح پھٹ گئے اس وقت حضرت عباس حضور کے خچر کی لگام پکڑے تھے اور ابوسفیان ابن حارث رکاب شریف حکم دیا کہ عباس ان مسلمانوں کو پکا روکہ میں یہاں ہوں تم کہاں جا رہے ہو حضرت عباس کی آواز آٹھ میل تک سنی جاتی تھی۔(صاوی) حضرت عباس نے پکارا اے سورۃ بقر والو اے مدینہ والو رسول اللہ یہاں ہیں ہیں ادھر آ ؤ سب لبیک کہتے ہوئے لوٹ پڑے اور حضور انور کے گرد جمع ہوگئے حضور انور نے ایک مٹھی کنکر کفار کی طرف پھینکے جو ان کی آنکھوں میں ایک ایک پڑا اور فرمایا۔

یہ لڑائی گرم ہونے کا وقت ہے پھر جو مسلمان نے حملہ کیا تو رب تعالیٰ نے اپنے حبیب کے صدقہ مسلمانوں کو شاندار فتح عطا فرمائی اس غزوہ میں مسلمانوں کو بہت مال غنیمت ہاتھ لگا۔ چھ ہزار قیدی جن میں عورتیں بچے بہت تھے چوبیس ہزار اونٹ بکریوں کا تو شمار ہی نہیں ان قیدیوں میں رسول اللہ کی دودھ کی بہن یعنی حلیمہ کی بیٹی بھی تھیں حضور نے ان کا بہت احترام فرمایا انہیں بہت مال دے کر آزاد فرما دیا یہ اپنی قوم میں پہنچیں اور حضور انور کے کرم و رحم کا ذکر کیا وہ سب ہی مسلمان ہو کر مدینہ منورہ پہنچے حضور انور نے ان کے قیدی واپس فرمائے۔(صاوی وغیرہ) پھر حضور انور یہاں سے ہی طائف تشریف لے گئے پھر مقام جعرانہ میں حضور انور نے مال غنیمت تقسیم فرمایا۔ یہاں سے ہی حضور نے عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کیا اس موقع پر حضور انور نے ابوسفیان بن حرب صفوان ابن امیہ عینہ ابن حصین اقرع ابن حابس کو سو سو اونٹ عطا فرمائے۔(خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 28)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! مشرک نرے ناپاک (گندے عقائد والے) ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں اور اگر تمہاری محتاجی کا ڈر ہے (

کفار تجارتی مال نہ لائیں گے تو عنقریب اللہ تمہیں دولت مند کردے گا اپنے فضل سے اگر چاہے بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

مسلمانوں کو تسلی و اطمینان

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ۹ ھ کو سورۃ براءت کا اعلان فرمایا۔ آئندہ نہ ہی کوئی مشرک حج کرے گا نہ ہی کوئی برہنہ حالت میں۔ تو مشرکین عرب یہ سن کر مسلمانوں کو دھمکیاں دینے لگے کہ تم نے ہمیں حج سے روکا ہے اب تم دیکھنا کہ تمھارا کیا حشر ہوتا ہے کیونکہ سامان تجارت ہم ہی باہر سے لاتے ہیں تمہاری آمدنیاں و روزگار ہمارے مرہون منت ہیں اب جب ہم آنا چھوڑ دینگے تو تم فاقہ کشی میں مبتلا ہو جاؤ گے اور بدحالی کا شکار ہو جاؤ گے چنانچہ مسلمانوں کی تسلی و اطمینان کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی و تفسیر کبیر)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 29)

ترجمہ کنزالایمان: لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین (اسلام) کے تابع (اس پر عمل کرنے والے) نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیے گئے (اہل کتاب) جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر (عاجزی سے)۔

جنگ کا حکم

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو روم کے عیسائیوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق یہ آیت کریمہ بنی قریظہ و بنی نظیر یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر صاوی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ٌابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِــــُٔـوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ڔ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 30)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے، یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں اگلے (پہلے والے) کافروں کی سی بات بناتے ہیں، اللہ انہیں مارے (غارت کرے)، کہاں اوندھے جاتے (بہکے جا رہے) ہیں۔

یہود کی جماعت کا گستاخانہ مطالبہ

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور اس میں یہود کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور عرض گزار ہوئی کہ ہم آپ پر ایمان کیسے لے آئیں اور اسلام کو کیسے قبول کر لیں جبکہ نہ ہی آپ ہمارے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں نہ ہی عزیر علیہ سلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں بلکہ انھیں اللہ کا بندہ کہتے ہیں اگر آپ یہ دونوں باتیں ترک کر دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر کبیر، تفسیر صادی تفسیر خازن معانی و بیان)

✿✿✿✿✿

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڏ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 36)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں سے چار حرمت (ادب) والے ہیں یہ سیدھا (آسان) دین ہے، تو ان مہینوں میں (گناہ کر کے) اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں، اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

اہل عرب کا غلط دستور

اہل عرب میں یہ دستور تھا کہ ملت ابراہیمی کے مطابق اپنے دینی و دنیاوی کام قمری تاریخ کے حساب سے کیا کرتے تھے جبکہ باقی لوگ شمسی تاریخوں کے حساب سے اپنے کام سرانجام دیتے تھے مگر چونکہ قمری سال تین سو چپین روز کا اور شمسی سال تین سو پینسٹھ دن کا ہوتا ہے لہٰذا ہر سال دس دن کا فرق پڑ جاتا ہے اسلئے قمری سال کے مطابق حج کبھی گرمیوں میں آتا کبھی سردیوں میں آتا یوں ہی کبھی حج ایسے موسم میں آتا جو تجارتی لحاظ سے نقصان وہ ہوتا اور اہل عرب کی آمدنی اور کاروباری منافع کم ہوتا جبکہ شمسی تاریخوں کے مطابق کام کرنے والوں کے تمام اہم دن یکساں موسم اور تاریخوں میں آتے لہٰذا اہل عرب اپنے قمری مہینوں میں ہر سال دس دن کا فرق کرتے اور جب ایک ماہ پورا ہو جاتا تو وہ سال بارہ کے بجائے تیرہ ماہ کا کر دیتے چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن و تفسیر کبیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُؕ زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ۠

(پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 37)

ترجمہ کنزالایمان: ان کا مہینے پیچھے ہٹانا (مہینوں میں تبدیلی کرنا) نہیں مگر (سوائے اس کے کہ) اور کفر (مزید آگ) میں بڑھنا اس سے کافر بہکائے جاتے ہیں ایک برس اسے (کسی مہینے کو) حلال ٹھہراتے ہیں (جنگ و جدل کرتے ہیں) اور دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں کہ اس گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللہ نے حرام فرمائی (یعنی حیلہ کر کے گنتی پوری کر لیں) اور اللہ کے حرام کیے ہوئے حلال کر لیں، ان کے برے کام ان کی آنکھوں میں بھلے لگتے ہیں، اور اللہ کافروں کو (ہدایت کی) راہ نہیں دیتا۔

اہلِ عرب کا باطل فیصلہ

حضرت ابراہیم علیہ سلام کے زمانہ سے یہ تمام عبادات وغیرہ چاند کے حساب سے ہی ہوتی چلی آ رہی تھی چنانچہ ان مہینوں میں جو حرمت والے تھے یعنی رجب، ذیقعد، ذی الحجہ، محرم، ان میں جنگ و جدل لوٹ مار، قتل و

غارت گری حرام تھی ان میں ایک مہینہ رجب الگ تھا باقی تین مہینہ لگا تار تھے چنانچہ اہل عرب کو مسلسل تین ماہ تک خود کو ان حرکتوں سے باز رکھنا دشوار ہوا تو انہوں نے باہم یہ فیصلہ کیا کہ سال کے چار مہینے محترم ہیں تو یہ چار مہینے ہم اپنا آسانی کے مطابق مقرر کر لیتے ہیں ہم جس مہینے کو جو نام دیں وہی ہوگا چنانچہ اگر انھیں محرم میں کسی سے جنگ کرنی ہوتی تو اپنی مرضی سے صفر کا مہینہ بنا لیتے اور صفر کو محرم بنا لیتے چنانچہ انکی اس حرکت سے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَ لَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

(پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 38-39)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ خدا کی راہ میں کوچ کرو (جہاد کے لیے نکلو) تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہو (جانے سے گھبراتے ہو) کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کر لی اور جیتی دنیا کا اسباب (سامانِ زندگی) آخرت کے (سامان کے) سامنے (کچھ) نہیں مگر تھوڑا (کم اور فانی) اگر نہ کوچ کرو گے (جہاد کے لے نہ نکلو گے) انہیں سخت سزا دے گا اور تمہاری جگہ (تمھیں ہلاک کر کے) اور (دوسرے) لوگ لے آئے گا (جو تم سے بہتر ہونگے) اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے، اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

غزوہ عسرت

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ غزوہ حنین۔ اوطاس اور فتح طائف اور عمرہ جعرانہ سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ تشریف لائے کچھ قیام فرمایا تو خبر ملی کو رومی لشکر بڑی تعداد میں شام کے شہر تبوک اور اس کے آس پاس مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ان کو پیش قدمی نہ کرنے دیں بلکہ تبوک پہنچ کر وہاں ہی ان پر جہاد کریں اس جہاد کی اعلانیہ تیاری فرمادی اپنے ارادے سے

مسلمانوں کو مطلع فرما دیا کہ ہم نے تبوک پر حملہ کرنا ہے اس سے پہلے اکثر مقام جہاد ظاہر نہیں فرمایا جاتا بلکہ بطور توریہ حملہ کرنا کہیں ہوتا تھا اور اشارۃ اظہار دوسری طرف کا چونکہ تبوک مدینہ منورہ سے بہت دور چودہ منزل تقریباً پانچ سو میل پر تھا موسم سخت گرم تھا۔ اس لیے اہل مدینہ کے کھجور کے باغات تیار تھے اسلئے صاف صاف اعلان فرما دیا تاکہ مسلمان پوری تیاری کر لیں۔ یہ جہاد منافقوں پر عموماً اور بعض صحابہ کرام پر خصوصاً گراں (بھاری) معلوم ہوا بہرحال حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب سنہ ۹ ہجری میں تیس یا چالیس ہزار کا لشکر جرار کوچ فرمایا۔ جس میں دس ہزار گھوڑے تھے۔ اس غزوہ کے موقعہ پر حضرت عثمان غنی دس ہزار مجاہدوں کو مجاہدوں کا سامان جہاد دیا دس ہزار اشرفیاں نو سو اونٹ سو گھوڑے مع سامان دیئے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنا سارا مال چندہ میں دے دیا۔ گھر میں جھاڑو دے ڈالی۔ اس کی مالیت چار ہزار درہم تھی۔ حضرت عمر نے آدھا مال حضرت عبدالرحمن ابن عوف نے سواوقیہ حضرت عباس وطلحہ نے بھی بھاری چندہ دیا۔ عورتوں نے زیور اتار دیئے۔ حضور انور نے مدینہ منورہ کے انتظام کے لئے حضرت علی اور ابن سلمہ انصاری کو چھوڑا۔ اس لشکر میں عبداللہ ابن ابی منافق مع اپنے ساتھیوں کے روانہ تو ہوا مگر ثنیۃ الوداع سے ہی لوٹ آیا۔ اس جہاد میں بڑا جھنڈا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیا گیا۔ دوسرا حضرت زبیر کو قبیلہ اوس کا جھنڈا اسید بن حضیر کو خزرج کا جھنڈا حباب ابن منذر کو۔ اس غزوہ کو منافقین تو گئے نہیں بعض مسلمان ارادہ کرتے ہی رہ گئے شریک نہ ہو سکے ان مسلمانوں کے متعلق یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر صاوی وخزائن العرفان روح البیان وغیرہ)

اس غزوہ کا نام غزوہ عسرت اور غزوہ فاضحہ بھی ہے۔۔ کیونکہ اس موقعہ پر مسلمان بہت تنگی میں تھے اور اس غزوہ نے منافقوں کو رسوا کر دیا۔ (روح البیان)

جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچے تو وہاں پانی کا ایک چشمہ تھا جس میں پانی بہت تھوڑا تھا۔ حضور انور نے اس میں کلی کی جس سے پانی بہت زیادہ ہو گیا۔ اسلامی لشکر اور اس کے تمام جانور سیر ہو گئے۔ ہرقل شاہ محروم نے حضور انور کا مقابلہ نہ کیا۔ رومی فوجیں واپس چلی گئیں جنگ کی نوبت نہ آئی حضور انور نے حضرت خالد بن ولید کو چار سو سے زیادہ سوار دے کر بھیجا دومۃ الجندل کے حاکم اکیدا پر حملہ کرنے کے لیے فرمایا کہ اسے نیل گائے کے شکار میں ہی پکڑ لو۔ چنانچہ آپ اسے گرفتار کر کے لے آئے۔ حضور انور نے اس پر جزیہ مقرر کر کے اسے چھوڑ دیا۔ یوں ہی ایلہ کے حاکم پر اولاً اسلام پیش کیا جسے اس نے قبول نہیں کیا اسے بھی جزیہ پر چھوڑ دیا گیا۔ یہ جہاد پوری آزمائش کا ذریعہ تھا۔ (خزائن العرفان) حضور انور نے تبوک میں تقریباً بیس دن قیام فرمایا اس موقع پر ایلہ کے حاکم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید خچر تحفتاً پیش کیا جو قبول فرما لیا گیا۔ حضور انور نے

اسے ایک چادر عنایت فرمائی جو اس نے بصد شکریہ قبول کی۔ (صاوی) اس غزوہ سے رہ جانے والے تین صحابہ حضرت کعب ابن مالک ہلال ابن امیہ، مرارہ ابن لوئی کا واقعہ ان کا مکمل بائیکاٹ اس غزوہ میں ہوا جن کا ذکر اگلی آیتوں میں آرہا ہے انہیں کی توبہ کا ذکر اس سورۃ میں ہے اسی وجہ سے اس سورۃ کا نام توبہ ہے غزوہ تبوک حضور کا آخری جہاد ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر40)

ترجمہ کنزالایمان: اگر تم محبوب (رسول) کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت (سازش) سے انہیں (مکہ مکرمہ سے) باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے (صرف دو تھے) جب وہ دونوں (رسول اور صدیق اکبر) غار (ثور) میں تھے جب (رسول) اپنے یار (صدیق اکبر) سے فرماتے تھے غم نہ کھا (خوف نہ کر) بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ (سکونِ قلبی) اتارا اور ان (غیبی فرشتوں) فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی (ارادے ناکام بنا دیے) اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے (جہاد کے لیے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ہجرت

یہ آیت کریمہ حضور انور کی ہجرت کے متعلق نازل ہوئی جس کا واقعہ یہ ہے کہ جب کفار مکہ کے ظلم مسلمانوں پر حد سے بڑھ گئے تو حضور انور نے مسلمانوں کو ہجرت کا حکم دیا اس حکم سے مسلمان مختلف مقامات پر ہجرت کر کے چلے گئے مکہ معظمہ میں صرف حضور انور۔ حضرت علی۔ حضرت ابوبکر صدیق اور صہیب رہ گئے یا عورتیں بچے بوڑھے اور ضعیف مسلمان جو ہجرت نہ کر سکے تھے۔ (روح البیان) بلکہ حضرت ابوبکر صدیق بھی حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چل دیئے تھے برک الغماء سے ایک سردار کفار ابن دغنہ آپ کو مکہ معظمہ واپس لایا۔ (خازن) حضور انور نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق مجھ کو بھی ہجرت کا حکم رب کی طرف سے ملنے والا ہے تم

میرے ساتھ ہجرت کرنا۔حضرت ابوبکر صدیق خوش ہو گئے اور آٹھ سو درہم سے دو اونٹیاں خرید کر ان کی پرورش کرنے لگے! اس ہجرت کے لیے۔ایک کا نام قصوی تھا جس پر حضور انور نے ہجرت میں سواری کی اور آخر تک نبی کریم کی سواری میں رہی اور خلافت صدیق میں اسکی وفات ہوئی۔حضور کی دوسری اونٹنی عضباء تھی۔یہ خلافت فاروقی میں فوت ہوئی۔قیامت کے دن حضرت فاطمہ اسی پر سوار ہوکر محشر میں پہنچیں گی۔(روح البیان)اونٹنیوں کی یہ خریداری اور آخر ذی الحجہ میں ہوئی اس لئے اسلامی سنہ محرم سے شروع ہوتا ہے کہ حضرت صدیق نے ہجرت کی تیاری اسی مہینے میں شروع کی تھی۔اگرچہ ہجرت ربیع الاول میں ہوئی۔

جب دوبارہ حج کے موقعوں پر مدینہ منورہ کے دو قبیلوں اوس اور خزرج کے نمائندہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی پہلے حج میں بارہ نے دوسرے میں ستر نے اس کا پتہ کفار کو چل گیا انہیں خطرہ ہوا کہ اسلام مکہ سے باہر پھیل جائے گا تو انہوں نے دارلندوہ (مشورہ گھر یعنی اپنے ادارہ میں جو قصی ابن کلاب کے گھر میں تھا جمع ہوکر مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔اس مشورہ میں ابلیس بھی شیخ نجدی کی شکل میں آیا۔بولا کہ میں نجدی ہوں تم ایک اچھے کام کے لیئے جمع ہوئے ہو میں تم کو اچھا مشورہ دینے آیا ہوں لوگوں نے مختلف رائیں دیں مگر ابوجہل بولا کہ میری رائے یہ ہے کہ مکہ کے تمام قبیلوں میں وہ دو آدمی ہتھیار بند ہوکر ان کا گھر گھیر لو۔جب وہ اٹھیں تو سب یکبارگی ان پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دو۔بنی ہاشم سب سے لڑ نہ سکیں گے آخر دیت یعنی خون بہالینے پر راضی ہو جائیں گے۔سارے قبیلہ والے وہ ادا کر دیں ابلیس شیخ نجدی نے اسے پسند کیا اور اتفاق رائے سے یہ بات پاس ہو گئی۔یہ مشورہ ماہ صفر میں ہفتہ (سنیچر) کے دن ہوا۔(روح البیان) یہ جگہ وہ ہی تھی جہاں آج حرم شریف میں مصلی حنفی ہے چنانچہ پروگرام کے مطابق تمام قبیلوں سے دو دو آدمی ہتھیار بند ہوکر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازہ کو گھیر کر کھڑے ہو گئے ادھر جبریل نے حضور انور کو یہ سب کچھ بتا دیا حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر حضرمی سبز رنگ کی عطا فرمائی جس کی لمبائی چار گز چوڑائی دو گز تھی عطا فرما کر فرمایا علی تم میرے بستر پر لیٹ جاؤ۔میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ کفار تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے۔محاصرہ کرنے والے ایک سو آدمی تھے۔حضور انور نے ایک مٹھی مٹی لی اور سورہ یٰسٓ کی آیت کریمہ **فاغشینا ھم فھم لا یبصرون** تک پڑھی اور ان کی طرف یہ مٹھی بھر خاک پھنکی جو سب کے سروں پر پڑی اور وہ سب حضور انور کو دیکھتے اندھے ہو گئے اور حضور وہاں سے نکل کر سیدھے رہے حضرت ابوبکر صدیق کے گھر کے پہنچے۔حضرت ابوبکر صدیق کو ساتھ لیا اور ثور پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے خیال رہے کہ یہ پہاڑ مکہ معظمہ سے موجودہ راستہ سے پانچ میل دور ہے۔اس پہاڑ کو ثور اس لیے کہتے ہیں کہ ایک بار اس پر ایک شخص

ثور ابن عبد مناۃ نے قیام کیا تھا۔اس کی طرف نسبت سے اسے جبل ثور کہتے ہیں۔اور اس غار کو غار ثور اس پہاڑ کا اصلی نام اطحل ہے۔(روح البیان) ادھر جب حضرت علی حضور کے بستر سے اٹھے تو مکان عالیشان کو گھیر نے والے کفار آپ کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔دوسری حیرانی یہ ہوئی کہ ہر ایک کے سر پر خاک تھی۔پوچھا اے علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں گئے۔آپ نے فرمایا رب جانے ادھر راستہ کا واقعہ یہ ہوا کہ حضرت صدیق کبھی حضور کے آگے چلتے کبھی پیچھے کبھی دائیں کبھی بائیں۔حضور نے پوچھا اے ابوبکر یہ کیا۔عرض کیا کہ میں ہوں اکیلا اور سمتیں ہیں چار ہر سمت سے حضور پر دشمن کا خطرہ شاید کوئی آگے گھات لگائے بیٹھا ہو تو میں آگے ہو جاتا ہوں اور کبھی خیال رہے کہ شاید کوئی پیچھے سے آتا ہو تو پیچھے ہو جاتا ہوں پھر دائیں بائیں سے یہی خدشہ دل میں آتا ہو تو دائیں بائیں ہو جاتا ہوں تاکہ جدھر سے بھی حضور پر حملہ ہو تو مجھ پر ہو اللہ تعالیٰ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کرے۔آخر کا حضور انور کو اپنے کندھے پر لے لیا اور پنجوں کے بل اس طرح چلے کہ ہر پنجا زمین پر رکھ کر گھمادیتے تاکہ پنجہ کا نشان نہ رہ جائے اور کوئی کھوجیا کھوج نہ نکال سکے نہ معلوم حضرت صدیق نے یہ خاردار دشوار گذار کس طرح طے کر کے غار تک حضور کو پہنچایا۔اے صدیق تیرے ان کندھوں تیرے ان پنجوں پر کروڑوں سلام ہوں۔جب غار کے کنارہ پر پہنچے تو عرض کیا یا رسول اللہ مجھے غار میں جانے دیں تاکہ صاف کروں پھر آپ کو بلاؤں تاکہ اگر موذی جانور ہو تو مجھے ہی کاٹے آپ کو تکلیف نہ پہنچے۔اندھیرے وحشت ناک غار میں اکیلے گھسے اس میں بہت سوراخ تھے فرش صاف کیا۔چادر مبارک پھاڑ پھاڑ کر سوراخ بند کئے عشق رسول نے حبیب دگر بیان کی دھجیاں اڑادیں۔شعر

عشق نے کیتا حال فقیراں کپڑے کر کے لیراں لیراں

بند جا کیتا غار نبی دا اور دسدا

ایک سوراخ باقی بچا اس میں اپنے پاؤں کا انگوٹھا لگا کر بیٹھ گئے اب بیٹھک اس اس طرح ہوئی کہ ایک پاؤں غار کے فرش پر بچھا ہوا دوسرا غار کی طرف اٹھا ہوا اسطرح حضور انور کو بلایا۔آپ کا سر مبارک بچھے ہوئے انور پر رکھا اور سلا دیا۔اس انگوٹھے والے سوراخ کے سانپ نے کئی بار آپ کے انگوٹھے کو ڈسا مگر آپ نے انگوٹھا نہ ہٹایا۔مار غار پر یار غار غالب آیا۔زہر نے اپنا اثر کرنا شروع کر دیا۔تمام جسم میں سنسنی پھیلنے لگی آنکھوں سے اشک رواں ہوئے رخسار مصطفی پر گرے۔مبارک آنکھیں کھول دیں۔دیکھا صدیق رو رہے ہیں پوچھا کیا ہے؟ عرض کیا ایک سانپ کئی بار کاٹ چکا ہے۔فرمایا کہاں عرض کیا انگوٹھے میں فرمایا دکھاؤ حضور انور نے اپنا لعاب دہن لگا دیا زہر ختم ہو گیا مگر وفات کے وقت وہی زہر لوٹا جس سے حضرت صدیق کی وفات

یعنی شہادت ہوئی۔ (تفسیر خازن) یہ ہے فنائی الرسول کہ جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات خیبر والے زہر کے لوٹنے سے حضرت صدیق کی وفات غار والے زہر کے لوٹنے سے بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ جو لوگ حضرت محمد ابن ابوبکر کی اولاد میں ہیں ان کے پاؤں کے انگوٹھے پر سیاہ تل ہوتا ہے اور انہیں سانپ نہیں کاٹتا۔ عبدالرحمن ابن ابی بکر کا یہ حال نہیں کیونکہ عبدالرحمن اس وقت پیدا ہو چکے تھے محمد بعد کو پیدا ہوئے۔ یہ اثر تا قیامت رہے گا اگر باپ صدیق ہے تو دائیں پاؤں میں ماں صدیقی ہے تو بائیں پاؤں میں اگر دونوں صدیق ہیں تو دونوں پاؤں میں نشان ہوتا ہے فقیر نے مشاہدہ بھی کیا ہے ادھر غار کے منہ پر مکڑی۔ نے جالا تن دیا۔ کبوتری نے انڈے دے دیئے کفار مکہ کی ٹولیاں ہر طرف دوڑ پڑیں ایک ٹولی جس میں امیہ ابن خلف بھی تھا۔ وہ اس پہاڑ پر پہنچی۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس غار کے منہ پر پہنچی یہ سب لاٹھیوں تلواروں سے مسلح تھے۔ ان میں سے ایک بولا اس غار کے اندر بھی دیکھ لو۔ اس کا نام علقمہ ابن کرز تھا۔ جو فتح مکہ کے دن ایمان لایا۔ امیہ ابن خلف بولا کہ یہ مکڑی کا جالا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش سے پہلے کا ہے۔ اگر اس میں وہ جاتے تو جالا ٹوٹ جاتا اور انڈے پھوٹ جاتے۔ جب علقمہ اور امیہ یہ باتیں کر رہے تھے تب حضرت صدیق نے بیقرار ہو کر وہ عرض کیا اور حضور انور نے وہ جواب دیا جو یہاں اس آیت کریمہ میں مذکور ہے حضور انور نے اس غار میں تین دن قیام کیا اس عرصہ میں حضرت صدیق اکبر کے غلام مالک ابن فہیرہ اس پہاڑ کے دامن میں جناب صدیق کی بکریاں چراتے تھے۔ شام کو آپ عبداللہ ابن بکر کے گھر سے کھانا پانی یہاں پہنچاتے تھے اور کفار مکہ کے حالات کی خبر روزانہ دیتے تھے۔ جب کفار مایوس ہو کر تھک گئے تب یہ دونوں حضرات اپنے ہمراہ ایک رہبر بنی عبد ابن عدی کو لے کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ (خازن۔ روح البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۟ (پارہ: 10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 42)

ترجمہ کنزالایمان: اگر کوئی قریب مال (دنیاوی نفع) یا متوسط (کم دشوار) سفر ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے مگر ان پر تو مشقت کا راستہ دور پڑ گیا (مشکل ہو گیا)، اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے کہ ہم سے بن پڑتا تو ضرور تمہارے ساتھ چلتے اپنی جانوں کو (جھوٹی قسمیں کھا

کر) ہلاک کرتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ بیشک ضرور جھوٹے ہیں۔

منافقین پر غزوہ تبوک دشوار

مدینہ منورہ میں جب صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کا اعلان فرمایا تو منافقین پر یہ دور دراز کا سفر گرمی و پیاس بھوک کی شدت کا خوف رومیوں کے لشکر سے مقابلے کی سختی و دشواری ان پر نہایت شاق و ناگوار گزری چنانچہ وہ نہ جانے کے حیلے بہانے تراشنے لگے چنانچہ ان منافقین کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر مدارک و تفسیر روح البیان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 44-43)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں معاف کرے تم نے انہیں کیوں (جہاد سے رہ جانے کا) اِذن دے دیا جب تک نہ کھلے (ظاہر نہ ہوئے) تھے تم پر سچے اور ظاہر نہ ہوئے تھے جھوٹے، اور وہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم سے چھٹی (جہاد سے رہ جانے کی اجازت) نہ مانگیں گے اس سے کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کریں، اور اللہ خوب جانتا ہے پرہیزگاروں کو۔

منافقین کے جھوٹے حیلے بہانے

غزوہ تبوک کی روانگی کا اعلان عام سن کر منافقین بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں جھوٹے حیلے بنانے پیش کرنے حاضر ہوئے کوئی کہتا میں بیمار ہوں کوئی کہتا میری یا زوجہ یا بچے بیمار ہیں کوئی کہتا ماں ضعیف ہے اسکی خدمت کرنی ہے وغیرہ وغیرہ چنانچہ ان منافقین کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّ لٰكِنْ كَرِهَ

اللّٰهُ انۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝

(پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 45-46)

ترجمہ کنزالایمان: تم سے یہ چھٹی (جہاد سے رہ جانے کی اجازت) وہی مانگتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک (کشمکش) میں پڑے ہیں تو وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہیں (نہ کافروں کے ساتھ ہیں نہ مسلمانوں کے) انہیں (جہاد کے لیے) نکلنا منظور ہوتا تو اس کا سامان (تیاری) کرتے مگر خدا ہی کو ان کا اٹھنا (جہاد کے لیے جانا) ناپسند ہوا تو ان میں کاہلی بھر دی اور فرمایا گیا کہ بیٹھ رہو (رہ جاؤ) بیٹھ رہنے والے (عورتوں، بچوں، بیماروں) کے ساتھ۔

منافقین کی دروغ گوئی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کا کافی پہلے ہی اعلان فرمادیا تھا کہ چنانچہ مجاہدین اسلام نے غزوہ کی روانگی کی تیاریاں شروع کردیں جبکہ منافقین ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے بیٹھے رہے جب روانگی کا وقت آیا تو مخلص مومنین تو غزوہ کے لئے وقت پر روانہ ہوگئے اور منافقین یہ بہانے کرنے لگے کہ بہت دور کا سفر ہے ہم تو اتنے لمبے سفر کی تیاری نہیں کر سکے ہم جانے معذور ہیں ہمارا عذر قبول فرمایئے اور یہیں رہنے کی اجازت عطا کی فرمایئے چنانچہ انکی دروغ گوئی متعلق یہ آیات کریمہ نازل ہوئے۔

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 49)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں کوئی تم سے یوں عرض کرتا ہے کہ مجھے رخصت دیجیے (جہاد سے رہ جانے کی اجازت) اور فتنہ (آزمائش) میں نہ ڈالیے سن لو وہ فتنہ ہی میں پڑے اور بیشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو۔

جد ابن قیس کا جھوٹا بہانہ

جب غزوہ تبوک کی روانگی کا وقت آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منافق جد ابن قیس کو بلا کر فرمایا کہ تم بھی چلو تو اس جھوٹا بہانہ تراشتے ہوئے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات دراصل یہ ہے کہ میں

عورتوں کا بہت دلدادہ ہوں، حسین وجمیل عورتیں میری کمزوری ہیں آپ روم کی قوم سے جہاد کرنے جا رہے ہیں اور رومی عورتیں بہت خوبصورت حسین ہوتی ہیں انھیں دیکھ کر مجھ سے صبر نہ ہوسکے گا ایسا نہ ہو میں کسی گناہ میں پڑ جاؤں چنانچہ مجھے یہیں چھوڑ جائیں ورنہ میں فتنہ میں مبتلا ہو جاؤنگا اس پہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا عذر تو ہی جانے چنانچہ اسکے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، تفسیر کبیر خزائن العرفان تفسیر بیضاوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنۡ تُصِبۡكَ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡكَ مُصِيۡبَةٌ يَّقُوۡلُوۡا قَدۡ اَخَذۡنَاۤ اَمۡرَنَا مِنۡ قَبۡلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمۡ فَرِحُوۡنَ ۝٥٠ قُلْ لَّنۡ يُّصِيۡبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا‌ ۚ هُوَ مَوۡلٰٮنَا‌ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝٥١ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 50-51)

ترجمہ کنز الایمان: اگر تمھیں بھلائی پہنچے تو انہیں (کافروں کو) برا لگے اور اگر تمھیں کوئی مصیبت پہنچے تو کہیں ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا (جہاد پر نہ جا کر ٹھیک کیا) اور خوشیاں مناتے پھر جائیں، تم فرماؤ ہمیں نہ پہنچے گا مگر (وہی) جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا وہ ہمارا مولی ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے۔

منافقین کو شدید رنج وغم

جب مجاہدین اسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تبوک کے لیئے روانہ ہوگئے تو منافقین جھوٹے بہانے اور عذر تراش کر مدینہ میں ہی رہ گئے تو ان منافقین کے سرداروں نے یہ افواہ اڑا دی کہ تبوک جانے والے مسلمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر کی صعوبتوں گرمی کی شدت پیاس بھوک کی زیادتی کے سبب راستہ میں ہی دم توڑ گئے ہیں یہ خبر سن کر دیگر منافقین بہت خوش ہوا اور وہ کچھ بھی کہا جو آیت کریمہ میں بیان کیا گیا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ خبر جھوٹی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ نہ صرف خیریت سے ہیں بلکہ تبوک میں جنگ کی نوبت ہی نہ آئی رومیوں نے بلا مقابلہ ہی ہتھیار ڈال دیئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحائف و نذرانے پیش کئے یہ سب سن کر منافقین کو سخت رنج وغم پہنچا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے اصحاب کے مدینہ منورہ جلوہ افروز ہوگئے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی منافقین کو سخت شرمندگی اٹھانی پڑی۔ (تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۵۳

(پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 53)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کہ دل (خوش دلی) سے خرچ کرو یا ناگواری سے تم سے ہرگز (بارگاہِ الٰہی میں) قبول نہ ہوگا بیشک تم بے حکم (نافرمان) لوگ ہو۔

بے حکم لوگ

غزوہ تبوک کی روانگی کے وقت جب جدابن قیس منافق نے عورتوں کا جھوٹا بہانہ تراشا تھا اس نے نہ جانے کا کہہ کر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں جہاد پر تو نہیں جاسکتا مگر جہاد پر خرچ کرنے کے لئے مال حاضر کرتا ہوں یہ قبول کریں چنانچہ اسکے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، روح البیان وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَ اِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝۵۸ وَ لَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۙ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝۵۹

(پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 58-59)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں کوئی وہ ہے کہ صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا (عیب لگاتا) ہے تو اگر ان (صدقات) میں سے (ان کی مرضی کے مطابق) کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جبھی وہ ناراض ہیں، اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول، ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

گستاخِ رسول قوم

اس آیت کریمہ کے متعلق چند روایات ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح حنین کے بعد مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے آپ نے فتح مکہ میں ایمان لے آنے والوں کو زیادہ اور باقی مسلمانوں کو کچھ کم تقسیم فرمایا اس پر قبیلہ کا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ آپ تقسیم میں انصاف کو اپنائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اگر میں بھی انصاف نہ کروں تو پھر کون کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے قتل کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا اور ارشاد فرمایا کہ ارادہ الٰہی یہی ہے کہ اسکی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی کہ تم نمازیں روزے انکی نمازوں اور روزوں کے مقابلے میں معمولی سمجھو گے۔ یہ قرآن بہت پڑھیں گے مگر ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائینگے جیسے تیر کمان سے تب یہ آیات کریمہ نازل ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو عطیات تقسیم فرما رہے تھے کسی کو کم کسی کو زیادہ حکمت کے تحت تو وہاں موجود ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا کہ یہ تقسیم برابر نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض کے مطابق ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سونا چاندی تقسیم فرما رہے تھے تو ایک بدوی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اللہ نے آپکو عدل و انصاف کا حکم دیا ہے مگر آپ نے یہ تقسیم انصاف کے تحت نہیں کی چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک روایت کے مطابق ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں صدقات تقسیم فرمانے کے لئے تشریف لائے چاروں طرف غریبوں ناداروں کا جم غفیر تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقات تقسیم فرمانے لگے تو ان میں سے ایک شخص بولا یہ تقسیم انصاف پر مبنی نہیں چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی روح البیان، خزائن العرفان، تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۶۰ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 60)

ترجمہ کنزالایمان: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل (وصول) کرکے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے (پیدا کی جائے) اور گردنیں چھڑانے (غلاموں کو آزاد کرنے) میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو، یہ ٹھہرایا (مقرر کیا) ہوا ہے اللہ کا، اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

دستِ مبارک سے تقسیم

امیر اور مالدار صحابہ کرام اپنے اموال کی زکوٰۃ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ان کی خواہش یہ ہوتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے یہ زکوٰۃ مستحق میں تقسیم فرمائیں تاکہ

اللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی برکت سے قبول فرمالے۔ یہ دیکھ کر منافقین یہ الزام عائد کرنے لگے کہ حضور یہ زکوٰۃ کا مال اپنے عزیز و اقارب و رشتہ داروں اور گھر والوں کے لئے وصول کرتے ہیں چنانچہ ان منافقین کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، تفسیر صاوی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ مِنْهُمُ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ وَ یَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌؕ قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ یُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْؕ وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 61)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے (نبی) کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں (جو بتاؤ یقین کر لیتے ہیں) تم فرماؤ تمہارے بھلے کے یے کان ہیں (کہ تمھارے عیب چھپے رہیں) اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں، اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء رسانی

اس آیت کریمہ کی شان نزول چند روایات ہیں بعض منافقین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کررہے تھے کہ اس دوران ان میں سے ایک بولا کہ اگر حضور کو ہماری ان باتوں کی خبر ہو جائے تو ہمارا پول کھل جائے ہماری منافقت کھل کر ظاہر ہو جائیگی تو ان میں سے ایک منافق جلاس ابن سوید بولا کہ بے فکر رہو نہ یہاں کوئی مسلمان موجود ہے جو ان تک خبر پہنچائے اور اگر کسی طرح یہ خبر پہنچ بھی گئی تو ہم جھوٹی قسم کھالینگے کہ ہم نے کچھ نہیں کہنا اور پہلے کی طرح وہ ہماری اس بات کو بھی بغیر تحقیق کیے مان لینگے وہ تو (معاذ اللہ) کچے کانوں کے ہیں جو بھی کہہ دے مان لینگے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق مدینہ منورہ کی ایک منافق نبتل ابن حارث جو انتہائی بدشکل تھا سرخ آنکھیں پچکے ہوئے گال الجھے بکھرے بال ابھری ہوئی کنپٹیاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو ابلیس کو دیکھنا چاہے وہ نبتل کو دیکھ لے۔ یہ شخص بارگاہ رسالت میں حاضر رہتا اور ہر بات خوب غور سے سنتا اور پھر تمام باتیں کفار و منافقین تک پہنچا دیتا چنانچہ حسب معمول ایک دن وہ اسی کام میں مشغول تھا تو کسی نے اس سے کہا کہ تیری اس حرکت کی اطلاع نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی تو تیری خیر نہیں اس پر جتل بولا کہ میں تو جھوٹی قسم کھا کر مکر جاؤں گا اور وہ تو پڑے کان ہیں جو سنیں گے مان لینگے چنانچہ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر تنویر المقیاس، تفسیر کبیر تفسیر روح البیان، خازن در روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 62-63)

ترجمہ کنزالایمان: تمہارے سامنے اللہ کی (جھوٹی) قسم کھاتے ہیں کہ (ہم نے کچھ نہیں کیا تا کہ) تمہیں راضی کرلیں اور اللہ ورسول کا حق زائد تھا کہ (اخلاص و اطاعت سے) اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے، کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا، یہی بڑی رسوائی ہے۔

منافقین کی جھوٹی قسمیں

ایک مرتبہ بعض منافق بیٹھے شانِ رسالت میں گستاخیاں کر رہے تھے ان میں سے ایک بولا اگر محمد سچے ہیں تو ہم گدھے سے بدتر ہیں۔ وہاں اتفاقاً ایک انصاری بچہ عامر ابن قیس بھی موجود تھا اس نے کہا خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور تم واقعی گدھے سے بھی بدتر ہو پھر وہ بچہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور تمام احوال کہہ سنایا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان منافقین کو بلوا کر تصدیق کے لئے دریافت فرمایا تو وہ سب جھوٹی قسمیں کھانے لگے کہ ہم نے ایسا کچھ نہیں کہا تو اس پر حضرت عامر نے دعا کی کہ یا اللہ سچے کو سچا اور جھوٹے کو جھوٹا ثابت کردے چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور منافقین کی تردید اور حضرت عامر کی تصدیق فرمائی گئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق اکثر منافقین نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر جھوٹے بہانے بنائے اور غزوہ میں شریک نہ ہوئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے واپس مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہ منافقین حاضر بارگاہ ہوکر جھوٹی قسمیں کھانے لگے کہ ہم واقعی سخت مجبور معذور تھے اسلئے ہم غزوہ میں نہ جاسکے چنانچہ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾ (پارہ:10سورۃ التوبہ،آیت نمبر64)

ترجمہ کنزالایمان: منافق ڈرتے ہیں کہ ان پر کوئی سورۃ ایسی اترے جو ان کے دلوں کی چھپی (منافقت) جتادے (ظاہر کردے) تم فرماؤ (ابھی) ہنسے جاؤ (عنقریب) اللہ کو ضرور ظاہر کرنا ہے جس کا تمہیں ڈر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کو پہچانتے ہیں

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق چند روایات ہیں ایک مرتبہ بارہ منافقین نے مل کر مسلمانوں کے خلاف کوئی خفیہ سازش تیار کی جبریل علیہ سلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچادی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں جسمیں یہ بارہ منافقین بھی موجود تھے اعلان فرمایا کہ لوگوں نے مسلمانوں کے خلاف خفیہ سازش تیار کی ہے وہ سب یہاں موجود ہیں لہٰذا وہ کھڑے ہو جائیں اور توبہ کریں میں بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں انکی بخشش کے لئے دعا کرونگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار یہ ارشاد فرمایا مگر ان منافقین میں سے کوئی کھڑا نہ ہوا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام لے کر پکارا کہ اے فلاں اٹھ تب یہ لوگ مجبوراً اٹھے اور اپنی اس حرکت پر معافیاں مانگنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے لیے بہت انتظار کیا کہ تم اٹھ کر توبہ کرو تو میں رب کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کروں مگر تم نہ اٹھے اب وقت گزر چکا رب تم یہاں سے چلے جاؤ وہ سب باہر نکال دیئے گئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک دوسری روایت کے مطابق غزوہ تبوک سے واپس روانہ ہوئے وقت بارہ منافقین کسی پہاڑ کی گھاٹی میں چھپ کر اس برے ارادے سے بیٹھ گئے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزریں گے تو ہم رات کے اندھیرے میں ان پر حملہ کردینگے۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ جو لوگ وہاں چھپ کر بیٹھے ہیں انھیں وہاں سے ہٹادو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور انہیں وہاں سے ہٹادیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزر گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم ان لوگوں کو پہچانتے ہو تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں رات تاریکی میں انہیں پہچان نہ سکا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں ان کو نام تک سے جانتا ہوں تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں قتل کیوں نہ کرادیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا

پھر سب جگہ مشہور ہو جائیگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو قتل کروادیا اور اسطرح تبلیغ دین میں رکاوٹ پیدا ہوگی چنانچہ پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، تفسیر صاوی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦٥ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝٦٦

(پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 65-66)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اگر تم ان سے (مسلمانوں پر طعنہ زنی کا) پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں (دل لگی کرتے) تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے (دل لگی کرتے) ہو، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر اگر ہم تم میں سے کسی کو (اسکی توبہ کے سبب) معاف کریں تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لیے کہ وہ مجرم تھے۔

منافقین کی زبان درازی

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب غزوہ تبوک کی طرف روانہ ہونے لگے تو منافقین آپس میں چہ مہ گوئیاں کرنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ملک فارس و روم کو حاصل کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں بھلا کہاں یہ اور کہاں وہ عظیم الشان سلطنتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا ان باتیں کرنے والوں کو ہمارے پاس لاؤ چنانچہ حاضر خدمت کر دیئے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم یہ باتیں کر رہے تھے تو وہ منافقین صاف مکر گئے اور کہنے لگے کہ ہم تو راستہ طے کرنے کے لئے آپس میں بطور شغل باتیں کرتے جارہے تھے ہم نے خاص جان کر کوئی طعن نہیں کیا اس پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، تفسیر روح البیان وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

(پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 74)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہوگئے۔

گستاخانہ بک بک

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں مع اپنے اصحاب دوماہ تشریف فرما رہے اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہ جانے والے تبوک میں شرکت نہ کرنے والے منافقین کے برے انجام کا تذکرہ فرماتے اس وہاں موجود منافق جلاس بن سوید نے کہا کہ پیچھے رہ جانے والے بھی ہمارے بھائی ہیں ہمارے سردار ہمارے بڑے ہیں ہم شرف والے عزت والے ہیں اگر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں سچ کہتے ہیں تو پھر ہم گدھے سے بدتر ہیں وہاں موجود حضرت عامر ابن قیس انصاری نے اسے جواب دیا کہ اللہ کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو بالکل سچ کہتے ہیں اور تم واقعی گدھے سے بدتر ہو پھر یہ واقعہ عامر بن قیس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاس کو طلب فرما کر یہ واقعہ پوچھا تو وہ صاف مکر گیا کہ میں نے ایسا کچھ نہیں کہا تب حضرت عامر نے دعا فرمائی یا اللہ میرے نبی سچے ہیں اور جلاس جھوٹا ہے تو سچے اور جھوٹے کو ظاہر فرمادے اس پہ حضرات صحابہ نے آمین کہا تب آیت کریمہ کا یہ جز نازل ہوا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی منافق نے یہ بکواس کی تھی کہ مدینہ پہنچ کر ہمارے اشراف ہمارے عزت والے ذلیلوں کو نکال باہر کرینگے یہاں عزت والے سے اسکی مراد اپنا قبیلہ تھا اور ذلیلوں سے مراد مسلمان مہاجرین تھے (معاذاللہ) چنانچہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ کو جب اس بیہودہ بکواس کا معلوم ہوا تو اسے قتل کردینے کا ارادہ فرمایا تو وہ جھوٹی قسم کھا گیا کہ میں نے ایسا نہیں کہا پھر حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے اسکی اس بیہودہ گوئی کا تذکرہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا تو وہ منافق وہاں بھی جھوٹی قسم کھانے لگا کہ میں نے ایسا ہرگز نہیں کہا۔ اس پر آیت کریمہ کا یہ جز نازل ہوا۔ ایک اور روایت کے مطابق ایک غزوہ کے موقعہ پر دو قبیلوں جہنیہ اور غفار کے دو آدمی آپس میں جھگڑا ہوا اور دونوں لڑ پڑے غفار جہنی پر غالب آگیا تو عبداللہ بن ابی منافق نے قبیلہ اوس کے لوگوں کو پکار کر کہا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خدا کی قسم یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی اپنے کتے کو کھلا پلا کے موٹا تازہ کرے تاکہ وہ تجھے کھائے (معاذاللہ) جب اسکی اطلاع نبی کریم کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا تو وہ جھوٹی قسم کھا کر صاف مکر گیا کہ میں نے ایسا نہیں کہا تب آیت کریمہ کا یہ جز نازل ہوا۔ (تفسیر کبیر، تفسیر خازن، وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

(پارہ:10 سورۃ التوبہ،آیت نمبر 74)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ (مکروفریب) چاہا تھا جو انہیں نہ ملا (کامیاب نہ ہوا) اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ ورسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے، اور اگر (اسلام سے) منہ پھیریں تو اللہ انہیں سخت عذاب کرے گا دنیا اور آخرت میں، اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہوگا اور نہ مددگار۔

منافقین کی ناپاک سازشیں

جلاس بن سعید نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدگوئی کی اور عامر بن قیس انصاری نے اسے سخت لتاڑا تو جلاس نے چاہا کہ عامر بن قیس کو قتل کر دے تا کہ وہ اسکی بدگوئی کی خبر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پہنچا دیں مگر وہ پھر بھی کامیاب نہ ہو سکا اور عامر بن قیس رضی اللہ عنہ سے یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی دی چنانچہ اسکے متعلق آیت کریمہ کا یہ جز نازل ہوا۔ایک روایت کے مطابق ایک غزوہ میں منافقین نے آپس میں کہا کہ مدینہ منورہ پہنچ کر ہم عبداللہ بن ابی کو اپنا سردار بنالینگے کہ وہ ہماری سرداری کے لائق ہے مگر وہ ایسا نہ کر سکے چنانچہ آیت کا یہ جز نازل ہوا۔ایک اور روایت کے مطابق غزوہ تبوک سے واپسی پر منافقین نے یہ سازش تیار کی کہ راستے میں رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دینگے تا کہ کسی کو پتہ نہ چلے مگر اللہ تعالیٰ نے انکی اس ناپاک سازش کامیاب نہ ہونے دیا چنانچہ اس موقعہ پر آیت کا یہ جز نازل ہوا۔

(تفسیر خازن،تفسیر کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

(پارہ:10 سورۃ التوبہ،آیت نمبر 75-76)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے (نیک) آدمی ہو جائیں گے تو جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور (اطاعت سے) منہ پھیر کر پلٹ گئے۔

مال کی نحوست

اس زمانہ پاک میں ایک شخص تھا ثعلبہ ابن حاطب ابن ابی بلتعہ (تفسیر خازن) مگر وہ بدری صحابی نہیں وہ تو غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے (روح المعانی) یہ انصاری ہے (روح البیان) یہ شخص بہت نمازی دن رات مسجد نبوی شریف میں حاضر رہتا حتی کہ اس کا لقب حمامۃ المسجد ہو گیا تھا۔ یعنی مسجد کا کبوتر زیادہ سجدوں کی وجہ سے اس کی پیشانی اونٹ کے گھٹنے کی طرح ہو گئی تھی۔ پھر اس نے نماز فجر کے بعد فوراً مسجد سے نکل جانا شروع کر دیا بغیر دعا مانگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جلدی کی وجہ پوچھی اور فرمایا مسجد سے جلد بھاگنے کی کوشش کرنا طریقہ منافقین ہے وہ بولا کہ میری غریبی مسکینی کا یہ حال ہے اور خاوند بیوی کے درمیان صرف ایک کپڑا ہے پہلے میں اسے پہن کر نماز پڑھ لیتا ہوں پھر یہ ہی کپڑا بیوی کو دیتا ہوں تو وہ نماز پڑھ لیتی ہے حضور دعا فرما دیں میں امیر ہو جاؤں حضور نے فرمایا جس تھوڑے مال کا شکریہ ادا ہو وہ اس زیادہ مال سے بہتر ہے جس کا شکریہ ادا نہ ہو اس نے پھر اسی دعا کی درخواست کی۔ فرمایا تو مجھے دیکھ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں مگر دیکھ میں کیسے گذارہ کرتا ہوں اس نے تیسری بار اس دعا کی درخواست کی اور بولا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنایا۔ اگر آپ کی دعا سے مجھے مال کثیر مل گیا تو میں اس سے ہر حق دار کا حق ادا کروں گا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: **اللھم ارزق ثعلبہ مالاً**۔ الٰہی ثعلبہ کو بہت مال دے۔ چنانچہ اس کو ایک بکری ملی یا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کی۔ واللہ اعلم اس کے کیڑے مکوڑوں کی طرح اتنے بچے ہوئے کہ مدینہ منورہ کی گلیاں اسے تنگ ہو گئیں۔ اس نے جنگل میں مال رکھنا اور وہاں رہنا شروع کر دیا اب صرف ظہر وعصر کی جماعت میں حاضری رہ گئی پھر وہ جنگل بھی ناکافی ہوا تو دور جنگل میں چلا گیا اب صرف جمعہ کی حاضری رہ گئی۔ پھر اور مال زیادہ ہوا آخر کار زکوۃ کا وقت آیا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کو جانوروں کو زکوۃ وصول کرنے بھیجا۔ مگر بار بار فرماتے تھے ثعلبہ پر افسوس ان دونوں صاحبوں کو زکوۃ کے احکام لکھ دیئے۔ یہ دونوں حضرات لوگوں سے زکوۃ وصول کرتے ہوئے ثعلبہ کے پاس پہنچے۔ ثعلبہ نے حضور انور کا فرمان نامہ پڑھا تیوڑی چڑھا کر بولا یہ تو جزیہ (کفر کا ٹیکس) ہے جاؤ واپسی میں آنا۔ یہ حضرات واپسی میں اس کے پاس

گئے وہ پھر یہی بولا کہ یہ تو جزیہ ہے۔ اچھا میں سوچ لوں پھر دوں گا۔ جب یہ حضرات واپس حضور انور کی خدمت میں پہنچے تو ان کو دیکھتے ہی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ثعلبہ پر پھر ان صاحبوں نے وہ واقعہ عرض کیا تب یہ آیت کریمہ ثعلبہ کے متعلق نازل ہوئی۔ بعض لوگوں نے ثعلبہ سے کہا کہ تیری خیر نہیں تیرے متعلق آیات قرآنیہ نازل ہوئی ہیں تب وہ زکوٰۃ لے کر بطور منافقت صرف بدنامی سے بچنے کے لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے رب تعالیٰ نے تیری زکوٰۃ قبول کرنے کا منع کر دیا ہے جس پر وہ لوگوں کو دکھانے کے لیے سر پر خاک ڈالنے اور واویلا پکارنے لگا پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ وہ صدیق اکبر کے پاس زکوٰۃ لایا۔ انہوں نے بھی رد کر دی۔ پھر خلافت فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا۔ وہاں سے بھی رد ہوگئی پھر خلافت عثمانیہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا آپ نے فرمایا کہ جو زکوٰۃ بارگاہ رسالت سے ٹھکرادی گئی۔ حضرات شیخین کے دروازوں سے رد کر دی گئی۔ میں وہ وصول نہیں کر سکتا آخر کار وہ خلافت عثمانیہ میں کافر ہو کر مرا۔ (تفسیر روح البیان، معانی۔ کبیر۔ خازن، بیضاوی، مدارک خزائن العرفان وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۝ اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ (پارہ 10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 77-78)

ترجمہ کنزالایمان: تو اس کے پیچھے اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق (منافقت کو) رکھ دیا اس دن (وقتِ موت) تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انہوں نے اللہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ان کے دل کی چھپی اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کا بہت جاننے والا ہے۔

منافقت پر قائم

ثعلبہ کا واقعہ پیچھے آیات کے شان نزول میں گزرا کہ جب وہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ زکوٰۃ رد فرما دی اور ارشاد فرمایا کہ رب تعالیٰ نے تیری زکوٰۃ قبول کرنے سے منع فرما دیا ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں یہ آیات کریمہ نازل ہوئی کہ

اخلاص اسکے مقدر میں نہیں رب مرتے دم تک منافقت پر قائم رہیگا۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۹﴾ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 79)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو (زیادہ مال) نہیں پاتے مگر (سوائے اس کے کہ) اپنی محنت (مزدوری) سے (کمایا) تو ان سے ہنستے (مذاق اڑاتے) ہیں اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے اللہ عزوجل کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بس

غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کو چندہ دینے کا حکم دیا تا کہ جہاد پر خرچ ہو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال حتیٰ کہ سوئی دھاگا بھی لے کر حاضر ہوئے جس کی قیمت چار ہزار درہم تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے سارے مال کا آدھا لے کر حاضر ہوئے جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے حضور انور نے پوچھا کہ تم نے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا عرض کیا اللہ رسول گھر والوں کے لیے کافی ہے اور جب حضرت عمر سے پوچھا کہ تم نے گھر میں کیا چھوڑا تو عرض کیا اتنا ہی جتنا یہاں حاضر کیا فرمایا تم دونوں میں وہ ہی فرق ہے جو تمہارے کلاموں میں فرق ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دس ہزار غازیوں کو سامان جہاد دیا جس پر دس ہزار دینار خرچ کئے اور ایک ہزار دینار حضور کی خدمت میں حاضر کئے تین اونٹ مع ان کے سامان کے پچاس گھوڑے حضور نے فرمایا اے عثمان جو چاہو کرو تم جنتی ہو چکے حضرت عبدالرحمن ابن عوف چار ہزار درہم لائے اور عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس آٹھ ہزار درہم تھے آدھے یہاں لایا آدھے گھر رکھے۔ فرمایا جو رکھے اور جو چھوڑ آئے اللہ دونوں میں برکت دے ان کے مال میں اس قدر برکت ہوئی کہ بعض روایات میں ہے کہ ان کی چار بیویاں تھیں۔ ان کی وفات کے بعد انہیں آٹھواں حصہ میراث ملی تو ایک بیوی کو اسی ہزار درہم ملے بعض میں ہے کہ ان کا چھوڑا ہوا کل مال تین لاکھ بیس ہزار تھا۔ حضرت عاصم ابن عدی ایک سو وسق کھجوریں لائے مگر حضرت ابو عقیل انصاری جن کا نام شریف حجاب یا سہل ابن رافع ہے۔ وہ ایک

صاع کھوریں لائے اور بولے یارسول اللہ آج رات میں نے باغ میں پانی دینے کی مزدوری کی رات بھر کی مزدوری دو صاع کھوریں ہوئیں ایک صاع میں نے گھر چھوڑ دیں ایک صاع یہاں لایا ہوں حضور انور نے ان کے اس معمولی صدقے کی ایسے قدر فرمائی کہ فرمایا ان کھوروں کو سارے جمع شدہ مال پر چھڑک دو۔ کہ سب میں شامل ہو جائیں ادھر تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کرم نوازیاں ہو رہی تھیں۔ دوسری طرف منافقین بیٹھے ہوئے ان چندہ دینے والوں پر آوازیں کس رہے تھے۔ زیادہ دینے والوں کے متعلق کہہ رہے تھے کہ یہ ریا کاریاں ہیں۔ انہوں نے اتنا بڑا صدقہ چھپ کر یا متفرق طور پر کیوں نہ کیا حتیٰ کہ ایک منافق نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ دکھلا دے کے لئے اتنا چندہ لائے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں اللہ رسول کو دکھانے کے لئے لایا ہوں۔ دوسروں کو دکھانے کے لئے نہیں اور حضرت ابو عقیل کے متعلق طعنہ دیتے ہوئے بولے کہ ان کے اس معمولی صدقہ کی اللہ رسول کو ضرورت نہیں یہ صرف اپنے کو بڑوں چندہ والوں کے زمرہ میں داخل کرنے کے لیے لائے اس موقعہ پر ان منافقین کی تردید میں یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی جس میں ان بے دینوں پر انتہائی غضب کا اظہار فرمایا گیا (روح البیان خازن کبیر وغیرہ) خیال رہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان سے اس قدر خوش تھے کہ اپنی صاحبزادی رقیہ کا نکاح ان سے کیا جو غزوہ بدر کے بعد وفات پا گئیں تو حضرت ام کلثوم یعنی ان سے چھوٹی بیٹی کا نکاح ان سے کر دیا جب وہ بھی فوت ہو گئیں تو فرمایا اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو وہ بھی عثمان کے نکاح میں دے دیتا اس لیئے آپ کو عثمان ذوالنورین کہا جاتا ہے کسی کے نکاح میں نبی کی دو بیٹیاں نہ آئیں سواء آپ کے۔ (روح البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ع (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 80)

ترجمہ کنزالایمان: (اے نبی) تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو، اگر تم (اپنے رحم و کرم کے سبب) ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انھیں نہیں بخشے گا یہ اس لیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے، اور اللہ فاسقوں (کافروں) کو راہ نہیں دیتا۔

عبداللہ بن ابی منافق

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق چند روایات ہیں جب صحابہ کرام پر تبرا کرنے والے منافقین کے بارے میں گزشتہ آیات نازل ہوئیں تو وہ منافقین بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر معافیاں مانگنے لگے۔ ہم سے خطا ہوگئی ہمارے لئے بارگاہ الٰہی میں دعائے مغفرت فرمادیں تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان منافقین کے لئے دعا کرنے کا ارادہ فرمایا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک دوسری روایت کے مطابق عبداللہ بن ابی منافق کے بیٹے کا نام حباب تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بدل کر عبداللہ رکھا اور فرمایا کہ حباب شیطان کا نام ہے۔ عبداللہ نیک اور مخلص مومن تھا۔ منافقین کا یہ وطیرہ تھا کہ بعض اوقات وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر اپنے لئے دعائے مغفرت کے لئے عرض گزار ہوا کرتے تھے تا کہ انکا نفاق چھپا رہے جب عبداللہ کا باپ عبداللہ بن ابی منافق مرض الموت میں مبتلا ہوا تو اسکے بیٹا عبداللہ بارگاہ رسالت میں عرض کی میرے باپ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں تو کریم نے انکی دلجوئی کی خاطر ابن ابی منافق کے لئے دعائے مغفرت فرمائی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح البیان تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآىٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا وَّ لَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّاؕ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ۝ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 83)

ترجمہ کنزالایمان: پھر اے محبوب! اگر اللہ تمہیں ان (منافقین) میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے اور وہ تم سے جہاد کو نکلنے کی اجازت مانگے تو تم فرمانا کہ تم کبھی میرے ساتھ نہ چلو اور ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو، تم نے پہلی دفعہ بیٹھ رہنا پسند کیا تو بیٹھ رہو پیچھے رہ جانے والوں کے (عورتوں، بچوں اور بیماروں) ساتھ۔

منافقین کا جھوٹا عذر

اس آیت کے نزول کا مقصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیبی خبر دینا تھا کہ غزوہ سے واپسی پر بہانہ بنا کر رک جانے والے منافقین اپنے نفاق کو چھپا کر آپ سے یہ جھوٹا عذر پیش کریں گے کہ اس دفعہ تو ہم آپکے ساتھ جانے سے محروم رہے مگر اگلی دفعہ تمام جہادوں میں ہم آپکے ساتھ ہونگے تو اے محبوب آپ ان کا یہ عذر ہرگز

قبول نہ فرمائیے گا اور انہیں بتادیجئے گا کہ اب تمہیں کسی جہاد میں شرکت کی اجازت نہیں۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 84)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان (منافقین) میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا، بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق (کفر) ہی میں مر گئے۔

ایک ہزار منافقین کی سچی توبہ

اس آیت کریمہ کے نزول کے متعلق بخاری شریف وغیرہ میں مختلف روایات ہیں یہ فقیر ایسی جامع تقریر عرض کرتا ہے جس میں بفضلہ تعالیٰ تمام روایات جمع ہوگئیں اس جمع میں تفسیر خازن سے مدد لی گئی ہے قبیلہ بنی خزاج کا سردار منافقین کا پیشواء اعظم جس کے اشارہ پر سارے منافقین چلتے تھے یعنی عبداللہ ابن ابی جس کی ماں کا نام سلول تھا (صاوی) جب یہ مرض موت میں گرفتار ہوا تو اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلایا اور عرض کیا کہ مجھے اپنی قمیض شریف عطا فرمادیں تاکہ میں اس میں کفن دیا جاؤں میری نماز جنازہ حضور انور پڑھائیں میرے لیئے دعاء مغفرت فرمادیں۔ حضور انور نے گھر واپس تشریف لاکر اپنی اوپر والی قمیض بھیج دی اس نے وہ واپس کردی اور کہا کہ نیچے والی دیجیئے جو جسم شریف سے متصل رہی ہے کچھ وقفہ کے بعد وہ مر گیا اس کا بیٹا جس کا نام بھی عبداللہ تھا جو مخلص مومن صحابی تھے حاضر ہوئے اور قمیض مانگی حضور انور نے جب قمیص شریف عطا فرمانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمر نے عرض کیا ایسے خبیث کو طاہر وطیب قمیص کیوں عطا فرمائی جائے تو ارشاد فرمایا کہ اے عمر اسے تو قمیص کچھ فائدہ نہ دیگی مگر مجھے امید ہے کہ اس کی برکت سے انشاء اللہ ایک ہزار منافقین ایمان قبول کرلیں گے۔ پھر حضور انور اس کی میت تیار ہوجانے پر اس کی نماز پڑھانے تشریف لے گئے جب مصلے پر تشریف فرما ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ تو منافق بلکہ منافقوں کا سردار ہے حضور اس کی نماز کیوں پڑھاتے ہیں۔ فرمایا کہ ابھی تک مجھے میرے رب نے منافقوں کی نماز یا ان کے لیئے دعا سے منع نہیں فرمایا ہے۔ یہ فرمایا ہے کہ ستر بار بھی آپ ان کے لئے دعا مغفرت کریں ہم نہ بخشیں گے۔ اگر میں جانتا کہ ستر بار سے زیادہ دعا کرنے سے اس کی بخشش ہوجائے گی تو زیادہ دعا کرتا بہرحال حضور نے اس کی نماز پڑھادی۔ گھر واپس تشریف لائے۔ جب اسے دفن کیا جانے لگا تو

پھر تشریف لے گئے اس وقت وہ اپنی قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ اس کی میت نکلوائی اسے اپنے نیچے والی قمیص پہنائی اور لعاب دہن شریف اس کے منہ میں ڈالا۔ یہ سارے واقعات اسی کے متبع منافقین دیکھ رہے تھے انہوں نے دو باتوں پر غور کیا ایک یہ کہ ایسا دشمن رسول منافق بھی حضور سے آپ کے تبرکات مانگتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے تبرکات واقعی دافع بلا اور مشکل کشا ہیں دوسرے یہ کہ حضور انور نے ایسے موذی دشمن کو بھی منع نہ فرمایا بلکہ اس کی ساری گذارشات قبول فرمائیں۔ یہ سوچ کر اس دن چھوٹے بڑے ایک ہزار منافقین نفاق سے سچی توبہ کر کے مخلص مسلمان ہو گئے اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں حضور کو ہمیشہ کے لیے منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے ان کی قبور پر جانے وغیرہ سے منع فرما دیا گیا۔ (تفسیر کبیر، روح المعانی، روح البیان، بخاری مسلم)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

(پارہ 10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 90)

ترجمہ کنزالایمان: اور بہانے بنانے والے گنوار (دیہاتی) آئے کہ انہیں رخصت (نہ جانے کی اجازت) دی جائے اور بیٹھ رہے (جہاد پر نہ گئے) وہ جنہوں نے اللہ و رسول سے جھوٹ بولا تھا جلد ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔

منافقین کے جھوٹے حیلے بہانے

اسکے متعلق مختلف روایات ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کی طرف روانگی کا حکم فرمایا تو عامر بن طفیل اور اسکے ہم قوم حاضر خدمت ہوئے اور جھوٹا عذر پیش کرنے لگے کہ اگر ہم آپکے ساتھ جہاد میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے تو اندیشہ ہے کہ بنی طے کے لوگ ہمارے پیچھے ہمارے گھر بار کو لوٹ لیں گے اور بچوں کو قتل کر دینگے اسلئے ہم آپکے ساتھ جانے سے معذور ہیں اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ مجھے رب تعالیٰ نے پہلے ہی تمہارے متعلق خبر دے دی ہے مجھے تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ چنانچہ اس آیت کریمہ میں ان کا بیان فرمایا گیا ہے ایک دوسری روایت کے مطابق غزوہ تبوک کی روانگی کے موقعہ پر معذور دیہاتی لوگ تو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور جانے سے معذرت کرنے لگے جبکہ وہاں کے منافقین اپنے گھر میں ہی بیٹھے رہے اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر معذرت کرنے کی بھی زحمت گوارا نہ کی

چنانچہ آیت کے پہلے جز میں پہلے فریق سچے معذوروں دوسرے جز میں گھروں میں بیٹھ رہنے والے منافقین کا تذکرہ ہے۔ (تفسیر روح البیان، تفسیر روح المعانی، تفسیر مدارک تفسیر کبیر تفسیر خازن وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ (پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 91)

ترجمہ کنزالایمان: ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں (کہ جہاد پر نہ جائیں) اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور (استطاعت) نہ ہو جب کہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ رہیں نیکی والوں (خدمتِ دین انجام دینے والے) پر کوئی راہ (گناہ) نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

معذور کے لئے جہاد میں رخصت

حضرت زید ابن ثابت سے روایت ہے کہ جب سورۃ برات میں جہاد کی آیات نازل ہوئیں جن میں جہاد سے جان بچانے والوں پر عتاب نازل فرمایا گیا تھا میں کیونکہ کاتب وحی تھا اسلئے لکھ رہا تھا کہ اسی دوران ایک نابینا صحابی حاضر بارگاہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں حکم ارشاد فرمایئے کہ میں تو معذور ہوں تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ

(پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 92)

ترجمہ کنزالایمان: اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں (جہاد کے لیے) سواری عطا فرماؤ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا (مالی استطاعت نہیں)۔

جذبہ جہاد

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق چند روایات ہیں غزوہ تبوک کے موقعہ پر تین بھائی حاضر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جہاد میں شرکت کا بے حد شوق و جذبہ ہے مگر پہننے کے لئے کچھ نہیں آپ ہمیں پرانے جوتے وموزے ہی عنایت فرمادیں تاکہ ہم انھیں پہن کر پیدل چل کر جہاد میں حاضری کی سعادت حاصل کرلیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت تو کچھ بھی موجود نہیں یہ جواب سن کر تینوں بھائی روتے ہوئے غمگین وافسردہ واپس چلے گئے چنانچہ انکے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئے۔ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکے ساتھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور جہاد پر جانے کے لئے سواری مانگی اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ہمارے پاس سواری نہیں ہے میں تمہیں سواری نہیں دونگا چنانچہ یہ سن کر یہ اصحاب روتے ہوئے رنجیدہ وملول واپس چل دیئے ایک روایت کے مطابق سات صحابہ کرام بارگاہ رسالت حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ علیہ وسلم ہم جہاد کی نیت سے چل پڑے ہیں مگر ہمارے پاس سواری اور جوتے یا موزے وغیرہ کچھ نہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں منع فرمادیا کہ اس وقت کچھ موجود نہیں چنانچہ یہ ساتوں اصحاب روتے ہوئے واپس پلٹے۔ (تفسیر کبیر وخازن۔روح البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

(پارہ:10 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 93)

ترجمہ کنزالایمان: مؤاخذہ تو ان سے ہے (انکی پکڑ ہے) جو تم سے رخصت (جہاد پر نہ جانے کی اجازت) مانگتے ہیں اور وہ دولت مند ہیں انہیں پسند آیا کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں (جہاد پر نہ جائیں) اور اللہ نے ان کے دلوں پر (کفر کی) مہر کردی تو وہ کچھ نہیں جانتے (انجام سے بے خبر)۔

عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ستر (70) ساتھی

یہ آیت کریمہ عبداللہ ابن ابی منافق اور اسکے ستر ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی جو غزوات میں جانے

سے کتراتے تھے اور عموماً پیچھے رہ جایا کرتے تھے اسی طرح غزوہ تبوک کے موقعہ پر بھی وہ دانستہ پیچھے رہ گئے اور اپنی اس حرکت پر بڑے پھولے نہیں سمارہے تھے اور اسے اپنا بڑا کمال جان رہے تھے چنانچہ انکے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تنویر المقباس)

گیارھواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (پارہ:11 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 95-96)

ترجمہ کنزالایمان: اب تمہارے آگے (سامنے) اللہ کی (جھوٹی) قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف (تبوک سے) پلٹ کر جاؤ گے اس لیے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو (انھیں کچھ نہ کہو) تو ہاں تم (اپنے عقائد واعمال میں) ان کا خیال چھوڑو (انکے حال پر چھوڑ دو) وہ تو نرے پلید (گندے) ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے (کفروگناہ کرتے) تھے تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ (ان کا عذر قبول کر لو) تو اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بیشک اللہ تو فاسق (دھوکے باز) لوگوں سے راضی نہ ہوگا۔

منافقین کی جھوٹی عذرتراشیاں

یہ آیت کریمہ جدابن قیس اور اسکے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو جہاد میں جھوٹے عذر کر کے جانے سے رہ گئے چنانچہ ان کے بارے میں اس آیت کریمہ میں غیبی خبری دی گئی کہ آپکے غزوہ سے واپس آنے کے بعد یہ لوگ اپنے نہ جانے کے جھوٹی قسمیں اور بہانے تراشیں گے ایک روایت کے مطابق یہ آیت کریمہ عبداللہ بن ابی منافق کے متعلق نازل ہوئی کہ غزوہ سے واپسی پر یہ آپکی خدمت میں حاضر ہو کر جھوٹے وعدے کرے گا کہ میں آئندہ ہر جہاد میں حاضر ہوا کرونگا۔ چنانچہ اس غیبی خبر کے مطابق ہی ہوا۔

(تفسیر خازن، روح المعانی وتفسیر لبیہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ كُفۡرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجۡدَرُ اَلَّا يَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ مَغۡرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآٮِٕرَ ؕ عَلَيۡهِمۡ دَآٮِٕرَةُ السَّوۡءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۹۸﴾

(پارہ:11 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 97-98)

ترجمہ کنزالایمان: گنوار (دیہاتی) کفر اور نفاق میں (نصیحت نہ سننے کے سبب) زیادہ سخت ہیں اور اسی قابل ہیں کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے اس سے جاہل رہیں، اور اللہ علم و حکمت والا ہے، اور کچھ گنوار (دیہاتی) وہ ہیں کہ جو اللہ کی راہ (زکوٰۃ و جہاد وغیرہ) میں خرچ کریں تو اسے تاوان (ٹیکس) سمجھیں اور تم پر گردشیں آنے (تمہارے مغلوب ہونے) کے انتظار میں رہیں انہیں پر ہے بری گردش اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

منافقین کے عیوب کا پردہ چاک

مدینہ منورہ کے اردگرد اسد غطفان و بنی تمیم کے قبائل آباد تھے ان میں منافقین بھی تھے چنانچہ ان کے اندر جو عیوب موجود تھے ان ہی عیوب کا ذکر ان آیات کریمہ میں بیان ہوئیں یہ آیات کریمہ ان ہی منافقین کے بارے میں نازل ہوئیں۔ (تفسیر خازن)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ قُرُبٰتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرۡبَةٌ لَّهُمۡ ؕ سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۹۹﴾ (پارہ:11 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 99)

ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کریں اسے اللہ کی نزدیکیوں (قرب پانے) اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ہاں ہاں وہ ان کے لیے باعث قرب ہے اللہ جلد انہیں اپنی رحمت (جنت) میں داخل کرے گا، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دیہاتی قبائل کی تعریف

یہ آیت کریمہ دیہاتی قبائل کے متعلق نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کیلئے ارشاد فرمایا کہ قریش انصار جہینہ، مزینہ اسلم، اشجع، غفار آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں انکا اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سوا کوئی دوست نہیں۔ (تفسیر خازن وتفسیر نعیمی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًاؕ-عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۱۰۲) (پارہ: 11 سورۃ التوبہ آیت نمبر 102)

ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مقر (اقراری اور نادم) ہوئے اور ملایا ایک کام اچھا (گزشتہ غزوات میں جانا) اور دوسرا برا (غزوہ تبوک سے رہ جانا) قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جہاد سے محرومی پر ندامت

غزوہ تبوک کی روانگی کے موقعہ پر دس صحابہ کرام ایسے بھی تھے جو محض سستی کی بنا پر جہاد میں شریک نہ ہو سکے تھے جن میں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ شامل تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے تو حضرت ابولبابہ اور انکے چھ ساتھیوں نے ندامت سے اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ستونوں سے بندھوا دیا ہم سے سخت قصور ہو گیا ہے ہم خود کو معاف نہ کرینگے اور نہ ہی خود کو کھولینگے جب تک کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود اپنے دست مبارک سے ہمیں نہ کھولیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد نبوی تشریف لائے تو انھیں زنجیروں سے بندھا ہوا پایا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دریافت فرمایا تو لوگوں نے تمام واقعہ عرض کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں انھیں اس وقت تک نہ کھولونگا جب تک رب تعالیٰ کی طرف سے حکم نہ آئے، لہٰذا یہ حضرات بارہ دن تک خود کو زنجیروں سے جکڑے رہے نماز اور استنجاء کیلئے انکے بچے انھیں کھولتے فراغت کے بعد پھر یہ خود کو بندھوا لیتے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انھیں کھول دیا۔

(تفسیر صاوی، روح المعانی، تفسیر روح البیان، مدارک تفسیر جلالین وغیرہ)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَ صَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (پارہ:11 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 103)

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب! ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل (وصول) کرو جس سے تم انہیں (گناہوں سے) ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین (اطمینان) ہے، اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

خطا کا کفارہ

جب اللہ عزوجل کے حکم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان حضرات صحابہ کو کھول دیا تو یہ حضرات اپنے گھر گئے اور گھر سے اپنا سارا مال لاکر حاضر خدمت کر دیا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ عیہ والہ وسلم جس مال کی محبت نے ہمیں غزوہ میں شرکت سے محروم رکھا ہم اب اس مال کو اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتے یہ مال ہماری اس خطا کا کفارہ ہے لہٰذا آپ اپنے دست مبارک یہ تمام مال فقراء میں تقسیم فرمادیں اور بارگاہ الٰہی میں اس کفارے کی قبولیت کی دعا بھی فرمادیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس مال کو وصول نہیں کرسکتا کیونکہ میرے رب نے اسکا حکم مجھے نہیں فرمایا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جسمیں کچھ مال وصول فرمانے کا حکم فرمایا۔ (تفسیر صاوی، روح المعانی، روح البیان، مدارک جلالین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (پارہ:11 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 104-105)

ترجمہ کنزالایمان: کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقے خود اپنی دست قدرت (رحمت) میں لیتا ہے (اور انہیں بڑھاتا ہے) اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور تم فرماؤ (جو بھی نیک وبد) کام کرو اب تمہارے کام دیکھے گا اللہ اور اس کے رسول اور مسلمان، اور جلد اس کی طرف پلٹو گے جو چھپا اور کھلا سب جانتا ہے تو وہ تمہارے کام

تمہیں جتا دے گا۔

توبہ کی شاندار قبولیت

جب ان حضرات صحابہ کی توبہ قبول ہوئی تو ہر جگہ ان کی توبہ کی قبولیت کی شان وعظمت کے چرچے ہونے لگے تو جن لوگوں نے توبہ میں دیر لگائی تھی وہ کہنے لگے کہ کل تک ان کا کیا حال تھا اور آج انکی شان ہی بدل گئی تب ان کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، تفسیر مدارک، تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَ اِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ (پارہ:11 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 106)

ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ (جہاد سے سستی کرنے والے) موقوف رکھے گئے اللہ کے حکم پر (ابھی انکے لیے حکم نہیں آیا)، یا ان پر عذاب کرے یا ان کی توبہ قبول کرے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

جہاد سے غیر حاضری پر شرمساری

غزوہ تبوک میں دس صحابہ کرام سستی کے سبب جہاد میں شریک نہ ہوئے ان میں سے سات حضرات صحابہ نے تو خود کو ستونوں سے بندھوایا جبکہ تین صحابہ ایسے تھے جنہوں نے خود کو بندھوایا تو نہیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سچ سچ بتا دیا کہ ہم سے قصور ہو گیا ہے کہ ہم سستی کے سبب جہاد میں شریک نہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک رب تعالیٰ کی طرف سے توبہ کا حکم نازل نہ ہو تب تک توبہ قبول نہ ہو گی۔ چنانچہ ان تینوں حضرات کا مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا مسلمانوں نے ان سے سلام کلام لین دین اٹھنا بیٹھنا سب بند کر دیا یہاں تک کہ انکی بیویوں سے صحبت بھی انکے لیے حرام کر دی گئی، یہ بائیکاٹ پچاس دن تک رہا پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کی توبہ قبول ہوئی۔ (تفسیر بیضاوی، مدارک، خازن، تفسیر کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِیْقًۢا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ لَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰی ؕ وَ اللّٰهُ

يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ (پارہ:11 سورۃ التوبہ،آیت نمبر 107-108)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ (منافقین) جنہوں نے مسجد (ضرار) بنائی (اسلام کو) نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی، اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں، (اے محبوب) اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا، بیشک وہ مسجد (قباء واقعی مسجد ہے) کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری (کی نیت) پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو (نماز پڑھو)، اس میں وہ لوگ ہیں کہ (گناہوں سے) خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

مسجد کی آڑ میں اسلام دشمنی

زمانہ جاہلیت میں مدینہ منورہ میں ایک شخص تھا ابو عامر راہب جو عیسائی ہوگیا تھا اور توریت وانجیل کا عالم بن گیا تھا لوگوں میں اس کی بڑی عزت تھی۔ حضرت حنظلہ جن کا لقب غسیل الملائکہ ہے اسی مردود کے فرزند ہیں۔ جب اسلام کا آفتاب مدینہ منورہ میں چمکا تمام لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرنے لگے تو ابو عامر راہب کی عزت نہ رہی یہ اس پر جل گیا حضور انور کی خدمت میں آکر بولا آپ کونسا دین لائے ہیں فرمایا دین حنیف ملت ابراہیم وہ بولا اس ملت پر تو میں ہوں آپ نے تو اپنی طرف سے یہ دین گھڑا ہے فرمایا کہ ہمارا اسلام ہی ملت ابراہیمی ہے پھر دعا کی کہ مولیٰ ہم میں سے جو جھوٹا ہو اسے سفر اور پشیمانی کی موت دے۔ حضور انور نے فرمایا آمین پھر غزوہ احد میں حضور انور سے بولا کہ جو قوم آپ سے جنگ کرے گی اس کے ساتھ آپ کے مدمقابل ہوں گا۔ جب غزوۂ حنین میں حضور انور کے مقابلہ سے ہوازن بھاگے تو یہ بھی بھاگا۔ شام پہنچا اور منافقین مدینہ کو یہ پیغام بھیجا کہ تم میرے لئے ایک مسجد اپنے محلہ میں بناؤ جو بظاہر مسجد حقیقت میں میرا قیام گاہ اور حضور انور کے خلاف سازش گاہ ہو وہاں حضور انور کے مقابلہ کے لئے اسلحہ اور جنگی سامان جمع کردیں قیصر روم سے لشکر لے کر مدینہ پر چڑھائی کروں گا۔ اس وقت تم میری مدد کرنا چنانچہ ان منافقین نے مسجد قبا شریف کے قریب ایک مسجد بنائی جب حضور انور تبوک تشریف لے جارہے تھے تو منافقین حضور انور کی خدمت میں آئے بولے یارسول اللہ ہم نے بوڑھوں کمزوروں اور دور والوں کے لئے جو مسجد قبا میں نہ پہنچ سکیں یہ مسجد بنائی ہے نیز

بارش اور اندھیری راتوں میں ہم بھی اس مسجد میں با آسانی نماز پڑھ لیا کریں گے حضور انور ایک نماز یہاں پڑھ لیں اور دعائے خیر کریں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی تو ہم تبوک کی طرف پا بہ رکاب ہیں واپسی پر اگر اللہ نے چاہا تو ہم وہاں نماز پڑھیں گے۔ یہ فرما کر حضور تبوک چلے گئے واپسی پر جب سرکار مقام اوزان پہنچے جو مدینہ منورہ سے قریب ہے تو یہ منافقین پھر حاضر خدمت ہوئے اور وہ ہی درخواست کی۔ تب اس جگہ یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دم حضرت وحشی، مالک ابن دخشم، مغنی ابن عدی اور عامر ابن سکن کو حکم دیا کہ تم لوگ فوراً اس مسجد کو آگ لگا کر ختم کر دو۔ اور اس کی جگہ روڑھی (گھورا) بنا دو جہاں کوڑا کچرا ڈالا جایا کرے چنانچہ یہ حضرات وہاں گئے اور آن کی آن میں اسے راکھ کا ڈھیر بنا دیا اس مسجد ضرار میں مجمع ابن جاریہ نے کچھ دن غلطی سے امامت کی پھر توبہ کی۔ عہد فاروقی میں بہت مسجدیں بنائی گئیں مگر حکم دیا کہ اس جگہ کبھی مسجد نہ بنے اور مجمع ابن جاریہ کہیں امام نہ بنے۔ کیونکہ انہوں نے اس مسجد میں امامت کی تھی انہوں نے اپنی بے خبری ظاہر کی تب انہیں امامت کی اجازت ملی۔

(تفسیر روح البیان، خازن، روح المعانی، بیضاوی، خزائن العرفان وغیرہ)

ابو عامر راہب ملک شام میں مقام قنسرین میں تنہائی میں ہلاک ہوا یہاں تفسیر روح البیان نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جگہ پھر ثابت ابن ارقم کو عطا فرما دی انہوں نے وہاں گھر بنا کر رہنا شروع کیا تو ان کے اولاد نہ ہوئی ایک دن اس میں کسی ضرورت کے لئے گڑھا کھودا تو اس میں سے دھواں نکلا۔ (تفسیر روح البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ (پارہ:11 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 111)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ (راہ خدا میں جان و مال خرچ کرنے پر) ان کے لیے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو (کفار کو) ماریں اور (یا کفار کے ہاتھوں) مریں (شہید ہو جائیں) اس (اللہ) کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ (جنت کا) توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا (سچا) کون تو

خوشیاں مناؤ اپنے سودے (تجارت) کی جو تم نے اس سے کیا ہے (یعنی جان و مال کے بدلے جنت)، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

نفع بخش تجارت

دوسری بیعت عقبہ کے موقعہ پر انصار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی تو اس وقت حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس میں عرض کی ہم آپکی ہر بات مانیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمھارے لئے دو باتیں ہیں ایک یہ کہ خاص اپنے رب کے لئے ہی عبادت کرو اور دوسری بات یہ کہ جو چیز تم لوگ اپنے لئے روا نہ رکھو میرے لئے بھی اسے پسند نہ کرو، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے ہم آپکی باتیں مان لینگے تو پھر ہمیں کیا انعام ملے گا تو فرمایا جنت تو صحابہ کرام نے خوش ہو کر فرمایا یہ تو بڑی نفع بخش تجارت ہے یہ سودا کرلیا اب اسے ختم نہیں کرینگے۔

(تفسیر روح المعانی، خزائن العرفان، تفسیر روح البیان، تفسیر خازن)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں کہ مگر بیعت عقبہ کا واقعہ ہجرت سے پہلے کا ہے نیز اس آیت میں جہاد کا حکم بعد ہجرت آیا بیعت عقبہ کے وقت نہ جہاد کا حکم تھا نہ مجاہدین کا نہ شہدا کا، ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں آئندہ جہادوں کا ذکر ہے جبکہ جہاد فرض ہو جائے تو پھر یہ لوگ شوق و جذبہ سے جہاد کریں۔ (تفسیر نعیمی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝

(پارہ:11 سورۃ التوبہ، آیت نمبر114)

ترجمہ کنزالایمان: اور ابراہیم کا اپنے باپ (چچا) کی بخشش چاہنا (دعائے مغفرت کرنا) وہ (بلا سبب) تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کر چکا تھا (کیونکہ اسکے ایمان لانے کی امید تھی) پھر جب ابراہیم کو کھل گیا (ظاہر ہو گیا) کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اس سے تنکا توڑ دیا (لاتعلق ہو گیا) بیشک ابراہیم بہت آہیں (آہ و زاری) کرنے والا متحمل (بردبار) ہے۔

کفار کے لئے دعائے مغفرت ممنوع

ان آیات کے نزول کے متعلق چند روایتیں ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سنا جو اپنے فوت شدہ مشرک ماں باپ کے لئے دعائے بخشش کر رہا تھا کہ خدایا انہیں بخش دے۔ تو آپ نے فرمایا کہ مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کر رہا ہے وہ بولا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنے مشرک باپ (چچا) کے لئے دعائے مغفرت کی تھی آپ نے یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ اس پر یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں۔ (تفسیر خازن، نسائی، ترمذی، طبری)

بعض صحابہ کرام نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا کہ ہمارے بعض باپ دادے اپنی زندگی میں بہت اچھے کام کرتے تھے۔ قیدیوں کو چھڑانا، وعدے پورے کرنا، قرابت داروں سے سلوک، بوئوں کو امن دینا وغیرہ مگر وہ مرے شرک پر۔ کیا ہم ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

ابوطالب کی وفات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس گئے اور فرمایا چچا اب کلمہ پڑھ لو تا کہ میں تمہاری شفاعت کروں۔ وہاں پہلے سے ہی سرداران قریش ابوجہل، عبداللہ ابن ابی اوفی وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ اے ابوطالب اب مرتے وقت اپنے باپ دادوں کے دین سے پھر جاؤ گے۔ دوطرفہ یہ ہوتا رہا کہ حضور انور دعوت اسلام دیتے رہے ابوجہل وغیرہ روکتے رہے ابوطالب نے آخری کلام یہ کیا کہ میں اپنے خاندان کی ملت پر ہوں اور فوت ہو گئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے اس وقت تک دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے اس سے منع نہ کیا جائے۔ اس پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔

(بخاری، احمد ابن شیبہ، مسلم، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، بیہقی، تفسیر روح المعانی، روح البیان، خازن، کبیر وغیرہ)۔

یہاں تفسیر روح المعانی نے فرمایا کہ ابوطالب نے حضور انور کو جواب دیا کہ اگر مجھے قوم کے طعنہ کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میرے مرنے کے بعد لوگ کہیں گے کہ موت کے خوف سے بھتیجے پر ایمان لائے۔ تو میں ضرور کلمہ پڑھ لیتا اور انہیں خوش کر دیتا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے حضرت عباس وہاں رہ گئے انہوں نے ابوطالب کے ہونٹ ہلتے دیکھے وہ کلمہ پڑھ رہے تھے کہ ان کی جان نکل گئی۔ جناب عباس نے حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ ابوطالب نے کلمہ پڑھ لیا۔ (روح المعانی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر کی زیارت کی اجازت چاہی جو دے دی گئی اور حضور نے زیارت کی پھر ان کے لئے دعائے مغفرت کی اجازت چاہی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں حضور کو اس سے روک دیا گیا اس پر حضور بہت روئے اور صحابہ کرام کو رلایا۔ (تفسیر خازن وروح۔ معانی وغیرہ)

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے والد کے لئے دعائے بخشش کروں گا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ (چچا) کے لئے دعائے مغفرت کی تھی اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (خازن)

اس کے علاوہ اور بھی روایات ہیں جو پہلی روایات سے قوی ہیں آخری دو ضعیف ہیں۔ خیال رہے کہ حسین ابن فضل نے فرمایا کہ ابو طالب کی وفات ہجرت سے تین سال پہلے ہے یعنی نبوت کے دسویں سال اور سورہ توبہ وفات شریف سے کچھ پہلے ہے یعنی ابو طالب کی وفات تقریباً بارہ برس بعد پھر ان کی وفات پر یہ آیات کیسے نازل ہو سکتی ہے۔ نیز سوال یہ ہے کہ اتنے دراز عرصہ تک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہے یا نہیں۔ اگر نہ کرتے رہے تو آیت نازل ہونے کی کیا ضرورت تھی اور اگر کرتے رہے تو اتنے دنوں تک رب تعالیٰ نے ایک ناجائز کام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں کرنے دیا اور حضرت آمنہ کی وفات تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن شریف ہی میں ہوئی اس کے متعلق اس آیت کا نزول بہت ہی عجیب ہے یہ بھی خیال رہے کہ اس بارے میں طبرانی ابن سعد اور ابن شاہین وغیرہ نے جس قدر احادیث کی اسناد میں ایوب ابن ہانی ہے جسے ابن معین نے ضعیف کہا لہذا یہ آیت حضرت آمنہ کے متعلق ہرگز نہیں نہ حضرت عبد اللہ سے اس کا کوئی تعلق۔ حضور کے والدین کا ایمان واسلام قرآن مجید سے ثابت ہے۔ ومن ذریتنا امة مسلمة اور آگے ہے ربنا وابعث فیھم رسولاً الخ۔ (از تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۱۶﴾ (پارہ:11 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 115-116)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے جب تک انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے، بیشک اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا (زندہ کرتا) ہے اور مارتا ہے، اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی والی اور نہ مددگار۔

مواخذہ کا خوف

جب گذشتہ آیات نازل ہوئی جن میں کفار کے لئے دعائے مغفرت کی ممانعت آئی تو صحابہ کرام علیہم

الرضوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم تو اس حکم سے قبل اپنے مردہ کافر باپ داداؤں کے لئے دعائے مغفرت کرتے تھے اب اُس کا کیا ہوگا کیا ہم پر کوئی حکم لگے گا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں یہ فرمایا گیا کہ حکم نازل ہونے سے قبل جو کچھ کیا اس پر مواخذہ نہیں۔ ایک دوسری روایت کے مطابق کچھ اعرابی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہوئے اور دائرہ اسلام میں داخل ہوئے پھر واپس اپنے وطن لوٹ گئے وہاں پہنچ کر حسب معمول شراب بھی پیتے رہے اور بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نمازیں پڑھتے رہے پھر جب کچھ عرصہ بعد مدینہ منورہ آئے تو معلوم ہوا کہ شراب کی حرمت حکم نازل ہو چکا اور قبلہ بھی بیت المقدس سے تبدیل کر کے کعبہ مشرفہ کر دیا گیا ہے یہ سن کر وہ اعرابی لوگ بہت دبرداشتہ ہوئے کتنے عرصے گناہ کرتے ہوئے نمازیں ضائع کرتے رہے پھر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم تو اپنے دین کے خلاف ہی کرتے رہے اب ہمارے لئے کیا حکم ہوگا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن وتفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۠﴿۱۱۸﴾ (پارہ:11 سورۃ التوبہ، آیت نمبر118)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان تین (اصحاب) پر جو موقوف رکھے گئے تھے (انکے بارے میں حکم نہ آیا) یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہوگئی (کہ کہیں قرار نہ ملتا تھا) اور وہ (اللہ ورسول کی ناراضی کے سبب) اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس، پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب (توبہ پر قائم) رہیں، بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

توبہ پر ستائش

غزدہ تبوک دیگر غزوات کے مقابلے میں اپنے سفر کی صعوبتوں، گرمی کی شدت سامان حرب کی قلت کے سبب ایک دشوار گزار غزوہ تھا چنانچہ اسی سبب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پہلے ہی واضح طور پر مجاہدین اسلام کو اس غزوہ کی تیاری اور روانگی کی خبر ارشاد فرمادی تھی اس موقعہ پر لوگوں کی چار جماعتیں ہوگئیں ایک وہ

جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں روانہ ہو گئے دوسرے منافقین جو بہانے بنا کر رہ گئے تیسرے وہ صحابہ کرام جو محض سستی کے سبب نہ گئے مگر بعد میں اپنی غلطی محسوس کر کے پچھتائے اور فوراً پیچھے راونہ ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جا کر مل گئے اور چوتھے وہ جو سستی کی وجہ سے غزوہ میں شرکت سے پیچھے رہ گئے اور بعد میں بھی نہ پہنچے چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مجاہدین اسلام تبوک سے واپس تشریف لائے تو مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہوئے رہ جانے والے منافقین بھی ملنے آئے اور غزوہ میں شرکت نہ کرنے کے بہانے بنا کر واپس چلے گئے پھر سستی کے سبب رہ جانے والے صحاب کرام بھی بارگاہ رسالت صلی اللہ عیہ والہ وسلم میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ غزوہ میں شریک کیوں نہ ہوئے تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اگر کوئی دنیاوی بادشاہ ہوتا تو میں اس کے پاس حاضر نہ ہونے کا کوئی بہانہ بنا دیتا مگر یا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ سے سچ کہتا ہوں کہ مجھے کچھ عذر نہ تھا محض سستی کے سبب غزوہ میں شرکت سے محروم رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے سچ کہا اب اللہ تمھارا جو فیصلہ فرمائے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ اور آپ کے ساتھ دو اصحاب کا بائیکاٹ کا حکم فرمایا یہاں تک کہ چالیسویں دن انھیں اپنی بیویوں سے بھی علیحدہ رہنے کا حکم فرمایا ابھی اس حکم کو دس روز گزرے تھے کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، اور ان حضرات صحابہ کا بائیکاٹ ختم ہوا اور انکی بڑی شان اور ستائش ہوئی۔ (روح البیان، تفسیر خازن، تفسیر کبیر)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۟

(پارہ: 11 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 122)

ترجمہ کنزالایمان: اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں (اور بستیاں خالی ہو جائیں) تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ (ہر قوم) میں سے ایک جماعت (علم دین کے لیے مدینہ کو) نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی (باقی ماندہ) قوم کو ڈر سنائیں (رب کے عذاب سے ڈرائیں) اس امید پر کہ وہ (کفر و گناہ سے) بچیں۔

شوقِ علمِ دین

اس آیت کے شانِ نزول کے متعلق چند روایات ہیں (۱) ایک بار قبیلہ مضر اور دیگر قبائل کے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے علمِ دین سیکھنے کے شوق میں مدینہ منورہ آئے جسکے سبب ان کے اپنے علاقے ویران ہو گئے جبکہ مدینہ منورہ میں آبادی بڑھنے کے سبب دشواری ہونے لگی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک دوسری روایت کے مطابق جب گزشتہ آیات نازل ہوئیں جس میں جہاد پر نہ جانے والوں پر عتاب فرمایا گیا تو اس کے بعد مسلمان ہر غزوہ اور سریہ میں لازمی شرکت کرنے لگے اور بعض دفعہ تو ایسا بھی ہوتا کہ سریے میں شرکت کے لئے تمام ہی مومنین جہاد کے لئے جاتے اور مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس کوئی موجود نہ ہوتا چنانچہ اس دوران جو احکامات شرعیہ نازل ہوتے انھیں سننے اور سیکھنے سے صحابہ محروم رہ جاتے چنانچہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ سب کے سب ہی جہاد کیلئے نہ نکل جایا کریں کچھ علم دین سیکھنے کی غرض سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس رہ جایا کریں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ بعض صحابہ کرام شہر چھوڑ کر دیہاتوں میں جاتے تو وہاں آرام وسکون بھی ملا اور لوگوں پر تبلیغ اسلام کے موقع بھی ملا جب کچھ عرصے بعد یہ حضرات منورہ آئے تو انھیں معلوم ہوا کہ انکے پیچھے اور بہت سے احکام وقرآنی آیات نازل ہو چکی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر رہنے والے صحابہ ان سے کہیں زیادہ علم حاصل کر چکے ہیں جس بنا پر ان اصحاب کو بہت افسوس اور پچھتاوا ہوا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ (پارہ: 11 سورۃ التوبہ، آیت نمبر 123)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو جہاد کرو (پہلے) ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور (یہ) چاہیئے کہ وہ (کفار) تم میں سختی (مضبوطی) پائیں، اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

گمان کی تردید

بعض صحابہ نے یہ گمان کیا کہ عام کفار پر تو جہاد لازم ہے مگر وہ کفار جو ہمارے قرابت دار ہوں ان سے نرمی وصلہ رحمی کرتے ہوئے جہاد نہ کرنا چاہیے کہ یہ کیونکر صلہ رحمی ہو سکتی ہے کہ مومن بیٹا کافر باپ یا مومن پوتا کافر

دادا پر یا مومن بھتیجا کافر چچا پر تلوار اٹھائے چنانچہ ان کے اس گمان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

سورۃ یونس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓرٰ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ۝۱ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؔ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ ۝۲ (پارہ: 11 سورۃ یونس، آیت نمبر 1-2)

ترجمہ کنزالایمان: یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں، کیا لوگوں کو اس کا اچنبا (تعجب ہوا) ہوا کہ ہم نے ان میں سے (ان جیسے) ایک مرد کو وحی بھیجی کہ لوگوں کو (عذاب الٰہی کا) ڈر سناؤ اور ایمان والوں کو (جنت کی) خوشخبری دو کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس سچ کا مقام (اچھا) ہے، کافر بولے بیشک یہ (رسول) تو کھلا جادوگر ہے۔

نبوت ورسالت کی تکذیب

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو کفار عرب بالخصوص کفار مکہ نے اس کا انکار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور کہنے لگے کہ اللہ کی شان اس سے بلند ہے کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) جیسے عام شخص کو نبوت کے لئے چنے کیا اسے ابو طالب کے یتیم بھتیجے کے سوا نبوت کیلئے کوئی نہ ملا تھا، (معاذ اللہ) چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، خازن، مدارک)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ لَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝۱۱

(پارہ: 11 سورۃ یونس، آیت نمبر 11)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر اللہ لوگوں پر برائی (آفات ومصائب) ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی (دنیاوی نعمتوں) کی جلدی کرتے ہیں تو ان کا (عذاب آنے کا) وعدہ پورا ہو چکا ہوتا تو ہم چھوڑتے (انکے حال پر) انہیں جو ہم سے ملنے کی امید (قیامت پر ایمان) نہیں رکھتے (اس

لیے) کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں (ہدایت نہ پائیں)۔

اپنی ہلاکت کی دعا

ایک مرتبہ نضر ابن حارث نے قوم کے سامنے اپنے دین کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یوں دعا مانگی کہ اے خدا اگر واقعی دین اسلام دین حق ہے اور اگر ہم باطل پر ہیں تو پھر ہم پر غیبی پتھر برسا چنانچہ اسکی اس دعا کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾

(پارہ:۱۱ سورۃ یونس، آیت نمبر 15)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں جنہیں ہم سے ملنے کی امید (قیامت پر ایمان) نہیں کہ اس کے سوا اور قرآن لے آیئے (جس میں بتوں کی برائی نہ ہو) یا اسی کو بدل دیجیے تم فرماؤ مجھے (حق) نہیں پہنچتا کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن (قیامت) کے عذاب کا ڈر ہے۔

کفارِ مکہ کا ترمیم شدہ قرآن کا مطالبہ

ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں کچھ کفار حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے اور بولے کہ اگر آپ ہماری ایک بات مان لیں تو پھر ہم سب آپ پر ایمان لے آئینگے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا بات ہے تو وہ بولے کہ یا تو آپ اس قرآن کے بدلے دوسرا قرآن لے آئیں جسمیں ہمارے معبودوں کو برا نہ کہا گیا ہو بلکہ انکی تعریف ہو جسمیں ہمیں انکی عبادت کی اجازت دی گئی ہو یا پھر ہماری خواہش و مرضی کے مطابق اس قرآن میں کچھ ترمیم کر دیں کہ کفار کے متعلق وعیدیں اور ہمارے بتوں کی برائیاں اسمیں سے نکال دیں تو پھر ہم آپ پر اور اس ترمیم شدہ قرآن پر فوراً ایمان لے آئینگے چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن، وغیرہ)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پارہ:11 سورۃ یونس، آیت نمبر 18)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کے سوا ایسی چیز (بت وغیرہ) کو پوجتے ہیں جو ان کا نہ کچھ نقصان کرے اور نہ بھلا (نفع پہنچائے) اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں (شفاعت کریں گے) تم فرماؤ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں (جس کا وجود ہی نہیں) اسے پاکی (ہے ہر عیب سے) اور برتری (بلند و بالا) ہے ان کے شرک سے۔

نصر بن حارث کا باطل گھمنڈ

ایک مرتبہ نصر بن حارث بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر بولا کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کیونکہ بروز قیامت میری شفاعت لات وعزّیٰ کریںگے یہ بت ہمارے شفیع ہیں چنانچہ اس کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح المعانی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾

(پارہ:11 سورۃ یونس، آیت نمبر 37)

ترجمہ کنزالایمان: اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ کوئی (مخلوق) اپنی طرف سے بنا لے (گھڑ لے) بے اللہ کے اتارے (بغیر اللہ کے نازل کیے) ہاں وہ اگلی (پہلی آسمانی) کتابوں کی تصدیق ہے اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔

قرآن کی تکذیب

مشرکین عرب قرآن پر ایمان نہ لاتے تھے انکا کہنا تھا کہ یہ اللہ کی نازل کردہ کتاب نہیں بلکہ حضور صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے خود لکھی ہے اور وہ اسے اللہ کی نازل کردہ کتاب بتاتے ہیں۔ چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر صاوی و کبیر وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ (پارہ:11 سورۃ یونس، آیت نمبر 48-49)

ترجمہ کنزالایمان: اور (کفار) کہتے ہیں یہ وعدہ (عذاب) کب آئے گا اگر تم سچے ہو تم فرماؤ میں اپنی جان کے برے بھلے کا (ذاتی) اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے (مجھے اختیار دے) ہر گروہ کا (عذاب کا) ایک وعدہ ہے جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں (عذاب کا وقت متعین ہے)۔

عذاب کا مطالبہ

جب آیت کریمہ وامّا نرینک الخ نازل ہوئی تو مشرکین مکہ بطور تمسخر حضور پرنور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہنے لگے کہ وہ عذاب جسکا دکھانے کا آپ سے فرمایا گیا وہ کب ہم پر نازل ہوگا ہم تو کب سے اس کے منتظر ہیں مگر وہ آتا ہی نہیں چنانچہ انکے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ لَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ وَ مَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾

(پارہ:11 سورۃ یونس، آیت نمبر 65-66)

ترجمہ کنزالایمان: اور (اے محبوب) تم ان (کفار) کی باتوں (سازشوں) کا غم نہ کرو بیشک عزت ساری اللہ کے لیے ہے (جسے چاہے عطا کردے) وہی سنتا جانتا ہے، سن لو بیشک اللہ

ہی کے مِلک ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمینوں میں اور کاہے (کے کس بات کو دلیل بنا کر) پیچھے جارہے ہیں وہ (کفار) جو اللہ کے سوا شریک پکار رہے ہیں، وہ تو پیچھے نہیں جاتے مگر گمان کے اور وہ تو نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے (اندازوں سے شریک ٹھہراتے ہیں)۔

کفار کا مسکین مسلمانوں کو دھمکانا

کفار مکہ مسکین ومحتاج مسلمانوں سے اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ ہم تم سے عزت میں دولت میں اولاد میں بڑھ کر ہیں ہمارے پاس ہر نعمت کی فراوانی ہے ہم تمھیں تباہ حال کردینگے چنانچہ انکی تردید میں اور مومنین کے اطمینان وتسکین کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر کبیر وتفسیر خازن)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَ تَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَيَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝۷۱

(پارہ:11 سورۃ یونس، آیت نمبر: 71)

ترجمہ کنزالایمان: اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کرسناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق (کٹھن) گزرا ہے میرا کھڑا ہونا (تم میں ٹھہرنا) اور اللہ کی نشانیاں (اس کے عذاب ورحمت کی) یاد دلانا تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا تو مل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کرلو تمہارے کام میں تم پر کچھ گنجلک (الجھن) نہ رہے پھر جو ہوسکے میرا کرلو (بگاڑلو) اور مجھے (سنبھلنے کی بھی) مہلت نہ دو۔

علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار

کفار کا کہنا تھا کہ ہمارا دین حق ہے اور ہمارے عقائد خدا کی طرف سے نازل کردہ ہیں لہٰذا ہمارے عقائد بالکل درست ہیں، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم غیب نہیں جانتے انھیں کیا معلوم کہ ہماری کتابوں میں کیا لکھا ہے، چنانچہ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی)

۞۞۞۞۞

سورۃ ھود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ
ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(پارہ: 11 سورۃ ھود، آیت نمبر 5)

ترجمہ کنزالایمان: سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے (منہ چھپاتے) ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں (اپنی اسلام دشمنی چھپالیں) سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے۔

مسلمانوں کے خلاف بغض وعداوت

اخنس بن شریف بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر بڑی میٹھی میٹھی اور مچھے دار باتیں بناتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت بھری باتیں کرتا مگر دل میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور دین اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سخت عداوت رکھتا ایک مرتبہ وہ اسی حالت میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بخاری شریف کی روایت کردہ شان نزول کے مطابق مسلمان اللہ تعالیٰ سے اپنی شرم وحیا کے سبب خلوت اور استنجاہ گاہ میں بھی اپنی شرم گاہ کو کھولتے ہوئے سخت تذبذب اور جھجک میں مبتلا ہو جائے چنانچہ انکے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، بخاری شریف وتفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ
لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ
لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ
اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا
عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (پارہ: 11 سورۃ ھود، آیت نمبر 7-8)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا کہ تمہیں آزمائے تم میں کس کا کام اچھا ہے، اور اگر تم فرماؤ کہ بیشک تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے کہ یہ (مرنے کے بعد اٹھنا) تو نہیں مگر کھلا جادو (جھوٹ و دھوکہ) اور اگر ہم ان سے عذاب کچھ گنتی کی مدت تک ہٹادیں تو ضرور کہیں گے کس چیز نے (عذاب آنے سے) روکا ہے سن لو جس دن ان پر (عذاب) آئے گا ان سے پھیرا (لوٹایا) نہ جائے گا، اور انہیں گھیرے گا وہی عذاب جس کی ہنسی (مذاق) اڑاتے تھے۔

اوّل وآخر ہے اللہ

ایک مرتبہ اہل یمن اور ابی ازین نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب کچھ بھی پیدا نہ ہوا تھا اس وقت ہمارا رب کہاں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا بس اللہ ہی تھا اور کچھ نہ تھا، نہ پانی نہ ہوا نہ عرش پھر وہ عرض گزار ہوئے عرش نہیں تھا تو پھر عرش کہاں تھا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن وتفسیر کبیر)

بارھواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ وَ ضَآىٕقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ یَّقُوْلُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِیْرٌؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ

(پارہ:12 سورۃ ھود، آیت نمبر 12)

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا (ایسا ہوسکتا ہے) جو وحی تمہاری طرف ہوتی ہے اس میں سے کچھ تم چھوڑ دو گے (ہرگز نہیں) اور اس پر دل تنگ ہوگے (دلبرداشتہ) اس بناء پر کہ وہ کہتے ہیں ان کے ساتھ کوئی خزانہ کیوں نہ اترا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ آتا تم تو (صرف) ڈرسنانے والے ہو (ان کے جواب دہ نہیں) اور اللہ ہر چیز پر محافظ ہے۔

شانِ نبوت میں گستاخی

عبداللہ بن امیہ مخزومی نے نبی کریم ﷺ سے کہا تھا اگر آپ سچے رسول ہیں اور آپ کا خدا ہر چیز پر قادر ہے تو اس نے آپ پر خزانہ کیوں نہیں اتارا یا آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ بھیجا جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ﳲ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ (پارہ:12 سورۃ ھود، آیت نمبر 16)

ترجمہ کنزالایمان: یہ ہیں وہ (دنیا کے طلب گار) جن کے لیے آخرت میں کچھ (حصہ) نہیں مگر آگ (کا عذاب) اور اکارت (ضائع) گیا جو کچھ (اچھے عمل) وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے (مٹ گئے) جو ان کے (اچھے) عمل تھے۔

آخرت میں کوئی حصہ نہیں

ضحاک نے کہا کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ اگر صلح رحمی کریں یا محتاجوں کو دیں یا کسی

پریشان حال کی مدد کریں یا اس طرح کی کوئی نیکی کریں تو اللہ عزوجل وسعت رزق وغیرہ سے ان کے اعمال کی جزا دنیا ہی میں دیتا ہے اور آخرت میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو ثواب آخرت کے معتقد نہ تھے اور جہادوں میں مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے شامل ہوتے تھے۔ (خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَ يَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾

(پارہ:12 سورۃ ھود، آیت نمبر 17-21)

ترجمہ کنز الایمان: تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے (اسلام کی) روشن دلیل پر ہو اور اس پر اللہ کی طرف سے گواہ (کتاب اور رسول) آئے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (توریت) پیشوا اور رحمت وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں، اور جو اس کا منکر ہو سارے گروہوں میں تو آگ اس کا وعدہ ہے تو اے سننے والے! تجھے کچھ اس میں شک نہ ہو، بیشک وہ حق (سچ) ہے تیرے رب کی طرف سے لیکن بہت آدمی ایمان نہیں رکھتے، اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے (اس کے لیے شریک اور اولاد بتائے) وہ اپنے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے اور گواہ کہیں گے یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا، ارے ظالموں پر خدا کی لعنت جو اللہ کی راہ (دین اسلام) سے روکتے ہیں اور اس میں کجی

چاہتے (عیب نکالتے) ہیں، اور وہی آخرت کے منکر ہیں، وہ (اللہ کو) تھکانے والے نہیں زمین میں اور نہ اللہ سے جدا (سوا) ان کے کوئی حمایتی (مددگار نہیں) انہیں عذاب پر عذاب ہوگا وہ نہ (حق بات) سن سکتے تھے اور نہ (حق) دیکھتے وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں اور (مستحق عذاب ہوئے) ان سے کھوئی گئیں جو باتیں جوڑتے تھے (بتوں کا شفاعت کرنا محض دھوکہ نکلا)۔

قبولِ اسلام پر یہودیوں کی تنقید

کفار مکہ اور بعض یہودیوں کا یہ وطیرہ تھا کہ وہ ہر جگہ ہی کہتے پھرتے تھے کہ وہ لوگ سب بے وقوف اور نادان ہیں جو اپنے آباؤ واجداد کے دین کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیتے ہیں جب بعض یہودی اپنے کفر سے تائب ہو کر مسلمان ہو گئے تو یہود نے یہ کہنا شروع کر دیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ۚ﴿۱۱۴﴾ (پارہ: 12 سورۃ ھود، آیت نمبر 114)

ترجمہ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو، اور صبر کرو کہ اللہ نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتا۔

نومسلم صحابی کی ندامت و توبہ

امام مسلم و امام بخاری رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوا سیر صحابی نومسلم نے اپنی نادانی سے ایک اجنبیہ کا بوسہ لے لیا پھر بعد میں سخت نادام ہوئے اور بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنے گناہوں سے توبہ وندامت کا اظہار کیا چنانچہ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر نعیمی لباب النقول للسیوطی)

سورۃ یوسف کا شانِ نزول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا کلام

اس کے شان نزول میں دو قول ہیں ایک روایت یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں قرآن مجید سنانا شروع کیا اور کفار مکہ پریشان ہوئے تو اردگرد کے یہودیوں نے کفار مکہ سے کہا ہم تم کو ایک طریقہ بتاتے ہیں جس سے تم کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نجات مل جائے گی وہ یہ کہ ان کا دعوئی ہے کہ ان پر خدا کا کلام آتا ہے اور انکی عمر ساری کی ساری مکے میں ہی گزری ہے لہٰذا بطور امتحان ان سے پوچھو کہ بنی اسرئیل مصر میں کس طرح پہنچے اگر وہ غلط باتیں کرتے ہیں تو ضرور پریشان ہوں گے اور وہ کسی یہودی سے پوچھنے کے لیے باہر نکلیں گے تم ان کا پیچھا کرنا تم کو سچ جھوٹ کا پتہ لگ جائے گا اور یا آئندہ کلام بنانا سنانا چھوڑ دیں گے مکے میں کوئی جانتا نہ تھا نہ صحیح تاریخ شائع تھی تب کفار مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی سوال اور مطالبہ کیا مکی دور کے آخری دن تھے تو یہ ساری کی ساری سورت اس وقت مکے شریف میں نازل ہوئی نبی کریم کو کہیں جانا نہ پڑا۔ (مظہری) یہ ضحاک کی روایت ہے عن ابن عباس رضی اللہ عنہ دوسرا قول بروایت سعد بن ابی وقاص ہے کہ مکے کے کافروں نے جب کچھ دنوں قرآن پاک سنا تو معاذ اللہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آکر عرض کیا کہ ہمیں کوئی کہانی سنائیں جس سے ہمارا دل خوش ہو بعض کافر کہتے تھے کہ معاذ اللہ یہ مدعی نبوت صرف قصہ گوئی کرتے ہیں اور کہانیاں بناتے رہتے ہیں پھر ہم کو سنا دیتے ہیں ہم کیا جانیں کہ یہ قصے سچے ہیں یا جھوٹے عرب کے لوگ خاص کر مکے کے لوگ زیادہ تر جاہل تاریخ سے بالکل ناواقف تھے اس لیے یہی بیہودگیاں کرتے تھے تب یہ سورت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اپنے ساتھیوں یہودیوں سے تصدیق کرلو کہ یہ واقعہ سچا ہے کہ نہیں۔

تیرھواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰی ؕ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا
فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ
خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ (پارہ:13 سورۃ یوسف، آیت نمبر 109)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنہیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے (رہنے والے) تو یہ لوگ زمین پر چلے نہیں تو دیکھتے ان سے پہلوں (منکرین) کا کیا انجام ہوا اور بیشک آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہتر تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

فرشتے نبی کیوں نہ ہوئے

کفار مکہ کہا کرتے تھے کہ اللہ نے انسان کو نبی کیوں بنایا فرشتے نبی بنا کر کیوں نہ بھیجے ان کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ الرعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ۬ اُولٰٓئِكَ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۵﴾ وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾ (پارہ:13 سورۃ الرعد، آیت نمبر 5-6)

ترجمہ کنزالایمان: اور (اے محبوب) اگر تم تعجب کرو (کہ کفار تمہیں جھٹلاتے ہیں) تو

اچنبھا تو ان کے اس کہنے کا ہے کہ کیا ہم مٹی ہو کر پھر نئے بنیں گے وہ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہوئے اور وہ ہیں جن کی گردنوں میں (روزِ قیامت) طوق ہوں گے اور وہ دوزخ والے ہیں انھیں اسی میں رہنا، اور تم سے (ازراہِ مذاق) عذاب کی جلدی کرتے ہیں رحمت (بخشش) سے پہلے اور ان (سے) اگلوں (پہلوں) کی سزائیں (بطورِ عذاب) ہو چکیں اور بیشک تمہارا رب تو لوگوں کے ظلم پر بھی انہیں ایک طرح کی معافی (عذاب میں تاخیر) دیتا ہے اور بیشک تمہارے رب کا عذاب سخت ہے۔

عذاب کے طلبگار

جب نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارِ مکہ کو ایمان نہ لانے کے سبب آنے والے دنیاوی اور اخروی عذاب سے ڈرایا اور انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور اسلام لے آنے کے بعد آخروی نعمتوں اور غنیمتوں کی بشارت دی تو کفار بطورِ تمسخر اور طعن مطالبہ پر اتر آئے کہ ہمیں رحمت اور بخشش اور اخروی نعمتیں درکار نہیں جس عتاب و عذاب کی وعید ہمیں دی ہے اس سے لے آؤ ہم اس کے انتظار میں ہیں چنانچہ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَ سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِیْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَ يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَ هُمْ يُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ (پارہ:13 سورۃ الرعد، آیت نمبر 8-13)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور پیٹ (مدتِ حمل

میں) جو کچھ گھٹتے بڑھتے ہیں اور ہر چیز اس کے پاس ایک اندازے سے ہے (نہ گھٹے نہ بڑھے) ہر چھپے اور کھلے کا جاننے والا سب سے بڑا (ہر نقص سے پاک) بلندی والا، برابر (یکساں) ہیں جو تم میں بات آہستہ کہے اور جو آواز سے اور جو رات میں چھپا ہے (چھپ کر عمل کیا) اور جو دن میں راہ چلتا ہے (ظاہری عمل کرتا ہے) آدمی کے لیے بدلی والے (یکے بعد دیگرے آنے والے) فرشتے ہیں اس کے آگے پیچھے کہ بحکم خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت (اسکی حالت) نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں، اور جب کسی قوم سے برائی چاہے تو وہ پھر (ٹل) نہیں سکتی، اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی (مددگار) نہیں وہی ہے تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈر کو (کہ گر نہ پڑے) اور (بارش اور سیرابی کی) امید کو اور بھاری بدلیاں (ہوا پر) اٹھاتا ہے، اور گرج اسے (اللہ کی حمد) سراہتی ہوئی اس کی پاکی (بڑائی) بولتی ہے اور فرشتے اس کے ڈر سے (اسکی تسبیح کرتے ہیں) اور کڑک (کڑکتی بجلیاں) بھیجتا ہے تو اسے ڈالتا ہے جس پر چاہے اور وہ اللہ (کے بارے) میں جھگڑتے ہوتے ہیں اور اس کی پکڑ سخت ہے۔

دربارِ الٰہی کا گستاخ

ایک مرتبہ حضور کریم ﷺ نے سردار مکہ کے پاس اپنے دو اصحاب کو بھیجا کہ وہ اسے دین کی دعوت پیش کریں تو اس نے ان صحابیوں کو دعوت دینے پر خوب مضحکہ اڑایا اور بیہودہ گوئی کرنے لگا کہ تمھارے نبی کا رب سونے کا ہے یا پیتل کا ہے یا لوہے کا ہے۔ صحابہ نے جب اس کی یہ بکواس سنی تو سخت دلبرداشتہ ہوئے تو بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے تو حضور پر نور ﷺ نے تین بار اس بدبخت کے پاس دعوت ایمان دینے کے لیے اپنے صحابہ کو روانہ فرمایا مگر اس کی ہٹ دھرمی اور خیانت میں کوئی فرق نہ آیا۔ چنانچہ ایک روز اسی حالت میں اس پر بجلی گری اور وہ ہلاک ہو گیا تب یہ آیات نازل ہوئیں

ایک دوسری روایت کے مطابق ایک کافر عامر بن طفیل اربد ربیعہ سے باہم مشورہ کیا کہ ہم حضور ﷺ کو موقع پا کر قتل کر دیں گے میں انہیں باتوں میں لگا دونگا تو تم پیچھے سے ان پر حملہ کر دینا اور تلوار مار کر قتل کر دینا چنانچہ یہ سازش تیار کر کے جب اس پر عمل درآمد کے لیے آئے تو عامر پر آسمانی بجلی گری جس سے وہ ہلاک ہو گیا جبکہ دوسرا یہ دیکھ کر بھاگا اور ایک کافر کے گھر میں گھس کر پناہ لی مگر پھر طاعون کی مصیبت آئی تو وہاں سے ڈر کر گھوڑے پر بیٹھ کر بھاگا مگر بدحواسی میں اسی گھوڑے سے گرا اور موقع پر ہی ہلاک ہو گیا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ۱۹ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ۲۰ وَ الَّذِيْنَ
يَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ
الْحِسَابِ ؕ۲۱ وَ الَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عُقْبَى
الدَّارِ ۙ۲۲ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ
وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۚ۲۳ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا
صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؕ۲۴ وَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ
وَ يَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ
اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۲۵ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ وَ فَرِحُوْا
بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۠۲۶ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْۤ
اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۖۚ۲۷ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ
تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ۲۸ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَ حُسْنُ
مَاٰبٍ ۲۹ (پارہ:13 سورۃ الرعد، آیت نمبر 19-29)

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا وہ جانتا ہے جو کچھ (قرآن) تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا حق ہے (جو اس پر ایمان نہ لائے) وہ اس جیسا ہوگا جو اندھا ہے نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے، وہ جو اللہ کا عہد (عقائد و اعمال سے متعلق) پورا کرتے ہیں اور قول باندھ کر پھرتے (توڑتے) نہیں اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے (رشتے کو) جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی (سختی) سے اندیشہ (خوف) رکھتے ہیں اور وہ جنہوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے (چھپ کر) اور ظاہر (علانیہ) کچھ خرچ (صدقہ) کیا اور برائی کے بدلے بھلائی کرکے ٹالتے ہیں انہیں کے لیے پچھلے (آخرت کے) گھر کا نفع (راحت) ہے، بسنے کے

(جنت کے) باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور جو لائق (صالح مومن) ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں (وہ بھی داخل ہوں گے) اور فرشتے (جنت کے) ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے، سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا (آخرت کا) گھر کیا ہی خوب ملا، اور وہ جو اللہ کا عہد اس کے پکے ہونے کے بعد توڑتے اور جس (رشتے) کے جوڑنے کو اللہ نے فرمایا اسے قطع کرتے (توڑتے) اور زمین میں (کفر کرتے اور) فساد پھیلاتے ہیں ان کا حصہ لعنت ہی ہے اور اُن کا نصیبہ بُرا گھر (دوزخ ہے) اللہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے، اور کافر دنیا کی زندگی پر اترا گئے (نازاں ہوئے) اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل (کچھ) نہیں مگر (یہ کہ) کچھ دن برت لینا (فائدہ اٹھالینا)، اور کافر کہتے ان پر کوئی نشانی (معجزہ) ان کے رب کی طرف سے کیوں نہ اتری، تم فرماؤ بیشک اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور اپنی راہ (ہدایت کی) اسے دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع لائے (مائل ہوئے)، وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد (ذکر) سے چین پاتے ہیں، سن لو اللہ کی یاد (ذکر) ہی میں دلوں کا چین ہے وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو خوشی (ان کے لیے خوشخبری) ہے اور اچھا انجام۔

ابوجہل کی نت نئی سازشیں

ابوجہل اپنے کفر میں اس قدر ضدی اور ہٹ دھرم تھا کہ اپنے اس اندھے پن کے سبب نہ ہی قرآن پاک کی شان اس سے نظر آئی تھی نہ ہی قرآن پاک کی شان اسے نظر آتی تھی نہ ہی نبی کریم ﷺ کی ارفع و اعلیٰ ذات اسے دکھائی دیتی تھی اسے جب جب موقع ملتا اسلام اور حضور ﷺ اور مسلمانوں کے خلاف باتیں کرتا نت نئی سازشیں کرتا اور آپ ﷺ کو ایذا دینے کا موقع تلاش کرتا رہتا جبکہ دوسری طرف سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اپنے نور ایمانی کے سبب ہر جگہ قرآن کریم کی شان اور نبی کریم ﷺ کی صفات بیان کرتے رہتے تھے اور وعظ و تبلیغ بھی فرماتے رہا کرتے تھے چنانچہ ان دونوں کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَیْهِمُ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ وَ هُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَیْهِ

تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ مَتَابِ ۝ (پارہ:13 سورۃ الرعد، آیت نمبر 30)

ترجمہ کنز الایمان: اسی طرح ہم نے تم کو اس (آخری) امت میں بھیجا جس سے پہلے امتیں ہو گزریں کہ تم انہیں (قرآن) پڑھ کر سناؤ جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور وہ رحمن کے منکر ہو رہے ہیں تم فرماؤ وہ میرا رب ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میری رجوع (مجھے لوٹنا) ہے۔

رب عزوجل کے نام پر اعتراض

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب صلح نامہ لکھا جانے لگا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم تو سہیل بن عمرو کافر بضد ہوا کہ تم اپنے رب کا نام رحمن ورحیم کیوں لکھتے ہو بلکہ یوں لکھو بسمک اللھم تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جبکہ ایک دوسری روایت کے مطابق جب سورت الفرقان کی آیت سجدہ نازل ہوئی تو صحابہ نے کفار سے فرمایا کہ رحمن کو سجدہ کرو تو وہ بھڑک اٹھے اور اسلام دشمنی کے سبب کہنے لگے کہ کون رحمن ہم تو نہیں جانتے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر جلالین تفسیر روح البیان تفسیر روح المعانی تفسیر صاوی)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

(پارہ:13 سورۃ الرعد، آیت نمبر 31)

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا جس سے پہاڑ ٹل (اپنی جگہ سے ہل) جاتے یا زمین پھٹ جاتی یا مردے باتیں کرتے جب بھی یہ کافر نہ مانتے بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں تو کیا مسلمان اس سے (کفار کے ایمان لانے سے) ناامید نہ ہوئے کہ اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت کر دیتا اور کافروں کو ہمیشہ کے لیے یہ سخت دھمک (ہلا دینے والی مصیبت) پہنچتی رہے گی یا ان کے گھروں کے نزدیک اترے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ (عذاب) آئے بیشک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

کفار کے منہ مانگے معجزات

جب کفار نے ایمان لانے کی یہ شرط ٹھہرائی کہ پہلے ہمارے منہ مانگے معجزات دکھائیں پھر ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے بعض صحابہ نے جب کفار کے اس مطالبے کو سنا تو دل میں خواہش ہوئی کہ کسی طرح یہ کفار ایمان لے آئیں چنانچہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کے منہ مانگے معجزات دکھانے کی خواہش کا اظہار کیا کہ اسی طرح یہ کفار ایمان لے آئینگے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اس خواہش سے روکا گیا۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَفَمَنْ هُوَ قَآىٕمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْۚ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَؕ قُلْ سَمُّوْهُمْؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِؕ بَلْ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِیْلِؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَؕ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُؕ اُكُلُهَا دَآىٕمٌ وَّ ظِلُّهَاؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ یُّنْكِرُ بَعْضَهٗؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَاۤ اُشْرِكَ بِهٖؕ اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَیْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِیًّاؕ وَ لَىٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾

(پارہ:13 سورۃ الرعد، آیت نمبر 33-37)

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا وہ (اللہ جو) ہر جان پر اس کے اعمال کی نگہداشت رکھتا ہے اور وہ (کیا ان کی مثل ہوسکتا ہے جنھیں) اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں، تم فرماؤ ان کا نام تو لو (وہ کون ہیں) یا اسے (بتوں کو) وہ (معبود) بتاتے ہو جو اس کے علم میں ساری زمین میں (جن کا وجود ہی) نہیں یا یونہی اوپری (فرضی) بات بلکہ کافروں کی نگاہ میں ان کا فریب اچھا ٹھہرا ہے (کہ خود ہی دھوکہ کھاتے ہیں) اور راہ (ہدایت) سے روکے گئے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں، انہیں دنیا کے جیتے (جی میں) عذاب ہوگا (قتل و قید کا) اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے سخت اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں، احوال اس جنت کا کہ ڈر

والوں (پرہیزگاروں) کے لیے جس کا وعدہ ہے، اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اس کے میوے (پھل) ہمیشہ (باقی رہیں) اور اس کا سایہ (کبھی نہ ڈھلے) ڈروالوں (پرہیزگاروں) کا تو یہ (انکا) انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ، اور جن (یہود و نصاریٰ) کو ہم نے کتاب (توریت، انجیل) دی وہ اس پر خوش ہوتے (اور ایمان لاتے) جو تمہاری طرف (قرآن) اترا اور ان (یہود و نصاریٰ کے) گروہوں میں کچھ وہ ہیں کہ اس (قرآن) کے بعض (حصوں) سے منکر ہیں (ایمان نہیں لاتے)، تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں، میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا (لوٹنا)، اور اسی طرح ہم نے اسے (قرآن کو) عربی میں فیصلہ (قانون بنا کر) اتارا اور اے سننے والے! اگر تو ان (کافروں) کی خواہشوں پر چلے گا (پیروی کرے گا) بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا (کہ اسلام حق ہے) تو اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی (مددگار) ہوگا نہ (عذاب سے) بچانے والا۔

مکہ میں موجود پہاڑوں کو ہٹانے کا مطالبہ

ایک مرتبہ کفار مکہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں آکر عرض کی کہ جس طرح سلیمان علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو بہت سے زمینی معجزات دکھائے ایسے ہی آپ بھی مکہ میں موجود پہاڑوں کو ہٹا کر زمین ہموار کر دیں تاکہ یہ میدانی علاقہ بن جائے اور ہم اس میں کھیتیاں اگائیں اور زمین سے چشمے نکالیں اس مطالبے پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر نعیمی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ (پارہ:13 سورۃ الرعد، آیت نمبر 38)

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیبیاں اور بچے کیے اور کسی رسول کا کام نہیں کہ (اپنی مرضی سے) کوئی نشانی (معجزہ) لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ہر وعدہ کی ایک لکھت (مقررہ وقت) ہے۔

کفار کا بیہودہ اعتراض

کافروں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ عیب لگایا تھا کہ وہ نکاح کرتے ہیں اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کر دیتے

بی بی بچے سے کچھ واسطہ نہ رکھتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان)

سورۃ ابراہیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝١ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ
وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۝٢ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى
الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۗ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ
بَعِيْدٍ ۝٣ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۗ فَيُضِلُّ
اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٤ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۗ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝٥ (پارہ:13 سورۃ ابراہیم، آیت نمبر 1-5)

ترجمہ کنزالایمان: (یہ قرآن) ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو (کفر کی) اندھیریوں سے (اسلام کے) اجالے میں لاؤ ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ (اسلام) کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے اللہ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور کافروں کی خرابی (بربادی) ہے ایک سخت عذاب (کی وجہ) سے جنہیں آخرت سے دنیا کی زندگی پیاری ہے اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ (اسلام) سے روکتے (رکاوٹ ڈالتے) ہیں اور اس میں کجی (عیب نکالنا) چاہتے ہیں، وہ (ہدایت سے بہت) دور کی گمراہی میں ہیں اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں (احکام الٰہی) صاف (کھول کر) بتائے پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ (ہدایت کی) راہ دکھاتا ہے جسے چاہے، اور وہی عزت وحکمت والا ہے، اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں (معجزات) دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو (کفر وگمراہی کی) اندھیریوں سے (نکال کر اسلام کے) اجالے میں لا، اور انہیں اللہ کے دن (نعمتوں کے نزول کے دن) یاد دلا بیشک اس میں (قدرت کی) نشانیاں ہیں

ہر بڑے صبر والے شکر گذار کو۔

قرآن کا عربی میں ہونے پر اعتراض

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوم کو دعوت اسلام پیش کی اور انہیں بتایا کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے اور رب کا کلام ہے تو کفار مکہ نے یہودیوں سے سن کر اس بات پر اختلاف کیا کہ ابھی تک کوئی بھی کلام الٰہی عربی زبان میں نازل نہیں ہوا اب یہ عربی کلام کس طرح کلام الٰہی ہو سکتا ہے چنانچہ ان کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر حسینی وتفسیر نعیمی)

چودھواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍؕ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾ لَا یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُۙ ﴿۴۹﴾

(پارہ:14 سورۃ الحجر، آیت نمبر 45-49)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ڈر والے (پرہیز گار جنت کے) باغوں اور چشموں میں ہیں (ان سے کہا جائے گا) ان میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ امان میں، (بے خوف ہو کر) اور ہم نے ان کے سینوں میں (ایک دوسرے کے لیے) جو کچھ کینے (رنجشیں تھیں) تھے سب کھینچ لیے (نکال لیے) آپس میں بھائی ہیں تختوں پر روبرو بیٹھے (ہوں گے)، نہ انہیں اس (جنت) میں کچھ تکلیف پہنچے نہ وہ اس (جنت) میں سے نکالے جائیں، خبر دو میرے بندوں کو کہ بیشک میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان۔

ڈر والوں کے لئے جنت

ابن ابی حاتم اور علی بن حسین تابعی سے روایت ہے کہ جب سورت حجر کی وہ آیتیں نازل ہوئیں جن میں جہنم کا ذکر ہے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ بہت گھبرائے اور تب ان مخلص صحابہ کے لیے یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر نعیمی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ﴿۵۰﴾ (پارہ:14 سورۃ الحجر، آیت نمبر 50)

ترجمہ کنزالایمان: اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔

دنیاوی باتیں

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ سے گزر رہے تھے کچھ لوگ بہت زور زور سے اونچی آواز میں دنیاوی

باتیں کر رہے تھے اور خوب ہنس رہے تھے تو نبی کریم ﷺ کو ان کا دنیاوی باتوں پر اس قدر ہنسنا سخت ناگوار خاطر گزرا تو آپ ﷺ نے انھیں ایسا کرنے سے منع فرمایا تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔
(تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾

(پارہ:14 سورۃ الحجر، آیت نمبر 86-89)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہارا رب ہی بہت پیدا کرنے والا جاننے والا ہے اور بیشک ہم نے تم کو سات آیتیں (سورہ فاتحہ کی) دیں جو (ہر نماز میں) دہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن، اپنی آنکھ اٹھا کر (بھی) اس چیز (حقیر دنیاوی مال) کو نہ دیکھو جو ہم نے ان (کافروں) کے جوڑوں (گروہوں) کو برتنے (لطف اندوز ہونے) کو دی اور ان (کافروں) کا کچھ غم نہ کھاؤ (کہ یہ ایمان نہیں لاتے) اور مسلمانوں کو اپنی رحمت کے پروں میں لے لو (رحمت و کرم سے نوازو)، اور فرماؤ کہ میں ہی ہوں صاف ڈر سنانے والا (عذاب سے)۔

خدمت دین کے لئے مال کی طلب

ایک دفعہ بنی قریظہ اور بنی نضیر عیسائیوں کا مال تجارت میں خوب نفع ہوا اس نفع کے سامان میں بہت سے قیمتی جواہرات بہترین خوشبو جات اور غلہ وغیرہ تھے مساکین صحابہ نے جب اتنے وافر مقدار میں اس بہترین مال کو دیکھا تو خواہش کی کہ کاش اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا خوب مال عطا کرے تو ہم اور بڑھ چڑھ کر دین کی خدمت کریں اور ڈھیروں ثواب کمائیں نبی کریم ﷺ نے جب ان کی اس خواہش کو ملاحظہ فرمایا تو رنجیدہ خاطر ہوئے کہ صحابہ اس دنیاوی سامان اور اس کی چکا چوند سے کیوں متاثر ہوئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
(تفسیر صاوی و تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَۙ(۹۲) عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۹۳) فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ
وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ(۹۴) اِنَّا كَفَیْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِیْنَۙ(۹۵) الَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ مَعَ
اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَۚ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ(۹۶) وَ لَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ یَضِیْقُ صَدْرُكَ بِمَا
یَقُوْلُوْنَۙ(۹۷) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَۙ(۹۸) وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى
یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ۠(۹۹) (پارہ:14 سورۃ الحجر، آیت نمبر 92-99)

ترجمہ کنزالایمان: تو تمہارے رب کی قسم ہم (روزِ قیامت) ضرور ان سب (کافروں) سے پوچھیں گے جو کچھ (اعمال) وہ کرتے تھے، تو اعلانیہ کہہ دو (اعلان کر دو) جس بات (دعوتِ اسلام) کا تمہیں حکم ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لو (پرواہ نہ کرو)، بیشک ان ہنسنے (طعنہ زنی کرنے) والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں (کافی ہیں) جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں تو اب (عنقریب) جان جائیں گے (اپنا انجام)، اور بیشک ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے تم دل تنگ (ملول) ہوتے ہو تو (اس سے غم سے علاج کے لیے)، اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور سجدہ والوں میں (نماز میں مشغول) ہو، اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو۔

بارگاہِ رسالت میں بدکلامی کا انجام

کفارِ مکہ کے تین بڑے سردار عاص بن وائل سود بن مطلب، اسود بن عبد یغوث، حارث بن قیس اور ان چاروں کا سردار ولید بن مغیرہ یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کی ایذائیں پہنچایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کیا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کیلئے خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے تو حسب معمول یہ لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دینے کی خاطر وہاں پہنچ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سخت بدکلامی اور گستاخیاں کرنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے ان سے نجات کی دعا فرمائی تو حضرت جبرائیل نے آ کر سب کو انگلی لگائی جس سے ایک کافر کی آنکھیں ایک کا پاؤں ایک کا ہاتھ ایک کی کمر ایک کا پیٹ خراب ہو گیا اب اسی بیماری میں یہ سب کے سب تڑپ کر مر گئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی)

سورۃ النحل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَتٰۤی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ ؕ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○

(پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر 1)

ترجمہ کنزالایمان: اب آتا ہے اللہ کا حکم تو اس کی جلدی نہ کرو، پاکی اور برتری ہے اسے ان شریکوں سے۔

کفار مکہ کی دل لگی

کفار مکہ فخریہ اور دل لگی کے طور پر کہا کرتے تھے کہ وہ عذاب کب آئے گا جس سے آپ ہم کو ڈرایا کرتے ہیں ان کے جواب میں یہ آیت اتری اس میں اللہ کے حکم سے یا تو بدر کے دن کا عذاب مراد ہے جو کفار مکہ پر اترا یا قبر کا عذاب یا قیامت کا یہ چیزیں ہماری نگاہ میں دور ہیں رب تعالیٰ کے نزدیک بالکل قریب ہیں۔ (نورالعرفان وخزائن العرفان)

✿✿✿✿✿

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ۝ (پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر 4)

ترجمہ کنزالایمان: (اس نے) آدمی کو ایک نتھری بوند (نطفہ) سے بنایا تو جبھی (پھر بھی) کھلا (صاف) جھگڑالو ہے۔

دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار

ایک مرتبہ مکے کا ایک کافر ابی بن خلف بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخانہ و بے ادبانہ انداز میں حاضر ہوا کہ اس کے ہاتھ میں کسی مردہ انسان کی پنڈلی کی ایک ہڈی تھی آکر بولا کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کے اللہ اس ہڈی کو واپس زندہ کرے چنانچہ اس کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نعیمی)

✿✿✿✿✿

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ مَّاذَاۤ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝

(پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر 24)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان سے کہا جائے تمہارے رب نے (اپنے رسول پر) کیا اتارا (وہ کفار) کہیں اگلوں (پہلوں) کی (فرضی قصے) کہانیاں ہیں۔

گمراہ کرنے کا انجام

یہ آیت نضر بن حارث کی شان میں نازل ہوئی اس نے بہت سے کہانیاں یاد کر لی تھیں اس لیے جب کوئی قرآن کی نسبت دریافت کرتا تو وہ جاننے کے باوجود کہ قرآن مجید معجزہ اور حق وہدایت سے مملو ہے لوگوں کو گمرہ کرنے کیلئے یہ کہہ دیتا کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ایسی کہانیاں مجھے بہت یاد ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اس طرح گمراہ کرنے کا انجام یہ ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٠﴾

(پارہ 14: سورۃ النحل، آیت نمبر 30)

ترجمہ کنزالایمان: اور ڈر والوں (پرہیز گاروں) سے کہا گیا تمہارے رب نے (اپنے رسول پر) کیا اتارا، بولے خوبی جنہوں نے اس دنیا میں بھلائی کی (ایمان لائے، نیک اعمال کیے) ان کے لیے بھلائی ہے اور بیشک پچھلا (آخرت کا) گھر سب سے بہتر، اور ضرور کیا ہی اچھا گھر پرہیز گاروں کا۔

بہکانے پر مامور

قبائل عرب ایام حج میں حضرت نبی کریم ﷺ کے تحقیق حال کے لیے مکہ مکرمہ کو قاصد بھیجتے تھے یہ قاصد جب مکہ مکرمہ پہنچتے اور شہر کے کنارے راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے (جیسا کہ سابق میں مذکور ہو چکا ہے) ان سے یہ قاصد نبی کریم ﷺ کا حال دریافت کرتے تو وہ بہکانے پر مامور ہی ہوتے تھے ان میں سے کوئی حضرت کو ساحر کہتا کوئی کاہن اور کوئی شاعر کوئی کاذب کوئی مجنون اور اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے کہ تم ان سے نہ ملنا یہی تمھارے حق میں بہتر ہے اس پر قاصد کہتے کہ اگر ہم مکہ مکرمہ پہنچ کر بغیر ان سے ملے اپنی قوم کی طرف حاضر ہوں تو ہم برے قاصد ہوں گے اور ایسا کرنا قاصد کے منصبی فرائض کا ترک اور قوم کی خیانت ہوگی ہمیں تحقیق کے لیے بھیجا گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے اپنے اور بیگانوں سب سے ان کے

حال کی تحقیق کریں اور جو کچھ معلوم ہو اس سے بے کم وکاست قوم کو مطلع کریں اس خیال سے وہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر اصحاب رسول ﷺ سے بھی ملتے تھے اور ان سے آپ کے حال کی تحقیق کرتے تھے اصحاب کرام انہیں تمام حال بتاتے تھے اور نبی کریم ﷺ کے حالات و کمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مطلع کرتے تھے ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا۔

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ (پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر 38-39)

ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش (بڑی شدومد) سے کہ اللہ مردے نہ اٹھائے گا (دوبارہ زندہ نہ کرے گا) ہاں کیوں نہیں (ضرور اٹھائے گا) (یہ) سچا وعدہ (پورا کرنا) اس کے ذمہ پر لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے اس لیے کہ انہیں صاف بتادے جس بات میں (مردوں کو زندہ کیے جانے پر) جھگڑتے تھے اور اس لیے کہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے جو چیز ہم چاہیں (ارادہ کریں)۔

مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار

ایک مشرک ایک مسلمان کا مقروض تھا مسلمان نے مشرک پر تقاضا کیا اور دوران گفتگو میں اس نے اس طرح اللہ کی قسم کھائی کہ اس کی قسم جس سے میں مرنے کے بعد ملنے کی تمنا رکھتا ہوں اس پر مشرک نے کہا کہ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ تو مرنے کے بعد اٹھے گا اور مشرک نے قسم کھا کر کہا کہ اللہ مردے نہ اٹھائے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ (پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر 41)

ترجمہ کنزالایمان: اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں (اسکے دین کی خاطر) اپنے گھر بار

چھوڑے (ہجرت کی) مظلوم ہوکر ضرور ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے کسی طرح لوگ جانتے۔

دین کی خاطر ہجرت

قتادہ نے کہا کہ یہ آیت اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہل مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا بعض ان میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے مدینہ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گے۔

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر42)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے (اے نبی) تم سے پہلے نہ بھیجے (رسول بنا کر) مگر مرد جن کی طرف ہم وحی کرتے، تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

نبوت کا انکار

یہ آیت مشرکین مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے انہیں بتایا گیا کہ سنت الٰہی اسی طرح جاری ہے ہمیشہ اس نے انسانوں میں مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا۔

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّ مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ جَهْرًا ؕ هَلْ یَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَیْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا یَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُّ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ ؕ هَلْ یَسْتَوِیْ هُوَ ۙ وَ مَنْ یَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ (پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر 74-76)

ترجمہ کنزالایمان: اور تم نہیں جانتے، اللہ نے ایک کہاوت (مثال) بیان فرمائی ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک آپ (خود) کچھ مقدور (اختیار) نہیں رکھتا اور (اسکے مقابلے میں) ایک جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے (آزادانہ) خرچ کرتا ہے چھپے (خفیہ) اور ظاہر (علانیہ) کیا وہ برابر (ایک جیسے) ہو جائیں گے (ہرگز نہیں) سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں (کہ وہ شرک میں مبتلا ہیں) اور اللہ نے کہاوت (مثال) بیان فرمائی دو مرد ایک گونگا جو کچھ کام نہیں کر سکتا (نہ اپنی کہہ سکے نہ دوسرے کی سمجھ سکے) اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے (آقا) جدھر بھیجے کچھ بھلائی نہ لائے (کام پورا نہ کرے)، کیا برابر ہو جائے گا وہ اور وہ جو انصاف کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھی راہ پر ہے۔

دو غلام

ابن جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک قریشی کافر کے میں تھے اس کا غلام مسلمان تھا مگر مجبور تھا اور ایک غلام عثمان غنی کا تھا مگر وہ غلام کافر تھا اسلام کو اچھا نہ جانتا تھا چنانچہ ان حالات پر ان آیات میں کہاوتیں بیان ہوئی۔ (تفسیر نعیمی)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِیَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا یَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَ لَیُبَیِّنَنَّ لَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ یُّضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَ تَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ وَ لَكُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۹۴﴾ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ (پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر 95-91)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کا عہد (ایمان واعمالِ صالحہ کا) پورا کرو جب قول باندھو (وعدہ کرو) اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو (اسکے نام کی قسم کھا کر) اپنے اوپر ضامن (گواہ) کر چکے ہو، بیشک تمہارے کام جانتا ہے، اور (اپنی قسموں کو توڑ کر) اس عورت کی طرح (بیوقوف) نہ ہو جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا اپنی قسمیں آپس میں ایک بے اصل بہانہ (دھوکہ دینے کا ذریعہ) بناتے ہو کہ کہیں (تاکہ) ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ (فائدہ اٹھانے والا) نہ ہو اللہ تو اس سے تمہیں آزماتا ہے (کون مطیع کون سرکش) اور ضرور تم پر صاف ظاہر کر دے گا قیامت کے دن جس بات میں جھگڑتے (اختلاف کرتے) تھے، اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی امت کرتا (ایک ہی دین پر رکھتا) لیکن اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے، اور (ہدایت کی) راہ دیتا ہے جسے چاہے، اور ضرور تم سے تمہارے کام (اعمال) پوچھے (بازپرس کیے) جائیں گے، اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ (فریب کا ذریعہ) نہ بنالو کہ کہیں کوئی پاؤں (راہِ حق پر) جمنے کے بعد لغزش نہ کرے (پھسل نہ جائے) اور تمہیں برائی (عذاب کی سختی) چکھنی ہو بدلہ اس کا کہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ (اسلام) سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو (گا) اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام مول نہ لو (حقیر قیمت کے لیے عہد نہ توڑو) بیشک وہ (اجر و ثواب) جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

کفار کی وعدہ خلافیاں

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کفار سے چند باتوں پر یہ معاہدہ کیا کہ کفار نے قسمیں کھا کر یقین دلایا کہ ہم اس معاہدے پر ثابت قدم رہیں گے اسی طرح کچھ وعدے مسلمانوں نے بھی ان سے کیے مگر مسلمان تو اپنے وعدوں پر قائم رہے مگر کافروں نے اپنے وعدوں کا پاس نہ کیا اپنے وعدے توڑ دیئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰیَةً مَّكَانَ اٰیَةٍۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ (پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر 101)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ہم ایک آیت (منسوخ کر کے اس) کی جگہ دوسری آیت

بدلیں (نازل کریں) اور اللہ خوب جانتا ہے (اپنی حکمت) جو اتارتا ہے کافر کہیں تم تو (یہ آیتیں) دل سے (من گھڑت) بنا لاتے ہو بلکہ ان میں اکثر کو (آیات کی تبدیلی کی حکمت کا) علم نہیں۔

مشرکین مکہ کا نسخ پر اعتراض

مشرکین مکہ اپنی جہالت سے نسخ پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس کو تمسخر بناتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ایک حکم دیتے ہیں اور دوسرے ہی روز اور دوسرا حکم دیتے ہیں اور وہ اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ (پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر 103)

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں، یہ (قرآن) تو کوئی آدمی (انہیں) سکھاتا ہے، (حالانکہ) جس کی طرف ڈھالتے (نسبت کرتے) ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ روشن (فصیح وبلیغ وواضح) عربی زبان (میں ہے)۔

کفار کے قرآن پر بے جا اعتراضات

قرآن مجید کی حلاوت اور اس کے علوم کی نورانیت جب قلوب کی تسخیر کرنے لگی اور کفار نے دیکھا کہ دنیا اس کی گرویدہ ہوئی چلی جاتی ہے اور کوئی تدبیر اسلام کی مخالفت میں کامیاب نہیں ہوتی تو انہوں نے طرح طرح کے افتراء اٹھانے شروع کئے کبھی اس کو سحر بتایا کبھی پہلوں کے قصے اور کہانیاں، کبھی یہ کہا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خود ہی بنا لیا ہے اور ہر طرح کوشش کی کہ کسی طرح لوگ اس کتاب مقدس کی طرف سے بد گمان ہوں انہیں مکاریوں میں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ انہوں نے ایک عجمی غلام کی نسبت یہ کہا کہ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھاتا ہے اس کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کر سکتا ہے جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے ایسا کلام بنانا اس کے تو کیا امکان میں ہوتا تمہارے فصحاء و بلغاء جن کی زبان دانی پر اہل عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا انہیں محال اور ان کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجمی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور بے شرمی کا فعل ہے خدا کی شان جس غلام کی طرف کفار یہ نسبت کرتے تھے اس کو بھی اس کلام کے اعجاز نے

تسخیر کیا اور وہ بھی سید عالم ﷺ کا حلقہ بگوش طاعت ہوا اور صدق و اخلاص کے ساتھ اسلام لایا۔

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَلَهُمْ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ ۚ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾

(پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر 107-110)

ترجمہ کنز الایمان: یہ اس لیے کہ انھوں نے دنیا کی (فانی) زندگی آخرت (کی ہمیشہ کی زندگی) سے پیاری جانی، اور اس لے کہ اللہ (ایسے) کافروں کو (ہدایت کی) راہ نہیں دیتا، یہ ہیں وہ جن کے دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کردی (سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب کرلی) ہے اور وہی (اپنے انجام سے بے خبر) غفلت میں پڑے ہیں، آپ ہی ہوا کہ (ضرور) آخرت میں وہی خراب (عذاب پانے والے ہیں) پھر بے شک تمہارا رب ان کے لیے جنہوں نے اپنے گھر چھوڑے (ہجرت کی) بعد اس کے کہ (کفار کے ہاتھوں) ستائے گئے پھر انہوں نے جہاد کیا اور صابر رہے بیشک تمہارا رب اس (ہجرت، جہاد و صبر) کے بعد ضرور بخشنے والا ہے مہربان (ہے)۔

ایمان پر قلبی استقامت

یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی انہیں اور ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سمیہ اور صہیب اور بلال اور خباب اور سالم رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر کفار نے سخت سخت ایذائیں دیں تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں لیکن وہ حضرات نہ پھرے تو کفار نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے والدین کو بہت بے رحمی سے قتل کیا اور عمار ضعیف تھے بھاگ نہیں سکتے تھے انہوں نے مجبور ہو کر جب دیکھا کہ جان پر بن گئی تو بادل ناخواستہ کلمہ کفر کا تلفظ کردیا رسول کریم ﷺ کو خبر دی گئی کہ عمار کافر ہو گئے ہیں فرمایا ہرگز نہیں عمار سر سے پاؤں تک ایمان سے پر ہیں اور اس کے گوشت اور خون میں ذوق ایمانی سرایت کر گیا ہے پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا کیا ہوا عمار نے عرض کیا اے خدا کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی برا ہوا اور بہت ہی برے کلمے میری زبان پر جاری ہوئے ارشاد فرمایا اس وقت تیرے دل کا حال کیا تھا عرض کیا دل ایمان پر خوب جما ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت و رحمت فرمائی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو یہی کرنا چاہیے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن)

مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ حالت اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو اور کلمہ کفر کا اجرا جائز ہے جبکہ آدمی کو اپنے جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خوف ہو مسئلہ اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کر ڈالا جائے تو وہ شہید ہوگا جیسا کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے صبر کیا اور سولی پر چڑھا کر شہید کر ڈالے گئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سید الشہداء فرمایا۔ مسئلہ: جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اس کا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو وہ کلمہ کفر زبان پر لانے سے کافر ہو جائے گا مسئلہ: اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے تمسخر یا جہل سے کلمہ کفر زبان پر جاری کرے کافر ہو جائے گا۔ (تفسیر احمدی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ (پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر 112-113)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے کہاوت (مثال) بیان فرمائی ایک بستی کہ امان و اطمینان سے (آباد) تھی ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی (اللہ کے نبی پر ایمان نہ لائے) تو اللہ نے اسے یہ سزا چکھائی کہ اسے بھوک (قحط) اور (مسلمانوں کے حملے کا) ڈر کا پہناوا پہنایا (مبتلا کر دیا) بدلہ ان کے کیئے کا، اور بیشک ان کے پاس انہیں میں سے ایک رسول تشریف لایا تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں (بھوک اور خوف کے) عذاب نے پکڑا اور وہ بے انصاف (ظالموں میں سے) تھے۔

بھوک کا عذاب

امام بجلی روایت کرتے ہیں کہ جب کفار مکہ قحط میں مبتلا ہوئے اور ان کے بوڑھے اور بچے بھوک سے مرنے لگے تو وہ گھبرا کر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ جو خطائیں ہم سے

ہوئیں ہم قصوروار ہیں مگر ہمارے قصور کی سزا ہمارے بچے کیوں بھگتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کیلئے قحط ختم فرما دیجئے چنانچہ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں جس میں بظاہر توان کفار مکہ سے خطاب فرمایا گیا مگر درحقیقت سب سے ہی خطاب ہے۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ (پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر121)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ابراہیم ایک امام تھا (تمام خوبیوں کا جامع) اللہ کا فرمانبردار اور سب سے جدا (دینِ اسلام پر قائم) اور مشرک نہ تھا، اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا، اللہ نے اسے (نبوت اور اپنے قرب خاص کے لیے) چن لیا اور اسے (ہدایت کی) سیدھی راہ دکھائی۔

مشرکین مکہ کی غلط بیانیاں

مشرکین مکہ یہودیوں سے سن کر حضرت ابراھیم علیہ السلام کے متعلق غلط باتیں کیا کرتے تھے چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں۔ (تفسیر نعیمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ (پارہ:14 سورۃ النحل، آیت نمبر126)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی (اس سے زیادہ نہیں) اور اگر تم صبر کرو (انتقام نہ لو) تو بیشک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا۔

کفارِ مکہ کی وحشیانہ بربریت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر کفار نے مکہ کے مسلمانوں کو شہید کیا ان کے چہروں کو مثلہ کیا انکے پیٹ چاک کیے بالخصوص سید شہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا تو نہایت وحشیانہ و بے دردی کے ساتھ مثلہ گیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش

مبارک کو ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت صدمہ ہوا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کے ان کے بدلے ستر کفار کو قتل کیا جائے گا اور ان کا بھی اس طرح مثلہ کیا جائے گا چنانچہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی مگر ابن حصار کی روایت کے مطابق آخری تین آیات تین بار نازل ہوئیں ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں ہجرت سے قبل مسلمانوں کو ایذاء دینے والے کفار کے متعلق دوسری مرتبہ غزوہ احد کے موقع پر مسلمانوں کے مثلہ کرنے کے واقعہ کے متعلق اور تیسری مرتبہ فتح مکہ کے دن۔ (تفسیر نعیمی)

پندرھواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ①

(پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 1)

ترجمہ کنزالایمان: پاکی ہے اسے (ہر نقص وعیب سے) جو اپنے (خاص) بندے کو، راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے (دینی ودنیاوی) برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں، بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

شب معراج، درجات ومراتب رفیعہ کا ظہور

جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج درجات عالیہ ومراتب رفیعہ عطا ہوئے تو رب عزوجل نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ فضیلت وشرف میں نے تمہیں کیوں عطا فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اسلئے کہ تو نے مجھے عبدیت کے ساتھ اپنی طرف منسوب فرمایا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ㉘

(پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 28)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تو (تنگدستی کی وجہ سے) ان سے منہ پھیرے (اور تو) اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں (ہے) جس کی تجھے امید ہے تو ان سے آسان (نرمی سے) بات کہہ۔

رب کی رحمت کا انتظار

حضرت بلال، صہیب، سالم وخباب رضی اللہ عنہم وغیرہم فقہاء صحابہ کرام کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

کچھ ضروریات کے لیے سوال کرتے تھے اگر کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ نہ ہوتا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم خاموشی اختیار فرماتے اسکے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿٢٩﴾ (پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 29)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ (کہ بالکل خرچ نہ کرے) اور نہ پورا کھول دے (نہ پورا ہی خرچ کر ڈال) کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا (کہ کنجوسی کے سبب لوگ طعنے دیں) تھکا ہوا۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جود و کرم

ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت موسیٰ علیہ سلام کی سخاوت کا بیان کیا اس میں حد تک مبالغہ کیا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دے دی اور کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ سلام کی سخاوت اس انتہا پر پہنچی ہوئی تھی کہ آپ اپنی ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دے دینے سے دریغ نہ فرماتے یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور انہوں نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سب صاحب فضل و کمال ہیں حضرت موسیٰ علیہ سلام کے جود و نوال میں بھی کچھ شبہ نہیں لیکن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جود و کرم کی آزمائش کرا دی جائے چنانچہ انہوں نے اپنی چھوٹی بچی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ حضور صلی اللہ عیہ وسلم سے قمیض مانگ لائے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہی قمیض تھی جو زیب تن تھی وہی اتار کر عطا فرما دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت سرائے اقداس میں تشریف لے آئے اور شرم سے باہر تشریف نہ لائے یہاں تک کہ اذان کا وقت ہو گیا اذان ہوئی صحابہ نے انتظار کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسم تشریف نہ لائے تو سب کو فکر ہوئی حال معلوم کرنے کے لئے دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ جسم مبارک پر قمیض نہیں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾ (پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 31)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی، بیشک ان کا قتل بڑی خطا ہے۔

اولاد کا قتل

اہل عرب اپنی چھوٹی بچیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے امیر تو اسلئے کہ کوئی ہمارا داماد نہ بنے اور ہماری مونچھ نیچی نہ ہو اور غریب و مفلس اسلئے کہ ہم انھیں شادی میں جہیز کہاں سے دینگے چنانچہ انھیں اس حرکت سے روکنے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ (پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 40)

ترجمہ کنزالایمان: کیا تمہارے رب نے تم کو (تمھارے لیے) بیٹے چن دیے (پسند کئے) اور اپنے لیے فرشتوں سے بیٹیاں بنائیں بیشک تم بڑا بول (بے ادبی و گستاخی کا) بولتے ہو۔

مشرکینِ عرب کی بدعقیدگی

مشرکین عرب فرشتوں کو اللہ عزوجل کی لڑکیاں بتاتے تھے چنانچہ انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ (پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 45)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب! تم نے قرآن پڑھا (تھا) ہم نے تم پر (تمھارے) اور ان میں (انکے درمیان) کہ (جو) آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا پردہ (حائل) کر دیا۔

فرشتہ حائل

جب آیت تبت یدا نازل ہوئی تو ابولہب کی عورت پتھر لے کر آئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تشریف رکھتے تھے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگی تمہارے آقا کہاں ہیں مجھے معلوم ہوا انہوں نے میری ہجو کی ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ شعر گوئی نہیں کرتے تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس ہوئی کہ میں (معاذ اللہ) ان کا سر کچلنے کے لئے یہ پتھر لائی تھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اور اسکے درمیان ایک فرشتہ حائل رہا چنانچہ اس واقعہ کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ (پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 53)

ترجمہ کنزالایمان: اور (اے محبوب) میرے (مومن) بندوں سے فرماؤ (انھیں حکم دو) وہ (کافروں سے وہ) بات کہیں جو سب سے اچھی (رشد وہدایت پر مبنی) ہو بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈالتا ہے، بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

مشرکینِ مکہ کی بدکلامیاں اور ایذاءرسانیاں

مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انھیں ایذائیں دیتے تھے انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق یہ آیت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ایک کافر نے انکی شان میں بیہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں صبر کرنے اور معاف فرمانے کا حکم دیا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾ (پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 56)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا (اپنا معبود) گمان کرتے ہو تو وہ (بت وغیرہ) اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے (اسے بدلنے) کا۔

شدید قحط سالی

کفار جب قحط شدید میں مبتلا ہوئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ کتے اور مردار تک کھا گئے پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی التجاء کی تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾

(پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 57)

ترجمہ کنزالایمان: وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید (بھی) رکھتے اور اس کے عذاب سے (بھی) ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔

شیطان کی پوجا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت کریمہ ایک جماعت عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے وہ جنات اسلام لے آئے اور انکے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور نھیں یاد دلائی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾

(پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 59)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم ایسی نشانیاں (کفار کے منہ مانگے معجزات) بھیجنے سے یوں ہی (اس لیے) باز رہے (رکے رہے) کہ انہیں (منہ مانگے معجزات کو) اگلوں نے (پہلوں نے

بھی) جھٹلایا اور ہم نے (قومِ) ثمود کو (انکے مطالبے پر) ناقہ دیا آنکھیں کھولنے کو (کہ حق واضح ہو جائے) تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور (ایمان نہ لائے) ہم ایسی (واضح) نشانیاں نہیں بھیجتے مگر (عذاب سے) ڈرانے کو۔

کفارِ مکہ کے مطالبوں کا رد

کفارِ مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو صفا پہاڑ کو سونے کا بنا دیں اور پہاڑوں کو مکہ معظمہ کی زمین سے ہٹا دیں وحیِ الٰہی آئی کہ اگر چاہیں تو ہم انکے یہ مطالبے پورے کر دیں لیکن اگر یہ پھر بھی ایمان نہ لائے تو ہلاک کر دیے جائیں گے اور اگر آپ چاہیں تو ابھی انکو باقی رکھا جائے مگر انکے یہ مطالبے پورے نہ کیے جائیں اس موقعہ یہ آیت کریمہ اتری۔ (تفسیر نور العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ ۖۗ وَ اِذًا لَّا تَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا ﴿۷۳﴾ (پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 73)

ترجمہ کنزالایمان: اور بھی زیادہ گمراہ، اور وہ تو قریب تھا (انہوں نے ارادہ کر لیا تھا) کہ تمہیں کچھ لغزش (فریب) دیتے ہماری وحی سے جو ہم نے تم کو (بذریعہ قرآن) بھیجی کہ تم (ان کے ایمان لے آنے کی خواہش میں) ہماری طرف کچھ اور (ایسے حکم کی) نسبت کر دو (جو وحی کے خلاف ہو)۔

بارگاہِ نبوت میں تین مطالبات

ثقیف کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کر لیں تو ہم آپ کی بیعت کر لیں ایک تو یہ کہ نماز میں جھکیں گے نہیں یعنی رکوع اور سجدہ نہ کریں گے دوسری یہ کہ ہم اپنے بت اپنے ہاتھوں سے نہ توڑیں گے تیسرے یہ کہ لات کو پوجیں گے تو نہیں مگر ایک سال اس سے نفع اٹھا لیں کہ اس کے پوجنے والے جو نذریں چڑھاوے لائیں اس کو وصول کر لیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دین میں کچھ بھلائی نہیں جس میں رکوع سجدہ نہ ہو اور بتوں کے توڑنے کی بابت تمہاری مرضی اور لات وعزی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت میں ہرگز نہ دوں گا وہ کہنے لگے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم چاہتے یہ ہے کہ آپ کی طرف سے ہمیں ایسا اعزاز ملے جو دوسروں کو نہ ملا ہو تا کہ ہم فخر کر سکیں اس میں اگر آپ کو اندیشہ

ہوکہ عرب شکایت کریں گے تو آپ ان سے کہہ دیجئے گا کہ اللہ کا حکم ہی ایسا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾ (پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر76)

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک قریب تھا (انہوں نے ارادہ کرلیا) کہ وہ تمہیں اس زمین (جزیرۂ عرب) سے ڈگادیں (کھسکادیں) کہ تمہیں (پریشان کرکے) اس سے باہر کردیں (نکال دیں) اور ایسا ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے (تمہارے بعد دنیا میں) نہ ٹھہرتے۔

مشرکینِ عرب کی نامرادی

عرب کے مشرکین نے مل کر ارادہ کیا کہ سب مل کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرزمین عرب سے باہر کریں لیکن اللہ عزوجل نے ان کا یہ اندازہ پورا نہ ہونے دیا اور انکی یہ مراد پوری نہ ہوئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ (پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر88)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق (متحد) ہوجائیں کہ اس قرآن کی مانند (بناکر) لے آئیں تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو۔

قرآن کی مثل

مشرکین نے کہا تھا کہ ہم چاہیں تو اس قرآن کی مثل بنالیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اللہ عزوجل نے انکی تکذیب فرمائی۔ (روح البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾

(پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 90)

ترجمہ کنزالایمان: اور بولے کہ ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ بہادو۔

کفارِ قریش کی ضد اور عناد

جب قرآن کریم کا اعجاز خوب ظاہر ہو چکا اور معجزات واضحات نے حجت قائم کردی اور کفار کے لئے کوئی جائے عذر باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے مروی ہے کہ کفار قریش کے سردار کعبہ معظمہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوایا حضور تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ آج گفتگو کر کے آپ سے معاملہ طے کرلیں تا کہ ہم پھر آپ کے حق میں معذور سمجھے جائیں عرب میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی قوم پر وہ شدائد کئے ہوں جو آپ نے کیے ہیں آپ نے ہمارے باپ اور دادا کو برا کہا ہمارے دین کو عیب لگائے ہمارے دانش مندوں کو کم عقل ٹھرایا معبودوں کی توہین کی جماعت متفرق کردی کوئی برائی اٹھا نہ رکھی اس سے تمہاری غرض کیا ہے اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لئے اتنا مال جمع کردیں کہ ہماری قوم میں تم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ اگر اعزاز چاہتے ہو تو تمہیں اپنا سردار بنالیں اگر ملک وسلطنت چاہتے ہو تو ہم تمہیں بادشاہ تسلیم کرلیں یہ سب باتیں کرنے کے لئے ہم تیار ہیں اور اگر تمہیں کوئی دماغی بیماری ہوگئی ہے یا کوئی خلش ہو گیا ہے تو ہم تمہارا علاج کریں اور اس میں جس قدر خرچ ہو اٹھائیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کوئی بات نہیں اور میں مال وسلطنت وسرداری کسی چیز کا طلب گار نہیں واقعہ صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور حکم دیا کہ میں تمہیں اس کے ماننے پر اللہ کی رضا اور نعمت آخرت کی بشارت دوں اور انکار کرنے پر عذاب الٰہی کا خوف دلاؤں میں نے تمہیں اپنے رب کا پیام پہنچایا اگر تم اسے قبول کرو تو یہ تمہارے لئے دنیا و آخرت کی خوش نصیبی ہے اور نہ مانو تو میں صبر کروں گا اللہ کے فیصلہ کا انتظار کروں گا اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ ہمارے معروضات کو قبول نہیں کرتے ہیں تو ان پہاڑوں کو ہٹا دیجئے اور میدان صاف نکال دیجئے اور نہریں جاری کر دیجئے اور ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیجئے ہم ان

سے پوچھ دیکھیں کہ آپ جو فرماتے ہیں کیا یہ سچ ہے اگر وہ کہہ دیں گے تو ہم مان لیں گے حضور نے فرمایا میں ان باتوں کے لئے نہیں بھیجا گیا جو پہنچانے کے لئے میں بھیجا گیا ہو وہ میں نے پہنچا دیا اگر تم مانو تمہارا نصیب نہ مانو تو میں خدائی فیصلہ کا انتظار کروں گا کفار نے کہا پھر آپ اپنے رب سے عرض کر کے ایک فرشتے بلوا لیجئے جو آپ کی تصدیق کرے اور اپنے لئے باغ اور محل اور سونے چاندی کے خزانے طلب کیجئے فرمایا میں اس لئے نہیں بھیجا گیا میں بشیر و نذیر بنا کر بھیجا گیا ہوں اس پر کہنے لگے تو ہم پر آسمان گروا دیجئے اور بعضے ان میں سے یہ بولے کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لائیں گے اس پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس سے اٹھ آئے اور عبداللہ بن امیہ آپ کے ساتھ اٹھا اور آپ سے کہنے لگا خدا کی قسم میں کبھی آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک تم سیڑھی لگا کر آسمان پر نہ چڑھو اور میری نظروں کے سامنے وہاں سے ایک کتاب اور فرشتوں کی ایک جماعت لے کر نہ آؤ اور خدا کی قسم اگر یہ بھی کرو تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر بھی نہ مانوں گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ لوگ اس قدر ضد اور عناد میں ہیں اور ان کی حق دشمنی حد سے گزر گئی ہے تو آپ کو ان کی حالت پر رنج ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ

(پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 110)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں۔

ابوجہل کی دروغ گوئی

حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک شب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں یا اللہ یا رحمن فرماتے رہے ابوجہل نے سنا تو کہنے لگا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں تو کئی معبودوں کو پوجنے سے منع کرتے ہیں اور اپنے آپ دو کو پکارتے ہیں اللہ اور رحمن کو جواب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝

(پارہ:15 سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 110)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور (بلکہ) ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو (متوسط آواز سے پڑھو)۔

مشرکین کی گستاخیاں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جب اپنے اصحاب کی امامت فرماتے تو قرات بلند آواز سے فرماتے مشرکین سنتے تو قرآن پاک کو اور اسکے نازل فرمانے والے رب عزوجل کو اور جن پر نازل ہوا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کو (معاذ اللہ) گالیاں دیتے چنانچہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ الکہف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَنْ يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ۝ (پارہ:15 سورۃ کہف، آیت نمبر 24)

ترجمہ کنزالایمان: مگر یہ کہ (ساتھ یہ بھی کہو) اللہ چاہے اور اپنے رب کی یاد کر جب تو بھول جائے اور یوں کہو کہ قریب ہے (امید ہے کہ) میرا رب مجھے اس (واقعہ کہف) سے نزدیک تو (ایسے معجزات عطا فرمائے جو) راستی کی راہ دکھائے (جو ہدایت کا ذریعہ بن جائے۔

نزولِ وحی میں تاخیر

اہل مکہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اصحاب کہف کا حال دریافت کیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل بتاؤں گا اور انشاء اللہ نہیں فرمایا تھا تو کئی روز وحی نہیں آئی پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝ (پارہ:15 سورۃ کہف، آیت نمبر 28)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جان (خودکو) ان سے مانوس (قریب) رکھو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں (نگاہیں) انہیں چھوڑ کر (ان سے ہٹ کر کسی) اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگانی کا سنگھار (زینت) چاہو گے، اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام (معاملہ) حد سے گزر گیا (ہدایت سے دور ہو گیا)۔

سرداران قریش کا تکبر

سرداران قریش نے عرض کیا تھا کہ ہم اسلام تو قبول کر لیں گے لیکن ان فقراء و مساکین مسلمانوں کے ساتھ بیٹھے اٹھتے ہم کو شرم آتی ہے اگر آپ ان غریبوں کو اپنی مجلس سے علیحدہ کر دیں صرف ہم ہی نہیں بلکہ بہت خلقت ایمان قبول کر لے گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان)

سولھواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (پارہ:16 سورۃ کہف،آیت نمبر109)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں (کلمات) کے لیے، سیاہی ہو (جائے) تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ (چاہے) ہم ویسا ہی اور (سیاہی کا سمندر) اس کی مدد کو لے آئیں۔

یہود کا آیاتِ قرآنی پر اعتراض

ایک بار یہود نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے قرآن کی دو آیتیں آپس میں متقابل ہیں ایک جگہ ہے کہ تمہیں تھوڑا علم دیا گیا دوسری جگہ ہے کہ جسے حکمت دی اسے بہت خیر دی گئی ہم کو تو حکمت دی گئی پھر ہمیں تھوڑا سا علم کیسے ملا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان)

سورۂ مریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا (پارہ:16 سورۃ مریم،آیت نمبر66)

ترجمہ کنزالایمان: اور آدمی (انکار کرتے ہوئے) کہتا ہے کیا جب میں مر جاؤں گا تو ضرور عنقریب جلا کر (زندہ کر کے قبر سے) نکالا جاؤں گا۔

مرنے کے بعد زندگی کے منکر

یہ آیت کریمہ ولید بن مغیرہ اور ابی بن خلف کے متعلق نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندگی کے منکر تھے۔

(تفسیر نور العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّ اَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۳﴾ (پارہ:16سورۃ مریم،آیت نمبر73)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں (تو) کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں (بتاؤ ہم دونوں میں) کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے۔

مالدار کفار کا گھمنڈ و تکبر

مالدار کفار قریش خوب بناؤ سنگھار کر کے اپنے بالوں میں تیل ڈال کر اچھے کپڑے پہن کر فخر و تکبر سے غریب مسلمانوں سے یہ کہتے تھے کہ ہم تم سے مزے اور آرام میں ہیں اور وہاں بھی تم سے اچھے ہونگے چنانچہ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۷۷﴾

(پارہ:16سورۃ مریم،آیت نمبر77)

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال واولاد ملیں گے۔

مرنے کے بعد زندہ اٹھنے کا منکر

حضرت خباب بن ارت کا زمانہ جاہلیت میں عاص بن وائل سہمی پر قرض تھا وہ اس کے پاس تقاضے کو گئے تو عاص نے کہا میں تمہارا قرض ادا نہ کروں گا جب تک کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر نہ جاؤ اور کفر اختیار نہ کرلو حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ تو مرے اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھے وہ کہنے لگا کہ کیا میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں عاص نے کہا تو پھر مجھے چھوڑیئے یہاں تک کہ میں مر جاؤں اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں اور مجھے اولاد ملے جب ہی آپ کا قرض ادا کروں گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ طٰہٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ (پارہ:16 سورۃ طٰہٰ، آیت نمبر105)

ترجمہ کنزالایمان: اور (وہ) تم سے (اے حبیب!) پہاڑوں کو (کے انجام کے بارے میں) پوچھتے ہیں تم فرماؤ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔

پہاڑوں کا حال

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ (پارہ:16 سورۃ طٰہٰ، آیت نمبر114)

ترجمہ کنزالایمان: تو سب سے بلند (اعلیٰ وارفع) ہے اللہ (جو) سچا بادشاہ (اصل مالک) اور قرآن (پڑھنے) میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہولے اور عرض کرو کہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاوتِ قرآن

جب حضرت جبرائیل علیہ السلام قرآن کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے تاکہ خوب یاد ہو جائے اور بھول لیں نہیں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ آپ مشقت نہ اٹھائیں۔ آپ نہیں بھولیں گے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سترھواں پارہ

سورۃ الانبیاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝۱

(پارہ:17 سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 1)

ترجمۂ کنزالایمان: لوگوں (کے اعمال) کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے (پڑے) ہیں۔

منکرینِ بعث

یہ آیت منکرین بعث کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کو نہیں مانتے تھے اس آیت میں روزِ قیامت کو گزرے ہوئے زمانہ کے قریب بتایا گیا کیونکہ جتنے دن گزر جاتے ہیں آنے والا دن قریب ہوتا جاتا ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْۤا اِلٰى مَاۤ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْــٴَـلُوْنَ ۝۱۳

(پارہ:17 سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 13)

ترجمۂ کنزالایمان: (اب) نہ بھاگو اور (واپس) لوٹ کے جاؤ ان آسائشوں کی طرف جو تم کو دی گئیں تھیں اور اپنے مکانوں کی طرف شاید تم سے (احوال) پوچھنا ہو۔

بخت نصر کا عذاب

سرزمین یمن میں ایک بستی ہے جس کا نام حصور ہے وہاں کے رہنے والے عرب تھے انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور ان کو قتل کیا تو اللہ عزوجل نے ان پر بخت نصر کو مسلط کیا اس نے انھیں قتل کیا اور گرفتار کیا اور اس کا یہ عمل جاری رہا تو یہ لوگ بستی چھوڑ کر بھاگے تو ملائکہ نے ان سے بطریق طنز کہا جو اس آیت میں نازل ہوا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ﴿٣٤﴾

(پارہ:17 سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 34)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لیے دنیا میں ہمیشگی (ہمیشہ کی زندگی) نہ بنائی تو کیا (اے محبوب) اگر تم انتقال فرماؤ تو یہ ہمیشہ (زندہ) رہیں گے (ہرگز نہیں)۔

دشمنِ رسول کا ضلال وعناد

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن اپنے ضلال وعناد سے کہتے تھے کہ ہم حوادث زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو جائے گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ ۚ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾ (پارہ:17 سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 36)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب کافر تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں (اللہ کا رسول) نہیں ٹھہراتے مگر (بلکہ) ٹھٹھا (مذاق اڑاتے اور کہتے ہیں) کیا یہ ہیں وہ (صاحب) جو تمہارے خداؤں کو برا کہتے ہیں اور وہ (کافر) رحمن ہی کی یاد (ذکر) سے منکر ہیں۔

ابوجہل کی جہالت

یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر ہنسا اور کہنے لگا کہ یہ نبی عبد مناف کے نبی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو یہ کہنے لگے جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہوا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾

(پارہ:17 سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 37)

ترجمہ کنزالایمان: آدمی جلد باز بنایا گیا، اب میں تمہیں اپنی (عذاب کی) نشانیاں دکھاؤں گا (تو) مجھ سے (عذاب کے مطالبے میں) جلدی نہ کرو۔

عذاب کی جلدی

یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو کہتا تھا کہ جلد عذاب نازل کرایئے اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اب میں تمھیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا یعنی جو وعدہ عذاب کے دیے گے ہیں ان کا وقت قریب آ گیا ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۝

(پارہ: 17 سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 101)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک وہ (مسلمان) جن کے لیے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔

تین سو ساٹھ بت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اس وقت قریش کے سردار حطیم میں موجود تھے اور کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے نضر بن حارث سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دے کر ساکت کر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی وما تعبدون من دون اللہ جبکہ تم جو کچھ اللہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں یہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے پھر عبداللہ بن زبعری آیا اس کو ولید بن مغیرہ نے اس گفتگو کی خبر دی کہنے لگا خدا کی قسم میں ہوتا تو ان سے مباحثہ کرتا اس پر لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا ابن زبعری کہنے لگا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تو وہ کہنے لگا یہود تو حضرت عزیر کو پوجتے ہیں اور انصاری حضرت عیسیٰ کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ الحج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ٱطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ٱنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ (پارہ:17 سورۃ الحج، آیت نمبر 11)

ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر کرتے ہیں (اطمینان اور ثابت قدمی کے بغیر) پھر اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچ گئی جب تو چین سے ہیں اور جب کوئی جانچ (آزمائش و مصیبت) آکر پڑی (تو اسلام سے) منہ کے بل پلٹ گئے (اس نے)، دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا (نقصان اٹھایا)، یہی ہے صریح نقصان۔

منافقت

یہ آیت اعرابیوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو اطراف میں آکر مدینہ میں داخل ہوتے اور اسلام لاتے ان کی حالت یہ تھی کہ اگر وہ خوب تندرست رہے اور ان کی دولت بڑھی اور ان کے بیٹا ہوا تب تو کہتے تھے کہ اسلام اچھا دین ہے اس میں آکر ہمیں فائدہ ہوا اور اگر کوئی بات اپنی امید کے خلاف پیش آئی مثلاً بیمار ہو گے یا لڑکی ہوگی یا مال کی کمی ہوئی تو کہتے تھے جب سے ہم اس دین میں داخل ہوئے ہیں ہمیں نقصان ہی ہوا اور پھر دین سے پھر جاتے تھے ان کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝
(پارہ:17 سورۃ الحج، آیت نمبر 8)

ترجمہ کنز الایمان: اور کوئی آدمی وہ ہے کہ اللہ کے بارے میں یوں جھگڑتا ہے کہ نہ تو (اس جھگڑنے والے کے پاس) علم نہ کوئی دلیل اور نہ کوئی روشن نوشتہ (تحریری سند)۔

اللہ کی صفات میں گستاخی

یہ آیت ابوجہل وغیرہ ایک جماعت کفار کے حق میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں جھگڑا کرتے

تھے اور اس کی طرف ایسے ردّی صفات کی نسبت کرتے تھے جو اس کی شان کے لائق نہیں چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ اِۨلْعَاكِفُ فِيْهِ وَ الْبَادِ ؕ وَ مَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۠ (پارہ:17 سورۃ الحج، آیت نمبر25)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ (دین اسلام سے) اور اس ادب والی مسجد (مسجد حرام میں داخل ہونے) سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا، اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

ناحق زیادتی پر دردناک عذاب

یہ آیت کریمہ سفیان بن حرب وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا تھا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن انیس کو ایک انصاری کے ساتھ بھیجا انہوں نے آپس میں اپنی خاندانی عظمتیں بیان کیں عبداللہ ابن انس کو غصہ آیا اور انصاری کو قتل کر کے مرتد ہو کر مکہ معظمہ بھاگ گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۠

(پارہ:17 سورۃ الحج، آیت نمبر37)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری (نیت اخلاص) اس تک باریاب (مقبول) ہوتی ہے یونہی ان کو تمہارے بس میں

کر دیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس (نعمت) پر کہ (اس نے) تم کو ہدایت فرمائی، اور اے محبوب! خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو۔

زمانہ جاہلیت

زمانہ جاہلیت کے کفار اپنی قربانیوں کے خون سے کعبہ معظمہ کی دیواروں کو آلودہ کرتے تھے اور اس کو سبب تقرب جانتے تھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿٣٩﴾

(پارہ:17 سورۃ الحج، آیت نمبر 39)

ترجمہ کنزالایمان: انہیں جن سے کافر لڑتے (ظلم کرتے) ہیں اس بناء پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے۔

صحابہ پر تشدد

کفار مکہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو روز ہاتھ اور زبان سے شدید ازیتیں دیتے اور ایذا پہنچاتے رہتے تھے اور صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس حال میں پہنچتے تھے کہ کسی کا سر پھٹا ہے کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے روزانہ اسی قسم کی شکایتیں بارگاہ اقدس میں پہنچا کرتیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کفار کے مظالم کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں فریادیں کرتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرمایا دیا کرتے کہ صبر کرو مجھے ابھی جہاد کا حکم نہیں دیا گیا ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٢﴾ (پارہ:17 سورۃ الحج، آیت نمبر 52)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا

ہے کہ جب انہوں نے (احکامِ الٰہی میں سے کچھ) پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں (کے دلوں) پر کچھ اپنی طرف سے (شکوک وشبہات کو) ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے (شکوک ووسوسوں کو) کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی (شیطانی کلمات سے محفوظ) کر دیتا ہے اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

شیطان کا مکر

جب سورۃ والنجم نازل ہوئی تو سید عالم ﷺ نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے بھی غور بھی کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں بھی مدد ملے جب آپ ﷺ نے یہ آیت ومنوۃ الثالثۃ الاخریٰ پڑھ کر حسبِ دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبرئیل امین نے سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور ﷺ کو رنج ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تسلی کیلیے یہ آیت نازل فرمائی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝۵۹

(پارہ:17 سورۃ الحج، آیت نمبر 59)

ترجمہ کنزالایمان: ضرور انہیں ایسی جگہ (جنت میں) لے جائے گا جسے وہ پسند کریں گے اور بیشک اللہ علم اور حلم والا ہے۔

پسند کی جگہ

نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے جو اصحاب شہید ہو گئے ہم جانتے ہیں کہ بارگاہِ الٰہی میں ان کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں میں حضور ﷺ کے ساتھ رہیں گے لیکن ہم آپ ﷺ کے ساتھ رہے اور بے شہادت کے موت آئی تو آخرت میں ہمارے لیے کیا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ (پارہ:17 سورۃ الحج، آیت نمبر 60)

ترجمہ کنزالایمان: بات یہ ہے اور جو (مومن ظلم کا) بدلہ (اتنا ہی) لے جیسی تکلیف پہنچائی گئی تھی پھر اس پر (مزید) زیادتی کی جائے تو بیشک اللہ اس (مظلوم مومن) کی مدد فرمائے گا بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

مشرکین کا قتال

یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جو ماہ محرم کی اخیر تاریخوں میں مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں نے ماہ مبارک کی تاریخوں کے خیال سے لڑنا نہ چاہا مگر مشرکین نہ مانے اور انہوں نے قتال شروع کر دیا مسلمانوں نے مجبوراً مقابلہ کیا اور رب تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی اس کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا یُنَازِعُنَّكَ فِی الْاَمْرِ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِیْمٍ ۝ (پارہ:17 سورۃ الحج، آیت نمبر 67)

ترجمہ کنزالایمان: ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کے قاعدے (طریقے) بنا دیے کہ وہ ان پر چلے (عمل کرے) تو ہرگز وہ تم سے اس (قواعد کے) معاملہ میں جھگڑا نہ کریں اور اپنے رب (دین اسلام) کی طرف بلاؤ بیشک تم سیدھی راہ پر ہو۔

شریعت کے قواعد

یہ آیت کریمہ بدیل بن ورقاء اور بشر بن سفیان اور یزید بن خنیس کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ کیا سبب ہے جس جانور کو تم قتل کرتے ہو اسے تو کھاتے ہو اور جس کو اللہ مارتا ہے اس کو نہیں کھاتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

اٹھارواں پارہ

سورۃ المومنون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ۝

(پارہ:18 سورۃ المومنون، آیت نمبر 75)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ان پر پڑی ہے ٹال دیں تو ضرور بھٹ پنا (احسان فراموشی) کریں گے اپنی سرکشی میں (کفر و عناد میں بڑھتے) بہکتے ہوئے۔

قحط سے نجات

جب قریش سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے سات برس کے قحط میں مبتلا ہوئے اور حالت بہت ابتر ہو گئی تو ابو سفیان ان کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا آپ اپنے خیال میں رحمت للعالمین بنا کر نہیں بھیجے گے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ابو سفیان نے کہا کہ بڑوں کو تو آپ نے بدر میں تہ تیغ کر دیا اولاد جو رہی وہ آپ کی بددعا سے اس حالت کو پہنچی کہ مصیبت قحط میں مبتلا ہوئی فاقوں سے تنگ آ گئی لوگ بھوک کی بے تابی سے ہڈیاں چاٹ گے مردار تک کھا گئے میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور قرابت کی آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ ہم سے اس قحط کو دور فرمائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور انہوں نے اس بلا سے رہائی پائی اس واقعہ کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِیًّا حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِیْ وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ۝

(پارہ:18 سورۃ المومنون، آیت نمبر 110)

ترجمہ کنزالایمان: تو تم نے انہیں ٹھٹھا (مذاق) بنا لیا یہاں تک کہ انہیں بنانے کے

شغل میں (مذاق اڑانے میں اتنا مشغول ہوئے کہ) میری یاد بھول گئے اور تم ان سے ہنسا کرتے۔

اصحابِ رسول سے کفار کا تمسخر

یہ آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار و حضرت صہیب و حضرت خباب (رضی اللہ عنہ) وغیرہ فقراء اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تمسخر کرتے تھے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ النور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پارہ:18 سورۃ نور، آیت نمبر2)

ترجمہ کنزالایمان: جو عورت بدکار (زانیہ) ہو اور جو مرد (بھی زانی ہو) تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین (کے معاملے میں) میں اگر تم ایمان لاتے (رکھتے) ہو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ (وہاں سزا دیکھنے کو) حاضر ہو (تا کہ عبرت ہو)۔

بدکار مشرکہ سے نکاح کی ممانعت

بعض فقراء مہاجرین نے چاہا کہ مدینہ منورہ کی بدکار مشرکہ مال دار عورتوں سے نکاح کریں تا کہ ان کی دولت کام آئے اور وہ عورتیں ہم سے نکاح کی برکت سے فسق سے توبہ کرلیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں انھیں منع فرمایا گیا۔ (تفسیر نور العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ

غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ (پارہ:18 سورۃ نور، آیت نمبر 7-9)

ترجمہ کنزالایمان: اور (چار بار گواہی کے بعد) پانچویں (مرتبہ) یہ (کہے) کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر (وہ) جھوٹا ہو، اور عورت سے یوں (زنا کی) سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد (زنا کی تہمت لگانے میں) جھوٹا ہے اور پانچویں (مرتبہ) یوں (کہے) کہ عورت (مجھ) پر غضب اللہ کا اگر (شوہر) مرد سچا ہے۔

لعان کا حکم

یہ آیت کریمہ ایک صحابی کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر آدمی اپنی عورت کو زنا میں مبتلا دیکھے تو کیا کرے نہ اس وقت گواہوں کے تلاش کرنے کی فرصت اور نہ بغیر گواہی کے وہ یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ اسے حد قذف کا اندیشہ ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لعان کا حکم دیا گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (پارہ:18 سورۃ نور، آیت نمبر 11-17)

ترجمہ کنزالایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے (تمھیں اس پر

اجر ملے گا) ان میں ہر شخص کے لیے وہ گناہ (اتنا ہی) ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے (بہتان لگا کر) سب سے بڑا (بڑھ چڑھ کر) حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے (ایسا) کیوں نہ ہوا (کہ) جب تم نے اسے (افواہ کو) سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا (بہتان کی تردید کی ہوتی) اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے، تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں، اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے (بہتان طرازی) میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا، جب تم ایسی بات (افواہ) اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے (اس حرکت کو) (معمولی) سہل سمجھتے تھے اور (مگر) وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے اور (ایسا) کیوں نہ ہوا جب تم نے (افواہ کو) سنا تھا (تو) کہا ہوتا کہ ہمیں (حق) نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں (جس میں ذرا سچ نہیں) الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے، اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو، اور اللہ تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق قرآن کی گواہی

بڑے بہتان سے مراد حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا ہے ۵ ہجری میں غزوہ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ضرورت کے لئے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا اس کی تلاش میں مصروف ہو گئیں ادھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل شریف اونٹ پر کس دیا اور انہیں یہی خیال رہا کہ ام المومنین اس میں ہیں قافلہ چل دیا آپ رضی اللہ عنہا آ کر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ رضی اللہ عنہا نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہو گا قافلے کے پیچھے پڑی گری چیز اٹھانے کے لیے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے جب وہ آئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو بلند آواز سے انا للہ وانا الیہ راجعون پکارا آپ رضی اللہ عنہ نے کپڑے سے پردہ کر لیا انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ رضی اللہ عنہا اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچیں منافقین سیاہ باطن نے اوہام فاسدہ پھیلایا اور آپ رضی اللہ عنہا کی شان میں بدگوئی شروع کی بعض مسلمان بھی ان کے قریب میں آ گئے اور ان کی زبان سے بھی کوئی کلمہ بیجا سرزد ہوا ام المومنین بیمار ہو گئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں اس زمانے میں انہیں اطلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت منافقین کیا بک رہے

ہیں ایک روز ام مسطح سے انہیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اس سے آپ رضی اللہ عنہ کا مرض اور بڑھ گیا اور اس صدمے میں اس طرح روئیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کا آنسو نہ تھمتے تھے اور نہ ایک لمحے کے لیے نیند آتی تھی اس حال میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور ام المومنین کی طہارت میں یہ آیتیں اتریں اور آپ رضی اللہ عنہا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآن پاک کی بہت سی آیات میں آپ رضی اللہ عنہ کی طہارت وفضیلت بیان فرمائی گئی اس دوران میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے برسر منبر بقسم فرمادیا کہ مجھے اپنے اہل کی پاکی اور خوبی بالیقین معلوم ہے تو جس شخص نے ان کے حق میں بدگوئی کی ہے اس کی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کر سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منافقین بالیقین جھوٹے ہیں ام المومنین بالیقین پاک ہیں اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پاک کو مکھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کو بدعورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اس طرح آپ رضی اللہ عنہ کی طہارت بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمیں پر نہ پڑنے دیا تا کہ اس سایہ پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار آپ رضی اللہ عنہ کے سایہ کو محفوظ رکھتا ہے کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کے اہل کو محفوظ نہ فرمائے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پروردگار عالم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعلین اتارنے کا حکم دیا جو پروردگار عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارہ نہ فرمائے ممکن نہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کی آلودگی گوارہ کرے اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سے صحابیات نے قسمیں کھائیں آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المومنین کی طرف سے قلوب مطمئن تھے آیت کے نزول نے ان کا عزو شرف اور زیادہ کر دیا تو بدگوہوں کی بدگوئی اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کبار کے نزدیک باطل ہے اور بدگوئی کرنے والوں کے لیے سخت ترین مصیبت ہے۔ (خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٢﴾ (پارہ:18 سورہ نور، آیت نمبر 22)

ترجمہ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں (دینی لحاظ سے) فضیلت والے اور گنجائش (مال و دولت) والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے

والوں کو (مالی مدد نہ) دینے کی، اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر یں، کیا تم اسے دوست (پسند) نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قسم

یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کے ساتھ سلوک نہ کرینگے وہ آپ رضی اللہ عنہ کی خالہ کے بیٹے تھے نادار تھے مہاجر تھے بدری صحابی تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی ان کا خرچ اٹھاتے تھے مگر چونکہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ انہوں نے غلط فہمی میں موافقت کی تھی اس لیے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِیْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾ (پارہ:18 سورۃ نور، آیت نمبر 29)

ترجمہ کنزالایمان: اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں (مسافر خانہ وغیرہ) اور ان کے برتنے (استعمال) کا تمہیں اختیار ہے، اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو، اور جو تم چھپاتے ہو۔

داخلے کی اجازت

یہ آیت ان اصحاب کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے آیت استیذان کے نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان اور شام کی راہ میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا ان میں داخل ہونے کے لیے بھی اجازت لینا ضروری ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ لْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا

(پارہ:18 سورۃ نور، آیت نمبر)

ترجمہ کنزالایمان: اور چاہیے کہ (حرام کاری سے) بچے رہیں وہ (لوگ) جو نکاح کا مقدور (اخراجات) نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور والا (خوشحال) کر دے اپنے فضل سے اور تمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ (مقرر کردہ) مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو (آزاد کردو) اگر ان میں کچھ بھلائی جانو (وہ کسی کے لیے باعث تکلیف نہ ہو)۔

غلام کی کتابت

حویطب بن عبدالعزیٰ کے غلام صبیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی مولیٰ نے انکار کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پارہ: 18 سورۃ نور، آیت نمبر 33)

ترجمہ کنزالایمان: اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم (اس بدکاری سے) دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو (حاصل کرو) اور جو انہیں (لونڈیوں کو) مجبور کرے گا (بدکاری پر) تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ (لونڈیاں) مجبوری ہی کی حالت پر رہیں (تو اللہ) بخشنے والا مہربان ہے (گناہ مجبور کرنے والے پر ہوگا)۔

کنیزوں کی بارگاہِ رسالت میں عرض

یہ آیت عبداللہ ابن ابی سلول کے متعلق نازل ہوئی جو اپنی کنیزوں کو بدکاری کرنے پر مجبور کرتا تھا تاکہ اس کی آمدن سے مالدار ہو جائے چنانچہ ان کنیزوں نے بارگاہ رسالت نے بارگاہ رسالت میں اس کی شکایت کی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا

فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿۴۸﴾ وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿۴۹﴾

(پارہ:18 سورۃ نور، آیت نمبر 47-49)

ترجمہ کنزالایمان: اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ اور رسول پر اور حکم مانا پھر کچھ ان (لوگوں) میں کے (ایمان واطاعت کے دعویٰ کر کے) اس کے بعد پھر جاتے (مکر جاتے) ہیں اور وہ مسلمان نہیں اور جب بلائے جائیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے، اور اگر ان میں ڈگری ہو (ان کے حق میں فیصلہ ہو) تو اس کی طرف (دوڑے چلے) آئیں (اس فیصلے کو) مانتے ہوئے۔

یہودی سچا، منافق جھوٹا

یہ آیت مبشر نامی منافق کے متعلق نازل ہوئی جس کا زمین کے معاملے میں ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی جانتا تھا کہ اس معاملے میں میں وہ یہودی سچا اور منافق جھوٹا ہے اور اس کو یہ بھی یقین تھا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ فرماتے ہیں چنانچہ اس یہودی نے چاہا کہ اس معاملے کا فیصلہ مسلمانوں کے نبی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریں لہٰذا اس نے منافق سے کہا کہ چلو تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کا فیصلہ کروائیں مگر منافق جانتا تھا کہ وہ جھوٹا ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی کے حق میں فیصلہ فرمادیں گے لہٰذا وہ کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کروانے پر مصر ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کہنے لگا کہ وہ ہم پر ظلم کریں گے چنانچہ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن و نور العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿۵۵﴾ (پارہ:18 سورۃ نور، آیت نمبر 55)

ترجمہ کنزالایمان: اور رسول کے ذمہ نہیں مگر (احکام الٰہی) صاف پہنچا دینا اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت (کافروں پر غلبہ) دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لیے جمادے گا (مستحکم

کردے گا) ان کا وہ دین (اسلام) جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے (دشمنوں کے غلبے کے) خوف کو امن سے بدل دے گا (تو وہ) میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں، اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم (نافرمان) ہیں۔

امن کی تمنا

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وحی نازل ہونے سے تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کے قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں صبر کیا پھر بحکم الٰہی مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی اور انصار کے منازل کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا مگر قریش اس پر بھی باز نہ آئے روزمرہ ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں اصحاب رسول نے فرمایا کبھی ایسا زمانہ آجائے کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بارسے ہم سبکدوش ہوں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (پارہ:18 سورۃ نور، آیت نمبر 58)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن (اجازت) لیں (گھر میں داخل ہوتے وقت) تمہارے ہاتھ کے مال غلام (اور باندیاں) اور (وہ لڑکے) جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے (مگر بلوغت کے قریب ہیں) تین وقت نماز صبح سے پہلے اور جب تم اپنے (اوپر کے) کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو (قیلولہ کے وقت) اور نماز عشاء کے بعد یہ تین وقت تمہاری شرم (تنہائی) کے ہیں ان تین (اوقات) کے بعد (علاوہ) کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر (جو) آمد و رفت (بار بار آنا جانا) رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں، اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

گھر میں داخل ہونے کی اجازت

نبی کریم ﷺ نے ایک انصاری غلام مدلج بن عمرو کو دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مکان مبارک میں چلا گیا جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف رکھتے تھے غلام کے اچانک چلے آنے سے آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰٓى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ أُمَّهٰتِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ أَخَوٰتِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ أَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ

(پارہ:18 سورۃ نور، آیت نمبر 61)

ترجمہ کنزالایمان: نہ اندھے پر تنگی (کوئی حرج نہیں) اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک (پابندی) اور نہ تم میں کسی پر (اس بات میں) کہ (تم) کھاؤ اپنی اولاد کے گھر (کہ وہ اپنا ہی گھر ہے) یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں (جن گھروں) کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے یہاں۔

معذور کو رخصت

سعد بن میسب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نبی کریم ﷺ سے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابینا اور بیماروں اور اپاہجوں کو دے جاتے جو ان اعذار کے باعث جہاد میں نہ جاسکتے اور انہیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لے کر کھائیں مگر وہ لوگ اس کو گوارہ نہ کرتے بایں خیال کہ شاید یہ ان کو دل سے پسند نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں اس کی اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ اندھے اپاہج اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کہیں کسی کو نفرت نہ ہو اس

آیت میں انہیں اجازت دی گی اور ایک قول یہ ہے کہ جب اندھے نابینا اپاہج کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اس کے پاس ان کے کھانے کیلئے کچھ نہ ہوتا تو وہ انہیں کسی رشتہ دار کے یہاں کھلانے کیلئے لے جاتا یہ بات ان لوگوں کو گوارہ نہ ہوتی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: تم پر کوئی الزام (حرج) نہیں کہ (سب) مل کر کھاؤ یا الگ الگ پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی (سلامتی کی) دعا اللہ کے پاس سے (مقرر ہے) مبارک (بابرکت) پاکیزہ، اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو (تم سمجھ لو)۔

مہمان کا انتظار

قبیلہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لئے بیٹھے رہتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ (پارہ:18 سورۃ نور، آیت نمبر 63)

ترجمہ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو (بنالو) جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے بیشک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے (سے) نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ (دنیا میں عذاب سے) پہنچے یا ان پر (آخرت میں) دردناک عذاب (نہ آ) پڑے۔

منافقین کا خطبہ سننے سے گریز

منافقین پر روز جمعہ مسجد میں ٹھہر کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے کا سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ الفرقان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝ (پارہ 18 سورۂ نور، آیت نمبر 20)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے اور ہم نے تم میں ایک کو دوسرے کی (کے لیے) جانچ کیا (آزمائش بنایا) ہے اور اے لوگو! کیا تم (اس آزمائش میں) صبر کرو گے اور اے محبوب! تمہارا رب دیکھتا ہے (جو صبر کرے اور نہ کرے)۔

کفار کا غرور

شرفاء جب اسلام لانے کا قصد کرتے تو غرباء کو دیکھ کر خیال کرتے یہ ہم سے پہلے اسلام لا چکے ان کو ہم پر ایک فضیلت رہے گی اس خیال سے وہ اسلام سے باز رہے اور شرفاء کیلئے غرباء آزمائش بن جاتے ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوجہل و ولید بن عقبہ اور عاص بن وائل سہمی اور نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے حضرت ابوذر و ابن مسعود و عمار بن یاسر و بلال و صہیب و عامر بن فہیرہ کو دیکھا کہ پہلے سے اسلام لائے ہیں تو غرور سے کہا کہ ہم بھی اسلام لے آئیں تو انھیں جیسے ہو جائینگے تو ہم میں اور ان میں کیا فرق رہ جائے گا ایک روایت کے مطابق یہ آیت فقراء مسلمین کی آزمائش میں نازل ہوئی جن کا کفار قریش استہزا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنے والے یہ لوگ ہیں جو ہمارے غلام اور ارذل ہیں چنانچہ اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (تفسیر خزائن ونور العرفان)

۞۞۞۞۞

انیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ كَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۞ وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۞ (پارہ:19 سورۃ الفرقان، آیت نمبر 27-26)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ دن کافروں پر سخت (مشکل کا) ہے اور جس (قیامت کے) دن ظالم (کافر) اپنے ہاتھ (ندامت و پچھتاوے سے) چبا چبالے گا کہ ہائے (کاش) کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ (جنت و نجات کی) راہ لی ہوتی۔

دوستی پر ندامت و پچھتاوا

عقبہ بن ابی معیط ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے اس نے کلمہ شہادت پڑھا مگر اس کے بعد ابی بن خلف کے زور ڈالنے سے پھر مرتد ہو گیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کی خبر دی چنانچہ وہ بدر میں مارا گیا چنانچہ یہ آیت اس کے حق میں نازل ہوئی کہ روز قیامت اس کو انتہا درجے کی حسرت وندامت ہوگی اور وہ اس حسرت میں اپنے ہاتھ چبائے گا کہ میری ابی بن خلف سے دوستی کیوں تھی آیت کا نزول اگرچہ عقبہ بن ابی معیط سے خاص ہے مگر اس کا حکم عام کفار کے لیے بھی ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ الشعراء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۞ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۞ (پارہ:19 سورۃ الشعراء، آیت نمبر 4-3)

ترجمہ کنزالایمان: کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے غم میں کہ وہ ایمان نہیں لائے اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی (ایسی) نشانی اتاریں کہ ان کے اونچے اونچے اس کے حضور (اطاعت سے) جھکے رہ جائیں۔

کفر پر افسوس

جب کفار مکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کا کافر رہنا از حد شاق گزرا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی خاطر فرمائی گئی۔ (تفسیر نور العرفان)

بیسواں پارہ

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝۶۵ (پارہ:20 سورۃ الفرقان، آیت نمبر65)

ترجمہ کنزالایمان: اگر تم (اپنے اس دعویٰ میں) سچے ہو (کہ اللہ کے سوا اور بھی معبود ہیں) تم فرماؤ (بغیر رب کے بتائے) غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر (جسے) اللہ (چاہے) اور انہیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

قیامت آنے کا وقت

یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کے آنے کا وقت دریافت کیا تھا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ القصص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝۵۳ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۵۴ (پارہ:20 سورۃ القصص، آیت نمبر52-54)

ترجمہ کنزالایمان: جن (لوگوں) کو ہم نے اس (قرآن) سے پہلے کتاب دی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں، اور جب ان پر یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے، بیشک یہی حق ہے ہمارے رب کے پاس سے ہم اس (قرآن کے نزول) سے پہلے ہی گردن رکھ چکے (ایمان لاچکے) تھے ان کو ان کا اجر دوبالا (دگنا) دیا جائے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہ بھلائی (نیکی) سے برائی کو ٹالتے (دور کرتے) ہیں اور ہمارے دیے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ

کرتے (صدقہ دیتے) ہیں۔

مومنین اہلِ کتاب

یہ آیت مومنین اہل کتاب حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہل انجیل کے حق میں نازل ہوئی جو حبشہ سے آکر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے یہ چالیس حضرات تھے جو حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ آئے جب انہوں نے مسلمانوں کی حاجات اور تنگی معاشی دیکھی تو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا کہ ہمارے پاس مال ہیں حضور اجازت دیں تو ہم واپس جا کر اپنے مال لے آئیں اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کریں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی اور وہ جا کر اپنے مال لے آئے اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کی ان کے حق میں یہ آیات نازل ہوئیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیتیں اسی (۸۰) اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جن میں سے چالیس نجران کے اور بتیس حبشہ کے اور آٹھ شام کے تھے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّكَ لَا تَهۡدِیۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِیۡنَ ﴿۵۶﴾ (پارہ:20سورۃالقصص،آیت نمبر56)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے، اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت (پانے) والوں کو اور (کفار) کہتے ہیں۔

ابوطالب کا ایمان نہ لانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ان کی موت کے وقت فرمایا اے چچا کہو لا الہ الا اللہ میں تمہارے لیے روز قیامت شاہد ہوں گا انہوں نے کہا اگر مجھے قریش کے عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لا کر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھے ترجمہ میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین تمام جہانوں کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت و بدگوئی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہایت صفائی کے ساتھ اس دین کو قبول کرتا اس کے بعد ابو طالب کا انتقال ہو گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ (پارہ:20 سورۃ القصص، آیت نمبر 68)

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند فرماتا ہے ان کا (اس میں) کچھ اختیار (عمل دخل) نہیں، پاکی اور برتری ہے اللہ کو ان کے شرک سے۔

نبوت کا شرف

یہ آیت مشرکین کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے لیے کیوں برگزیدہ کیا یہ قرآن مکہ و طائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اتارا اس کلام کا قائل ولید بن مغیرہ تھا اور بڑے آدمی سے وہ اپنے آپ کو اور عروہ بن مسعود ثقفی کو مراد لیتا تھا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ (پارہ:20 سورۃ القصص، آیت نمبر 84)

ترجمہ کنزالایمان: جو نیکی لائے (نیکی کرے) اس کے لیے اس سے بہتر (دس گنا ثواب) ہے اور جو بدی لائے بدکام والوں کو بدلہ نہ ملے گا مگر جتنا کیا تھا۔

شہر ابراہیمی چھوڑنے کا ملال

یہ آیت کریمہ مقام جحفہ میں نازل ہوئی جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ جا رہے تھے اور آپ کو شہر ابراہیمی مکہ چھوڑنے کا ملال تھا اس آیت میں وعدہ فرمایا گیا کہ ہم آپ کو پھر مکہ معظمہ واپس فرمائینگے نہایت شان و شوکت کے ساتھ۔ (تفسیر نور العرفان)

سورۃ العنکبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝

(پارہ:20 سورۃ العنکبوت، آیت نمبر 2)

ترجمہ کنزالایمان: کیا لوگ اس گھمنڈ (خام خیالی) میں ہیں کہ (صرف) اتنی بات پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے، اور ان کی (مختلف مصائب کے ذریعے) آزمائش نہ ہوگی۔

کفار کی سخت ایذائیں

یہ آیت ان حضرات کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ میں تھے اور انہوں نے اسلام کا اقرار کیا تو اصحاب رسول ﷺ نے انہیں لکھا کہ محض اقرار کافی نہیں جب تک کہ ہجرت نہ کرو ان صاحبوں نے ہجرت کی اور بقصد مدینہ روانہ ہوئے مشرکین ان کے درپے ہوئے اور ان سے قتال کیا بعض حضرات ان میں سے شہید ہوگئے بعض بچ آئے، ان کے حق میں یہ دو آیتیں نازل ہوئیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مراد ان لوگوں سے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور عمار بن یاسر وغیرہ ہیں جو مکہ مکرمہ میں ایمان لائے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئیں جو خدا ترسی کی وجہ سے ستائے جاتے تھے اور کفار انہیں سخت ایذائیں پہنچاتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام مہجع بن عبد اللہ کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے ہیں سید عالم ﷺ نے ان کی نسبت فرمایا کہ مہجع سید الشہداء ہیں اور اس امت میں باب جنت کی طرف وہ پکارے جائیں گے ان کے والدین اور ان کی بی بی کو ان کا بہت صدمہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی پھر ان کی تسلی فرمائی۔ (خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

(پارہ:20 سورۃ العنکبوت، آیت نمبر 8)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی (احسان اور نیک سلوک) کی اور (لیکن) اگر تو وہ تجھ سے کوشش (مطالبہ) کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے (شرک کرے) جس کا تجھے علم نہیں (محض انکے کہنے پر اور خدا بنائے) تو تو ان کا کہنا نہ مان (یاد رکھو) میری ہی طرف تمہارا پھرنا (واپس آنا) ہے تو میں (تمھارے اعمال کا بدلہ دے کر) بتادوں گا تمہیں جو تم (عمل) کرتے تھے۔

کفر و شرک پر والدین کی حکم عدولی

یہ آیت اور سورت لقمان سورہ احقاف کی آیتیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حق میں وبقول ابن اسحٰق سعد بن مالک رضی اللہ عنہ زہری کے حق میں نازل ہوئیں ان کی ماں حمنہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھی حضرت سعد رضی اللہ عنہ سابقین اولین میں سے تھے اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب آپ اسلام لائے تو آپ کی والدہ نے کہا کہ تو نے یہ کیا نیا کام کیا خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو میں نہ کھاؤں نہ پیوں یہاں تک کہ مرجاؤں اور تیری ہمیشہ کیلئے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا اور ایک شبانہ روز کھایا نہ پیا نہ سایہ میں بیٹھی اس سے ضعیف ہوگئی پھر ایک رات دن اور اسی طرح رہی تب حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ اے ماں اگر سو جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین چھوڑنے والا نہیں تو چاہے کھا چاہے مت کھا جب وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف سے مایوس ہوگئی کہ یہ اپنا دین چھوڑنے والا نہیں تو کھانے پینے لگی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفر و شرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

اکیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْ لَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ (پارہ:21 سورۃ العنکبوت، آیت نمبر 53)

ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے عذاب (لانے) کی جلدی کرتے ہیں اور اگر ایک ٹھہرائی مدت (مہلت) نہ ہوتی تو ضرور (اب تک) ان پر عذاب آجاتا اور ضرور ان پر اچانک آئے گا جب وہ بے خبر ہوں گے۔

پتھروں کی بارش

یہ آیت کریمہ نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کرائیے یہ کفار بطور مذاق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے تو پھر ہم پر پتھر کیوں نہیں برستے ان کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن وروح)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ (پارہ:21 سورۃ العنکبوت، آیت نمبر 60)

ترجمہ کنزالایمان: اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے (جاندار ایسے) ہیں کہ اپنی روزی (رزق) ساتھ نہیں رکھتے اللہ (ہی) روزی دیتا ہے انہیں اور تمہیں اور وہی سنتا جانتا ہے۔

اللہ روزی دیتا ہے

مکہ مکرمہ میں مومنین کو مشرکین شب وروز طرح طرح کی ایذائیں دیتے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کو فرمایا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم مدینہ شریف کو کیسے چلے جائیں نہ وہاں ہمارا گھر نہ مال کون ہمیں کھلائے گا کون پلائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ الروم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمّٓ ۚ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ ہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ۙ

(پارہ:21 سورۃ الروم، آیت نمبر 3-1)

ترجمہ کنزالایمان: رومی مغلوب ہوئے (شکست کھا گئے)، پاس (شام) کی زمین میں اور اپنی مغلوبی (شکست) کے عنقریب غالب (فتحیاب) ہوں گے۔

سو اونٹ کی شرط

فارس اور روم کے درمیان جنگ تھی اور چونکہ اہل فارس مجوسی تھے اس لیے مشرکین عرب ان کا غلبہ پسند کرتے تھے رومی اہل کتاب تھے اس لیے مسلمانوں کو ان کا غلبہ اچھا معلوم ہوتا تھا خسرو پرویز بادشاہ فارس نے رومیوں پر لشکر بھیجا یہ لشکر سرزمین شام کے قریب مقابل ہوئے اہل فارس غالب ہوئے مسلمانوں کو یہ خبر گراں گزری کفار مکہ اس سے خوش ہو کر مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی اہل کتاب اور نصاریٰ بھی اہل کتاب اور ہم بھی امی اور اہل فارس بھی امی ہمارے بھائی اہل فارس تمہارے بھائیوں اہل رومیوں پر غالب ہوئے ہماری تمہاری جنگ ہوئی تو ہم بھی تم پر غالب ہوں گے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئی اور انہیں خبر دی گئی چند سال میں پھر رومی اہل فارس پر غالب آجائیں گے یہ آیتیں سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کفار مکہ میں جا کر اعلان کر دیا کہ خدا کی قسم رومی ضرور اہل فارس پر غلبہ پائیں گے اے اہل مکہ تم اس وقت کے نتیجہ جنگ سے خوش مت ہو ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ابن ابی خلف کافر آپ رضی اللہ عنہ کے مقابل کھڑا ہو گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے اور اس کے درمیان سو اونٹ کی شرط ہو گئی اگر نو سال میں اہل فارس غالب آجائیں تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ابی کو سو اونٹ دیں گے اور اگر رومی غالب آجائیں تو ابی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ دے گا اس وقت تک قمار کی حرمت نازل نہ ہوئی تھی مسئلہ اور حضرت امام ابو حنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک حربی کفار کے ساتھ عقود فاسدہ ربوا وغیرہ جائز ہیں اور یہی واقعہ ان کی دلیل ہے القصہ سات سال کے بعد اس خبر کا صدق ظاہر ہوا اور جنگ حدیبیہ یا بدر کے دن رومی اہل فارس پر غالب آئے اور رومیوں نے مدائن میں اپنے گھوڑے باندھے اور عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنیاد رکھی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شرط کے اونٹ ابی کی اولاد سے وصول کر لیے کیونکہ وہ اس درمیان مر چکا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ شرط کے مال کو صدقہ کر دیں یہ غیبی خبر حضور سید

عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت نبوت اور قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے۔ (خازن و مدارک)

۞۞۞۞۞

سورۂ لقمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ (پارہ:21 سورۃ لقمان، آیت نمبر6)

ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں (غفلت میں ڈالنے والی چیزیں) خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ (دینِ اسلام) سے بہکا دیں بے سمجھے (اپنی جہالت کے سبب) اور اسے ہنسی بنالیں (مذاق اڑائیں)، ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

لھو ولعب کی چیزیں

یہ آیت نضر بن حارث بن کلاہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کے سلسلے میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتے تھے اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدی جن میں قصے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں عاد وثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم واسفندریار اور شاہان فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہوگئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ (پارہ:21 سورۃ لقمان، آیت نمبر25)

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے (فائدے کے) لیے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں (چاند سورج وغیرہ) اور زمین میں (دریا، پہاڑ، درخت وغیرہ) ہیں اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی اور بعضے آدمی اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ نہ علم نہ عقل نہ کوئی روشن کتاب (محض جہالت میں جھگڑتے ہیں)۔

اللہ کی ذات وصفات پر اعتراض

یہ آیت کریمہ نضر بن حارث ابی بن خلف وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو باوجود بے علم و جاہل ہونے کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے۔

(تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (پارہ:21 سورۃ لقمان، آیت نمبر 27)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر (مزید سیاہی بن جائیں) اور تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی بیشک اللہ عزت و حکمت والا ہے۔

یہود علماء کا اعتراض

جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو یہود کے علماء و احبار نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں: وما اوتیتم من العلم الا قلیل یعنی تمہیں تھوڑا سا علم دیا گیا تو اس سے آپ کی مراد ہم لوگ ہیں یا صرف اپنی قوم فرمایا سب مراد ہیں انہوں نے کہا کیا آپ کی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ ہمیں توریت دی گئی ہے اس میں ہر شے کا علم ہے حضور نے فرمایا کہ ہر شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور تمہیں تو اللہ تعالیٰ نے اتنا علم دیا ہے کہ اس پر عمل کرو تو نفع پاؤ انہوں نے کہا آپ کیسے یہ خیال فرماتے ہیں کہ آپ کا قول تو یہ ہے کہ جسے حکمت دی گئی اس سے خیر کثیر دی تو علم قلیل اور خیر کثیر کیسے جمع ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی یک قول یہ بھی ہے یہود نے قریش سے کہا تھا کہ مکہ میں جا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کا کلام کریں ایک قول یہ ہے کہ مشرکین نے یہ کہا تھا کہ قرآن اور جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں یہ عنقریب تمام ہو جائے گا پھر قصہ ختم اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۞

(پارہ:21 سورۃ لقمان، آیت نمبر 28)

ترجمہ کنزالایمان: تم سب کا پیدا کرنا اور قیامت میں (زندہ کر کے) اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا (پیدا کرنا) بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

قیامت میں زندہ ہو جانے پر شبہ

یہ آیت کفار کے اس سوال کے جواب میں نازل ہوئی کہ رب نے ہم کو دنیا میں بہت طریقوں سے پیدا کیا کبھی نطفے کبھی مضغہ کبھی کچھ کبھی کچھ تو قیامت میں ہم کو ایک دم کیسے پیدا فرمائے گا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان و روح)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۞ (پارہ:21 سورۃ لقمان، آیت نمبر 34)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینھ (بارش) اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے، اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی، بیشک اللہ جاننے والا (اور اپنے محبوبوں میں جسے چاہے) بتانے والا ہے۔

قیامت کا علم

یہ آیت حارث بن عمرو کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے خبر دیں مینہ کب آئے گا اور میری عورت حاملہ ہے مجھے بتائیے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ کل میں نے کیا کیا ہے مجھے بتائیے کہ آئندہ کل کیا کروں گا یہ بھی جانتا ہوں کہ میں کہاں پیدا ہوا ہوں مجھے یہ بھی بتائیے کہ کہاں مروں گا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ السجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ (پارہ:21 سورۃ السجدۃ، آیت نمبر16)

ترجمہ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں (بستروں) سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے (اس کے عذاب سے) اور امید کرتے (ہیں اس کی رحمت سے) اور ہمارے دیے ہوئے (مال) سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ عشاء کی ادائیگی

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم انصاریوں کے حق میں نازل ہوئی کہ ہم مغرب پڑھ کر اپنی قیام گاہوں کو واپس نہ آتے تھے جب تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء نہ پڑھ لیتے۔

(تفسیر خزائن العرفان)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا٘ؕ لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ (پارہ:21 سورۃ السجدۃ، آیت نمبر18)

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو بے حکم (کافر و سرکش) ہے یہ (مومن و کافر) برابر نہیں۔

کافر، مومن کے برابر نہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کسی بات میں جھگڑ رہا تھا دوران گفتگو کہنے لگا کہ خاموش ہو جاؤ تم لڑکے ہو میں بوڑھا ہوں بہت زبان دراز ہوں میری نوک سناں تم سے زیادہ تیز ہے۔ میں تم سے زیادہ بہادر ہوں میں بڑا جتھے دار ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا چپ تو فاسق ہے مراد یہ تھی کہ جن باتوں پر تو ناز کرتا ہے انسان کے لیے ان میں کوئی بات قابل مدح نہیں انسان کا فضل و شرف ایمان و تقویٰ میں ہے۔ جسے یہ دولت نصیب نہیں وہ انتہا کا رزیل ہے کافر مومن کے برابر نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

سورۃ الاحزاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ (پارہ:21 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر1)

ترجمہ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ کا یوں ہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی (خلاف شرع بات) نہ سننا بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوارِ خاطر

ابوسفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابوالاعور سلمی جنگ احد کے بعد مدینہ طیبہ میں آئے اور منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کے یہاں مقیم ہوئے، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کیلئے امان حاصل کر کے انہوں نے یہ کہا کہ آپ لات عزیٰ منات وغیرہ بتوں کو جنہیں مشرکین اپنا معبود سمجھتے ہیں کچھ نہ فرمایئے اور یہ فرما دیجئے کہ ان کی شفاعت ان کے پجاریوں کے لئے ہے اور ہم لوگ آپ کو اور آپ کے رب کو کچھ نہ کہیں گے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی یہ گفتگو بہت ناگوار ہوئی اور مسلمانوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میں انہیں امان دے چکا ہوں اس لئے قتل نہ کرو مدینہ شریف سے نکال دو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نکال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں خطاب تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور مقصود ہے آپ کی امت سے فرمانا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امان دی تو تم اس کے پابند رہو اور نقض عہد کا ارادہ نہ کرو اور کفار و منافقین کی خلاف شرع بات نہ مانو۔

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ (پارہ:21 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر4)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے (کہ ایک میں اللہ کا خوف اور دوسرے میں کسی اور کا)۔

دو دل

ابومعمر حمیدی فہری کی یادداشت اچھی تھی جو سنتا تھا یاد کر لیتا تھا قریش نے کہا کہ اس کے دو دل ہیں اور ہر ایک میں حضرت (سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ دانش ہے جب بدر میں مشرک بھاگے تو ابومعمر اس شان سے

بھاگا کہ ایک جوتی ہاتھ میں ایک پاؤں میں ابوسفیان سے ملاقات ہوئی تو ابوسفیان نے پوچھا کیا حال ہے بولا لوگ بھاگ گئے تو ابوسفیان نے پوچھا ایک جوتی ہاتھ میں اور ایک پاؤں میں کیوں ہے کہا اس کی مجھے خبر ہی نہیں میں تو یہی سمجھ رہا ہوں کہ دونوں جوتیاں پاؤں میں ہیں اس وقت قریش کو معلوم ہوا کہ دو دل ہوتے تو جوتی ہاتھ میں لئے ہوئے تھا بھول نہ جاتا اور ایک قول یہ بھی کہ منافقین سید عالم ﷺ کے لئے دو دل بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کا ایک دل ہمارے ساتھ ہے اور ایک اپنے اصحاب کے ساتھ۔ (تفسیر خزائن عرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝ (پارہ:21 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر4)

ترجمہ کنزالایمان: اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا یہ (بیٹا کہنا) تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے (بے حقیقت بات ہے) اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی (سیدھی) راہ دکھاتا ہے۔

زمانہ جاہلیت کا جاہلانہ دستور

زمانہ جاہلیت میں جب کوئی اپنی عورت سے ظہار کرتا تھا تو وہ لوگ اس ظہار کو طلاق کہتے اور اس عورت کو اس کی ماں قرار دیتے تھے اور جب کوئی شخص کسی کو بیٹا کہہ دیتا تو اس کو حقیقی بیٹا قرار دیکر میراث ٹھہراتے اور اس کی زوجہ کو بیٹا کہنے والے کیلئے صلبی بیٹے کی بی بی کی طرح حرام جانتے ان سب کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (پارہ:21 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر18)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ جانتا ہے تمہارے ان (منافقین) کو جو اوروں (مسلمانوں) کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں (جہاد چھوڑ کر) ہماری طرف چلے آؤ اور (ان منافقین میں سے) لڑائی (جہاد) میں نہیں آتے مگر تھوڑے (وہ بھی دکھاوے کے لیے)۔

مومنین کا استقلال

یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی ان کے پاس یہود نے پیغام بھیجا تھا کہ تم کیوں اپنی جانیں ابو سفیان کے ہاتھوں سے ہلاک کرانا چاہتے ہو اس کے لشکری اس مرتبہ اگر تمہیں پا گئے تو تم میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑیں گے ہمیں تمہارا اندیشہ ہے کہ تم ہمارے بھائی اور ہمسایہ ہو ہمارے پاس آ جاؤ یہ خبر پا کر عبداللہ بن ابن بن ابی سلول منافق اور اس کے ساتھی مومنین کو ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں سے ڈرا کر رسول کریم ﷺ کا ساتھ دینے سے روکنے لگے اور اس میں انہوں نے بہت کوشش کی لیکن جس قدر انہوں نے کوشش کی مومنین کا ثبات و استقلال اور زیادہ ہوتا گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

(پارہ: 21 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 28-29)

ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی)! اپنی بیبیوں سے فرما دے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش (مال کثیر اور اسباب عیش) چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح (بغیر تکلیف پہنچائے) چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

دنیوی مال و متاع کے مقابل آخرت

سید عالم ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ سے دنیوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی یہاں تو کمال زہد تھا سامان دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لئے یہ خاطر اقدس پر گراں ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی اور ازواج مطہرات کو تخییر دی گئی اس وقت حضور کی نو بیبیاں تھیں پانچ قریشیہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حفصہ بنت فاروق ام حبیبہ بنت ابی سفیان ام سلمہ بنت ابی امیہ سودہ بنت زمعہ اور چار غیر قریشیہ زینب بنت جحش اسدیہ میمونہ بنت حارث ہلالیہ صفیہ بنت حیی بن اخطب خیبریہ جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ عنہن سید عالم ﷺ نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ آیت

سنا کر اختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کر کے جو رائے ہو اس پر عمل کرو انہوں نے عرض کیا حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسا میں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بائیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿٣٥﴾ (پارہ:22 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر35)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرمانبردار اور فرمانبرداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی (حفاظت) نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

مومنہ کے لئے بڑا اجر وثواب

اسماء بنت عمیس جب اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ واپس آئیں تو ازواج کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل کر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کے باب میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہے انہوں نے فرمایا نہیں تو اسماء نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور عورتیں بڑے خسارے میں ہیں فرمایا کیوں عرض کی ان کا ذکر خیر کے ساتھ ہی نہیں جیسا کہ مردوں کا ہوتا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ

(پارہ:22 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 36)

ترجمہ کنزالایمان: اور نہ کسی مسلمان مرد نہ (کسی) مسلمان عورت کو (یہ حق) پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم (فیصلہ) فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم (فیصلہ) نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح (کھلی) گمراہی (میں) بہکا۔

نکاح کا پیغام

یہ آیت زینب بنت جحش اسدیہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش اور ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی امیمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا تھا اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کیلئے ان کا پیغام دیا اس کو زینب نے اور انکے بھائی نے منظور نہیں کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ

(پارہ:22 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 37)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب! یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے اسے (اسلام جیسی انمول) نعمت دی اور تم نے اسے (آزادی جیسی) نعمت دی کہ اپنی بی بی اپنے پاس (اپنی زوجیت میں) رہنے دے اور اللہ سے ڈر (اے محبوب) اور تم اپنے دل میں (پوشیدہ) رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنہ کا اندیشہ تھا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے متعلق وحیٔ الٰہی

جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہ سے ہو چکا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ زینب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں داخل ہونگی اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے

اس کی صورت یہ تھی کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہ کے درمیان موافقت نہ ہوئی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے حضرت زینب رضی اللہ عنہ کی سخت گفتاری تیز زبانی عدم اطاعت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی شکایت کی ایسا بار بار اتفاق ہوا حضور ﷺ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو سمجھا دیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

(پارہ:22 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 37)

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی (اپنی بی بی کو طلاق دے دی اور عدت گزر گئی) تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی (تا) کہ (اس کے بعد) مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کی بیبیوں (کے بارے میں) میں جب (منہ بولے بیٹوں سے) ان سے ان (کی بی بیوں) کا کام (نکاح) ختم ہو جائے اور اللہ کا حکم ہو کر رہنا۔

رب کی رضا میں راضی

حضرت زید رضی اللہ عنہ کی عدت گزرنے کے بعد ان کے پاس حضرت زید رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کا پیام لے کر گئے اور انہوں نے سر جھکا کر کمال شرم و ادب سے انھیں یہ پیام پہنچایا انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں میں اپنی رائے کو کچھ بھی دخل دیتی جو میرے رب کو منظور ہو اس پر راضی ہوں یہ کہ کر بارگاہ الہی میں متوجہ ہوئیں اور نماز شروع کر دی چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ (پارہ:22 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 43)

ترجمہ کنز الایمان: وہی ہے کہ درود (رحمت) بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے (بھی

دعائے رحمت کرتے ہیں تا) کہ تمہیں (کفر ومصیبت کی) اندھیریوں سے (حق وہدایت کے) اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔

مومنین پر مہربان

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ فضل وشرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ (پارہ:22 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 53)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک (ان سے) اذن (اجازت) نہ پاؤ مثلاً (اس صورت میں کہ) کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو (انتظار کرو) ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب (کھانا) کھا چکو تو (فوراً) متفرق ہو جاؤ نہ یہ (کرو) کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک (تمہارے اس طرح کرنے سے) اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے (حیا و مروت میں تم سے کچھ نہ کہتے) اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا۔

کاشانہ اقدس کے آداب

جب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا اور ولیمہ کی عام دعوت فرمائی تو جماعتیں کی جماعتیں آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہو کر چلی جاتی تھیں آخر میں تین صاحب ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہ گئے اور گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کر دیا اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے مکان تنگ تھا اس سے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور حرج ہوا کہ وہ ان کی وجہ سے اپنا کام کاج کچھ نہ کر سکے رسول

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر واپس ہو گئے یہ دیکھ کر وہ لوگ روانہ ہو گئے تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولت سرائے میں داخل ہوئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآىٕهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآىٕهِنَّ وَ لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَ لَا نِسَآىٕهِنَّ وَ لَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَ اتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا (۵۵) (پارہ:22 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 55)

ترجمہ کنزالایمان: ان (بیبیوں) پر مضائقہ (کچھ گناہ) نہیں (اگر) ان کے باپ اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنے دین کی (مسلمان) عورتوں اور اپنی کنیزوں میں (سے کسی سے پردہ نہ کریں) اور اللہ سے ڈرتی ہو، بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔

پردے کا حکم

جب پردے کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم اپنی ماؤں بیٹوں کے ساتھ پردہ کے باہر سے گفتگو کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا (۵۸) (پارہ:22 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 5)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے (بلا قصور) ستاتے ہیں (ان پر تہمت لگاتے ہیں) انہوں نے بہتان (باندھنے کا) اور کھلا گناہ (کا بوجھ) اپنے سر لیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں منافقین کی بدگوئی

یہ آیت ان منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ایذا دیتے تھے اور ان کے

حق میں بدگوئی کرتے تھے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ (پارہ:22 سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 63)

ترجمہ کنزالایمان: لوگ تم سے قیامت کا پوچھتے ہیں (کہ کب واقع ہوئی) تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، اور تم کیا جانو شاید قیامت پاس ہی ہو۔

قیامت کے متعلق سوالات

مشرکین مذاق کی نیت سے اور یہود امتحان کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کرتے تھے کہ قیامت کس دن کس تاریخ کس سال واقع ہوگی اس سب کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر نور العرفان)

سورہ سبا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ (پارہ:22 سورۃ سبا، آیت نمبر 34)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے جب کبھی کسی شہر میں کوئی (عذابِ الٰہی سے) ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں (امیروں) نے یہی کہا (کہ) تم جو (حق) لے کر بھیجے گئے ہم اس کے منکر ہیں۔

کفار کی تکذیب پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسکین خاطر

اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کفار کی تکذیب و انکار سے رنجیدہ نہ ہوں کفار کا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور مالدار لوگ اسی طرح اپنے مال و اولاد کے غرور میں انبیاء کی تکذیب کرتے رہتے ہیں دو شخص شریک تجارت تھے ان میں سے ایک ملک شام کو گیا اور ایک مکہ مکرمہ میں رہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس نے ملک شام میں حضور صلی اللہ علیہ

کی خبر سنی تو اپنے شریک کو خط لکھا اور اس سے حضور ﷺ کا مفصل حال دریافت کیا اس شریک نے جواب میں لکھا کہ محمد ﷺ نے اپنی نبوت کا اعلان تو کیا ہے لیکن سوائے چھوٹے درجے کے حقیر وغریب لوگوں کے اور کسی نے ان کا اتباع نہیں کیا جب یہ خط اس کے پاس پہنچا تو وہ اپنے تجارتی کام چھوڑ کر مکہ مکرمہ آیا اور آتے ہی اپنے شریک سے کہا کہ مجھے سید عالم ﷺ کا پتہ بتاؤ اور معلوم کرکے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ ﷺ دنیا کو کیا دعوت دیتے ہیں اور ہم سے کیا چاہتے ہیں فرمایا بت پرستی چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور آپ ﷺ نے احکام اسلام بتائے یہ باتیں اس کے دل میں اثر کر گئیں اور شخص پچھلی کتابوں کا عالم تھا کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں حضور ﷺ نے فرمایا تم نے یہ کیسے جانا اس نے کہا جب کبھی کوئی نبی بھیجا گیا پہلے چھوٹے درجے کے غریب لوگ ہی اس کے تابع ہوئے یہ سنت الٰہیہ ہمیشہ جاری رہی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۞۞۞۞۞

سورۂ فاطر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًاؕ (پارہ:22 سورۃ فاطر، آیت نمبر8)

ترجمہ کنزالایمان: (مزین) کیا گیا کہ اس نے اسے بھلا (اچھا) سمجھا (تو کیا ایسا شخص) ہدایت (پانے) والے کی طرح ہو جائے گا (ہرگز نہیں)۔

مشرکین کا قبیح افعال کو بھلائی جاننا

یہ آیت ابو جہل وغیرہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے شرک و کفر جیسے قبیح افعل کو شیطان کے بہکانے اور بھلا سمجھانے سے اچھا سمجھتے تھے ایک قول کے مطابق یہ آیت اصحاب بدعت وہوا کے حق میں نازل ہوئی جن میں روافض وخوارج وغیرہ داخل ہیں جو اپنی بدمذہبیوں کو اچھا جانتے ہیں اور انھیں کے زمرے میں داخل ہیں تمام بدمذہب خواہ وہابی ہو یا غیر مقلد یا مرزائی یا چکڑالوی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۂ یٰسٓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝۸

(پارہ:22 سورۂ یٰسٓ، آیت نمبر 8)

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے ان کی گردنوں میں طوق کر دیے (ڈال دیئے) ہیں کہ وہ تھوڑیوں تک ہیں تو (اس لیے) یہ اوپر (اپنے) کو منہ اٹھائے رہ گئے (سر نہیں جھکا سکتے)۔

ابوجہل کی ناپاک سازش ناکام

یہ آیت ابوجہل اور اس کے دو مخزومی دوستوں کے حق میں نازل ہوئی ابوجہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھے گا تو پتھر سے سر کچل ڈالے گا جب اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ اس ارادہ فاسد سے ایک بھاری پتھر لے کر آیا جب اس پتھر کو اٹھایا تو اس کے ہاتھ گردن چپکے رہ گئے اور پتھر ہاتھ کو لپٹ گیا اور یہ حال دیکھ کر اپنے دوستوں کی طرف واپس ہوا اور ان سے واقعہ بیان کیا تو اس کے دوست ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ کام میں کروں گا ان کا سر کچل کر ہی آؤں گا چنانچہ وہ پتھر لے کر آیا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی نماز ہی پڑھ رہے تھے جب وہ قریب پہنچا اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی سلب کر لی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنتا تھا آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا تھا یہ بھی پریشان ہو کر اپنے یاروں کی طرف لوٹا وہ بھی نظر نہ آئے انہوں نے ہی اس سے پکارا اور اس سے کہا تو نے کیا کیا کہنے لگا میں نے ان کی آواز تو سنی مگر وہ نظر ہی نہیں آئے اب ابوجہل کے تیسرے دوست نے دعویٰ کیا کہ وہ اس کام کو انجام دے گا اور بڑے دعوے کے ساتھ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلا تھا کہ الٹے پاؤں ایسا بدحواس ہو کر بھاگا کہ اوندھے منہ گر گیا اس کے دوستوں نے حال پوچھا کہنے لگا کہ میرا حال بہت سخت ہے میں نے ایک بہت بڑا سانڈ دیکھا جو میرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان حائل ہو گیا لات وعزیٰ کی قسم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھتا تو مجھے کھا ہی جاتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن وجمل، بحوالہ تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝۱۲ (پارہ:22 سورۂ یٰسٓ، آیت نمبر 12)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم مُردوں کو جلائیں (دوبارہ زندہ کریں) گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو (عمل بھی) انہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں (طور طریقے) پیچھے چھوڑ گئے اور ہر چیز نو (نیکی بدی) ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب (لوحِ محفوظ) میں۔

لوحِ محفوظ

آیت کی شان نزول یہ بیان کی گئی ہے کہ بنی سلمہ مسجد نبوی سے بہت دور مدینہ طیبہ کے کنارے پر رہتے تھے انہوں نے چاہا کہ اپنا محلہ خالی کر کے مسجد شریف کے قریب آبسیں تا کہ باجماعت نماز میں آسانی سے شرکت کر سکیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ تمھارے قدم لکھے جاتے ہیں تم مکان تبدیل نہ کرو یعنی جتنی دور سے آؤ گے اتنے ہی قدم زیادہ پڑیں گے اور اجر وثواب زیادہ ہوگا۔

(تفسیر خزائن العرفان)

تئیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾

(پارہ:23 سورۃ یٰسین، آیت نمبر 47)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان سے فرمایا جائے اللہ کے دیے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ (صدقہ) کرو تو (جواب میں بطورِ تمسخر) کافر مسلمانوں کے لیے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی میں۔

کفار کا مسخرہ پن

یہ آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جن سے مسلمانوں نے کہا تھا کہ تم اپنے مالوں کا وہ حصہ مسکینوں پر خرچ کرو جو تم نے بزعم خود اللہ کیلئے نکالا ہے اس پر انہوں نے کہا کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنھیں اللہ کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا مطلب یہ تھا کہ خدا کو ہی مسکینوں کا محتاج رکھنا منظور ہے تو انھیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہوگا یہ بات انہوں نے بخیلی کے سبب تمسخر کے کہی تھی چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾

(پارہ:23 سورۃ یٰسین، آیت نمبر 69)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے، وہ تو نہیں مگر نصیحت (ہدایت) اور روشن قرآن (واضح احکام بتانے والی کتاب)۔

کلام الٰہی کی تکذیب

کفار قریش نے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہیں اور وہ جو فرماتے ہیں یعنی قرآن پاک وہ شعر ہے اس سے

ان کی مراد یہ تھی کہ (معاذ اللہ) یہ کلام کاذب یعنی جھوٹ ہے چنانچہ اس آیت میں ان کا رد فرمایا گیا۔
(تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَوَ لَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ۝
(پارہ:23 سورۃ یٰسین، آیت نمبر 77)

ترجمہ کنز الایمان: اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند (نطفہ) سے بنایا جبھی (حقیر ہونے کے باوجود) وہ صریح جھگڑالو (ہماری قدرت کا انکار کرتا) ہے۔

کفار کی بعث سے متعلق بحث وتکرار

یہ آیت عاص بن وائل یا ابوجہل اور بقول مشہور ابی بن خلف کے حق میں نازل ہوئی جو انکار بعث میں یعنی مرنے کر بعد اٹھنے کے انکار میں سید عالم ﷺ سے بحث وتکرار کرنے آیا تھا اس کے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی تھی اس کو توڑتا جاتا تھا اور سید عالم ﷺ سے کہتا جاتا تھا کہ آپ کا خیال ہے کہ اس ہڈی کو گل جانے اور ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا حضور ﷺ نے فرمایا ہاں اور تجھے بھی مرنے کے بعد اٹھائے گا اور جہنم میں داخل فرمائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کے جہل کا اظہار فرمایا گیا کہ گلی ہوئی ہڈی کا بکھرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندگی قبول کرنا اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا کتنا احمق ہے اپنے آپ کو نہیں دیکھتا کہ ابتدا میں ایک گندہ نطفہ تھا گلی ہوئی ہڈی سے بھی حقیر تر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ نے اس میں جان ڈال دی انسان بنایا تو ایسا مغرور ومتکبر انسان ہوا کہ اس کی قدرت ہی کا منکر ہو کر جھگڑنے آ گیا اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادر برحق پانی کی بوند کو قوی اور توانا انسان بنا دیتا ہے اس کی قدرت سے گلی ہوئی ہڈی دوبارہ زندگی بخش دینا کیا بعید ہے اور اس کو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی جہالت ہے۔ (خزائن ونور العرفان)

سورۂ ص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝ (پارہ:23 سورۂ ص، آیت نمبر 5)

ترجمہ کنز الایمان: کیا اس نے بہت (سے) خداؤں کا ایک خدا کر دیا بیشک یہ عجیب

بات ہے (ایک خدا کیسے سب کے لیے کافی ہوگا)۔

وحدانیت کا انکار

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کافروں کو نہایت رنج ہوا ولید بن مغیرہ نے قریش کے عمائد اور سربرآوردہ پچیس آدمیوں کو جمع کیا اور انہیں ابوطالب کے پاس لایا اوران سے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو اور بزرگ ہو ہم تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ تم ہمارے اور اپنے بھتیجے کے درمیان فیصلہ کردو ان کی جماعت کے چھوٹے درجے کے لوگوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تم جانتے ہو ابوطالب نے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں آپ ان کی طرف سے یک لخت انحراف نہ کیجئے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم اتنا چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کے ذکر چھوڑ دیجئے ہم آپ کے اور آپ کے معبود کی بدگوئی کے درپے نہ ہوں گے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم ایک کلمہ قبول کر سکتے ہو جس سے عرب وعجم کے مالک وفرمانروا ہو جاؤ ابوجہل نے کہا کہ ایک کیا ہم دس کلمے قبول کر سکتے ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انہوں نے بہت سے خداؤں کا ایک ہی خدا کر دیا اتنی سی مخلوق کیلئے ایک ہی خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے۔

۞۞۞۞۞

سورۃ الزمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآىٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۠ (۹) (پارہ:23 سورۃ الزمر، آیت نمبر9)

ترجمہ کنزالایمان: کیا وہ (شخص) جسے (جس کی) فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں (اور وہ) آخرت سے ڈرتا (ہو) اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے (ہوئے ہو) کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا (اے محبوب) تم فرماؤ (پوچھو) کیا برابر ہیں جاننے والے (عالم) اور انجان (جاہل)، نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

راتوں کا قیام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جو راتوں کو قیام فرمایا کرتے تھے چونکہ رات کا قیام دن کے مقابلے میں زیادہ گراں ہوتا ہے لہذا رات کا قیام دن کے نوافل سے افضل ہوتا ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (پارہ:23 سورۃ الزمر، آیت نمبر18)

ترجمہ کنزالایمان: جو کان لگا کر (غور و فکر سے) بات (نصیحت) سنیں پھر اس کے بہتر (نصیحت پر) پر چلیں یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی اور یہ ہیں جن کو عقل ہیں تو کیا وہ (شخص) جس پر عذاب (نازل ہونے) کی بات ثابت ہو چکی نجات (پانے) والوں کے برابر ہو جائے گا

ایمان کی خبر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور آپ کے پاس حضرت عثمان اور حضرت عبد الرحمان بن عوف اور طلحہ و زبیر و سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ آئے اور ان سے حال دریافت کیا انہوں نے اپنے ایمان کی خبر دی تو یہ حضرات بھی سن کر ایمان لے آئے چنانچہ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

چوبیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ ؕ وَ یُخَوِّفُوۡنَکَ بِالَّذِیۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ ؕ وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ ہَادٍ ﴿ۚ۳۶﴾ (پارہ:24سورۃ الزمر،آیت نمبر36)

ترجمہ کنز الایمان: کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں اور (اے محبوب) تمہیں ڈراتے ہیں اس (اللہ) کے سوا اوروں (بتوں) سے (کہ تمھیں نقصان پہنچائیں گے) اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔

مومن کو اللہ کافی ہے

کفار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بتوں سے ڈراتے ہوئے کہتے تھے کہ آپ ان کی برائی بیان نہ کریں ورنہ وہ آپ کو نقصان پہنچادیں گے اس کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی روح البیان میں مذکور ہے کہ یہ آیت دو بار نازل ہوئی ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اور دوسری بار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے حق میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں وہ درخت کاٹنے بھیجا جس کی پوجا کی جاتی تھی آپ رضی اللہ عنہ جب اس درخت کے پاس پہنچے تو کفار بولے کہ اس میں کہ اس میں ایک دیو رہتا ہے وہ آپ کو دیوانہ کردے گا آپ رضی اللہ عنہ نے بغیر پرواہ کئے درخت کاٹ دیا اس کی جڑ میں ایک بدشکل آدمی تھا جو نکل کر بھاگ گیا۔

(تفسیر نور العرفان وروح البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿۵۳﴾ (پارہ:24سورۃ الزمر،آیت نمبر53)

ترجمہ کنز الایمان: (اے محبوب) تم فرماؤ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے (کفرو گناہ میں مبتلا ہو کر) اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

اللہ کی رحمت سے اُمید

بعض مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ کا دین تو برحق ہے اگر ہم مسلمان ہو جائیں تو کیا ہمارے زمانہ کفر کے گناہ معاف ہو جائیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ایک اور روایت کے مطابق حضرت وحشی رضی اللہ عنہ جو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل تھے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض بھیجی کہ اگر میں ایمان لے آؤں تو کیا تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
(تفسیر نور العرفان وروح البیان)

سورۃ المومن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ (پارہ:24 سورۃ المومن، آیت نمبر 57)

ترجمہ کنز الایمان: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی (دوبارہ) پیدائش سے بہت بڑی لیکن بہت لوگ (کفار) نہیں جانتے (خالق کی قدرت کو نہیں سمجھتے)۔

منکر بعث کا ردّ

یہ آیت منکر بعث کے رد میں نازل ہوئی ان پر حجت قائم کی گئی کہ جب تم آسمان وزمین کی پیدائش پر باوجود ان کی اس عظمت وبڑائی کے اللہ تعالیٰ کو قادر مانتے ہو تو پھر انسان کو دوبارہ پیدا کر دینا اس کی قدرت سے کیوں بعید سمجھتے ہو۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾ (پارہ:24 سورۃ المومن، آیت نمبر 66)

ترجمہ کنز الایمان: (اے محبوب) تم فرماؤ میں منع کیا گیا ہوں کہ انہیں (بتوں کو) پوجوں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو جبکہ میرے پاس روشن (واضح) دلیلیں میرے رب کی طرف سے آئیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ رب العالمین کے حضور (اس کی اطاعت میں) گردن رکھوں۔

گمراہی کی دعوت

کفار نابکار نے براہ جہالت و گمراہی اپنے دین باطل کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بت پرستی کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ (پارہ:24 سورۃ المومن، آیت نمبر 78)

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا اور کسی کا احوال نہ بیان فرمایا اور کسی رسول کو (حق) نہیں پہنچتا کہ کوئی نشانی (معجزہ) لے آئے بے حکم (بے اجازت) خدا کے، پھر جب اللہ کا (عذاب نازل ہونے کا) حکم آئے گا (حق و انصاف کے ساتھ) سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور باطل والوں کا وہاں (سراسر) خسارہ۔

کفار کے شب و روز نئے مطالبات

کفار مکہ دن رات نئے نئے معجزات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگتے تھے دیکھے ہوئے معجزوں پر بس نہ کرتے تھے کہتے تھے کہ سونے کے پہاڑ وغیرہ ان کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ حم السجدۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ لَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ (پارہ:24 سورۃ حم السجدۃ، آیت نمبر 34)

ترجمہ کنزالایمان: اور نیکی اور بدی برابر (ایک جیسی) نہ ہو جائیں گی، اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال (دور کر) جبھی وہ (شخص) کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ (تیرا) گہرا دوست۔

زوجیت کا شرف

کہا گیا کہ یہ آیت ابوسفیان کے حق میں نازل ہوئی کہ باوجود ان کی شدت عداوت کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ سلوک نیک کیا ان کی صاحبزادی کو اپنی زوجیت کا شرف عطا فرمایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادق المحبت جان نثار ہو گئے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

پچیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِیْزَانَؕ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ ﴿۱۷﴾ (پارہ:25 سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر 17)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب (قرآن) اتاری اور انصاف کی ترازو اور تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو۔

قیامت کی تکذیب

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا ذکر فرمایا تو مشرکین نے بطریق تکذیب کہا کہ قیامت کب ہوگی اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

✿✿✿✿✿

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِؕ قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ وَ مَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًاؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ (پارہ:24 سورۃ المومن، آیت نمبر 23)

ترجمہ کنزالایمان: یہ ہے وہ (انعام) جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، تم فرماؤ میں اس (تبلیغِ دین) پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لیے اس میں اور خوبی (اجر و ثواب) بڑھائیں، بیشک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے (نیکیاں قبول کرنے) والا ہے۔

قرابت کی محبت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق و احسانات یاد کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے بہت س

مال جمع کیا اور اس کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی ہم نے گمراہی سے نجات پائی ہم دیکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کے مصارف بہت زیادہ ہیں اس لیے ہم یہ مال خدام آستانہ کی خدمت میں نذر کیلئے لائے ہیں قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ اموال واپس فرما دیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ (پارہ:24 سورۃ المومن، آیت نمبر 36)

ترجمہ کنزالایمان: تمہیں جو (مال واسباب) کچھ ملا ہے وہ جیتی دنیا میں برتنے (لطف اندوز ہونے) کا ہے اور وہ (اجر وثواب) جو اللہ کے پاس ہے بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والا ان کے لیے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جذبہ ایمان

یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب آپ نے اپنا کل مال صدقہ کر دیا اور اس پر عرب کے لوگوں نے آپ کو ملامت کی اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ (پارہ:24 سورۃ مومن، آیت نمبر 38)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا (ایمان لائے اور اطاعت کی) اور نماز قائم رکھی اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے (طے ہوتا) ہے اور ہمارے دیے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

رب کی دعوت

یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر کے ایمان و اطاعت کو اختیار کیا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ الزخرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾

(پارہ:24 سورۃ الزخرف، آیت نمبر 57)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب (عیسیٰ) ابنِ مریم کی مثال بیان کی جائے جبھی تمہاری قوم اس سے ہنسنے لگتے (شوروغل مچاتے) ہیں۔

عیسیٰ بن مریم کی مثال

جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے یہ آیت **وما تعبدون من دون اللہ حصب جهنم** پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ اے مشرکین تم اور جو چیز اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہے یہ سن کر مشرکین کو بہت غصہ آیا اور ابن زبعری کہنے لگا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ خاص ہمارے اور ہمارے معبودوں ہی کے لیے ہے یا ہر امت وگروہ کے لیے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے معبودوں کے لیے بھی ہے اور سب امت کے لیے بھی اس پر اس نے کہا آپ کے نزدیک عیسیٰ ابن مریم نبی ہیں اور آپ ان کی اور ان کی والدہ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ نصاریٰ ان دونوں کو پوجتے ہیں اور حضرت عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہیں یعنی یہود وغیرہ ان کو پوجتے ہیں تو اگر یہ حضرات (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں تو ہم راضی ہیں کہ ہم اور ہمارے معبود بھی ان کے ساتھ ہوں اور یہ کہہ کر کفار خوب ہنسے اس پر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی: **ان الذین سبقت لهم منا الحسنٰی اولئك عنها مبعدون** اور یہ آیت نازل ہوئی **ضرب ابن مریم** الآیہ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ابن زبعری نے اپنے معبودوں کے لیے حضرت عیسیٰ بن مریم کی مثال بیان کی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کیا کہ نصاریٰ انھیں پوجتے ہیں تو قریش ان کی بات پر ہنسنے لگے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ (پارہ:24 سورۃ الزخرف، آیت نمبر 81)

ترجمہ کنزالایمان: (اے محبوب)، تم فرماؤ بفرضِ محال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا، تو سب سے پہلے میں پوجتا۔

خدا کی طرف بیٹیوں کی نسبت

نضر ابن حارث نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ فرشتے خدا کی لڑکیاں ہیں اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی نضر خوش ہوا کہ قرآن میں میری تصدیق آ گئی تو حضور ﷺ نے فرمایا اس میں تیری تردید ہے۔ (تفسیر نور العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ الجاثیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۙ (پارہ:25 سورۃ الجاثیہ، آیت نمبر 7)

ترجمہ کنزالایمان: خرابی (بربادی) ہے ہر بڑے بہتان ہائے گنہگار (جھوٹے بدکار) کے لیے۔

کلام الٰہی کی شان میں گستاخی

یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو عجم کے قصے کہانیاں سنا کر لوگوں کو قرآن پاک سننے سے روکتا تھا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ (پارہ:25 سورۃ الجاثیہ، آیت نمبر 14)

ترجمہ کنزالایمان: (اے محبوب) ایمان والوں سے فرماؤ درگزر کریں (درگزر کریں) ان (لوگوں) سے جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے تاکہ اللہ ایک قوم کو اس کی کمائی (اعمال) کا بدلہ دے۔

گستاخانہ کلمے

جو دن کہ اس نے مومنین کی مدد کے لیے مقرر فرمائے یا اللہ تعالی کے دنوں سے وہ وقائع مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کو گرفتار کرتا ہے بہرحال ان امید نہ رکھنے والوں سے مراد کفار ہیں اور معنی یہ ہیں کہ کفر سے جو ایذا پہنچے اور ان کے کلمات جو تکلیف پہنچائیں مسلمان ان سے درگزر کریں منازعت نہ کریں وقیل ان

الایت منسوخت بآیۃ القتال شان نزول اس آیت کے شان نزول میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ غزوہ بنی مصطلق میں مسلمان بیر مرسیع پر اترے یہ ایک کنواں تھا عبداللہ بن ابی منافق نے اپنے غلام کو پانی کیلئے بھیجا وہ دیر میں آیا تو اس سے سبب دریافت کیا اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کنواں کے کنارے پر بیٹھے تھے جب تک نبی کریم ﷺ کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مشکیں نہ بھر گئیں اس وقت تک انھوں نے کسی کو پانی بھرنے نہ دیا یہ سنکر اس بدبخت نے ان حضرات کی شان میں گستاخانہ کلمے کہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار لے کر تیار ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی مقاتل کا قول ہے کہ قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص نے مکہ مکرمہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گالی دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب آیت مَن ذَا الَّذِی یُقرِضُ اللہَ قَرضًا حَسَنًا نازل ہوئی تو فنحاص یہودی نے کہا کہ محمد ﷺ کا رب محتاج ہو گیا ہے (معاذ اللہ تعالیٰ) اس کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار کھینچی اور اس کی تلاش میں نکلے حضور سید عالم ﷺ نے آدمی بھیج کر انھیں واپس بلوالیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۠

(پارہ:25 سورۃ الجاثیہ، آیت نمبر 21)

ترجمہ کنزالایمان: کیا جنہوں نے برائیوں (کفر و گناہوں) کا ارتکاب کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کی زندگی اور موت برابر (یکساں) ہو جائے کیا ہی برا حکم لگاتے (برا فیصلہ کرتے) ہیں۔

مشرکینِ مکہ کی بڑی خوش فہمی

مشرکین مکہ کی ایک جماعت نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر تمھاری بات حق ہو اور مرنے کے بعد اٹھنا ہو تو بھی ہم ہی افضل رہیں گے جیسا کہ ہم دنیا میں تم سے بہتر رہے ان کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان و روح البیان)

چھبیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ وَمَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۹ (پارہ:26 سورۃ الاحقاف، آیت نمبر 9)

ترجمہ کنزالایمان: (اے محبوب) تم (ان کفار سے) فرماؤ میں کوئی انوکھا (پہلا) رسول (تو) نہیں (پہلے کے رسول بھی مجھ جیسے ہی تھے) اور میں (بغیر اللہ کے بتائے) نہیں جانتا (کہ) میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا میں تو اسی کا تابع ہوں (وہی کچھ جانتا ہوں) جو مجھے وحی ہوتی ہے اور میں نہیں مگر (عذابِ الٰہی کا) صاف ڈر سنانے والا۔

احوال قیامت سے باخبر

مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مشرک خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ لات وعزیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یکساں حل ہے انہیں ہم پر کچھ فضیلت نہیں اگر یہ قرآن ان کا اپنا بنایا ہوا نہ ہوتا تو ان کا بھیجنے والا انہیں ضرور خبر دیتا کہ ان کے ساتھ کیا کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے آیت **لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر** نازل فرمائی صحابہ نے عرض کیا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضور کو مبارک ہو تو آپ کو تو معلوم ہو گیا کہ آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا یہ انتظار ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **لیدخل المومنین والمومنات جنت تجری من تحتها الانهر** اور یہ آیت نازل ہوئی: **بشر المومنین بان لهم من الله فضلا کبیرا** تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا اور مومنین کے ساتھ کیا۔ (خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَیْرًا مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَیْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ یَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَیَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِیْمٌ ۝۱۱ (پارہ:26 سورۃ الاحقاف، آیت نمبر 11)

ترجمہ کنزالایمان: اور کافروں نے مسلمانوں کو کہا اگر اس (دینِ اسلام) میں کچھ بھلائی (سچائی) ہوتو یہ (غریب مسلمان) ہم سے آگے (بڑھ کر) اس تک نہ پہنچ جاتے (اور ہم ایمان لانے میں پیچھے نہ رہتے) اور (کیونکہ) جب انہیں (کفار کو) اس (دین) کی ہدایت (نصیب) نہ ہوئی تو اب (ضرور) کہیں گے کہ یہ (قرآن) پرانا بہتان (من گھڑت) ہے۔

حق کے منکر

یہ آیت مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اگر دین محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حق ہوتا تو فلاں وفلاں اس کو ہم سے پہلے قبول نہ کر لیتے کفار مکہ فقراء مسلمانوں کو دیکھ کر کہتے تھے کہ اگر اسلام برحق ہوتا تو ہم سے پہلے ان غریبوں کو نہ ملتا بلکہ پہلے ہم کو نصیب ہوتا کیونکہ اللہ ہم سے راضی ہے اس لیے اس نے ہمیں دنیاوی دولت دی ہے انکی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن ونور العرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًاؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًاؕ وَحَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًاؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةًۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚۤ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

(پارہ:26 سورۃ الاحقاف، آیت نمبر 15)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا (پیدا کیا) اس کو تکلیف سے، اور اسے (بچہ کو پیٹ میں) اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے (جبکہ حمل کی مدت چھ ماہ ہو) یہاں تک کہ جب اپنے زور (جوانی) کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا (تو) عرض کی اے میرے رب! میرے دل میں ڈال (توفیق عطا فرما) کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی (کہ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائی) اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح (نیکی) رکھ (اور) میں (ہر کام میں) تیری طرف رجوع لایا (متوجہ ہوا) اور میں (ظاہراً وباطناً) مسلمان ہوں۔

راہب کی گواہی

یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ کی عمر سید عالم ﷺ سے دو سال کم تھی جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اٹھارہ سال کی تھی حضور ﷺ کی ہمراہی میں بغرض تجارت ملک شام کا سفر کیا ایک منزل پر ٹھہرے وہاں بیری کا درخت تھا حضور ﷺ اس کے سایہ میں تشریف فرما ہوئے قریب ہی ایک راہب رہتا تھا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس کے پاس چلے گئے راہب نے آپ سے کہا یہ کون صاحب ہیں جو بیری کے سایہ میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد ﷺ بن عبداللہ ہیں عبدالمطلب کے پوتے راہب نے کہا خدا کی قسم یہ نبی ہیں اس بیری کے کے سایہ میں حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے بعد سے آج تک ان کے سوا کوئی نہیں بیٹھا یہی نبی آخری الزماں ہیں راہب کی یہ بات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں اثر کرگئی اور نبوت کا یقین آپ کے دل میں جم گیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے صحبت شریف اختیار کی سفر و حضر میں آپ سے جدا نہ ہوتے جب سید عالم ﷺ کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اپنی نبوت و رسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ پر ایمان لائے اس وقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر اڑتیس سال کی تھی جب صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی۔

۞۞۞۞۞

سورۂ محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ هِیَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْیَتِكَ الَّتِیْۤ اَخْرَجَتْكَۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ (پارہ:26 سورۃ الاُمحمد، آیت نمبر 13)

ترجمہ کنزالایمان: اور کتنے ہی شہر (ایسے تھے) کہ اس شہر (مکہ مکرمہ) سے قوت (خوشحالی) میں زیادہ تھے جس نے تمہیں تمہارے شہر (مکہ مکرمہ) سے باہر (نکلنے پر مجبور) کیا، ہم نے انہیں (کفر کے سبب) ہلاک فرمایا تو ان کا کوئی مددگار نہیں (جو ہمارے عذاب سے بچا سکتا)۔

اللہ اور اس کے محبوب کا پیارا شہر

جب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور غار کی طرف تشریف لے چلے تو مکہ مکرمہ کی متوجہ ہو کر فرمایا اللہ کے شہروں میں تو اللہ کو بہت پیارا ہے اور اللہ کے شہروں میں تو مجھے بہت پیارا ہے اگر مشرکین مجھے نہ نکالتے تو میں تجھ سے نہ نکلتا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ لَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۚ﴿۲۰﴾ (پارہ:26 سورۃ الاحمد، آیت نمبر 20)

ترجمہ کنزالایمان: اور مسلمان کہتے ہیں (جہاد سے متعلق) کوئی سورت کیوں نہ اتاری گئی پھر جب کوئی پختہ (واضح) سورت اتاری گئی اور اس میں جہاد کا حکم فرمایا گیا تو (اے محبوب) تم دیکھو گے انہیں جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے کہ تمہاری طرف (پریشان ہو کر) اس کا دیکھنا (اس کی طرح) دیکھتے ہیں جس پر مُردنی (نزع کی حالت) چھائی ہو، تو ان کے حق میں بہتر یہ تھا کہ (اللہ کے حکم کی)۔

صحابہ کا شوقِ جہاد

مومنین کو جہاد فی سبیل اللہ کا بہت ہی شوق تھا وہ کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں جس میں جہاد کا حکم ہو تا کہ ہم جہاد کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾

(پارہ:26 سورۃ الاحمد، آیت نمبر 33)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل (کفر یا نفاق سے) باطل (ضائع) نہ کرو۔

گناہ کا نقصان

بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جیسے شرک کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں اسی طرح ایمان کی برکت سے کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ (پارہ:26 سورۃ الاحمد، آیت نمبر 34)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک جنہوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ (اسلام) سے روکا پھر کافر ہی مر گئے تو اللہ ہر گز انہیں نہ بخشے گا۔

اہلِ قلیب

یہ آیت اہل قلیب کے حق میں نازل ہوئی قلب بدر میں ایک کنواں ہے جس میں مقتول کفار ڈالے گئے تھے ابو جہل اور اس کے ساتھی اور حکم آیت کا ہر کافر کے لیے عام ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ الفتح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (پارہ:26 سورۃ الفتح، آیت نمبر 1)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے (اے محبوب) تمہارے لیے روشن (واضح) فتح (عطا فرما) دی۔

سورۃ فتح نازل ہونے کی خوشی

پوری سورۃ فتح کراع غمیم میں نازل ہوئی جو مکہ معظمہ سے دو میل پر واقع ہے یہ حدیبیہ سے واپس ہوتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے نازل ہونے سے خوشی حاصل ہوئی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارک باد پیش کیں۔ (تفسیر خزائن ونور العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾

(پارہ:26سورۃ الفتح،آیت نمبر11)

ترجمہ کنزالایمان: اب (عنقریب اے محبوب) تم سے کہیں گے جو گنوار (اعرابی) (جہاد سے) پیچھے رہ گئے تھے کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے مشغول رکھا (ان کی خبر گیری والا کوئی نہ تھا) اب حضور (اللہ سے) ہماری مغفرت چاہیں اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں (یہ محض بہانے بنا رہے ہیں) (اے محبوب) تم (ان سے) فرماؤ تو اللہ کے سامنے کسے تمہارا کچھ اختیار ہے اگر وہ (اللہ) تمہارا برا (نقصان) چاہے یا تمہاری بھلائی (فائدے) کا ارادہ فرمائے (تو اسے کون روک سکتا ہے)، بلکہ اللہ کو تمہارے کاموں (جو بہانے تم بنا رہے ہو سب) کی خبر ہے۔

قریش مکہ کا خوف

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے تو اطراف مدینہ میں رہنے والے قبیلہ غفار مفرینہ جہینہ اشجع اسلم کے لوگ قریش مکہ کے خوف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہ گئے بہانہ بنا کر رہ گئے وہ سمجھے کہ جنگ ضرور ہو جائیگی اور کوئی مسلمان زندہ نہ بچے گا ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر نور العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ (پارہ:26سورۃ الفتح،آیت نمبر17)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے (جنت کے) باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور جو (ایمان و طاعت سے) پھر جائے (منہ موڑ لے گا) (اللہ) اسے دردناک عذاب فرمائے گا۔

معذور کا حکم

جب آیت کا پہلا حصہ لیس علی الجٰ نازل ہوا تو جو لوگ اپاہج صاحب عذر تھے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ (پارہ:26 سورۃ الفتح، آیت نمبر 27)

ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب (کہ) بیشک تم (اور تمہارے اصحاب) ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ چاہے امن و امان سے (عمرہ کر کے) اپنے سروں کے (تمام) بال منڈاتے یا (تھوڑے سے) ترشواتے بے خوف (ہو کر)، تو اس نے جانا (اللہ جانتا تھا) جو تمہیں معلوم نہیں (کہ حکمتوں کے سبب اگلے سال داخلہ ہوگا) تو اس (مکہ معظمہ میں داخلے) سے پہلے ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی۔

خواب کی تصدیق

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے مکہ معظمہ میں با امن داخل ہوئے اور اصحاب رضی اللہ عنہ نے سر کے بال منڈوائے بعض نے ترشوائے یہ خواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونگے جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہوا تو منافقین نے تمسخر کیا طعن کیے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس خواب کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ الحجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (پارہ:26 سورۃ الحجرات، آیت نمبر 1)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے (قول وفعل میں) آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔

شریعت کی حد بندی

چند اشخاص نے عید الاضحیٰ کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کر لی تو ان کو حکم دیا گیا کہ وہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بعض لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

(پارہ:26 سورۃ الحجرات، آیت نمبر 2)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے (آہستہ آواز سے عرض کرو) اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں (اس بے ادبی کے سبب) تمہارے (نیک) عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

ثقل سماعت کا عذر

یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی انھیں ثقل سماعت تھا اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی جب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں آوازیں پست رکھنے کے متعلق آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت خانہ نشین ہو گئے اور بارگاہ نبوی میں حاضر نہ ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ان کی غیر حاضری کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ وہ کہتے ہیں کہ میری

آواز بارگاہ نبوی میں اونچی ہوگئی میں تو دوزخی ہو چکا ہوں تو حضور ﷺ نے فرمایا ان سے کہو وہ جنتی ہیں۔
(تفسیر نور العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَہُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۝ (پارہ:26 سورۃ الحجرات، آیت نمبر 3)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری (تقویٰ) کے لیے پرکھ (خالص کر) لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

بارگاہِ رسالت میں صحابہ کی احتیاط

بارگاہ رسالت ﷺ میں آواز پست رکھنے کے متعلق آیت نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وعمر فاروق رضی اللہ عنہ اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کر لی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض ومعروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ۝

(پارہ:26 سورۃ الحجرات، آیت نمبر 4)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک وہ (لوگ) جو (اے محبوب) تمہیں (تمہارے) حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

بارگاہِ رسالت میں پکارنے کے آداب

یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں دوپہر کے وقت پہنچے جبکہ حضور اکرم ﷺ آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضور اقدس ﷺ کو پکارنا شروع کیا حضور ﷺ تشریف لے آئے، ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝ (پارہ:26 سورۃ الحجرات، آیت نمبر 6)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو (کہ خبر صحیح ہے یا غلط) کہ کہیں کسی قوم کو (لاعلمی میں) بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

خبر کی تحقیق

یہ آیت ولید بن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بنی مصطلق سے صدقات وصول کرنے بھیجا تھا اور زمانہ جاہلیت میں ان کے اور انکے درمیان عداوت تھی جب ولید ان کے دیار کے قریب پہنچے اور انہیں خبر ہوئی تو اس خیال سے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں بہت سے لوگ تعظیما ان کے استقبال کے واسطے آئے ولید نے گمان کیا کہ یہ پرانی عداوت سے مجھے قتل کرنے آرہے ہیں یہ خیال کر کے ولید واپس آگئے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں نے صدقے کو منع کر دیا اور میرے قتل کے درپے ہوگئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو تحقیق حال کے لیے بھیجا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ لوگ اذانیں کہتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ان لوگون نے صدقات پیش کر دیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے صدقات لے کر خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض مفسرین نے کہا کہ یہ آیت عام ہے اس بیان میں نازل ہوئی ہے کہ فاسق کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ

(پارہ:26 سورۃ الحجرات، آیت نمبر 9)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔

مسلمانوں میں صلح کا حکم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دراز گوش پر سوار تشریف لے جاتے تھے انصار کی مجلس پر گزر ہوا وہاں تھوڑا توقف فرمایا

اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابن ابی نے ناک بند کر لی حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے ان دونوں میں بات بڑھ گئی اور ان دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی تو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے اور ان میں صلح کرادی اس معاملے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ

(پارہ:26 سورۃ الحجرات، آیت نمبر 11)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نہ مرد، مردوں سے ہنسیں (مذاق اڑائیں) عجب نہیں کہ وہ (جن کا مذاق اڑایا گیا) ان ہنسنے والوں سے (صدق واخلاص میں) بہتر ہوں۔

ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑانے کا حکم

اس آیت کا نزول کئی واقعوں میں ہوا پہلا واقعہ یہ ہے کہ ابن ثابت بن قیس بن شماس کو ثقل سماعت تھا وہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو صحابہ انہیں آگے بٹھاتے اور ان کے لئے جگہ خالی کر دیتے تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب حاضر رہ کر کلام مبارک سن سکیں ایک روز انہیں حاضری میں دیر ہوگئی اور مجلس شریف بھر گئی اس وقت ثابت آئے اور قاعدہ تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجلس میں جگہ نہ پاتا تو جہاں ہوتا کھڑا رہتا ثابت آئے تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب بیٹھنے کے لیے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے یہ کہتے چلے گئے کہ جگہ دو جگہ دو یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچ گئے اور ان کے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان صرف ایک شخص رہ گیا انہوں نے اس سے بھی کہا کہ جگہ دو اس نے کہا تمہیں جگہ مل گئی بیٹھ جاؤ ثابت غصہ میں آکر اس کے پیچھے بیٹھ گئے اور جب دن خوب روشن ہوا تو ثابت نے اس کا جسم دبا کر کہا کہ کون اس نے کہا میں فلاں شخص ہوں ثابت نے اس کی ماں کا نام لے کر کہا فلانی کا لڑکا اس پر اس شخص نے شرم سے سر جھکا لیا اور اس زمانے میں ایسا کلمہ عار دلانے کیلئے کہا جاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی دوسرا واقعہ ضحاک نے بیان کیا کہ یہ آیت بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت عمار وخباب وبلال وصہیب وسلمان وسالم رضی اللہ عنہ وغیرہ غریب صحابہ کی غربت دیکھ کر ان کے ساتھ تمسخر کرتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مرد مردوں سے نہ ہنسیں

یعنی مالدار غریب کی ہنسی نہ بنائیں نہ عالی نسب غیر ذی نسب کی تندرست اپاہج کی نہ بینا اس کی جس آنکھوں میں عیب ہو۔

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ (پارہ:26 سورۃ الحجرات، آیت نمبر 11)

ترجمہ کنزالایمان: اور نہ عورتیں عورتوں سے (مذاق اڑائیں)، دور نہیں (عجب نہیں) کہ وہ (جن کا مذاق اڑایا گیا) ان ہنسنے والیوں سے (صدق واخلاص میں) بہتر ہوں۔

نبی زادی اور نبی کی زوجہ

یہ آیت ام المومنین حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی انھیں معلوم تھ کہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ نے انھیں یہودی کی لڑکی کہا اس پر انہیں رنج ہوا اور روئیں اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نبی زادی ہو اور نبی کی بی بی ہو تم پر وہ کیا فخر کرتیں ہیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے حفصہ خدا سے ڈرو۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا١ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ١ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ١ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ۝۱۲ (پارہ:26 سورۃ الحجرات، آیت نمبر 12)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں (بدگمانیوں) سے بچو بیشک کوئی گمان (بدگمانی) گناہ ہو جاتا ہے اور (مسلمانوں کے) عیب نہ ڈھونڈھو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں (اپنے لیے) کوئی (یہ) پسند رکھے گا کہ اپنے مرے (ہوئے) بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

غیبت و بدگمانی کی ممانعت

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کے لیے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مال داروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب انکی خدمت کرے وہ اسے کھلائیں پلائیں ہر ایک کا کام چلے اسی

طرح حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کے ساتھ گئے تھے ایک روز وہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کیلئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم مطبخ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ نہ رہا تھا انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے یہی آکر کہہ دیا تو دونوں رفیقوں نے کہا کہ اسامہ (رضی اللہ عنہ) نے بخل کیا جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں انہوں نے عرض کیا ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں فرمایا تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مسلمان کا گوشت کھایا۔

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

(پارہ: 26 سورۃ الحجرات، آیت نمبر 13)

ترجمہ کنزالایمان: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں (قومیں) اور قبیلے کیا (تاکہ) کہ آپس میں (ایک دوسرے کی) پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

نیک بخت حبشی غلام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار مدینہ میں ایک حبشی غلام ملاحظہ فرمایا جو یہ کہہ رہا تھا جو بھی خریدے اس سے میری یہ شرط ہے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں پانچوں نماز ادا کرنے سے منع نہ کرے اس غلام کو ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غلام بیمار ہو گیا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کیلئے تشریف لائے پھر اس کی وفات ہو گئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دفن میں تشریف لائے اس پر لوگوں نے کچھ کہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾ (پارہ:26 سورۃ الحجرات، آیت نمبر 14)

ترجمہ کنزالایمان: گنوار (دیہاتی) بولے ہم ایمان لائے (اے محبوب) تم فرماؤ تم (ان سے) ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم (صرف ظاہری طور پر) مطیع (اطاعت گزار) ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی (سچی) فرمانبرداری کروگے تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا (نیکیوں کا ثواب کم نہ کریگا) بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اسلام کی آڑ میں دھوکہ

یہ آیت بنی اسد بن حزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو خشک سالی کے زمانے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام کا اظہار کیا اور حقیقت میں وہ ایمان نہ رکھتے تھے ان لوگوں نے مدینہ کے راستہ میں گندگیاں کیں اور وہاں کے بھاؤ گراں کردیے صبح وشام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے اور کہتے ہمیں کچھ دیجئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ (پارہ:26 سورۃ الحجرات، آیت نمبر 17)

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ مسلمان ہوگئے، تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم (دعوئ اسلام میں) سچے ہو۔

اخلاص پر قسم

ایمان کے دعویٰ سے متعلق جب پچھلی دو آیات نازل ہوئیں تو اعرابی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور انہوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم مومن مخلص ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سید عالم ﷺ کو خطاب فرمایا گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورہ ق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ (پارہ:26 سورۃ ق، آیت نمبر38)

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا، اور تکان (تھکن) ہمارے پاس نہ آئی (نہ کبھی آسکتی ہے) تو (اے محبوب) ان (کفار) کی۔

بارگاہِ الٰہی میں یہود کی گستاخی

یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو یہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمیں اور ان کے درمیان کائنات کو چھ روز میں بنایا جن میں پہلا یک شنبہ ہے اور پچھلا جمعہ پھر وہ (معاذ اللہ) تھک گیا اور سینچر کو اس نے عرش پر لیٹ کر آرام کیا اس آیت میں ان کا رد ہے یہود کا یہ کلمہ سید عالم ﷺ کو بہت ناگوار ہوا اور شدید غضب سے چہرہ مبارک سرخ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تسکین فرمائی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

ستائیسواں پارہ

سورۃ الذّٰریٰت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴿۵۵﴾ (پارہ:27 سورۃ الذّٰریٰت، آیت نمبر55)

ترجمہ کنزالایمان: اور سمجھاؤ(سمجھاتے رہو) کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

مسلمانوں کو وعظ و نصیحت

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار سے اعراض کر لینے کا حکم نازل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بہت رنج ہوا کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اعراض کرنے کا حکم مل گیا تو اب وحی کیوں آئے گی اور امت سرکشی سے باز نہیں آئی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اعراض کا حکم مل گیا تو وقت آ گیا کہ ان پر عذاب نازل ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں تسکین دی گئی کہ سلسلہ وحی منقطع نہیں ہوا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصحت سعادتمندوں کے لیے جاری رہے گی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

سورۃ النجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىِٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴿۳۲﴾

(پارہ:27 سورۃ النجم، آیت نمبر32)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ (شاذ و نادر ہی) گنہ کے پاس گئے اور رک گئے (گناہ کا ارادہ ترک کر دیا) بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے، وہ تمہیں خوب جانتا ہے (جب) تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں

حمل تھے، تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا (خود کو پرہیزگار) نہ بتاؤ وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں۔

خود کو پرہیزگار نہ بتاؤ

یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے حج۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَفَرَءَيْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی ۙ وَ اَعْطٰی قَلِیْلًا وَّ اَكْدٰی ۝ (پارہ:27 سورۃ النجم، آیت نمبر 33-34)

ترجمہ کنزالایمان: تو (اے محبوب) کیا تم نے دیکھا جو (اسلام سے) پھر گیا اور کچھ تھوڑا سا دیا اور (باقی) روک رکھا (اور بخیل بن گیا)۔

حق کی نامکمل ادائیگی

یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین میں اتباع کیا تھا مشرکوں نے اس کو عار دلائی اور کہا کہ تو نے بزرگوں کا دین چھوڑ دیا اور تو گمراہ ہو گیا اس نے کہا میں نے عذابِ الٰہی کے خوف سے ایسا کیا تو عار دلانے والے کافر نے اس سے کہا کہ اگر تو شرک کی طرف لوٹ کر آئے اور اس قدر مال مجھ کو دے تو تیرا عذاب میں اپنے ذمہ لیتا ہوں اس پر ولید اسلام سے منحرف ہو کر پھر شرک میں مبتلا ہو گیا اور جس شخص سے مال دینا ٹھہرا تھا اس نے تھوڑا سا دیا اور باقی سے منع کر دیا ایک روایت کے مطابق یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے حق میں نازل ہوئی وہ اکثر امور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید و موافقت کرتا تھا اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی کہ اس نے کہا تھا اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بہترین خلاق کا حکم فرماتے ہیں اس تقدیر معنی یہ ہیں کہ تھوڑا سا اقرار کیا اور حق لازم میں سے قدرے قلیل ادا کیا اور باقی سے باز رہا یعنی ایمان نہ لایا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ القمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ یُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ (پارہ:27 سورۃ القمر، آیت نمبر 45)

ترجمہ کنزالایمان: اب (عنقریب) بھگائی جاتی (پسپا ہو گئی) ہے یہ (کفار کی) جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے (بھاگ جائیں گے)۔

کفار کی شکست کی پیشگی اطلاع

روزِ بدر جب ابوجہل نے کہا کہ بدلہ لے لیں گے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ پہن کر یہ آیت تلاوت فرمائی اور پھر ایسا ہی ہوا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ (پارہ:27 سورۃ القمر، آیت نمبر 49)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے (حسبِ حکمت) پیدا فرمائی۔

قدرتِ الٰہی کے منکر

یہ آیت قدریوں کے رد میں نازل ہوئی جو قدرتِ الٰہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

سورۃ الرحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ (پارہ:27 سورۃ الرحمٰن، آیت نمبر 2-1)

ترجمہ کنزالایمان: رحمٰن (عزوجل) نے اپنے محبوب (رسول) کو قرآن سکھایا۔

الرحمٰن

جب آیت اسجدو الرحمن نازل ہوئی، کفار مکہ نے کہا: رحمٰن کیا ہے تم نہیں جانتے اس پر اللہ تعالیٰ نے الرحمن نازل فرمائی رحمٰن جس کا تم انکار فرماتے ہوہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا ایک قول یہ ہے کہ اہل مکہ نے جب کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن وخازن)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾

(پارہ:27 سورۃ الرحمٰن، آیت نمبر 29)

ترجمہ کنزالایمان: اسی کے منگتا (فضل وکرم کے محتاج) ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں اسے ہر دن ایک کام (روز اپنی قدرت کی نئی نشانی ظاہر فرماتا) ہے۔

یہود کے قول کا بطلان

یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سینچر کے روز کوئی کام نہیں کرتا ان کے قول کا بطلان ظاہر فرمایا گیا منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنی دریافت کئے اس نے ایک روز کی مہلت چاہی اور نہایت متفکر و مغموم ہو کر اپنے مکان پر آیا اس کے حبشی غلام نے وزیر کو پریشان دیکھ کر کہا کہ اے میرے آقا آپ کو کیا مصیبت پیش آئی بیان کیجئے وزیر نے بیان کیا تو غلام نے کہا کہ اس کے معنی بادشاہ کو میں سمجھا دوں گا وزیر نے اس کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور مردے سے زندہ نکالتا ہے اور زندے سے مردہ اور بیمار کو تندرستی دیتا ہے اور تندرست کو بیمار کرتا ہے مصیبت زدہ کو رہائی دیتا ہے اور بے غموں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے عزت والوں کو ذلیل کرتا ہے ذلیلوں کو عزت دیتا ہے مال داروں کو محتاج کرتا ہے محتاجوں کو مالدار بادشاہ نے غلام کا جواب پسند کیا اور وزیر کو حکم دیا کہ اس غلام کو خلعت وزارت پہنائے غلام نے وزیر سے کہا اے آقا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔

۞۞۞۞۞

سورۃ الحدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾ (پارہ:27 سورۃ الحدید، آیت نمبر 10)

ترجمہ کنزالایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا، اور ان سب (فتح مکہ سے پہلے

اور بعد میں خرچ کرنے والوں) سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

پہلا شخص

یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جو اسلام لائے اور پہلے وہ شخص جس نے راہ خدا میں مال خرچ کی اور رسول کریم ﷺ کی حمایت کی۔
(تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ لَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ (پارہ:27 سورۃ الحدید، آیت نمبر16)

ترجمہ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق (قرآن) کے لیے جو اترا اور ان (یہود و نصاریٰ) جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر (انکے اور انبیاء کے درمیان) مدت دراز ہوئی تو ان کے دل سخت ہو گئے (یاد الٰہی کے لیے نرم نہ ہوئے) اور ان میں بہت (سے) فاسق (بے دین) ہیں۔

ہنسی کا کفارہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس میں ہنس رہے ہیں، فرمایا: تم ہنستے ہو ابھی تک تمہارے رب کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازل ہوئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس ہنسی کا کفارہ کیا ہے فرمایا اتنا ہی رونا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِّئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾

(پارہ:27 سورۃ الحدید، آیت نمبر29)

ترجمہ کنزالایمان: یہ اس (خصوصی کرم کے) لیے کہ کتاب والے (اہلِ کتاب) کافر جان جائیں کہ اللہ کے فضل پر ان کا کچھ قابو (حصہ) نہیں اور یہ (بھی جان لیں) کہ فضل (تو) اللہ کے ہاتھ (دستِ قدرت میں) ہے دیتا ہے جسے چاہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

کفار کا خیال باطل

جب اس سے پہلے والی آیت نازل ہوئی اور اس میں مومنین اہل کتاب کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایمان لانے پر دونے اجر کا وعدہ دیا گیا تو کفار ایک اہل کتاب نے کہا اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں تو دونا اجر ملے اور اگر نہ لائیں تو ایک اجر جب بھی رہے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس خیال کا ابطال کر دیا گیا۔

(تفسیر خزائن العرفان)

اٹھائیسواں پارہ

سورۃ المجادلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ① (پارہ:28 سورۃ المجادلہ، آیت نمبر 1)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے سنی اس کی بات جو (اے محبوب) تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث (تکرار) کرتی ہے اور اللہ سے (اپنی پریشانی حالی کی) شکایت کرتی ہے، اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے، بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

ظہار کا حکم

وہ خولہ بنت ثعلبہ تھیں اوس بن صامت کی بی بی شان نزول کسی بات پر اوس نے ان سے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یہ کہنے کے بعد اوس کو ندامت ہوئی یہ کلمہ زمانہ جاہلیت میں طلاق تھا اوس نے کہا میرے خیال میں تو مجھ پر حرام ہوگئی خولہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعات عرض کئے اور عرض کیا کہ میرا مال ختم ہو چکا ماں باپ گزر گئے عمر زیادہ ہوگئی بچے چھوٹے چھوٹے ہیں ان کے باپ کے پاس چھوڑوں تو ہلاک ہو جائیں اپنے ساتھ رکھوں تو بھوکے مر جائیں کیا صورت ہے کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جدائی نہ ہو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے باب میں میرے پاس کوئی حکم نہیں یعنی ابھی تک ظہار کے متعلق کوئی حکم جدید نازل نہیں ہوا دستور قدیم یہی ہے کہ ظہار سے عورت حرام ہو جاتی ہے عورت نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوس نے طلاق کا لفظ نہ کہا وہ میرے بچوں کا باپ ہے اور مجھے بہت ہی پیارا ہے اسی طرح وہ بار بار عرض کرتی رہی اور جواب حسب خواہش نہ پایا تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگی یہ اللہ تعالیٰ میں تجھ سے اپنی محتاجی و بے کسی اور پریشان حالی کی شکایت کرتی ہوں اپنے نبی پر میرے حق میں ایسا حکم نازل فرما جس سے میری مصیبت رفع ہو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا خاموش ہو دیکھ چہرہ مبارک رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پر آثار وحی ظاہر ہیں جب وحی پوری ہوگئی، فرمایا: اپنے شوہر کو بلا۔ اوس حاضر ہوئے تو حضور نے یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں۔

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ (پارہ:28 سورۃ المجادلہ، آیت نمبر 7)

ترجمہ کنزالایمان: اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں۔

علمِ الٰہی عزوجل

ایک دن ربیعہ اور حبیب عمرو کے بیٹے اور صفوان ابن امیہ باتیں کر رہے تھے ان میں سے ایک بولا کیا رب ہماری ان باتوں کو جانتا ہے دوسرا بولا بعض کو جانتا ہے بعض کو نہیں تیسرا بولا اگر بعض کو جانتا ہے تو سب کو جانتا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر نورالعرفان در درح)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ (پارہ:28 سورۃ المجادلہ، آیت نمبر 8)

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں (اسلام کے خلاف) بری مشورت (سرگوشیوں) سے منع فرمایا گیا تھا (تو وہ) پھر وہی کرتے ہیں جس کی ممانعت ہوئی تھی اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے (زیادتی وظلم) اور رسول کی نافرمانی کے (بارے میں) مشورے کرتے ہیں اور جب (اے محبوب) تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے تمہیں مجرا (سلام) کرتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں نہ کہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں (اگر یہ سچے نبی ہیں تو) ہمیں اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے اس کہنے (رسول کی مخالفت کرنے پر) پر انہیں جہنم بس (کافی) ہے، اس میں دھنسیں گے، تو کیا ہی برا انجام (ہے)۔

یہود اور منافقین کی دل آزار سرگوشیاں

یہ آیت یہود اور منافقین کے حق میں نازل ہوئی آپس میں سرگوشیاں کرتے اور مسلمانوں کی طرف دیکھتے جاتے اور آنکھوں سے ان کی طرف اشارے کرتے جاتے تا کہ مسلمان سمجھیں کہ ان کے خلاف کوئی پوشیدہ بات ہے اور اس سے انہیں رنج ہو ان کی اس حرکت سے مسلمانوں کو غم ہوتا تھا اور وہ کہتے تھے کہ شاید ان لوگوں کو ہمارے ان بھائیوں کی نسبت قتل یا ہزیمت کی کوئی خبر پہنچی جو جہاد میں گئے ہیں اور یہ اسی کے متعلق باتیں بناتے اور اشارے کرتے ہیں جب یہ حرکات منافقین کے بہت زیادہ ہوئے اور مسلمانوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں اس کی شکایتیں کیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرگوشی کرنے والوں کو منع فرمادیا لیکن وہ باز نہ آئے اور یہ حرکت کرتے ہی رہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (پارہ:28 سورۃ المجادلہ، آیت نمبر 11)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے (کہ آنے والوں کے لیے) مجلسوں میں جگہ (کشادہ کر) دو تو جگہ (کشادہ کر) دو اللہ تمہیں جگہ (کشادگی) دے گا اور جب کہا جائے (نیکی کے لیے) اٹھ کھڑے ہو تو (فوراً) اٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے (نیک اعمال کے سبب) ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

مجلس میں جگہ کشادہ کرنے کا حکم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر میں حاضر ہونے والے اصحاب کی عزت کرتے تھے ایک روز چند بدری اصحاب ایسے وقت پہنچے جب کہ مجلس شریف بھر چکی تھی انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا پھر انہوں نے حاضرین کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ ان کے لئے مجلس میں جگہ کی جائے کسی نے جگہ نہ دی یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزرا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قریب والوں کو اُٹھا کر ان کے لئے جگہ کی تو اُٹھنے والوں

کو اُٹھنا شاق ہوا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲

(پارہ:28 سورۃ المجادلہ، آیت نمبر 12)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ (تنہائی میں) عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لیے بہت بہتر اور بہت ستھرا (پاکیزہ) ہے، پھر اگر تمہیں مقدور (صدقہ دینے کی گنجائش) نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بارگاہِ رسالت میں عرض گزاری کا ادب

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب اغنیاء نے عرض ومعروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اس حکم پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا ایک دینار صدقہ کر کے دس مسائل دریافت کیے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفا کیا ہے فرمایا توحید اور توحید کی شہادت دینا عرض کیا فساد کیا ہے فرمایا کفر وشرک عرض کیا حق کیا ہے فرمایا اسلام وقرآن اور ولایت جب تجھے ملے عرض کیا حیلہ کیا ہے یعنی تدبیر فرمایا ترک حیلہ عرض کیا مجھ پر کیا لازم ہے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت عرض کیا اللہ تعالیٰ سے کیسے مانگوں فرمایا صدق ویقین کے ساتھ عرض کیا، کیا مانگوں فرمایا عاقبت عرض کیا اپنی نجات کیلئے کیا کروں فرمایا حلال کھا اور سچ بول عرض کیا سرور کیا ہے فرمایا جنت عرض کیا راحت کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دیدار جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سوالوں سے فارغ ہو گئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور رخصت نازل ہوئی اور سوائے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور کسی کو اس پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا۔ (مدارک وخازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا یہ اس کی اصل ہے جو مزارات اولیاء پر تصدق کے لئے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ

(پارہ:28 سورۃ المجادلہ، آیت نمبر 14)

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے انہیں (منافقین کو) نہ دیکھا جو ایسوں (یہود) کے دوست ہوئے جن پر اللہ کا غضب ہے وہ (منافقین) نہ تم (مسلمان) میں سے نہ ان (یہود) میں سے۔

منافقین اور یہود کی دوستی

یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے یہود سے دوستی کی اور انکی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان سے کہتے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ (پارہ:28 سورۃ المجادلہ، آیت نمبر 14)

ترجمہ کنزالایمان: وہ دانستہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔

شیطان کی آنکھوں والا

یہ آیت عبداللہ بن نبتل منافق کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہود تک پہنچاتا ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف فرماتے تھے حضور نے فرمایا اس وقت ایک آدمی آئے گا جس کا دل نہایت سخت اور شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے تھوڑی ہی دیر بعد عبداللہ بن نبتل آیا اس کی آنکھیں نیلی تھیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو اور تیرے ساتھی کیوں ہمیں گالیاں دیتے ہیں وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

سورۃ الحشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝

(پارہ:28 سورۃ الحشر، آیت نمبر 1)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف معاہدہ

یہ سورت بنی نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ یہودی تھے جب نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو انہوں نے حضور سے اس طرف پر صلح کی کہ نہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں نہ آپ سے جنگ کریں جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو بنی نضیر نے کہا یہ وہی نبی ہیں جن کی صفت توریت میں ہے پھر جب احد میں مسلمانوں کو ہزیمت کی صورت پیش آئی تو یہ شک میں پڑے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے نیازمندوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کیا اور جو معاہدہ کیا تھا وہ توڑ دیا اور ان کا ایک سردار کعب بن اشرف یہودی چالیس یہودی سواروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ پہنچا اور کعبہ عظیمہ کے پردے تھام کر قریش کے سرداروں سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف معاہدہ کیا اللہ تعالیٰ کے علم دینے سے حضور اس حال پر مطلع تھے اور بنی نضیر سے ایک خیانت اور بھی واقع ہو چکی تھی کہ انہوں نے قلعہ کے اوپر سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ارادۂ فاسد ایک پتھر گرایا تھا اللہ تعالیٰ نے حضور کو خبردار کر دیا اور بفضلہ تعالیٰ حضور محفوظ رہے غرض جب یہود بنی نضیر نے خیانت کی اور عہد شکنی کی اور کفار قریش سے حضور کے خلاف عہد کیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ انصاری کو حکم دیا اور انہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا پھر حضور مع لشکر کے بنی نضیر کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کر لیا یہ محاصرہ اکیس روز رہا اس درمیان میں منافقین سے یہود نے ہمدردی وموافقت کے بہت معاہدے کئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ناکام کیا یہود کے دلوں میں رعب ڈالا آخر کار انہیں حضور کے حکم سے جلاوطن ہونا پڑا اور وہ شام واریحا وخیبر کی طرف چلے گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (پارہ:28 سورۃ الحشر، آیت نمبر5)

ترجمہ کنزالایمان: جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور (یہ درخت کاٹنا) اس لیے (ہے) کہ (اللہ) فاسقوں (یہود) کو رسوا کرے۔

درختوں کے کاٹنے اور جلانے میں اختلاف

جب بنی نضیر اپنے قلعوں میں پناہ گزیں ہوئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو درخت کاٹ ڈالنے اور جلا دینے کا حکم دیا اس پر وہ دشمنانِ خدا بہت گھبرائے اور رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا تمھاری کتاب میں اسکا حکم ہے مسلمان اس باب میں مختلف ہوگئے بعض نے کہا درخت نہ کاٹو یہ غنیمت ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی اور بعض نے کہا اس سے کفار کو رسوا کرنا اور انکو غیظ میں ڈالنا منظور ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (پارہ:28 سورۃ الحشر، آیت نمبر7)

ترجمہ کنزالایمان: جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں (کفار) سے وہ اللہ اور رسول کی ہے اور (نبی کے) رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے کہ تمہارے اغنیا (امیروں) کا مال (ان ہی کے پاس) نہ (چلا) جائے اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو (رسول کی مخالفت نہ کرو) بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

زمانہ جاہلیت کا طریقہ

زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ غنیمت کا چوتھائی حصہ سردار لے لیتا باقی تین حصے فوجی آپس میں اسطرح تقسیم کر لیتے تھے کہ مالدار لوگ زیادہ لیتے تھوڑا سا غرباء کو دے دیتے ایک بار صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس غنیمت سے چوتھائی حضور قبول فرمالیں باقی ہم لوگ رسم کے مطابق بانٹ لیں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان)

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(پارہ:28 سورۃ الحشر، آیت نمبر 9)

ترجمہ کنزالایمان: جنہوں نے پہلے (ہی) سے اس شہر (مدینہ پاک) اور ایمان میں (ثابت قدمی سے) گھر بنا لیا (وہ) دوست رکھتے ہیں انہیں (مہاجرین کو) جو ان کی طرف (مدینہ میں) ہجرت کر کے گئے اور (وہ) اپنے دلوں میں کوئی حاجت (خواہش) نہیں پاتے اس چیز کی (مال کی) جو (مہاجرین کی مدد کو) دیے گئے اور (وہ) اپنی جانوں (اپنے آپ) پر ان (مہاجرین) کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ (خود) انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا (پاک کیا) گیا تو وہی (دنیا و آخرت میں) کامیاب ہیں۔

صحابی کا ایثار

حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھوکا شخص آیا حضور نے ازواج مطہرات کے حجروں پر معلوم کرایا کیا کھانے کی کوئی چیز ہے معلوم ہوا کسی بی بی صاحبہ کے یہاں کچھ بھی نہیں ہے تب حضور نے اصحاب سے فرمایا جو اس شخص کو مہمان بنائے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے حضرت ابو طلحہ انصاری کھڑے ہو گئے اور حضور سے اجازت لے کر مہمان کو اپنے گھر لے گئے گھر جا کر بی بی سے دریافت کیا کچھ ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا رکھا ہے حضرت ابو طلحہ نے فرمایا بچوں کو بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو چراغ درست کرنے اٹھو اور چراغ بجھا دو تا کہ وہ اچھی طرح

کھالے یہ اس لئے تجویز کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہل خانہ اس کے ساتھ نہیں کھا رہے ہیں کیونکہ اس کو یہ معلوم ہوگا تو اصرار کرے گا اور کھانا کم ہے بھوکا رہ جائے گا اس طرح مہمان کو کھلایا اور آپ نے بھوکے رات گزاری جب صبح ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا رات فلاں فلاں لوگوں میں عجیب معاملہ پیش آیا اللہ تعالیٰ ان سے بہت راضی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔

سورۃ الممتحنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ① (پارہ:28 سورۃ الممتحنہ، آیت نمبر1)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں (کافروں) کو دوست نہ بناؤ تم (تو) انہیں (مسلمانوں کی) خبریں پہنچاتے ہو دوستی (کے رشتے) سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق (اسلام وقرآن) کے جو تمہارے پاس آیا گھر (وطن) سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس (وجہ) پر کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے، اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ (راز داری سے) پیام محبت کا بھیجتے ہو، اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو، اور تم میں جو ایسا کرے بیشک وہ (دین کی) سیدھی راہ سے بہکا۔

اہلِ بدر کی بخشش کا پروانہ

بنی ہاشم کے خاندان کی ایک باندی سارہ مدینہ طیبہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئی جب کہ فتح مکہ کا سامان فرما رہے تھے حضور نے اس سے فرمایا کیا تو مسلمان ہو کر آئی اس نے کہا نہیں فرمایا کیا ہجرت کر کے آئی عرض کیا نہیں فرمایا پھر کیوں آئی اس نے کہا محتاجی سے تنگ ہو کر بنی

عبدالمطلب نے اس کی امداد کی کپڑے بنائے سامان دیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے انہوں نے اس کو دس دینار دیئے ایک چادر دی اور ایک خط اہل مکہ کے پاس اس کی معرفت بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم پر حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں تم سے اپنے بچاؤ کی جو تدبیر ہو سکے کرو سارہ یہ خط لے کر روانہ ہوگئی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اس کی خبر دی حضور نے اپنے چند اصحاب کو جن میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا مقام روضہ خاخ پر تمہیں ایک مسافر عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو اہل مکہ کے نام لکھا گیا ہے وہ خط اس سے لے لو اور اس کو چھوڑ دو اگر انکار کرے تو اس کی گردن مار دو یہ حضرات روانہ ہوئے اور عورت کو ٹھیک اسی مقام پر پایا جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس سے خط مانگا وہ انکار کر گئی اور قسم کھا گئی صحابہ نے واپسی کا قصد کیا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بقسم فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر خلاف ہو ہی نہیں سکتی اور تلوار کھینچ کر عورت سے فرمایا یا خط نکال یا گردن رکھ جب اس نے دیکھا کہ حضرت بالکل آمادہ قتل ہیں تو اپنے جوڑے میں سے خط نکالا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اے حاطب اس کا کیا باعث انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جب سے اسلام لایا کبھی میں نے کفر نہیں کیا اور جب سے حضور کی نیاز میسر آئی کبھی حضور کی خیانت نہ کی اور جب سے اہل مکہ کو چھوڑا کبھی ان کی محبت نہ آئی لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں قریش میں رہتا تھا اور ان کی قوم سے نہ تھا میرے سوائے اور جو مہاجرین ہیں ان کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو ان کے گھر بار کی نگرانی کرتے ہیں مجھے اپنے گھر والوں کا اندیشہ تھا اس لئے میں نے کیا کہ میں اہل مکہ پر کچھ احسان رکھ دوں تاکہ وہ میرے گھر والوں کو نہ ستائیں اور یہ میں یقین سے جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اہل مکہ پر عذاب نازل فرمانے والا میرا خط انہیں بچا نہ سکے گا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا یہ عذر قبول فرمایا ان کی تصدیق کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے اس منافق کی گردن مار دوں حضور نے فرمایا اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ تعالیٰ خبردار ہے جب ہی اس نے اہل بدر کے حق میں فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنسو جاری ہوگئے اور یہ آیات نازل ہوئیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پارہ:28 سورۃ الممتحنہ ،آیت نمبر 7)

ترجمہ کنزالایمان: قریب ہے کہ اللہ تم میں اوران (کفار) میں جوان (کفار مکہ) میں سے تمہارے دشمن ہیں (انہیں ایمان کی توفیق دے کر) دوستی کردے اوراللہ (دل اور حالات بدلنے پر) قادر ہے اور بخشنے والا مہربان ہے۔

کفارِ مکہ کے ایمان لے آنے کی غیبی خبر

جب اوپر کی آیات نازل ہوئیں تو مومنین نے اپنے اہل قرابت کی عداوت میں تشدد کیا ان سے بیزار ہو گئے اور اس معاملے میں بہت سخت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر انہیں امید دلائی کہ ان کفار کا حال بدلنے والا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

(پارہ:28 سورۃ الممتحنہ ،آیت نمبر 8)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں ان (کفار) سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین (کے معاملے) میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو، بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔

مشرکہ ماں سے حسنِ سلوک کا حکم

یہ آیت بنی خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ نہ آپ سے قتال کریں گے نہ آپ کے مخالف کو مدد دیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ سلوک کرنے کی اجازت دی۔ یہ آیت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ ان کی والدہ مدینہ طیبہ میں ان کے لئے تحفے لے کر آئی تھیں اور تھیں مشرکہ تو حضرت اسماء نے نہ ان کے ہدایا قبول کئے اور نہ انھیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت دی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حکم اس پر یہ آیت

نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

(پارہ: 28 سورۃ الممتحنہ، آیت نمبر 11)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے کچھ عورتیں (انکی بیویاں) کافروں کی طرف نکل (بھاگ) جائیں پھر تم (جہاد میں) کافروں کو سزا دو (اور غنیمت پاؤ) تو جن (مسلمانوں) کی عورتیں (انکے قبضے سے) جاتی رہی تھیں (مال) غنیمت میں سے انہیں اتنا دیدو جو (مہر) ان کا خرچ ہوا تھا اور اللہ سے ڈرو جس پر تمہیں ایمان ہے۔

نومسلمہ اور مرتدہ کے مہر کا حکم

گذشتہ آیت نازل ہونے پر مسلمانوں نے نومسلمہ عورتوں کے مہر انکے خاوندوں کو بھیج دیئے لیکن کافروں نے مرتدہ عورتوں کے مہر مسلمانوں کو ادا نہ کئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ الصف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲ (پارہ: 28 سورۃ الصف، آیت نمبر 2)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو کیوں کہتے ہو (ایسی بات) وہ جو (تم خود) نہیں کرتے۔

منافقین کا جھوٹا وعدہ

صحابہ کرام کی ایک جماعت گفتگو کر رہی تھی یہ وہ وقت تھا کہ جب تک کہ حکم جہاد نازل نہیں ہوا تھا اس جماعت میں یہ تذکرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کیا عمل پیارا ہے ہمیں معلوم ہوتا تو ہم وہی کرتے چاہے اس میں ہماری جانیں ہمارے مال کام آجائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اسکے علاوہ شان نزول میں یہ بھی

ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو مسلمانوں سے مدد کا جھوٹا وعدہ کرتے تھے۔

(تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

(پارہ:28 سورۃ الصف، آیت نمبر 10)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو کیا میں بتادوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔

اللہ کا پسندیدہ عمل

مومنین نے کہا تھا کہ اگر ہم جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل بہت پسند ہے تو ہم وہی کرتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آیت میں اس عمل کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ الجمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (پارہ:28 سورۃ الجمعۃ، آیت نمبر 6)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے یہودیو! اگر تمہیں یہ (غلط) گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو اور لوگ نہیں تو مرنے کی آرزو کرو اگر تم (اپنے گمان میں) سچے ہو۔

یہودیوں کا گمانِ فاسد

یہود کہتے تھے کہ ہم اللہ کے پیارے اسکے دوست ہیں کیونکہ نبیوں کی اولاد ہیں تم خواہ کتنے ہی نیک اعمال کرو، ہمارے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے انکی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۧ (پارہ:28 سورۃ الجمعۃ، آیت نمبر11)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب انہوں (بعض لوگوں) نے کوئی تجارت یا کھیل (تماشہ) دیکھا (تو) اس کی طرف چل دیے اور (اے محبوب) تمہیں (روزِ جمعہ) خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے (اے محبوب) تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے، اور اللہ کا رزق سب سے اچھا۔

تجارت سے بہتر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں روز جمعہ خطبہ فرمارہے تھے، اس حال میں تاجروں کا ایک قافلہ آیا اور حسب دستور اعلان کیلئے طبل بجایا گیا زمانہ بہت تنگی اور گرانی کا تھا لوگ بایں خیال اسکی طرف چلے گئے کہ ایسا نہ ہو کہ دیر کرنے سے اجناس ختم ہو جائیں اور ہم نہ پاسکیں اور مسجد شریف میں صرف بارہ آدمی رہ گئے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ المنافقون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ (پارہ:28 سورۃ المنافقون، آیت نمبر5)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان سے کہا جائے کہ (اپنی بخشش کے لیے) آؤ رسول اللہ تمہارے لیے معافی چاہیں تو (انکار سے) اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور (تکبر) کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔

شانِ رسالت میں بیہودہ کلامی

غزوۂ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر چاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجیر جہجاہ غفاری اور ابن ابی کے حلیف سنان بن دبر جہنی کے درمیان

جنگ ہوگئی جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا اس وقت ابن ابی منافق نے حضور سید صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے حضرت رحمٰن نے انہیں عزت و قوت دی ہے ابن ابی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا زید بن ارقم نے یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچائی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن ابی کے قتل کی اجازت چاہی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے صحاب کو قتل کرتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا اس کے ساتھ جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے کہ ابن ابی بوڑھا بڑا شخص ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا ہو اور یہ بات یاد نہ رہی ہو پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کر حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پارہ:28 سورۃ المنٰفقون، آیت نمبر 14)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہاری کچھ بیبیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں (کہ تمہیں نیکیوں سے روکتے ہیں) تو ان سے احتیاط رکھو (انکے کہنے پر نیکی سے نہ رکو) اور اگر (انکی اس حرکت پر) معاف کرو اور درگزر رو اور بخش دو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اہل وعیال کی آزمائش

چند مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کی بی بی اور بچوں نے انہیں روکا اور کہا ہم تمہاری جدائی پر صبر نہ کرسکیں گے تم چلے جاؤ گے ہم تمہارے پیچھے ہلاک ہوجائیں گے یہ بات ان پر اثر کر گئی اور وہ ٹھہر گئے کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے ہجرت کی تو انہوں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ دین میں بڑے ماہر اور فقیہ ہوگئے ہیں یہ دیکھ کر انہوں نے اپنی بی بی بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اور یہ قصد کیا کہ ان کا خرچ بند کردیں کیونکہ وہی لوگ انہیں ہجرت سے مانع ہوئے تھے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے والے اصحاب علم وفقہ میں ان سے منزلوں آگے نکل گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اپنے بی بی بچوں سے درگزر کرنے اور معاف کرنے کی ترغیب فرمائی گئی۔

❁❁❁❁❁

سورۃ الطلاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِؕ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗؕ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۝ (پارہ:28 سورۃ الطلاق، آیت نمبر1)

ترجمہ کنزالایمان: اے نبی (مسلمانوں سے فرماؤ کہ) جب تم لوگ (اپنی) عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر (پیش نظر رکھتے ہوئے) انہیں طلاق دو اور عدت (کی مدت) کا شمار (گن) رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو، عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ (ہی) وہ آپ (خود) نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی (زنا، بدزبانی، فحش گوئی وغیرہ) کی بات لائیں (ایسا گناہ کریں) اور یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں (پابندیاں) ہیں، اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا (پابندیاں توڑے گا) بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا (خود کو عذاب کا حقدار بنایا)، تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس (حکم) کے بعد کوئی نیا (رجعت کا) حکم بھیجے۔

حالتِ حیض میں طلاق

یہ آیت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی بی بی کو عورتوں کے ایام مخصوصہ میں طلاق دی تھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ رجعت کریں پھر اگر طلاق دینا چاہیں تو طہر یعنی پاکی کے زمانہ میں طلاق دیں۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ۬ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ

(پارہ:28 سورۃ الطلاق، آیت نمبر 2)

ترجمہ کنزالایمان: تو جب وہ اپنی (عدت) میعاد تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے ساتھ (حسنِ سلوک کر سکو تو) روک لو یا بھلائی کے ساتھ (بغیر اذیت دیئے) جدا کرو اور اپنے میں (سے) دو ثقہ (عادل) کو گواہ کر لو اور اللہ کے (حکم کی تعمیل) لیے گواہی قائم کرو اس (بات) سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اسے جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے (غم و پریشانی سے) نجات کی راہ نکال دے گا۔

قید سے آزادی کا وظیفہ

عوف بن مالک کے فرزند کو مشرکین نے قید کر لیا تو عوف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کر لیا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی محتاجی وناداری کی شکایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا ڈر رکھو اور صبر کرو، اور کثرت سے لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم پڑھتے رہو عوف نے گھر آ کر اپنی بی بی سے یہ کہا اور دونوں نے پڑھنا شروع کر دیا وہ پڑھ رہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا دشمن غافل ہو گیا تھا اس نے موقعہ پایا قید سے نکل بھاگا اور چلتے ہوئے چار ہزار بکریاں بھی دشمن کے ساتھ لے آیا عوف نے خدمت اقدس حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا یہ بکریاں اُنکے لئے حلال ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالّٰٓـِٔىْ یَىٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍۙ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ۝۴ (پارہ:28 سورۃ الطلاق، آیت نمبر4)

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہاری (بوڑھی) عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو (کہ انکی عدت کا کیا حکم ہے) تو ان کی (طلاق کی) عدت تین مہینے ہے اور ان کی (بھی) جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی (عدت کی) میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل (بچہ) جَن لیں اور جو (احکامات پر عمل کے معاملے میں) اللہ سے ڈرے۔

حاملہ کی عدت

صحابہ کرام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حیض والی عورتوں کی عدت تو ہمیں معلوم ہوگئی جو حمل والی ہوں انکی عدت کیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ التحریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۱ (پارہ:28 سورۃ التحریم، آیت نمبر1)

ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی (کیا اس لیے کہ) اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ازواجِ مطہرات کی دلجوئی کی خاطر

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محل میں رونق افروز ہوئے وہ حضور کی اجازت سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئیں حضور نے حضرت ماریہ قبطیہ کو سرفراز خدمت کیا یہ حضرت حفصہ پر گراں گزرا حضور نے اس کی دلجوئی کے لئے فرمایا کہ

میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور میں تمہیں خوش خبری دیتا ہوں کہ میرے بعد امورِ امت کے مالک ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وہ اس سے خوش ہو گئیں اور نہایت خوشی میں انہوں نے گفتگو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی یعنی ماریہ قبطیہ آپ انہیں اپنے لئے کیوں حرام کئے لیتے ہیں اپنی بیبیوں حفصہ و عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی رضا جوئی کیلئے اور ایک قول اس آیت کی شانِ نزول میں یہ بھی ہے کہ ام المومنین زینب بنت جحش کے یہاں جب حضور تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں اس ذریعہ سے ان کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے یہ بات حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ کو ناگوار گزری اور انہیں اشک ہوا انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں تو عرض کیا جائے کہ دہن سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر کی بو حضور کو ناپسند تھی چنانچہ ایسا کیا گیا حضور کو ان کا منشاء معلوم تھا فرمایا مغافیر تو میرے قریب نہیں آیا زینب کے یہاں میں نے شہد پیا ہے اس میں اپنے اوپر حرام کرتا ہوں مقصود یہ کہ حضرت زینب کے یہاں شہد کا شغل ہونے سے تمہاری دل شکنی ہوتی ہے تو ہم شہد ہی ترک فرمائے دیتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

انتیسواں پارہ

سورۃ الملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۱۳

(پارہ:29 سورۃ الملک، آیت نمبر 13)

ترجمہ کنزالایمان: اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے (کوئی فرق نہیں)، وہ (اللہ) تو دلوں کی (بات) جانتا ہے۔

مشرکین کی حماقت

مشرکین آپس میں کہتے تھے چپکے چپکے بات کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا سن نہ پائے اس پر آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ القلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ ۝۹ (پارہ:29 سورۃ القلم، آیت نمبر 9)

ترجمہ کنزالایمان: وہ تو اس آرزو میں ہیں کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔

سردارانِ قریش کا مطالبہ

سردارانِ قریش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے کہ اگر آپ کو کوئی بیماری ہے تو ہم اسکا علاج کرا دیں اگر دنیاوی عیش وعشرت کی خواہش ہے تو اسکا سارا سامان مہیا کر دیں اگر کچھ نہیں تو آپ صرف ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں تو ہم بھی آپ سے تعرض نہ کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر نور العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ﴿١١﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿١٣﴾ (پارہ:29 سورۃ القلم، آیت نمبر 10-13)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا (جھوٹی) قسمیں کھانے والا ذلیل بہت طعنے دینے والا (فساد پھیلانے کی نیت سے) بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا بھلائی (نیکی) سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار (فاجرو بدکار) درشت خُو (بدمزاج و بدزبان) اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا (نسل حرام سے ہے)۔

ولید بن مغیرہ کے دس عیوب

مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے میری حق میں دس باتیں فرمائی ہیں نو کو تو جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطاء ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلایا تو اس سے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٦﴾ (پارہ:29 سورۃ القلم، آیت نمبر 36)

ترجمہ کنزالایمان: (اے کافرو) کیسا (جہالت کا) حکم لگاتے (فیصلہ کرتے) ہو۔

کفارِ مکہ کے بارے میں تردید

کفار مکہ کہتے تھے کہ اگر ہم مرنے کے بعد اٹھائے بھی گئے تو بھی ہم تم سے اچھے رہنگے دنیا میں ہم امیر ہیں تم غریب انکی تردید میں یہ آیت نازل ہوئیں۔ (تفسیر نور العرفان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٥١﴾ (پارہ:29 سورۃ القلم، آیت نمبر 51)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے قربِ خاص کے سزاواروں (حقداروں) میں کرلیا، اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد (بغض وحسد کی) نظر لگا کر تمہیں گرا دیں گے جب (تم سے اے محبوب) قرآن سنتے ہیں اور (تو تمہارے بارے میں) کہتے ہیں یہ ضرور عقل سے دور (دیوانے) ہیں۔

شر سے حفاظت

منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرہ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعویٰ کر کے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے گزند پہنچانے کے ارادے سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہوگئی ایسے بہت واقعات ان کے تجربہ میں آچکے تھے کفار نے ان سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور ان کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی ستم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام جدوجہد کبھی مثل ان کے اور مکائد کے جو رات دن وہ کرتے رہتے تھے بیکار گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کو جس نظر لگے اس پر یہ آیت کر دم کر دی جائے۔

۞۞۞۞۞

سورۃ المعارج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ لِّلْکٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ

(پارہ:29 سورۃ المعارج، آیت نمبر 2-1)

ترجمہ کنزالایمان: ایک مانگنے والا وہ عذاب مانگتا ہے، جو کافروں پر ہونے والا ہے، اس (عذاب) کا کوئی ٹالنے والا نہیں وہ (نازل) ہوگا۔

مستحقِ عذاب کون؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ کو عذاب الٰہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے والا نضر بن حارث تھا اس نے دعا کی تھی یارب اگر یہ قرآن حق ہو اور تیرا کلام ہو تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا درد

ناک عذاب بھیج چنانچہ یہ آیتیں نازل ہوئیں جسمیں فرمایا گیا کافر طلب کریں نہ عذاب جو انکے لئے مقدر ہے ضرور آنا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾

(پارہ:29 سورۃ المعارج، آیت نمبر 36-38)

ترجمہ کنزالایمان: تو ان کافروں کو کیا ہوا تمہاری طرف (اے محبوب) تیز نگاہ سے (گھور گھور کر) دیکھتے ہیں (سنتے ہیں سمجھتے نہیں) داہنے اور بائیں (طرف سے) گروہ کے گروہ، کیا ان میں ہر شخص یہ طمع (لالچ) کرتا ہے کہ (ایمان والوں کی طرح) چین (جنت) کے باغ میں داخل کیا جائے، ہرگز نہیں (جنت مومن کے لیے ہے)۔

کلام الٰہی کے متعلق کفار کی تکذیب اور استہزاء

یہ آیت کفار کی اس جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام مبارک سنتے اور اسکو جھٹلاتے اور استہزاء کرتے اور کہتے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہونگے جیسا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں تو ہم ضرور ان سے پہلے اسمیں داخل ہونگے انکے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ المزمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ (پارہ:29 سورۃ المزمل، آیت نمبر 1)

ترجمہ کنزالایمان: اے جھرمٹ مارنے والے۔

جھرمٹ مارنے والے

اس آیت کے شان نزول میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ ابتداء زمانہ وحی میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے ایسی حالت میں حضرت جبریل نے آپکو یایھا المزمل کہہ

کر ندا کی ایک قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم چادر میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپکو یہ ندا کی گئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ المدثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ (پارہ:29 سورۃ المدثر، آیت نمبر1)

ترجمہ کنزالایمان: اے بالاپوش اوڑھنے والے۔

<u>بالاپوش</u>

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کوہ حرا پر تھا کہ مجھے ندا کی آگئی میں نے اپنے دائیں بائیں کچھ نہ پایا اوپر دیکھا ایک شخص آسمان زمین کے درمیان بیٹھا ہے (یعنی وہی فرشتہ جس نے ندا کی تھی) یہ دیکھ کر مجھ پر رعب ہوا اور میں خدیجہ کے پاس آیا اور میں نے کہا مجھے بالاپوشی اڑھاؤ انہوں نے اڑھادیا تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: یا ایہا المدثر۔

(تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذَرْنِیْ وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ۙ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ۙ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ؕ﴿۱۶﴾ (پارہ:29 سورۃ المدثر، آیت نمبر11-16)

ترجمہ کنزالایمان: اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے (بغیر کسی مدد کے) اکیلا پیدا کیا اور اسے وسیع مال دیا اور بیٹے دیے سامنے حاضر رہتے اور میں نے اس کے لیے طرح طرح کی تیاریاں کیں (ہر طرح کا سامان مہیا کیا) پھر (اس کے باوجود) یہ طمع (لالچ) کرتا ہے کہ میں (اسے) اور زیادہ دوں ہرگز نہیں وہ تو میری آیتوں (قرآن) سے عناد (سخت دشمنی) رکھتا ہے۔

مال واولاد میں کمی

یہ آیت ولید بن مغیرہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ اپنی قوم میں وحید کے لقب سے ملقب تھا چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد ولید کے مال اولاد و جاہ میں کمی آنی شروع ہوئی یہاں تک کہ ہلاک ہو گیا۔

(تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ (پارہ:29 سورۃ المدثر، آیت نمبر 21-25)

ترجمہ کنزالایمان: پھر نظر اٹھا کر دیکھا، پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا، پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا، پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں (پہلوں) سے سیکھا (ہے)، یہ (اللہ کا کلام) نہیں مگر آدمی کا کلام کوئی دم جاتا ہے۔

کلام الٰہی کا انکار

جب حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تلاوت فرمائی ولید نے سنا اور اس قوم کی مجلس میں آ کر اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ابھی ایک کلام سنا نہ وہ آدمی کا نہ جن کا بخدا اس میں عجیب شیرینی ارتازگی اور فوائد و دلکشی ہے وہ کلام سب پر غالب رہے گا قریش کو اس کی ان باتوں سے بہت غم ہوا اور ان میں مشہور ہو گیا کہ ولید آبائی دین سے برگشتہ ہو گیا ابوجہل نے ولید کو ہموار کرنے کا ذمہ لیا اور اس کے پاس آ کر بہت غمزدہ صورت بنا کر بیٹھ گیا ولید نے کہا کیا غم ہے ابوجہل نے کہا غم کیسے نہ ہو تو بوڑھا ہو گیا ہے قریش تیرے خرچ کے لئے روپیہ جمع کر دیں گے انہیں خیال ہے کہ تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کلام کی تعریف اس لئے کی ہے کہ تجھے ان کے دسترخوان کا بچا ہوا کھانا مل جائے اس پر اسے بہت طیش آیا اور میرے مال و دولت کا حال معلوم نہیں ہے اور کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب نے کبھی سیر ہو کر کھانا بھی کھایا ہے ان کے دسترخوان پر کیا بچے گا پھر ابوجہل کے ساتھ اٹھا اور قوم میں آ کر کہنے لگا تمہیں خیال ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجنون ہیں کیا تم نے ان میں کبھی دیوانگی کی کوئی بات دیکھی سب نے کہا ہرگز نہیں کہنے لگا تم انہیں کاہن سمجھتے ہو کیا تم نے انہیں کبھی کہانت کرتے دیکھا سب نے کہا نہیں کیا تم انہیں شاعر گمان کرتے ہو کیا تم نے کبھی انہیں شعر کہتے پایا سب نے کہا نہیں کہنے لگا

نہ ہیں مذہب ملتے ہوا کیا تمہارے تجربہ میں بھی انہوں نے جھوٹ بولا سب نے کہا نہیں اور قریش میں آپ کا صدق و دیانت ایسا مشہور تھا کہ قریش آپ کو امین کہا کرتے تھے یہ سن کر قریش نے کہا پھر بات کیا ہے تو ولید سوچ کر بولا کہ بات یہ ہے کہ وہ جادوگر ہیں تم نے دیکھا ہوگا کہ ان کی بدولت رشتہ دار رشتہ دار سے باپ بیٹے سے جدا ہو جاتے ہیں بس یہی جادوگر کا کام ہے اور جو قرآن وہ پڑھتے ہیں وہ دل میں اثر کر جاتا ہے اس کا باعث یہ ہے کہ وہ جادو ہے اس آیت کریمہ میں اس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ (پارہ:29 سورۃ المدثر، آیت نمبر 52-53)

ترجمہ کنزالایمان: (یونہی کفار قرآن سے بھاگتے ہیں) بلکہ ان میں کا ہر شخص (کافر) چاہتا ہے کہ کھلے صحیفے (آسمانی کتابیں) اس کے ہاتھ میں دے دیے جائیں (ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا) بلکہ ان کو آخرت کا ڈر نہیں۔

کفار مکہ کا بھونڈا مطالبہ

کفار مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم آپ پر تب ایمان لائیں گے جبکہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس اسکے نام پر علیحدہ علیحدہ غیبی کتابیں آئیں جن پہ لکھا ہوا کہ اے فلاں ایمان لے آ حضور حق ہیں۔ اس پر یہ آیت کریمہ اتری۔ (تفسیر نور العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ القیامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ؕ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝

(پارہ:29 سورۃ القیامہ، آیت نمبر 3-4)

ترجمہ کنزالایمان: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع (کر کے دوبارہ زندہ) نہ فرمائیں گے، کیوں نہیں ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ اس (کی انگلیوں) کے پور ٹھیک بنا دیں۔

خیالِ فاسد

یہ آیت عدی بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لو جب بھی میں نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں کیا اللہ تعالیٰ بکھری ہوئی ہڈیاں جمع کر دے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھرنے اور گلنے اور ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اڑ کر دور دراز مقامات میں منتشر ہو جانے سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ ان کا جمع کرنا کافر ہمارے قدرت سے باہر سمجھتا ہے یہ خیال فاسد اس کے دل میں کیوں آیا اور اس نے کیوں نہیں جانا کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے۔

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ (پارہ:29 سورۃ المدثر، آیت نمبر 16)

ترجمہ کنزالایمان: (اے محبوب) تم (قرآن) یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔

نزولِ قرآن کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت بھول جانے کے خوف سے سننے کی حالت میں پڑھتے بھی تھے جس سے دشواری ہوئی تھی تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر نور العرفان)

❁❁❁❁❁

سورۃ الدھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ﴿۸﴾

(پارہ:29 سورۃ الدھر، آیت نمبر 8)

ترجمہ کنزالایمان: اور (جو) کھانا کھلاتے ہیں اس (اللہ) کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر (قیدی) کو۔

بے مثال سخاوت

یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور انکی کنیز فضہ کے حق میں نازل ہوئی حسنین کریمین رضی اللہ عنہم بیمار ہوئے ان حضرات نے انکی صحت پر تین روزوں کی نذر فرمائی اللہ تعالیٰ نے صحت دی نذر کی وفا کا وقت آیا ان حضرات نے روزے رکھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے تین صاع جو لائے حضرت خاتون جنت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین ایک روز یتیم ایک روز اسیر آیا اور تینوں اور یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾

(پارہ:29 سورۃ الدھر، آیت نمبر 24)

ترجمہ کنزالایمان: صابر رہو اوران میں کسی گنہگار یا ناشکرے کی بات نہ سنو (دھیان نہاں میں کسی گنہگار یا ناشکرے کی بات نہ سنو (دھیان نہ دو)۔

دعوتِ اسلام سے روکنے کی سازش

عقبہ بن ربیعہ اور ولید بن مغیرہ یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ اس کام سے باز آیئے یعنی دین سے عتبہ لے کہا کہ آپ ایسا کریں تو میں اپنی بیٹی آپکو بیاہ دوں اور بغیر مہر کے آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں ولید نے کہا میں آپکو اتنا مال دوں کہ آپ راضی ہو جائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ مرسلٰت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ (پارہ:29 سورۃ المرسلات، آیت نمبر 1)

ترجمہ کنزالایمان: قسم انکی جو بھیجی جاتی ہیں لگا تار۔

منی کا غار

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ والمرسلت شب جن میں نازل ہوئی ہم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت میں تھے، منیٰ کے غار میں پہنچے والمرسلت نازل ہوئی ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پڑھتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسکی تلاوت فرماتے تھے اچانک ایک سانپ نے جست کی ہم اسکو مارنے کے لئے لپکے وہ بھاگ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسکی برائی سے بچائے گئے وہ تمہاری برائی سے۔

تیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ؕ﴿۳﴾

(پارہ:30 سورۃ النباء، آیت نمبر 3-1)

ترجمہ کنزالایمان: یہ (کفارِ قریش) آپس میں کاہے (کس بات) کی پوچھ گچھ کررہے ہیں (کسی) بڑی خبر کی (قرآن یا قیامت) جس میں وہ کئی راہ (گروہ) ہیں۔

اہلِ مکہ کو دعوتِ توحید

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب اہل مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآن پاک کی تلاوت فرما کر انھیں سنایا ان میں باہم گفتگو شروع ہوئیں اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا دین لائے ہیں چنانچہ اس آیت میں ان کی گفتگوؤں کا بیان فرمایا گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ النٰزعٰت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ﴿۴۲﴾ (پارہ:30 سورۃ النازعات، آیت نمبر 42)

ترجمہ کنزالایمان: (اے محبوب یہ لوگ) تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے (کب آئیگی)۔

کفارِ مکہ کا مذاق

کفار مکہ دل لگی اور مذاق کے طور پر قیامت کا دن اور تاریخ وغیرہ پوچھتے تھے ان کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بتانے سے منع فرمایا گیا۔ (تفسیر نور العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۂ عبس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤى ۙ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ﴿۲﴾ (پارہ:30 سورۂ عبس، آیت نمبر 2-1)

ترجمہ کنزالایمان: تیوری چڑھائی (ناگوار خاطر گزرا) اور منہ (رخ) پھیرا اس (وجہ) پر کہ اس (رسول) کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا۔

نابینا کا اکرام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عتبہ بن ربیعہ ابوجہل بن ہشام اور عباس بن عبدالمطلب اور ابی بن خلف اور امیہ بن خلف اشرف قریش کو اسلام کی دعوت فرمارہے تھے اس درمیان عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا حاضر ہوئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار ندا کر کے عرض کیا کہ جو اللہ تعالیٰ کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھایا ہے مجھے تعلیم فرمائے ابن ام مکتوم نے یہ نہ سمجھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسروں سے گفتگو فرمارہے ہیں اس سے قطع کلام ہوگا یہ بات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گراں گزری اور آثار ناگواری چہرہ اقدس پر نمایاں ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دولت سرائے اقدس کی طرف واپس ہوئے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور نابینا فرمانے میں عبداللہ بن ام مکتوم کی معذوری کی طرف اشارہ ہے کہ قطع کلام ان سے اس وجہ سے واقع ہوا اس آیت کے نزول کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن ام مکتوم کا اکرام فرماتے تھے۔

سورۃ التکویر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۚ﴿۲۴﴾ وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۙ﴿۲۵﴾ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ؕ﴿۲۶﴾ (پارہ:30 سورۃ التکویر، آیت نمبر 26-24)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں (ذرا) بخیل نہیں، اور قرآن، مردود شیطان کا پڑھا ہوا (کلام) نہیں، پھر (قرآن سے منہ موڑ کر) کدھر جاتے ہو۔

جن یا شیطان

کفار کبھی کہتے تھے کہ کوئی جن یا شیطان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کلام سنا جاتا ہے ان کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر نورالعرفان)

سورۃ المطففین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ۙ﴿۱﴾ (پارہ:30سورۃالمطففین،آیت نمبر1)

ترجمہ کنزالایمان: کم تولنے والوں کی خرابی (بربادی) ہے۔

پیمانہ میں خیانت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے بالخصوص ایک شخص ابوجہینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا ایک لینے کا اور دوسرا دینے کا ان لوگوں کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذَا مَرُّوۡا بِهِمۡ يَتَغَامَزُوۡنَ ﴿۳۰﴾ (پارہ:30سورۃالمطففین،آیت نمبر30)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب وہ (مومنین) ان پر (ان کفار کے پاس سے) گزرتے تو یہ (کافر) آپس میں ان پر آنکھوں سے اشارے کرتے (پھبتیاں کستے) ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان

حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی ایک جماعت میں تشریف لے جارہے تھے منافقین نے انھیں دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کیے اور مسخرگی سے ہنسے اور آپس میں ان حضرات کے حق میں بیہودہ کلمات کہے تو اس سے پہلے کہ علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ الانشقاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا يَسۡجُدُوۡنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُكَذِّبُوۡنَ ﴿۲۲﴾ (پارہ:30سورۃالانشقاق،آیت نمبر20-22)

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا ہوا انہیں ایمان نہیں لاتے اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ

(تلاوت) نہیں کرتے بلکہ کافر (قرآن اور قیامت کو) جھٹلا رہے ہیں۔

سجدہ تلاوت

سورۃ اقراء میں واسجدوا اقترب نازل ہوا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا مومنین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا اور کفار قریش نے سجدہ نہ کیا ان کے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ الطارق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ (پارہ:30 سورۃ الطارق، آیت نمبر 4-1)

ترجمہ کنزالایمان: آسمان کی قسم اور رات کے آنے والے (نمودار ہونے والے ستارے) کی، اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے، خوب چمکتا تارا، کوئی جان نہیں جس پر (رب کی طرف سے اس کے احوال کا) نگہبان (محافظ) نہ ہو۔

قدرتِ الٰہی کی نشانی

ایک شب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ابو طالب کچھ ہدیہ لائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو تناول فرما رہے تھے اس درمیان ایک تارہ ٹوٹا اور تمام فضا آگ سے بھر گئی ابو طالب گھبرا کر کہنے لگے یہ کیا ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ قدرت الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے ابو طالب کو اس سے تعجب ہوا اور یہ سورت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ الاعلیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ (پارہ:30 سورۃ الاعلیٰ، آیت نمبر 11-13)

ترجمہ کنزالایمان: اور اس (نصیحت کو ماننے سے) سے وہ بڑا بدبخت (ہے جو) دور رہے گا، جو (بالآخر) سب سے بڑی آگ (جہنم) میں جائے گا پھر اس میں مرے (کہ مرکر ہی جان چھوٹے) اور نہ (آرام وسکون سے جینا) جیے۔

باغ کے عوض درخت

روح البیان نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدح اور ایک منافق کی برائی میں نازل ہوئی واقعہ یہ تھا کہ ایک انصاری نے اپنے پڑوسی کی شکایت بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پیش کی کہ وہ میرا پڑوسی ہے اس کے درخت کی ایک شاخ میرے گھر میں ہے اگر اس شاخ کا پھل میرے گھر میں گر جاتا ہے تو بہت سختی سے اٹھالیتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو بلاکر فرمایا کہ تو یہ درخت میرے ہاتھ فروخت کردے اس کے عوض تجھے جنت میں درخت دیا جائے گا اس نے انکار کردیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک باغ کے عوض وہ درخت خرید کر اس انصاری کو دے دیا اس پر یہ آیت اتری۔

❁❁❁❁❁

سورۃ الفجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ﴿۱۸﴾ وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ﴿۱۹﴾ وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ﴿۲۰﴾ (پارہ:30 سورۃ الفجر، آیت نمبر 17-20)

ترجمہ کنزالایمان: تم (باوجود دولت مند ہونے کے) یتیم کی عزت (اس عزت اس کے حقوق ادا) نہیں کرتے اور آپس میں ایک دوسرے (خوشحالوں) کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے، اور (دوسروں کی) میراث کا مال (حرام) ہپ ہپ کھاتے ہو اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو (حلال حرام کا فرق نہیں کرتے)۔

یتیم کی حق تلفی

امیہ ابن خلف کے پاس قدامہ بن مظعون یتیم تھے امیہ نے ان کا حق نہ دیا نہ ان سے اچھا برتاؤ کیا اس کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔ (تفسیر نورالعرفان)

❁❁❁❁❁

سورۃ البلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهٗٓ أَحَدٌ ۝ (پارہ:30 سورۃ البلد، آیت نمبر 7)

ترجمہ کنزالایمان: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہر گز اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا (اس پر کسی کا بس نہ چلے گا)۔

طاقت وزور سب فانی ہے

یہ آیت ابوالاشد راسید بن کلاہ کے حق میں نازل ہوئی وہ نہایت قوی اور زور آور تھا اور اس کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ چمڑا پاؤں کے نیچے دبالیتا تھا دس آدمی اس کو کھینچتے اور وہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا مگر جتنا اس کے پاؤں کے نیچے ہوتا ہر گز نہ نکل سکتا اور ایک قول کے مطابق یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

سورۃ اللیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰىهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّ
مَا سَوّٰىهَا ۝ وَ أَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ۝ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ
لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗٓ إِذَا تَرَدّٰى ۝ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَإِنَّ لَنَا
لَلْاٰخِرَةَ وَالْأُوْلٰى ۝ فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَآ إِلَّا الْأَشْقَى

(پارہ:30 سورۃ اللیل، آیت نمبر 4-15)

ترجمہ کنزالایمان: اور رات کی قسم جب (اس کی تاریکی ہر چیز پر) چھائے اور دن کی جب چمکے (اندھیرا دور کردے) اور اس (قدرت والے) کی جس نے (ایک ہی پانی سے) نر اور مادہ بنائے بے شک تمہاری کوشش (اعمال) مختلف ہے (کسی کے نیک، کسی کے بد) تو وہ جس نے (اپنا مال راہِ خدا میں) دیا اور پرہیز گاری کی (گناہوں سے بچا) اور سب سے اچھی (ملتِ اسلام) کو سچ (حق) مانا تو بہت جلد ہم اسے (جنت کے لیے) آسانی مہیا کردیں

گے۔اور وہ جس نے بخل کیا (راہِ خدا میں خرچ نہ کیا) اور (ثواب وآخرت سے) بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی (ملتِ اسلام) کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے (جنت میں جانے کے لیے) دشواری مہیا کر دیں گے اور اس کا مال اسے کام نہ آئے گا جب ہلاکت (جہنم کے گڑھے) میں پڑے گا بے شک ہدایت فرمانا ہمارے ذمہ (کرم پر) ہے اور بے شک آخرت اور دنیا دونوں کے ہم مالک ہیں تو میں تمھیں ڈراتا ہوں اس (جہنم کی) آگ سے جو بھڑک رہی ہے نہ جائے گا اس میں مگر بڑا بد بخت۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اسلام پر استقامت

یہ سورت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیہ بن خلف کے حق میں نازل ہوئیں جن میں سے ایک حضرت صدیق اتقی ہیں اور دوسرا امیہ شقی ہے امیہ بن خلف حضرت بلال کو جو اس کی ملک میں تھے دین سے منحرف کرنے کے لیے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا اور انتہائی ظلم اور سختی کرتا تھا ایک روز حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو گرم زمین پر ڈال کر تپتے ہوئے پتھر ان کے سینے پر رکھے ہیں اور اس حال میں کلمہ ایمان انکی زبان پر جاری ہے آپ رضی اللہ عنہ نے امیہ سے فرمایا اے بدنصیب ایک خدا پرست پر یہ سختیاں اس نے کہا آپ کو اس کی تکلیف ناگوار ہو تو خرید لیجیے تو آپ رضی اللہ عنہ نے گراں قیمت پر ان کو خرید کر آزاد کر دیا اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان وعزیزی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الَّذِیْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰىؕ(۱۶) وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىۙ(۱۷) الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰىۚ(۱۸) وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤىۙ(۱۹) اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰىۚ(۲۰) وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى۠(۲۱) (پارہ:30 سورۃ الیل، آیت نمبر 21-16)

ترجمہ کنزالایمان: جس نے جھٹلایا (رسول کو) اور (ایمان سے) منہ پھیرا اور بہت اس (جہنم) سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار (ہے) جو اپنا مال (راہِ خدا میں) دیتا ہے (اس لیے) کہ ستھرا (پاک) ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔

گراں قیمت کا غلام

جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے گراں قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

سورۃ الضحیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالضُّحٰی ﴿۱﴾ وَ الَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی ﴿۳﴾ وَ لَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ
مِنَ الۡاُوۡلٰی ﴿۴﴾ وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ﴿۵﴾ اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ﴿۶﴾ وَ
وَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی ﴿۷﴾ وَ وَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ ﴿۹﴾ وَ اَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾ (پارہ:30 سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر 1-11)

ترجمہ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے (اس کی تاریکی پھیل جائے) کہ (اے محبوب) تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا، اور نہ مکروہ جانا (نہ ناراض ہوا)، اور بیشک پچھلی (گھڑی) تمہارے لیے پہلی سے (بدرجہا) بہتر ہے اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں (دنیا و آخرت میں) اتنا دے گا کہ تم راضی (خوش و مسرور) ہو جاؤ گے کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر (اپنی رحمت میں) جگہ دی اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی اور تمہیں حاجت مند پایا پھر (دولتِ قناعت عطا فرما کر) غنی کر دیا تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو (زیادتی نہ کرو) اور منگتا (سائل) کو نہ جھڑکو اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

کفار کا طعن

ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطریق طعن کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا اور مکروہ جانا اس پر سورت والضحیٰ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، روح البیان)

سورۃ العلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ؕ (پارہ:30 سورۃ العلق، آیت نمبر 10-9)

ترجمہ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے، (ہمارے) بندے (رسول) کو جب وہ نماز پڑھے۔

غیبی خندق

یہ آیت بھی ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر میں انہیں ایسا کرتا دیکھوں گا تو (معاذ اللہ) گردن پاؤں سے کچل ڈالوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا پھر وہ اسی ارادہ فاسدہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز پڑھتے میں آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچ کر الٹے پاؤں پیچھے بھاگا ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے چہرہ کا رنگ اڑ گیا اعضاء کانپنے لگے لوگوں نے کہا کیا حال ہے کہنے لگا میرے اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور دہشت ناک پرند بازو پھیلائے ہوئے ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا عضو عضو جدا کر ڈالتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَلَّا لَىِٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۙ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۙ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ۙ (پارہ:30 سورۃ العلق، آیت نمبر 15-18)

ترجمہ کنزالایمان: ہاں ہاں اگر (اپنے کفر و سرکشی سے) باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے (اور جہنم میں دھکیل دیں گے) کیسی (وہ) پیشانی (ہے جو) جھوٹی خطا کار (پیشانی ہے)، اب پکارے اپنی مجلس (مددگاروں) کو (جو رسول کے مقابلے پر آئیں) (تو) ابھی ہم سپاہیوں (فرشتوں) کو بلاتے ہیں۔

ابوجہل کی خام خیالی

جب ابو جہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز سے منع کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سختی سے جھڑک دیا اس پر

اس نے کہا کہ آپ مجھے جھڑکتے ہیں خدا کی قسم میں آپ کے مدمقابل نوجوان سواروں اور پیدلوں سے اس جنگل کو بھر دوں گا آپ جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتھے اور مجلس والا کوئی نہیں اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ القدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ ۝١ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ ۝٢ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ
مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕؔ ۝٣ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙۛ ۝٤
سَلٰمٌ ۛ۫ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۠ ۝٥ (پارہ:30 سورۃ القدر، آیت نمبر 4-5)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے اسے (قرآن کو) شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا (ہے) شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں (عبادت میں مشغول کے لیے دعائے استغفار کرتے ہیں) اپنے رب کے حکم سے ہر کام (امر خیر) کے لیے وہ (رات) سلامتی (کی رات) ہے، (یہ سلامتی) صبح چمکنے تک (طلوع فجر تک)۔

شب قدر

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ شموں اسرائیلی ایک ہزار ماہ یعنی تراسی سال چار ماہ صائم الدہر قائم اللیل رہا اور اس حالت میں تمام دن جہاد میں مصروف رہا ایک صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم میں اس جیسا کون ہوسکتا ہے قیامت میں وہ ہم سے افضل ہوگا تب یہ سورۃ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے شب قدر عطا فرمائی کہ یہ شب ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان و نور العرفان)

۞۞۞۞۞

سورۃ العصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ الْعَصْرِ ۙ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ ۝٢ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا
بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۠ ۝٣ (پارہ:30 سورۃ العصر، آیت نمبر 1-3)

ترجمہ کنزالایمان: اس زمانہ محبوب کی قسم بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے (کہ عمر کا خزانہ گھٹتا جارہا ہے) مگر (سوائے ان خوش نصیبوں کے) جوایمان لائے اوراچھے (نیک) کام کیے اورایک دورے کوحق (ایمان واطاعت) کی تاکید (تلقین) کی اورایک دوسرے کو (راہ خدا میں آنے مصیبتوں پر) صبر کی وصیت کی۔

مومن نقصان میں نہیں

ایک دفعہ کلاہ بن امیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بولا کہ تم تو تجارتی کاروبار میں بہت ہوشیار تھے تم نے یہ کیا خسارہ اٹھایا کہ اسلام لاکر امیروں کی دوستی کے عوض غریبوں کی محبت چند معبودوں کے مقابل صرف ایک اللہ کی عبادت قبول کی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کہ مومن نقصان میں نہیں رہتا، تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تائید میں یہ سورت نازل ہوئی لہٰذا یہ سورت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان ونورالعرفان)

سورۃ الماعون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ۝۱ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۝۲

(پارہ:30 سورۃ الماعون، آیت نمبر 1-2)

ترجمہ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو جو دین (حساب وجزاء) کو جھٹلاتا (انکار کرتا) ہے پھر وہ وہ (بدبخت) ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (اس کا حق نہیں دیتا)۔

رب سے بے خوفی

سورۃ ماعون اگلی نصف مکیہ ہے ابوجہل یا عاص بن وائل کے متعلق نازل ہوئی آخری نصف مدینہ ہے جو عبداللہ بن ابی سلول وغیرہ منافقین کے متعلق نازل ہوئی مکہ معظمہ میں جب کوئی مال دار مرنے لگتا تو ابوجہل وغیرہ اس کے پاس جاکر کہتے کہ اپنی یتیم اولاد اور اپنا مال ہمارے سپرد کرجاتا کہ ان کی پرورش ونگرانی اچھی طرح کریں، مرنے والا یہ کردیتا اس کے بعد یہ مال پر قبضہ کرلیتے اور میت کے یتیموں کو دھکے دے کر نکال دیتے تھے۔ چنانچہ ان ستم رسیدوں میں سے ایک یتیم حضور کے پاس فریادی ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر ان

کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ کیا تمہیں رب کا خوف، قیامت کا ڈر نہیں وہ لوگ قیامت کا مذاق اڑانے لگے، حضور مغموم ہو کر واپس ہوئے تب اس سورت کا اگلا حصہ نازل ہوا۔ (عزیزی)

سورۃ الکافرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۧ﴿۶﴾ (پارہ:30 سورۃ الکافرون، آیت نمبر 1-6)

ترجمہ کنزالایمان: (اے محبوب) تم فرماؤ اے کافرو، نہ میں پوجتا ہوں (ان بتوں کو) جو (جنہیں) تم پوجتے ہو، اور نہ تم پوجتے ہو (اس خدا کو) جو (جسے) میں پوجتا ہوں، اور نہ میں پوجوں گا (ان بتوں کو) جو (جسے) تم نے پوجا، اور نہ تم پوجو گے (اس خدا کو) جو (جسے) میں پوجتا ہوں، تمہیں (تمہارے لیے) تمہارا دین (کفر) اور مجھے (میرے لیے) میرا دین (اسلام)۔

قریش کی دعوتِ شرک

قریش کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کا اتباع کیجئے ہم آپ کے دین کا اتباع کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (معاذ اللہ) میں شرک نہیں کر سکتا تو وہ بولے اچھا آپ ہمارے بتوں کو تعظیماً ہی چوم لیں تب یہ سورۃ شریفہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان و عزیزی)

سورۃ اللھب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ﴿۲﴾ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ﴿۳﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۧ﴿۵﴾

(پارہ:30 سورۃ اللھب، آیت نمبر 1-5)

ترجمہ کنزالایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ (وہ تباہ ہو جائے) اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ (وہ) جو کمایا (یعنی اولاد) اب دھنستا ہے لپٹ (شعلے) مارتی آگ میں وہ (گستاخ رسول ابولہب) اور اس کی جورو (بیوی) لکڑیوں (کانٹوں) کا گٹھا سر پر اٹھاتی (کہ اس سے رسول کو تکلیف دے)، اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا (بحکمِ الٰہی پھندا بنا اور وہ ہلاک ہو گئی)۔

گستاخِ رسول کی سزا

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنے صدق وامانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا: انی لکم نذیر بین یدی عذاب شدید اس پر ابولہب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا اس پر یہ سورۃ شریفہ نازل ہوئی اللہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

❁❁❁❁❁

سورۃ اخلاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠ (پارہ 30 سورۃ اخلاص، آیت نمبر 1-4)

ترجمہ کنزالایمان: (اے محبوب) تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے (اس کا کوئی شریک نہیں) اللہ بے نیاز ہے (وہ کسی کا محتاج نہیں) نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا (ہمیشہ سے ہے) اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی (اس کا کوئی ہم پلہ، ہمسر نہیں)۔

کفارِ عرب کو قرآنی جواب

کفار عرب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے کوئی کہتا تھا اللہ کا نسب کیا ہے کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے کس چیز کا ہے کسی نے کہا وہ کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اس کا کون وارث ہوگا ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی۔

❁❁❁❁❁

سورۃ الفلق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

(پارہ:30سورۃ الفلق، آیت نمبر1-5)

ترجمہ کنزالایمان: (اے محبوب) تم فرماؤ میں اس (اللہ) کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے (اور پناہ مانگتا ہوں) اس کی سب مخلوق کی شر سے اور (رات کی) اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے (اور تاریکی بڑھ جائے) اور ان (جادوگر) عورتوں کے شر سے جو (جادو کے منتر پڑھ کر ڈوروں کی) گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے (مجھ سے نعمتیں چھن جانے کی تمنا کرے)

سورۃ الناس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

(پارہ:30سورۃ الناس، آیت نمبر1-6)

ترجمہ کنزالایمان: (اے محبوب) تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب سب لوگوں کا بادشاہ (تدبیر فرمانے والا) سب لوگوں کا خدا ہوجائے) وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں (گمراہ کرتے ہیں)، جن اور آدمی۔

جادو کا توڑ

سورۃ فلق اور سورۃ والناس یہ اس وقت نازل ہوئیں جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پا جادو کیا اور حضور کے جسم مبارک اور اعضاء ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا قلب وعقل واعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا چند روز کے بعد جبرائیل آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور

جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاح کنوئیں میں ایک پتھر ہے نیچے داب دیا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا انہوں نے کنوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی اس میں حضور کے موئے مبارک جو کنگھی سے برآمد ہوئی تھے اور حضور کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پتلا جس میں گیارہ سوئیاں چبھیں تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا اللہ تعالیٰ یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورۃ الفلق میں ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور بالکل تندرست ہو گئے مسئلہ تعویز اور عمل جس میں کوئی کلمہ کفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہے خاص کر وہ عمل جو آیات قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر نہیں ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کر دوں حضور نے اجازت دی۔ (ترمذی)

۞۞۞۞۞

مسند الشہاب

تالیف

القاضی ابی عبد اللہ محمد بن سلامۃ القضاعی

حققہ وخرج احادیثہ حمدی عبد المجید السلفی

مترجم

علامہ مولانا مفتی شیخ محمد شفیق چشتی کشمیری

فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ

بھیرہ شریف

Rs.1400/=

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے نصاب کے مطابق

2 جلدوں میں

انتخاب احادیث

مترجم

علامہ مولانا ابو التراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

صحیح البخاری شریف

صحیح مسلم شریف

سنن الترمذی

سنن ابی داؤد

سنن ابن ماجہ

سنن النسائی

معانی الآثار

Rs.1500/=

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ

اردو بازار لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے
"فقہ حنفی PDF BOOK"
چینل کو جوائن کریں
http://T.me/FiqaHanfiBooks
عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں
https://t.me/tehqiqat
علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک
سے فری ڈاؤن لوڈ کریں
https://archive.org/details/
@zohaibhasanattari
طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری
زوہیب حسن عطاری